مختلف مکاتب فکر کے چار سو علماء کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو
گورنر ہاؤس لاہور میں وزیراعظم محمد نواز شریف کو پیش کی جانے والی

تاریخی دستاویز

پیش کردہ:
ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرستِ اعلیٰ سپاہِ صحابہ

شیعہ مسلمان یا کافر؟
فیصلہ آپ کریں

— نام کتاب —

تاریخی دستاویز

— مؤلف —

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

تعداد: 1100

اشاعت اول: 22 فروری 1995ء

اشاعت دوم: نومبر 1995ء

— ناشر —

شعبہ نشرو اشاعت سپاہ صحابہ (پاکستان)

— ملنے کا پتہ —

مرکزی دفتر جامع مسجد حق نواز شہید

جھنگ (پاکستان) فون: 3496-0471

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر مجموعہ (تاریخی دستاویز) میں اگر ایک کتاب بھی جعلی ہو یا ایک بھی عبارت من گھڑت ہو یا ایک اشاعت بھی غیر حقیقی ہو یا حوالہ مندرجہ اصلی نہ ہو تو ایک ایک حوالہ پر دس دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ ہماری اس پیشکش کو دنیا کی کسی بھی عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس تاریخی پیشکش اور شیعہ کے کفر پر چودہ سو سال میں لگائی جانے والی سب سے کاری ضرب کو اپنے **شہید قائد حضرت مولانا حق نواز جھنگوی** رحمۃ اللہ علیہ (یوم شہادت 22 فروری 1990) کے نام منسوب کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس عظیم کاوش پر یقیناً ان کی روح مسرور و ممنون ہوگی کہ ان کی آرزو اور زندگی بھر کے نصب العین کی تکمیل کے لئے یہ سب سے آہنی ضرب ہے۔ جو دنیائے کفر کے سینے پر عالم اسلام کے مقدمہ کے طور پر لگائی گئی ہے۔

"تاریخی دستاویز" قائد کی شہادت کے ٹھیک پانچ سال بعد ان کے یوم شہادت 22 فروری 1995ء کو پیش کی جا رہی ہے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہم اعلان

زیر نظر مجموعہ ـــــــــــــ تاریخی دستاویز

میں شیعہ مذہب کی بنیادی کتابوں اصول کافی وغیرہ اور معتبر تصانیف حق الیقین وغیرہ اور ثقہ مجتہدین ملا باقر مجلسی، نعمت اللہ الجزائری اور عصر حاضر میں شیعہ کے امام خمینی، پاکستان ہندوستان اور عرب ممالک کے مؤلفین و مصنفین کی تصانیف کا عکس بمع سرورق کتاب درج کیا گیا ہے۔ ـــــــــ اب ان ثقہ کتابوں کی عکسی دستاویز کا انکار کرنا شیعہ کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد شیعہ کو تقیہ کا حربہ چھوڑ کر جرأت کے ساتھ اقبال جرم کرنا چاہئے۔

2 شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

3 شیعہ اور عقیدہ رسالت و ختم نبوت و توہین انبیاء

4 شیعہ کی طرف سے اہل بیت اور خاندان نبوت کی توہین

5 شیعہ اور عقیدہ امامت

6 شیعہ اور صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدینؓ

7 شیعہ اور متفرق مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

تاریخی دستاویز کی اشاعت

لیجئے، آج ہم آپ کے سامنے ایک ایسی دستاویز اور ایسا تاریخ ساز آئینہ پیش کر رہے ہیں، جس کو تقیہ کی سیاہ چادر کے نیچے نہایت ہوشیاری سے چھپایا گیا تھا۔ جس کی سڑاند ایک طرف تاریخ اسلام کو مسخ کر رہی تھی، دوسری طرف محمدی شریعت کی بنیادوں کو منہدم کر رہی تھی۔ ایک طرف اسلام کے نام پر کفر پھیلایا جا رہا تھا، دوسری طرف اسلام اسلام کی رٹ لگا کر سبائیت و رافضیت اور شیعیت کو فروغ دیا جا رہا تھا۔

1400 سو سال سے شیعہ نے تقیہ کے باعث اپنے آپ کو بطور مسلمان متعارف کرایا ہے۔ حالانکہ توحید و سنت سے لیکر شرعی احکام تک ہر جگہ شیعہ کے عقائد اسلام سے متصادم ہیں۔ کلمہ طیبہ کی تبدیلی ہو، تحریف قرآن کا عقیدہ ہو، صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو ہر ایک کو پوری امت کے علماء متفقہ طور پر کفر قرار دے چکے ہیں۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث علماء میں کوئی بھی مذکورہ عقائد کو اسلام قرار نہیں دیتا۔ لیکن شیعہ نے یہ عقیدہ اپنا کر ذرائع ابلاغ اور ایرانی انقلاب کے ذریعے اپنے آپ کو امت مسلمہ کے مقابلے میں اسلام کا علمبردار اور داعی شریعت اسلامیہ قرار دیا ہے۔ جبکہ حقائق سے اس دعویٰ کا کوئی تعلق نہیں۔ 6 ستمبر 1985ء، سپاہ صحابہ کے قیام کے بعد سے ملک میں کھلے عام جب شیعہ کا کفر نمایاں ہوا اور امت مسلمہ کے

سامنے علماء کے فتاویٰ جات اور شیعہ کے کفر کی اصلی حقیقت واضح ہوئی تو سوال پیدا ہوا کہ ـــــ شیعہ کے اصل عقائد پر مشتمل شیعہ کی بنیادی کتب کہاں ہیں؟ ـــــ ان کے اصلی ماخذ کون کون سے ہیں؟ ـــــ اس سوال کا جواب دینے کے لئے شیعہ کی اصلی کتب کا عکس پیش کرنا عصر حاضر کی اہم ضرورت تھی۔

تاریخی دستاویز سات (7) درج ذیل ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کے عنوان کے مطابق اصل کتابوں کے ٹائٹیل اور قابل اعتراض صفحات کا عکس لف ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے کسی عبارت کی تشریح اور ترجمہ بھی مناسب نہیں سمجھا۔ تاکہ ثقاہت میں کوئی فرق پیدا نہ ہو۔ عربی اور انگریزی پڑھنے والوں کے لئے صرف سرخیوں کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب ـــــ دنیا بھر کے شیعہ کے تقیہ اور جھوٹ کے تمام دروازے بند کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ کیونکہ آج جس شیعہ سے بھی آپ بات کریں کہ آپ صحابہ کرامؓ کو کافر سمجھتے ہیں؟ ـــــ یا قرآن کی تحریف کا عقیدہ رکھتے ہیں؟ ـــــ تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ ہم پر یہ الزام جھوٹا ہے۔ صرف سپاہ صحابہ ہم پر یہ غلط بہتان لگا رہی ہے۔ ہم نے کبھی صحابہ کرامؓ کو برا نہیں کہا' نہ قرآن کی تبدیلی کا عقیدہ رکھتے ہیں' نہ کلمہ طیبہ میں اضافہ کے قائل ہیں۔

تاریخی دستاویز ـــــ شیعہ کی دو سو بتیس (232) کتابوں کا عکسی آئینہ ہے۔ ایک ایک عنوان پر کئی کئی درجن کتابوں کا حوالہ اور اصلی عبارات درج ہیں۔ ان کے ایک ہی جگہ تحریر ہونے اور ایک ہی جلد میں دو سو بتیس (232) کتابوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد یقیناً تقیہ کا حربہ ناکام رہے گا۔ ـــــ یا تو انہیں اپنے مذہب ہی کا انکار کرنا پڑے گا ـــــ یا وہ اقبال جرم کرکے کھلے طور پر نمایاں ہو جائیں گے۔

ایرانی انقلاب کے بعد شیعہ کے تمام کفریہ لٹریچر کی اشاعت ہی نے چوراہے میں ان کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے ـــــ ان کتابوں کی اشاعت کے بعد اب ہم نے صرف آئینہ ہی پیش کیا ہے۔ اس دستاویز پر تنقید کرنے والوں کو صرف یہی کہا جائے گا۔

آئینہ ہم نے دکھایا تو برا مان گئے

شیعہ کو چاہئے کہ اس کتاب کی اشاعت پر ـــــ چیں بہ جبیں نہ ہوں کہ ان کا اصلی چہرہ انہی کی کتابوں سے پیش کیا گیا ہے۔

"تاریخی دستاویز" ـــــــ کی ایک بات بطور خاص ملحوظ رکھی جائے کہ اس کے مقدمہ میں راقم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے کفریہ عقائد اور ان پر ہندوپاک، بنگلہ دیش کے چار سو علماء کی طرف سے شیعہ کے خلاف فتویٰ کفر کو من و عن نقل کیا ہے۔ تاکہ کتاب مذکورہ کے مندرجات کی ثقاہت مزید واضح ہوسکے۔

مقدمہ کتاب میں درج ذیل عنوانات شامل ہیں:۔

(1)ـــــ عالم اسلام کے سربراہوں کے نام اہم پیغام۔

(2)ـــــ شیعہ کے پیشواء خامنہ ای کے نام سپاہ صحابہ کے قائد اور خادم کا اہم خط۔

(3)ـــــ وزیر اعظم نواز شریف کے اجلاس کی کارگزاری اور تاریخی دستاویز کا ابتدائی مسودہ حکومت کے اجلاس میں پیش کرنے کی تفصیل۔

(4)ـــــ فرقہ واریت کے خاتمہ کی حکومتی کمیٹی کی مکمل رپورٹ۔

(5)ـــــ شیعہ کا مختصر تعارف۔

(6)ـــــ شیعہ کے کفریہ عقائد۔

(7)ـــــ شیعہ کے بارے میں چودہ سو(1400) سالہ علماء اور اکابرین اسلام کی رائے۔

(8)ـــــ شیعہ کے کفر پر چار سو(400) علماء کا فتویٰ از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی۔

(9)ـــــ شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف کن باتوں پر ہے۔

(10)ـــــ چند شبہات اور ان کے جوابات۔

... .

"تاریخی دستاویز" کی اشاعت کا کام یوں تو ڈھائی سال سے زیادہ عرصہ تک جاری و ساری رہا۔ اس کے لئے جس قدر محنت و کاوش کی گئی ابتداء میں اس کا تصور بھی ہمارے حاشیہ خیال میں نہ تھا۔ فوٹوسٹیٹ اور عکسی اوراق کی ترتیب، ترتیب، تہذیب، اصلی ماخذوں کا حصول کم از کم پچاس ہزار (50,000) صفحات کی چھان پھٹک۔ ایران، پاکستان اور ہندوستان

کی قدیم کتب کے لئے نمائندوں کا تقرر ـــــــ تاریخی دستاویز کے تمام عکسی صفحات پر اردو کے بعد عربی اور انگریزی سرخیوں کی تنصیب بڑا کٹھن اور صبر آزما مرحلہ تھا۔ اس عظیم اور تاریخی مجموعہ میں تقریباً 25 سے زائد حضرات جن میں علماء مناظر، صاحب قلم، مترجم، ماہرین تزئین و آرائش اور پریس کے اہل کار شامل ہیں۔ قابل ذکر شخصیات میں شیخ ایوب، فضیلۃ الشیخ مولانا محمد مکی، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، مفسر قرآن حضرت مولانا سعید احمد عنایت اللہ، حضرت مولانا سیف الرحمٰن (مکہ مکرمہ)، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالباسط (جدہ)، مخدوم مکرم مولانا محمد ضیاء القاسمی، مناظر اسلام مولانا علی شیر حیدری، قاری عطاء الرحمٰن شہباز، حضرت میاں فضل حق (مکہ مکرمہ)، مولانا محمد اعظم طارق، محمد یوسف مجاہد، شیخ حاکم علی شیخ اشفاق، ملک محمد اسحاق، ایم آئی صدیقی، جناب غوری، جناب قریشی، جناب طاہر محمود انجینئر، جناب خالد عمران، قاری عبدالغفار سلیم اور برادر امجد اقبال، ان کے علاوہ برطانیہ کے ایک صاحب خیر کے تعاون اور محبت کا اعتراف نہ کرنا مناسب نہیں۔ ـــــــ

تاریخی دستاویز کی اشاعت پر خدائے کریم کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
رئیس العام سپاہ صحابہ و مہتمم
جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء

مقدمہ کتاب

تاریخی دستاویز

دنیا بھر کے شیعوں کے نام عالم اسلام کا مقدمہ

اور فتویٰ کفر پر ناقابل تردید براہین کا مجموعہ ہے

"تاریخی دستاویز" عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے تمام گروہوں، فرقوں اور طبقات، ایران، شام، لبنان، بحرین، قطر، کویت، پاکستان، افغانستان، ایشیائی، افریقی، یورپی اور دنیا کے ہر ہر گوشے میں مقیم شیعہ پر ایسا مقدمہ، دعویٰ اور استغاثہ ہے، جس کا جواب دیے بغیر انہیں مسلمان کہلانے اور اسلامی کمیونٹی میں شمولیت کی دعویداری کا کوئی حق نہیں۔ مسلمانوں کے کئی مکاتب فکر میں مختلف فروعی اختلاف ہیں اور بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث حنفی غیر حنفی دنیا بھر میں ایک ارب سے زائد مسلمان ہیں، ان میں کئی گروہ اختلافات میں بہت آگے ہیں۔ لیکن کسی گروہ کی طرف سے اختلافات کی وسعت و شدت اور لہجے کی تلخیوں کے باوجود کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہؓ، ایسے امام مہدی کے ظہور کا

عقیدہ جس کے ذریعے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو زندہ کر کے انہیں کوڑے مارنے اور حضرات شیخین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قبروں سے نکال کر انہیں سولی پر چڑھانے کا عقیدہ وضع نہیں کیا گیا' ظاہر ہے جملہ مسلمانوں میں کوئی شخص ان من گھڑت اور بے بنیاد عقائد کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ـــــ ایرانی انقلاب فروری 1979ء کے بعد جناب خمینی کی حکومت کی طرف سے ایسے تمام لٹریچر کی اشاعت اور انہی کفریہ عقائد کے بار بار اظہار کے بعد ـــــ اب پوری امت مسلمہ پر یہ بات لازم ہو گئی ہے کہ خمینی کی طرف سے تقیہ کی منسوخی کے اعلان کے بعد ـــــ ایسے کفریہ عقائد کے اظہار اور اعتقاد رکھنے والوں کو اسلامی سوسائٹی سے خارج کرنے کا کھلم کھلا اعلان کرے۔ ـــــ جب تک اس تاریخ ساز چارج شیٹ کا جواب نہیں دیا جاتا' اس وقت تک ان کے ساتھ یہودیوں' عیسائیوں' ہندوؤں اور قادیانیوں کا معاملہ کیا جائے۔ ـــــ خدانخواستہ اگر کفر اور اسلام میں تمیز نہ کی گئی تو اسلام کی اصل صورت مسخ ہو کر رہ جائے گی۔ ـــــ "تاریخی دستاویز" کو ہم براہین و دلائل کا منبع قرار دیتے ہوئے ـــــ عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے خلاف ایسے دعوے اور مقدمہ کی حیثیت دے رہے ہیں۔ ـــــ جس کا جواب دنیا بھر کے شیعہ پر لازم ہے' یہ جواب دعویٰ ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعوں کی طرف سے سامنے آنا ضروری ہے۔ ـــــ چودہ سو سال سے امت مسلمہ کے علماء اور مفتیان عظام کی طرف سے جو فتویٰ کفر چلا آرہا ہے' زیر نظر "تاریخی دستاویز" ـــــ عالم اسلام کی طرف سے اسی فتویٰ کے مضبوط دلائل اور انکشاف حقائق و براہین کی سب سے مستند کڑی ہے۔
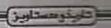
تاریخی دستاویز کی اشاعت کے موقع پر دو اہم خط

پہلا خط

دنیا بھر کے مسلم سربراہوں اور اسلامی حکومتوں کے نام

زیرِ نظر مجموعہ "تاریخی دستاویز" اسلام کے نام پر جنم لینے والے شیعہ فرقہ کے خلاف ایسی چارج شیٹ ہے۔ جس کے بعد شیعہ کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

جس گروہ کے یہ عقائد ہوں۔

(1)...... کلمہ طیبہ کے دو جز (الف) لا الہ الااللہ (ب) محمد رسول اللہ کی بجائے پانچ اجزاء ہیں۔
(الف) لا الہ الا اللہ (ب) محمد رسول اللہ (ج) علی ولی اللہ (د) وصی رسول اللہ (ہ) خلیفتہ بلافصل (از کتاب اصول کافی)

(از شیعہ مذہب حق ہے، ٹائٹیل و صفحہ 324، 325) (از ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ)

(2)...... اصلی قرآن کی سترہ ہزار آیات ہیں اور موجودہ قرآن نامکمل ہے۔ (از کتاب اصول کافی)

(3)...... بارہ (12) اماموں کا رتبہ انبیاء سے بلند ہے۔ (از کتاب اصول کافی)

(4)...... آنحضرت ﷺ کے بعد تین کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ کافر و مرتد ہو گئے تھے۔

(از حیات القلوب جلد 2، صفحہ 923) (از بحار الانوار جلد ہشتم)

یہ باتیں انکی کتابوں کے عکسی آئینے میں موجود ہوں۔ اس کے بعد ان کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اس لئے دنیا بھر کے مسلم حکمرانوں، علماء اسلام، مفتیان عظام اور اسلامی مفکرین سے ہماری گزارش ہے کہ شیعہ چونکہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ ۔یقینیہ کی بنیاد پر کافر و مرتد ہے، اس لئے انہیں مکمل طور پر اسلامی سوسائٹی سے خارج کر دیا جائے، جو شخص مذکورہ عقائد کے حاملین کو بھی مسلمان سمجھنے پر مصر ہے اسے خود اپنے آپ کو کافر تسلیم کر لینا چاہئے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کلمہ طیبہ کے دو جز ماننے والا بھی مسلمان ہو، پانچ جز ماننے والا بھی مسلمان ہو۔ تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو اور عدم تحریف کا متفقہ اسلامی عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو۔ صحابہ کرامؓ کو اسلام کی مقدس شخصیات اور رہبر جماعت قرار دینے والا بھی مسلمان ہو اور انہیں کافر قرار دینے والا بھی مسلمان ہو ——————— شیعہ کے عقائد کفریہ چونکہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہو چکے ہیں اور دنیا کے تمام شیعہ کی متفقہ اور مسلم کتابوں کا عکسی آئینہ اس دستاویز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک لاریب کافر ہے۔

از

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

(رئیس العام سپاہ صحابہ)

دوسرا خط

دنیا بھر کے شیعہ کے پیشواء جناب خامنہ ای'

ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعہ زعماء کے نام اہم خط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم'

والسلام علی من اتبع الھدیٰ ط

آنجناب کو اس وقت دنیا بھر میں شیعہ فرقہ کے نزدیک مرجع تقلید اور نائب امام کی حیثیت حاصل ہے۔ چند ایک کو چھوڑ کر اکثریتی شیعہ آبادی آپ کو مسلمہ پیشوا اور مقتدا تسلیم کرتی ہے۔ اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ حقیقی اور مسلمہ کتابوں کا عکسی آئینہ پیش کر کے اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے اتمام حجت کر دیا جائے۔

بحیثیت سپاہ صحابہ کے سربراہ میری ذمہ داری ہے کہ میں کسی مداہنت اور مسامحت و مصلحت کی بجائے حقائق کا مکمل آئینہ آپ کے سامنے رکھ دوں۔

آنجناب کی خدمت میں خصوصی طور پر گذارش ہے کہ زیر نظر مجموعہ "تاریخی دستاویز" میں شیعہ مذہب کی دو سو بتیس (232) کتابوں کا عکس پیش کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب شیعہ مذہب کے ہاں مسلمہ حیثیت کی حامل ہیں۔ جناب محمد بن یعقوب کلینی کی اصول کافی اور محقق طوسی کی تہذیب الاحکام سے لیکر ملا باقر مجلسی کی جلاء العیون' حق الیقین وغیرہ اور جناب خمینی کی الحکومتہ الاسلامیہ اور کشف الاسرار سمیت دو سو (200) سے زائد کتابوں کا آئینہ آپ کے سامنے پیش

ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب کی روشنی میں عالم اسلام کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک ایسے عقائد کا حامل قطعی طور پر مسلمان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک ایسے ملک کے پیشواء اور سربراہ ہیں جو شیعہ اکثریتی آبادی کا ملک ہے۔ اس موقع پر ہم آنجناب سے ضروری وضاحت کے طلبگار ہیں۔

کیا آپ ان کتابوں اور ان میں درج شدہ عقائد و افکار سے متفق ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو آپ کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں! اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو آپ پر لازم ہے کہ ان تمام کتب سے ایرانی ریڈیو، ٹیلی ویژن پر بیزاری کا اعلان کریں اور اصول اربعہ سمیت تمام کتب کو دریا برد کرنے کا اعلان کریں۔

"تاریخی دستاویز" کی اشاعت کے بعد اب تقیہ اور مساحت کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ دجل و فریب اور جھوٹ کے دریچوں پر حقائق اور انکشافات کی روشنی چھا چکی ہے۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ شیعہ کلمہ طیبہ، تحریف قرآن، عقیدہ امامت اور تکفیر صحابہ کے عقائد کا حامل بھی ہو اور پھر وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتا رہے۔

سپاہ صحابہ ـــــ آنجناب سے درخواست کرتی ہے کہ اگر آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شیعہ سنی تنازعہ کا خاتمہ چاہتے ہیں ـــــ یا اپنے آپ کو اسلامی برادری میں شامل رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو بہر صورت "تاریخی دستاویز" میں شامل تمام شیعہ کتب اور ان میں شامل عقائد سے بیزاری اور برأت کا اعلان کرنا ہوگا۔ راقم کو آپ کی وضاحت کا انتظار رہے گا۔

آپ کے جواب کا منتظر

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رپورٹ

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی

—— مقرر کردہ ——

وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

جناب محمد نواز شریف صاحب

—— زیر صدارت ——

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان

2 جولائی 1992ء، منعقدہ اسلام آباد (پاکستان)

اہم نوٹ

ان سفارشات میں "اتحاد بین المسلمین کمیٹی" کا جو نام دیا گیا ہے' یہ صریحا بددیانتی ہے۔ جب اس کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس وقت اس کا نام "فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی" تھا۔ ــــــــ جب آخری سفارشات ترتیب دی گئیں تو نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ وزارت مذہبی امور کی طرف سے صریحاً کذب بیانی کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں سپاہ صحابہ کا نام جان بوجھ کر سفارشات سے نکالا گیا' حالانکہ پہلے اجلاس کی شق نمبر3 اور دوسرے اجلاس کی شق نمبر2 کا فیصلہ سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ "تاریخی دستاویز" کی روشنی میں قابل اعتراض لٹریچر کی ضبطی اور مصنفین کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

سپاہ صحابہ شیعہ سنی تنازعہ کے خاتمہ کی کمیٹی کا نام "اتحاد بین المسلمین کمیٹی" رکھنے سے شدید اختلاف رکھتی ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک شیعہ مسلمان نہیں۔ ہم آج بھی فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کے نام ہی سے اس کمیٹی کا تذکرہ کرتے ہیں۔

ہمارے مؤقف کی تائید اگلے صفحات میں آنے والے ان دنوں کے اخبارات کے تراشوں سے ہوگی۔

از مؤلف

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی تشکیل

ملک میں اتحاد و یگانگت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے، ایک اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کے خواب کی عملی تعبیر اور شریعت اسلامیہ کے عملی نفاذ کیلئے اقدامات تجویز کرنے کے ضمن میں وزارت مذہبی امور نے وزیراعظم پاکستان کے اعلانات کی روشنی میں تعمیل ارشاد کرتے ہوئے وزیراعظم کی خدمت میں ایک خلاصہ نمبر7 (ا) اے ڈی ایس / آر اینڈ آر / 91 مورخہ 14 نومبر 1991ء پیش کیا۔ جس میں درج ذیل تین کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں تجویز پیش کی گئی:۔

(ا)——— فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی (اتحاد بین المسلمین کمیٹی)

(2)——— اسلامی فلاحی ریاست کمیٹی

(3)——— نفاذ شریعت ورکنگ گروپ

وزیراعظم نے ان تینوں کمیٹیوں کے قیام کی منظوری دی اور یوں وزارت مذہبی امور میں منجملہ دیگر کمیٹیوں کے جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور کی زیر صدارت ایک 30 رکنی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(وزیراعظم کی خدمت میں پیش کردہ خلاصے کا انگریزی متن بر ضمیمہ 2)

(الف) اراکین کمیٹی:

(ا)———	جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی	وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد
(2)———	جناب سینیٹر مولانا سمیع الحق	دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد
(3)———	جناب مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد	خطیب بادشاہی مسجد لاہور
(4)———	جناب مولانا عبدالتواب صدیقی	636-سی-عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(5)———	جناب مولانا عبدالرؤف ملک	84-اے حبیب اللہ روڈ گڑھی شاہو لاہور

نمبر	نام	پتہ
(6)	جناب مولانا عبدالمالک	منصورہ ملتان روڈ لاہور
(7)	جناب علامہ علی غضنفر کراروی	17۔لیک روڈ لاہور
(8)	جناب قاری عبدالحمید قادری	459۔صغیر روڈ صدر بازار لاہور کینٹ
(9)	جناب علامہ ریاض حسین شاہ	ڈائریکٹر اتفاق سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور
(10)	جناب پروفیسر ساجد میر	106۔راوی روڈ لاہور
(11)	جناب مولانا ضیاء القاسمی	14۔اے غلام محمد آباد فیصل آباد
(12)	جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریم	جامعہ رضویہ فیصل آباد
(13)	جناب مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی	جامع مسجد محمدی سمندری ضلع فیصل آباد
(14)	جناب مولانا محمد شریف	شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مقابل گورنمنٹ کالج بھکر
(15)	جناب علامہ محمد تقی نقوی	مدرسہ مخزن العلوم شیعہ میانی ملتان
(16)	جناب حافظ محمد تقی	(دفتر جے یو پی) متصل صدر دواخانہ صدر کراچی
(17)	جناب مولانا شاہ محمد تراب الحق	میمن مسجد، کھوڑی گارڈن کراچی
(18)	جناب علامہ مرزا یوسف حسین	5۔ای۔3۔بی ناظم آباد کراچی
(19)	جناب مولانا محمد ادریس ڈاہری	شاہ پور جہانیاں ضلع نوشہرہ فیروز سندھ
(20)	جناب پیر سید محمد امیر شاہ قادری	1371۔کوچہ آغا پیر جان یکہ توت پشاور
(21)	جناب مولانا اشرف علی قریشی	جامع اشرفیہ پشاور
(22)	جناب پیر شمس الامین	پیر آف مانکی شریف نوشہرہ صوبہ سرحد
(23)	جناب سید محمد عبدالحلیم	بام خیل صوابی صوبہ سرحد
(24)	جناب مولانا لقمان حکیم	صدر اہلسنت والجماعت گلگت
(25)	جناب مولانا محمد بشیر	ڈاک خانہ راٹو تحصیل استور ضلع دیامیر گلگت
(26)	جناب مولانا محمد عبداللہ خلجی	رئیسانی سٹریٹ شلدرہ کوئٹہ
(27)	جناب مولانا فتح محمد بارو زئی	جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ متصل پاور ہاؤس سی بلوچستان
(28)	جناب پیر محمد فیض علی فیضی	آستانہ فیضیہ، 1056۔بی سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
(29)	جناب علامہ ریاض حسین نقوی	مرکز اثنا عشری جی 2/6 اسلام آباد
(30)	جناب مظہر رفیع	سیکرٹری، وزارت مذہبی امور اسلام آباد

سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ

پر پابندی کے لئے وزیر اعظم کا اجلاس

جون 1991ء کو پاکستان میں بڑھتے ہوئے شیعہ سنی اختلافات کے باعث اس وقت کے وزیر اعظم نے فیصلہ کیا کہ اہلسنت کی جماعت "سپاہ صحابہ" اور شیعہ کی تنظیم "تحریک نفاذ فقہ جعفریہ" پر پابندی لگا دی جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ، چیف و ہوم سیکرٹری صاحبان اور آئی جی حضرات کو اسلام آباد میں طلب کیا۔

اکثریت کی طرف سے پابندی کے فیصلہ کی تائید ہوئی، چند حضرات کی رائے تھی کہ پابندی سے قیادت تو گرفتار ہو جائے گی اور انتہا پسندوں کو کھل کر لاقانونیت پھیلانے کا موقع مل جائے گا۔ اس موقع پر پنجاب کے ایک اعلیٰ افسر نے رائے دی کہ پابندی سے پہلے دونوں جماعتوں کو بلا کر ان سے بات کر لی جائے، ایک دوسرے کے اختلافات کی روشنی میں دونوں جماعتوں کو ایک ضابطہ اخلاق کا پابند بنایا جائے، بعد میں جو بھی خلاف ورزی کرے گا اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ مذکورہ اعلیٰ افسر کی تجویز پر پابندی کا فوری فیصلہ تبدیل کر دیا گیا۔ متذکرہ صدر اعلیٰ سطحی اجلاس کی روشنی میں ملک بھر کے تمام مکاتب فکر کا اجلاس 28 ستمبر 1991ء کو طلب کرنے کا فیصلہ ہوا۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ کے نمائندے طلب کئے گئے۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں چار سو (400) علماء و مشائخ اور تمام مذہبی دینی جماعتوں کے سربراہ شریک تھے۔ اجلاس میں تحریک جعفریہ کی طرف سے اس کا سربراہ نہیں آیا بلکہ ان کی طرف سے پانچ (5) نمائندے بھیجے گئے۔ جبکہ سپاہ صحابہ کی طرف سے راقم (ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی)، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی شریک ہوئے۔ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ حکومت نے مسئلہ کی سنگینی کا احساس کر کے، شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرنے کی سنجیدہ کوشش کا آغاز کیا۔

28 ستمبر 1991ء کے تاریخ ساز اجلاس کی مکمل کارروائی

اور وزیر اعظم کے حکم سے فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی تشکیل

فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی مفصل رپورٹ اور اس کا فیصلہ

حکومت پاکستان ایک عرصہ سے اس بات پر کبیدہ خاطر تھی کہ سپاہ صحابہ آئے دن شیعہ کے کفر اور صحابہ دشمنوں کے خلاف اپنے موقف کو بڑی وضاحت کے ساتھ جلسوں میں بیان کر رہی ہے۔ اس جماعت کے اجتماعات کی مقبولیت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ ملک کی کوئی بھی جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ قائدین سپاہ صحابہ کے دورے اور دن رات کی محنت و کاوش نے مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد صرف دو سال کے عرصہ میں جماعت کو ملک کے ہر گھر اور ہر شہر تک پہنچا دیا۔ حکومتی رپورٹوں کے مطابق یہ جماعت ہر سیاسی اور مذہبی جماعت کے لئے خطرہ بن گئی تھی۔ ادھر ایرانی حکومت کے باربار احتجاج نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ سپاہ صحابہ کی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ کئی ایجنٹوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی تجویز پیش کی۔ اس کے لئے چاروں وزراء اعلیٰ کا اجلاس بلایا گیا۔ پابندی کی بجائے وزیر اعظم پاکستان نے 28 ستمبر 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں ملک بھر کی تمام مذہبی جماعتوں کا اجلاس طلب کیا۔ اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ملک میں شیعہ سنی تنازعہ کیسے ختم ہو؟ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے؟ شیعہ کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ سپاہ صحابہ سے اس بات پر وضاحت طلب کی جائے کہ وہ کھلے عام شیعہ کو کافر کیوں کہتی ہے؟ وزیر اعظم کا یہ اقدام بلاشبہ تاریخی نوعیت کا حامل تھا کہ انہوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی بجائے اس کے قائدین کو بلا کر انکا موقف سننے کا فیصلہ کیا۔

سپاہ صحابہ کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ حکومت کے اعلیٰ سطحی ادارے کی طرف سے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، جماعت اسلامی اور شیعہ کے ساتھ خصوصی طور پر سپاہ صحابہ کو طلب کیا گیا۔

سپاہ صحابہ کو جب وزیر اعظم کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا تو اس میں شمولیت کے سوال پر مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کیا گیا۔ سپاہ صحابہ کے بارے میں حکومتی اداروں میں ملکی حالات اور شیعہ کے سامنے بیٹھ کر انکی کفریات کو آشکار کرنے کے موضوعات کو مدنظر رکھ کر اسمیں شمولیت کا فیصلہ کیا گیا۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں شرکت کے لئے باضابطہ تیاری کی گئی۔ حال ہی میں پاکستان میں کراچی، لاہور اور ایران سے شائع ہونے والی تمام کتابوں کو جامع منظور الاسلامیہ لاہور میں چار روز پہلے جمع کر دیا گیا۔ اس کے لئے سپاہ صحابہ ضلع رحیم یار خان کے صدر ملک محمد اسحٰق نے سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابیں لاہور پہنچادیں۔ قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کے خصوصی حکم پر سپاہ صحابہ کے ایک سینئر ساتھی صدیقی صاحب ملک اسحٰق اور شاہد صاحب نے حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب کی نگرانی میں

مذکورہ کتابوں سے قابل اعتراض صفحات کے فوٹو سٹیٹ پر مشتمل ایک یادداشت تیار کی۔ یہ یادداشت ابتداء میں دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ اس طرح 50 نقول تیار کر کے اصل کتابیں اور دستاویزات 28 ستمبر کو گورنر ہاؤس پہنچا دی گئیں۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی نے شرکت کی۔ شیعہ کی طرف سے ساجد نقوی خود تو نہ آئے لیکن ان کے نمائندے افتخار حسین نقوی اور ریاض نقوی نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ، جماعت اسلامی، جماعت اہلسنت، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت اہلحدیث اور ملک کے نامور جید علماء کرام اجلاس میں موجود تھے۔ اجلاس میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا سپاہ صحابہ اور پوری سنی قوم کا مطالبہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔ اس خطاب کے فوراً بعد ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں اس مطالبہ کی تائید کر دی لیکن اپنی تقریر میں انہوں نے سپاہ صحابہ پر تشدد اور یزید کی حمایت کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا کوئی شیعہ صحابہ کرامؓ کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ خمینی صاحب نے بھی امت کو وحدت کا درس دیا ہے۔ سپاہ صحابہ انڈیا کے ایجنٹوں کے ایماء پر خواہ مخواہ ہم پر صحابہؓ دشمنی کا الزام لگا رہی ہے۔ اگر ہم صحابہؓ کے خلاف ہوتے تو ان کے گستاخ کے لئے سزائے موت کی تائید کیوں کرتے۔ ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں ایسے شاطرانہ اور مکارانہ انداز میں تقیہ کرتے ہوئے گفتگو کی کہ پوری مجلس میں بریلوی، اہلحدیث اور بعض دیوبندی علماء اور حکومت نے اس کے موقف کی تائید کر دی۔

کئی آوازیں بلند ہوئیں کہ جب شیعہ بھی صحابہؓ کے حامی ہیں تو سزائے موت کا مطالبہ اور کافر کافر کا نعرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس فضا نے پورے ماحول کو مکدر کر دیا۔ وزیر اعظم سمیت تمام علماء اور نمائندے شیعہ لیڈر کی تائید کرنے لگے اس طرح سزائے موت کا مطالبہ اور سپاہ صحابہ کا موقف صدا بصحرا ہوتا نظر آیا۔ ریاض نقوی کے خطاب کے بعد وزیر اعظم نے محفل برخاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ عین اس موقع پر (راقم) خادم سپاہ صحابہ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کھڑے ہو کر کہا، ریاض نقوی نے جھوٹ بول کر جس مکاری کا مظاہرہ کیا ہے مجھے اس کے جواب کے لئے وقت دیا جائے۔ میاں نواز شریف نے کہا میں تمام علماء کا خطاب سن چکا ہوں، مجھے سب لوگوں کی بات سمجھ میں آگئی ہے، اب ریاض نقوی کی تقریر کے بعد کسی اور تقریر کی ضرورت نہیں۔ اس لئے محفل برخاست کی جاتی ہے خادم سپاہ صحابہ نے زور دیکر کہا شیعہ لیڈر نے غلط بیانی کی انتہا کر دی ہے اس کے جواب کے بغیر یہاں سے کوئی نہیں جاسکتا، آپ کو اس کا جواب سننا پڑے گا۔ تقریباً سات منٹ تک مجمع میں سناٹا رہا۔ خادم سپاہ صحابہ اور وزیر اعظم میں وقت پر تکرار ہوتا رہا۔ بالآخر وزیر اعظم نے کہا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ راقم نے کہا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یزید کے بارے میں جس موٗقف کی بات ریاض نقوی نے کی ہے وہ بے بنیاد ہے جب سے سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک سپاہ صحابہ کے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے کارکن نے بھی زبان و قلم سے یزید کی تعریف نہیں کی اگر یہ بات غلط ہو تو ابھی ثبوت پیش کیا جائے۔ یزید کے بارے میں جو موقف امام ابوحنیفہ سے لیکر مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا احمد رضا بریلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ہے، وہی ہمارا ہے، ہم نے کبھی یزید کی وکالت نہیں کی۔ اس پر محفل کے تمام بریلوی علماء داد و تحسین دینے لگے، انہوں نے کہا کہ ہم بھی پہلے اس غلط فہمی میں تھے کہ سپاہ صحابہ یزید کی وکالت کرتی ہے بعد ازاں راقم نے کہا میرے پاس اس وقت خمینی صاحب کی کتاب کشف الاسرار ہے اس کے صفحہ

119 پر صاف طور پر خمینی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کافر لکھا ہے' اس پر پورے ہال میں سناٹا طاری ہوگیا۔ وزیر اعظم مولانا نیازی کی طرف دیکھنے لگے' مولانا عبدالستار خان نیازی نے بلند آواز سے کہا کتاب ہمارے پاس بھیجو' فوراً انہیں کتاب پیش کی گئی اس کے بعد میں نے کہا تحفہ جعفریہ نامی یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی جس کو شیعہ عالم غلام حسین نجفی نے لکھا ہے۔ یہ مولف جامعۃ المنتظر لاہور کا صدر مدرس ہے۔ آج بھی وہاں موجود ہے۔ کتاب کی عبارت ملاحظہ فرمائیں! خلفاء ثلاثہ کا نام آلہ تناسل پر لکھا جائے تو انزال تاخیر سے ہوگا۔ (تحفہ جعفریہ صفحہ 250)

بس پھر کیا تھا پورا مجمع غیض وغضب کا شکار ہوگیا۔ تمام حکمران کانوں کو ہاتھ لگانے لگے' ایک لیڈر نے کہا! یہ کام کسی مسلمان کا نہیں ہوسکتا۔ انڈیا کے ایجنٹوں کا کام ہے۔ خادم سپاہ صحابہ نے کہا میرا چیلنج ہے اگر یہ کتاب غلام حسین نجفی نے نہ لکھی ہو اور لاہور سے نہ چھپی ہو تو ہم اپنا موقف تبدیل کرلیں گے۔ وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے اعلان کیا کہ اس کافر کو سخت سزا دی جائے گی۔ اب ساری محفل کا رنگ تبدیل ہوگیا تھا۔ جب اجلاس برخاست ہوا تو راقم کے پاس بڑے بڑے علماء نے آکر کہا کہ آج ہماری غلط فہمی دور ہوگئی۔ حضرت مولانا تقی عثمانی نے فرمایا "آپ نے اہلسنت کی وکالت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حمایت کا حق ادا کردیا ہے۔"

اجلاس کے آخر میں راقم فاروقی نے وزیر اعظم کو شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے قابل اعتراض صفحات کے اصل فوٹو سٹیٹ پر مشتمل دو سو چالیس (240) صفحات کی تاریخی یادداشت پیش کی۔ اس وقت وزیر اعظم نے کہا ان تمام قابل اعتراض کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کے لئے وزارت مذہبی امور میرے خصوصی حکم سے ایک کمیٹی تشکیل دے گی۔ جس میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے تین تین نمائندے شریک کئے جائیں گے۔ چنانچہ اس حکم کے نتیجے پر فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کا پہلا اجلاس 20 جنوری 1992ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی' راقم ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق نے شرکت کی۔ یہ اجلاس 20 جنوری کو وزارت مذہبی امور کے ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں صبح کو دس بجے حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی کی صدارت میں ہوا۔ مبصرین کا کہنا ہے یہ اجلاس ملکی تاریخ میں اپنی نوعیت کا منفرد مثالی نمائندہ اجتماع تھا۔ اجلاس میں سب سے زیادہ قابل غور بات مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی کا وہ جذبہ صادقہ تھا جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت ٹپکتی تھی۔ انہوں نے بار بار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کو جڑ سے اکھاڑنے کا عزم کر رکھا تھا۔ اجلاس میں معمول کے مطابق آراء کا آغاز ہوا' سیکرٹری مذہبی امور جناب مظہر رفیع نے نہایت خوبصورت انداز میں مقاصد پر روشنی ڈالی' اجلاس میں خادم سپاہ صحابہ نے کہا فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخ کے لئے سزائے موت مقرر نہ کی جائے اس وقت تک شیعہ سنی تنازعہ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ راقم فاروقی نے خمینی کا تمام لٹریچر اور شیعہ کی مختلف کتابیں اجلاس میں پیش کیں۔ اس پر ریاض نقوی نے کہا کشف الاسرار کا جو نسخہ میرے پاس گھر میں موجود ہے۔ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی بات نہیں۔ میں نے کہا اسی پر میں بات ختم کرتا ہوں اگر خمینی کی کتاب کشف الاسرار کے کسی نسخے میں یہ عبارت نہ دکھا سکا' تو میں اپنے آپ کو جھوٹا اور فسادی تسلیم کرلوں گا۔ یہاں بھی ریاض نقوی جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس لئے ابھی وہ نسخہ گھر سے منگوائیں کیونکہ ان کا گھر اسلام آباد میں ہی موجود ہے۔ اس پر نقوی صاحب سکتے میں آگئے۔ اب ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ ہر قابل اعتراض کتاب ضبط ہوگی اور ہر پاکستانی مصنف کو سزا دی جائے گی۔ اس کے بعد خلفاء راشدین کے ایام پر خصوصی پروگرام نشر کرنے کا مطالبہ ہوا۔ علماء دیوبند اور سپاہ صحابہ کی طرف سے مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد، حضرت مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا عبدالروف ملک، مولانا محمد ضیاء القاسمی، خادم سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، شیعہ کی طرف سے ریاض نقوی اثنا عشری مرکز اسلام آباد معہ تین نمائندے، بریلوی علماء کی طرف سے حضرت مولانا عبدالستار نیازی وفاقی وزیر مذہبی، حضرت شاہ تراب الحق، صاحبزادہ فضل کریم، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی بھکر، حضرت مولانا عبدالتواب صدیقی، صاحبزادہ مولانا اچھروی، مولانا عبدالمالک (جماعت اسلامی) اجلاس میں کراچی کے علامہ شاہ تراب الحق اور شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی نے کہا آنحضرت ﷺ کی گستاخی پر سزائے موت کا مطالبہ حکومت نے تسلیم کرلیا۔ لہٰذا اب صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کے گستاخ کو بھی سزا دی جائے۔ اس کے بغیر جھگڑا کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اجلاس میں پہلی مرتبہ گلگت، اسکردو، آزاد کشمیر کے علاوہ ملک کے تمام حساس علاقوں کے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی کے چالیس نمائندوں نے شرکت کی۔ اختتام کے بعد گیارہ سفارشات مرتب کرکے حکومت کو بھیجی گئیں تاکہ کابینہ کی منظوری کے لئے اکنوائری کا حصہ بنا دیا جائے۔ وزارت مذہبی امور کی گیارہ سفارشات تیار کی گئیں ہیں۔ سفارشات کے علاوہ راقم ضیاء الرحمٰن فاروقی، شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی اور مولانا عبدالتواب صدیقی پر مشتمل ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو ایک ماہ کے اندر اندر تمام قابل اعتراض کتابیں جمع کرکے آئندہ ہونے والے اجلاس میں پیش کرے گی۔

2 جولائی 1992ء کا اجلاس

20 جنوری کے اجلاس کے فیصلہ کے بعد راقم فاروقی نے تاریخی دستاویز جو ابتداء میں صرف ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ (اور اب زیر نظر مجموعہ میں ڈیڑھ سال کی کاوش کے بعد دو سو بتیس (232) کتابوں کے چھ سو (600) سے زائد حوالہ جات پر مشتمل سات سو چوالیس صفحات کی تیار شدہ تاریخی مواد پر حاوی ہے) اس دستاویز کے مطابق چھ (6) ماہ میں تمام کتابوں کے اصلی نسخے جمع کئے گے۔ حضرت مولانا محمد شریف آف بھکر (جمعیت علماء پاکستان) اور مولانا عبدالتواب اچھروی (جماعت اہلسنّت) کی مشاورت سے ہم نے یہ تمام کتب 2 جولائی 1992 کے اجلاس میں پیش کیں۔ ——— اس پر پورے اجلاس میں تحیر و استعجاب پیدا ہوگیا۔ پہلی مرتبہ شیعہ لٹریچر کی سڑاند اور تعفن نے اہلسنّت اور حاضرین کے پورے ماحول میں ارتعاش پیدا کردیا۔ شیعہ لیڈر ریاض حسین نقوی اور وزارت حسین نقوی نے 111 کتابوں کا آئینہ دیکھ کر پھر پینترا بدلا، تحریک جعفریہ کے دونوں نمائندوں نے کہا ہم اس لٹریچر کو نہیں مانتے، راقم فاروقی نے کہا انہیں تو اصول کافی جیسی کتابیں بھی ہیں اور خمینی کا لٹریچر بھی موجود ہے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ تحریک جعفریہ کی طرف سے تو کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ راقم نے اسی وقت اجلاس میں اعلان کیا تحریک جعفریہ کی شائع شدہ یہ کتاب "صحیفہ انقلاب" خمینی کا آخری وصیت نامہ میرے ہاتھ میں ہے۔ آخری صفحہ پر "شائع شدہ

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان" درج ہے۔ اس کے صفحہ 46 پر خمینی نے کہا "آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی حضور ﷺ، حضرت علی ؓ اور صحابہ کرام ؓ کے دور سے افضل ہے۔" ——— کتاب پیش ہوتے ہی تحریک جعفریہ کے نمائندوں کی ہوائیاں اڑ گئیں ——— انہوں نے کہا جب ہم نے یہ کتاب شائع کی تھی ہمیں اس عبارت کا علم نہ تھا۔ مولانا عبدالستار نیازی نے فرمایا، تم غلط کہتے ہو، تمہارے بارے میں جو مواد سپاہ صحابہ نے پیش کیا ہے۔ اس سے بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ تمام کتابیں واقعی قابل اعتراض ہیں، واقعی تم صحابہ کرام ؓ کی گستاخی کے مرتکب ہو۔ کراچی کے ممتاز بریلوی عالم دین مولانا شاہ تراب الحق نے فرمایا "آج ہم پر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ سپاہ صحابہ کا موقف حقائق پر مبنی ہے مولانا فاروقی نے جو کتابیں پیش کی ہیں وہ اصل ہیں، یہ تمام کتابیں جب تک موجود ہیں، شیعہ سنی تنازعہ ختم نہیں ہو سکتا، پہلے ان تمام کتابوں کو ضبط کرو، دریا برد کرو، ورنہ ہم خود سپاہ صحابہ کی تائید کے لئے ہر سطح پر آواز بلند کریں گے۔"

2 جولائی کے اجلاس کی یہ کارگزاری ایک طرف شیعہ کے لئے پیغام اجل کا کام دے رہی تھی۔ دوسری طرف حکمران پریشان تھے کہ اب تو سپاہ صحابہ کا مقدمہ ثابت ہو چکا ہے۔ اسی وقت اجلاس کے خاتمہ کا اعلان کرتے ہوئے مولانا عبدالستار خان نیازی صدر اجلاس نے فرمایا "اب میرا صرف یہ کام ہے کہ میں سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ تمام کتابوں کو ضبط کرا کر دم لوں گا۔ اگر میں کتابیں ضبط نہ کرا سکا تو وزارت مذہبی امور سے استعفیٰ دے دوں گا۔"

مولانا عبدالستار خان نیازی کی طرف سے اخلاص کے ساتھ کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کی کوشش کی گئی، چنانچہ اوائل 1993ء میں انہوں نے حتمی سفارشات جو 20 جنوری اور 2 جولائی 1992ء کے اجلاسوں کی سفارشات کا نچوڑ تھیں۔ وزیر اعظم نواز شریف کی خدمت میں پیش کیں۔ لیکن میاں نواز شریف ——— تمام تر وعدوں کے باوجود اپنی ہی قائم کردہ "فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی" کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ ——— اور اسی طرح حکومت کے کروڑوں روپے سے ملک بھر کے علماء و مشائخ کے قائم کردہ اجلاسوں اور سفارشات کو صرف ریکارڈ کا حصہ بنا دیا گیا۔ ——— یہ سفارشات نیازی کمیٹی کے نام سے آج بھی وزیر اعظم سیکرٹریٹ پاکستان میں محفوظ ہیں۔

اپریل 1993ء کو نواز شریف صاحب کی حکومت کا خاتمہ ہوا، اس کے بعد انہوں نے کہا "اگر میں اب بحال ہو گیا تو عمل کرواؤں گا" بحالی کے بعد راقم نے پھر ایک اجلاس میں نواز شریف صاحب کو کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے کہا تو انہوں نے پھر وعدہ کیا ——— پھر انہوں نے حکومت چھوڑ دی اور اس طرح شیعہ سنی تنازعے کا اصل حل نکالنے کی بجائے یہ سفارشات حکمرانوں کی عدم دلچسپی، بدنیتی اور عدم توجہی سے بالائے طاق رکھ دی گئیں۔ ———

انتہائی افسوس کے ساتھ میں آج پھر دہرا رہا ہوں کہ اگر وزیر اعظم نواز شریف صاحب ہماری زیر نظر تاریخی دستاویز کی تمام کتابوں کو اپنی قائم کردہ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ضبط کر لیتے اور مصنفین کے لئے سخت قانون پاس کر لیتے ——— تو آج پاکستان میں شیعہ سنی تنازعہ اس حد تک نہ جاتا کہ روزانہ کسی نہ کسی جگہ لاشیں بکھر رہی ہیں۔ ——— اور فسادات کا یہ سلسلہ دراز ہو رہا ہے۔ ——— ان کتابوں پر پابندی کے بغیر اس تنازعہ کا خاتمہ ناممکن ہے۔ آج بھی ان سفارشات پر عمل کرا کے ہم آنے والے خوفناک حالات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مختلف اجلاسوں میں (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی منظور کردہ ابتدائی تجاویز و سفارشات

(الف) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 20 جنوری 1992ء کی ابتدائی سفارشات:

(1)—— سب سے اول یہ کہ "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا "حسن" بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل و برداشت پیدا کریں۔

(2)—— مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اس لئے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کے اپنے افکار کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آل اطہار اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔

(3)—— صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے خلاف ہر قسم کے لٹریچر اور کتابوں پر فی الفور پابندی لگا کر ان کو فوراً ضبط کیا جائے۔

(4)—— مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریر یا بیان کو مسجد یا اس لوارے سے باہر نشر نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں کے امن و سکون میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے۔

(5)— فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جو اس مقصد کیلئے ٹھوس مثبت اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ ضابطہ اخلاق بھی تیار کیا جائے۔

(6)— اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں صوبائی، ضلعی اور تھانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7)— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8)— فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9)— ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور ملک کے جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10)— صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ اور اکابرین امت کے دن سرکاری سطح پر تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیے جائیں جن میں تمام مکاتب فکر کی نمائندگی ہو۔

(11)— ہماری دینی درسگاہیں مسلکی تبلیغ ترک کر کے تعمیر اخلاق کیلئے کام کریں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلامی اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام، اسباب زوال امت، مغرب کی اخلاقی زبوں حالی، اشاعت اسلامی اور حالات حاضرہ جیسے موضوعات پر معلومات کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

(ب) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 2 جولائی 1992ء کی ابتدائی

سفارشات:

کمیٹی نے متفقہ طور پر درج ذیل سفارشات منظور کیں:

(1)— سب سے پہلے " زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا " حسن " بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ کوئی ایسی بات کہے جو دوسروں کو ناگوار گزرے۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل اور برداشت پیدا کرے۔

(2)—— قومی سطح پر ایک ہسٹاریکل ریسرچ بورڈ قائم کیا جائے جو سنی اور شیعہ محققین اور علماء پر مشتمل ہو۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے بارے میں پیش کردہ لٹریچر فوراً ضبط کیا جائے اور مصنفین کو کڑی سے کڑی سزائیں (سزائے موت) دی جائیں۔

(3)—— اتحاد بین المسلمین کمیٹی کا اجلاس مناسب وقفوں کے ساتھ باقاعدگی سے منعقد کیا جائے۔ نیز صوبائی و ضلعی و مقامی سطح پر ایسی اتحاد کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ جن کے اجلاس باقاعدگی سے ہوا کریں اور یہ کمیٹیاں اپنے اپنے علاقوں میں دورے کر کے عوام سے رابطہ مستحکم کریں اور اتحاد بین المسلمینؒ کی فضا کو اجاگر کریں۔

(4)—— اتحاد بین المسلمین کی فضا کو مستحکم کرنے کیلئے ممتاز علمائے کرام کے تاریخی 22 نکات اور وزیراعظم کے ایماء پر پچاس علمائے کرام کے مرتب کردہ ضابطہ اخلاق کو مشعل راہ بنایا جائے اور ہر سطح پر ان بنیادی اصولوں پر عمل کرایا جائے۔ وزارت مذہبی امور علمائے کرام کے بائیس نکات اور مذکورہ ضابطہ اخلاق کو شائع کرنے کا اہتمام کرے۔

(5)—— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو ملکی قوانین موجود ہیں حکومت ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کرے۔

(6)—— کمیٹی کے جملہ ارکان اس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے علاقوں میں جاکر عاشورہ محرم کے دوران امن و امان کے قیام کا اہتمام کریں گے اور بعد ازاں ان اصولوں پر عمل کریں گے جن سے امن و امان کی فضا مستقل بنیادوں پر قائم ہو۔

(7)—— (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے سابقہ اجلاسوں اور آج کے اجلاس میں منظور کی گئی قراردادوں پر موثر طور پر عمل درآمد کیا جائے تاکہ خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں۔

(8)—— ملک کے ممتاز علمائے کرام جو اتحاد بین المسلمین کے داعی ہوں انہیں پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر موقع دیا جائے کہ وہ اتحاد اسلامی کے موضوع پر تقاریر کریں اور لوگوں میں ذرائع ابلاغ کی وساطت سے اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار ہو۔

(9)—— دیواروں پر، ریل گاڑیوں میں، بسوں میں اور دیگر جگہوں پر فرقہ وارانہ اور دل آزار نعروں اور عبارتوں کی تحریر پر فی الفور پابندی عائد کی جائے اور اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایسی عبارات آئندہ تحریر نہ ہوں۔

(10)—— (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس کی روداد اور اس کی سفارشات کو باقاعدہ شائع کیا جائے۔

اتحاد بین المسلمین کمیٹی (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

کی منظور کردہ تجاویز و سفارشات پر مبنی حتمی رپورٹ

(1)—— سب سے اول یہ کہ "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا "حسن" بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں نہ تلاش کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل و برداشت پیدا کریں۔

(2)—— مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی اطاعت سے عشق ہے۔ اس لیئے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کو اپنے افکار و نظریات کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اطہارؓ اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔

(3)—— آئندہ شائع ہونے والے ایسے اختلافی لٹریچر کا سدباب و احتساب کیا جائے۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے خلاف تمام کتابیں فی الفور ضبط کی جائیں اور مصنفین کو کڑی سے کڑی سزائیں دی جائیں۔

(4)—— مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریر یا بیان کی آواز کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں، عبادت گزاروں اور اوراد و اشغال میں مصروف مسلمانوں کے امن و سکون میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے۔

(5)—— فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس مقصد کیلئے ٹھوس مثبت۔ اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ اور تمام فرقوں کیلئے قابل قبول ضابطہ اخلاق بھی مرتب کیا جائے۔

ضابطہ اخلاق مندرجہ ذیل چیدہ چیدہ نکات پر مشتمل ہو:

(1)۔۔۔ مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم کرنا۔

(2)۔۔۔ مختلف مکاتب فکر کے درمیان صلح، محبت، رواداری اور افہام و تفہیم کی فضا قائم کرنا اور خلوص نیت سے اس پر عمل کرنا۔

(3)۔۔۔ دوسرے مسالک کے اکابرین کا احترام کرنا۔

(4)۔۔۔ علماء، خطباء اور مصنفین کی تقریروں اور تحریروں میں توازن و اعتدال پیدا کرنے کیلئے کوشش کرنا۔

(5)۔۔۔ ایسے بیانات سے احتراز کرنا جن سے دوسروں کی دل آزاری ہوتی ہو۔

(6)۔۔۔ قول و فعل میں ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرنے کیلئے مل جل کر کام کرنا۔

(7)۔۔۔ ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے لوگوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کیلئے سعی کرنا۔

(8)۔۔۔ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کے احترام اور تحفظ کو یقینی بنانا۔ نیز اقلیتی فرقوں کے تحفظ اور ان کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنے کے انتظامات کرنا۔

(9)۔۔۔ نوجوان اور جدید رجحانات رکھنے والے طبقے اور طلباء و طالبات کے مسائل معلوم کر کے ان کے اسلامی نقطہ نظر سے حل کیلئے تحقیقی بنیادوں پر ایسا لٹریچر مرتب کرنا جس سے وہ مستفید ہو سکیں۔

(10)۔۔۔ وقتاً فوقتاً وزارت مذہبی امور میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا مجتمع ہو کر اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا اور آئندہ کیلئے نئے اقدامات تجویز کرنا۔

(11)۔۔۔ ایسی مساعی جمیلہ کو عمل میں لانا جس سے عوام الناس میں علماء و مشائخ کا اعتماد بحال ہو۔

(12)۔۔۔ جذباتی نعروں اور دل آزار خطبوں سے پرہیز کرنا۔

(13)۔۔۔ جمعتہ المبارک کے خطبوں میں ایسی تقریریں کرنا جن سے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق میں مدد ملے۔

(14)۔۔۔ مسلکی تنازعات کو باہمی مشوروں اور افہام و تفہیم کے اصولوں کی روشنی میں طے کرنا۔

(15)۔۔۔ حکومت کو وقتاً فوقتاً ایسے مشورے دینا جن سے مسلمانوں کے درمیان محبت و یکجہتی پیدا ہو۔

(16)۔۔۔ پبلک پلیٹ فارم سے اپنے مخالفین کے خلاف طعن و تشنیع سے مکمل اجتناب کرنا۔

(17)۔۔۔ امہات المومنین، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، اولیائے امت، تابعین، تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کا ادب و احترام کرنا۔

(18)۔۔۔ دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔

(19)۔۔۔ قومی و ملکی معاملات و حالات میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا کماحقہ متحد رہنا۔

(20)۔۔۔ پاکستان کی سالمیت و تحفظ اور اس کی ترقی کیلئے خلوص نیت سے کام کرنا۔

وطن عزیز میں بوجوہ فرقہ واریت کشیدگی و افتراق و انتشار کا عنقریب اپنے مضرت رساں پنجے گاڑنے میں مصروف عمل ہے، جس سے ملت اسلامیہ کی وحدت و اتحاد کو زبردست خطرہ لاحق ہے اور پاکستان دشمن قوتیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے وطن عزیز کی سالمیت اور آزادی کو داؤ پر لگانا چاہتی ہیں جبکہ دوسری طرف وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب محمد نواز شریف کی ولولہ انگیز قیادت ملک کو مختلف النوع بحرانوں سے نکال کر حقیقی اسلامی فلاحی مملکت بنا کر اسے اقوام عالم میں ایک ترقی یافتہ ممالک کی صفوں میں کھڑا کرنا چاہتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے اور تقاضائے وقت بھی کہ ملک میں امن و سلامتی، صلح و آشتی اور اسلامی رواداری کی فضا پیدا ہو اور ملک بھر سے فرقہ واریت طبقاتی اور گروہی جنگ و جدل کا خاتمہ ہو تا کہ نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی قوم و ملک کا وقار بحال ہو اور ملک ترقی و خوشحالی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔

"یہ ضابطہ اخلاق آپ سب کیلئے ایک رہنما کام دے گا۔" اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا آپ کا اور ہم سب کا قومی اور دینی فریضہ ہے۔

(6)—— اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں صوبائی، ضلعی اور تھانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں۔ جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7)—— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں۔ ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور ملت کے جلیل القدر 33 علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8)—— فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9)—— ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10)—— صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ اور اکابرین کے دن سرکاری تعطیل کی جائے اور ٹی-وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیئے جائیں۔ جن میں تمام مکاتب فکر کی ترجمانی ہو۔

(11)—— ہماری دینی درسگاہیں مسلک کی مثبت و تعمیری تبلیغ کے ساتھ ساتھ اصلاح اخلاق کیلئے کام کریں ــ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلام اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام، اسباب زوال امت، مغرب کی اخلاقی زبوں حالی اور اشاعت اسلام اور حالات حاضرہ جیسے مضامین کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

Annexure-I
IMMEDIATE

Prime Minister's Secretariat (Public)
Islamabad

No.2875/AS(HH)/91.

November, 3, 1991.

Subject:- SECTARIAN PEACE:

The Prime Minister is quite concerned about the repeated recurrence of sectarian tension/hostilities and the resultant killings and arson at number of known trouble spots in the country. To put an end to the senseless loss of life and property and to maintain sectarian peace and amity, the Prime Minister has been pleased to direct that:-

I) Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs should set up a Committee of respected and well reputed Ulema representing all sects/regions to advise the Government and to use their goodwill in the community in pre-empting and defusing the sectarian tension wherever it develops.

The Committee may comprise 20/25 members under the Chairmanship of Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs himself or his nominee. The members of the Committee should be known for their spirit of mutual tolerance and accommodation.

The Committee should meet at least once a month, discuss/exchange views about any sectarian issues cropping up in any area and devise strategy to settle the dispute by visiting the affected atrea(s)/place(s) and by meeting the local Ulema of various sects to elicit their cooperation for restoration of sectarian harmony.

The Committee may also associate and apprise senior members of the Administration/Police and public representatives like Senators, MNAs, MPAs to sort out any local differences regarding holding of religious congregations/ceremonies/ processions - their timings and routes etc.

The members of the committee may remain personally present to ensure that such occassions pass-off peacefully in the affected area.

II) All the Provincial Governments may take similar measures to identify their sectarian trouble spots, hot-headed and fire-brand trouble makers and take appropriate action to pre-empt/neutralize them well in time to avoid outbreak of any active hostilities.

III) Ministries of Interior and Information and Federal Security Agencies like Intelligence Bureau and I.S.I. would coordinate their efforts with the Ministry of Religious Affairs to assist them in effectively tackling the issues.

IV) The Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs would make a monthly report of the efforts made and results achieved in this regard for information of the Prime Minister.

Further appropriate action may kindly be taken for compliance of the Directive of the Prime Minister please.

Sd/-
(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

MR. Mazhar Rafi,
Secretary, Religious Affairs,
Islamabad.

Copy to:

1. Mr. Jamshed Burki,
Secretary Interior,
Islamabad.

2. Mr. Tanvir Ahmed Khan,
Secretary Information,
Islamabad.

3. Maj. Gen. Muhammad Asad Durrani,
Director General, I.S.I.
I.S.I. Directorate,
Islamabad.

4. Brig(Retd) Imtiaz Ahmed,
Director Intelligence Bureau,
Islamabad.

Sd/-
(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

Annexure-II

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF RELIGIOUS AFFAIRS

No. 7(1)ADS/R&R/91 Islamabad, the November 14, 1991.

SUMMARY FOR PRIME MINISTER

SUBJECT: **SECTARIAN PEACE-CONSTITUTION OF ITTEHAD BAINAL MUSLIMEEN COMMITTEE, ISLAMIC WELFARE STATE COMMITTEE AND NIFAZ-E-SHARIAT WORKING GROUP.**

In pursuance of Prime Minister's desire (Annex-I) a representative convention of Ulama/Mashaikh belonging to major schools of thought and religio-political parties was held in the Punjab Governor's House, Lahore, on 28th September, 1991. The Prime Minister was pleased to grace the occasion and preside over the meeting. The themes of the convention were:-

(1) Defusing Sectarianism and creating unity and amity amongst Muslims;

(2) Requirements of an Islamic Welfare State.

List of the Ulama/Mashaikh who attended the convention is at Annex-II.

2. Ulama belonging to various schools of thought including Brelvi, Deobandi, Ahle Hadith, Shias and Anjuman Sipahe Sahaba etc. spoke on the occasion and it was unanimously resolved to set up a Committee which would work for inter-sectarian harmony. The Prime Minister was pleased to direct the Minister for Religious Affairs to announce its inception as soon as the Committee is finalised. In the meantime, a directive dated 3rd November, 1991 on the subject was received from Prime Minister Secretariat which is annexed-III.

3. Minister for Religious Affairs has accordingly constituted the Ittehad Bainal Muslimeen Committee (Annex-IV).

4. Prime Minister had also decided to hold a meeting with Ulama and Scholars and to constitute a committee for advising the government on measures for establishing an Islamic Welfare State in the same meeting. Minister for Religious Affairs accordingly constituted a committee on the subject (Annex-V).

5. In his address in the concluding session of National Seerat Conference, held on 22nd September, 1991, at Islamabad, Prime Minister had also announced that a working group for implementation of the provisions of Sharia be formed under Chairmanship of Minister for Religious Affairs. Moreover, the Prime Minister had also declared in the Ulama Mashaikh National Conference, held on 15th August, 1991, at Islamabad, under the auspices of Zia-ul-Haq Shaheed Foundation that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy will implement the Shariat Act passed by the Government. Similarly, on the eve of foundation laying ceremony of Bab-e-Pakistan on 14th August, 1991, at Lahore, the Prime Minister had declared that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy, being with them, will ensure enforcement of Shariat in the country.

6. Minister for Religious Affairs accordingly constituted also the Nifaz-e-Shariat Working Group (Annex-VI).

7. The Minister for Religious Affairs called a press conference on 5th November, 1991 and briefed the Journalists about the composition and Terms of Reference of the three committees, namely,

(i) Ittehad Bainal Muslimeen Committee.

(ii) Islamic Welfare State Committee.

(iii) Nifaz-e-Shariat Working Group.

The names of the members and terms of reference of the Committees are at Annex-IV, V, VI.

8. These Committees would meet once a month regularly as directed. A separate Directorate will have to be established in the Ministry of Religious Affairs for providing Ministerial support to these committees.

9. Since the members of the Committees are from different parts of the country and the meetings will have to be held once every month for which no budgetary provision exists during the current financial year, the Ministry of Finance may be directed to allow sufficient funds for the purpose.

10. The Prime Minister's directive dated November 3, 1991 wherein it has been desired that the Committee should meet atleast once a month and also visit in local area where their presence is necessary to pre-empt/neutralise the defferences and breakup of any law and order situation due to sectarian differences is placed below at Annex-III.

11. The Prime Minister may kindly see for information and approve the proposal made in paras 8, 9 and 10.

12. The Minister for Religious Affairs has seen and authorised the submission of the Summary.

Sd/-

MAZHAR RAFI
SECRETARY
14 NOV 1991

<u>Principal Secretary to Prime Minister</u>

<u>PRIME MINISTER 'S SECRETARIAT</u>

13. The Prime Minister has been pleased to approve the proposals in paras 8, 9 and 10 of the Summary.

Sd/-

MUHAMMAD NAWAZ MALIK
ADDITIONAL SECRETARY (H.A)

Mr. Mazhar Rafi,
Secretary,
Ministry of Religious Affairs.

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

رجسٹرڈ نمبر 8160

فون 305820 305824

SUNDAY, SEPTEMBER 29, 1991

صفحات 12

جلد 12 | اتوار 19 ربیع الاول 1412ھ 29 ستمبر 1991ء 13 اسوج 2048ب | شمارہ 339

وزیر اعظم محمد نواز شریف گورنر ہاؤس لاہور میں علماء کرام سے خطاب کر رہے ہیں مذہبی امور کے وزیر مولانا عبدالستار نیازی ان کے ساتھ کھڑے ہیں

شان صحابہؓ میں گستاخی کی سزا موت ہوگی' سپاہ صحابہؓ اور فقہ جعفریہ میں اتفاق رائے

گورنر ہاؤس میں مذہبی سیاسی جماعتوں کے اجلاس کے دوران فرقہ واریت بھڑکانے والے ہر قسم کے لٹریچر پر بھی پابندی لگانے کی تجویز منظور

دونوں جماعتوں نے اگر اجلاس کے دوران طے ہونے والے امور کی خلاف ورزی کی تو ان تنظیموں پر پابندی لگانے پر سنجیدگی سے غور ہوگا

لاہور (خاص مبصر سے) انجمن سپاہ صحابہ اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے درمیان اس امر پر اتفاق رائے ہوگیا ہے کہ جس طرح شان رسالت میں گستاخی کی سزا موت ہے اسی طرح شان صحابہؓ میں گستاخی کی سزا بھی موت ہوگی یہ اتفاق رائے گزشتہ روز گورنر ہاؤس لاہور میں وزیراعظم نواز شریف کی سربراہی میں مذہبی سیاسی جماعتوں

باقی صفحہ 3 کالم 5 پر

بقیہ: اتفاق رائے

کے منعقد ہونے والے اجلاس میں سامنے آیا۔ اجلاس میں فرقہ واریت کو بھڑکانے والے ہر قسم کے لٹریچر پر پابندی لگانے کے [illegible] والی تنظیموں کے ارکان نے "جنگ" کو بطور خاص بتایا ہے کہ وزیراعظم نے جھنگ کے واقعات کی تحقیقات کیلئے ایک اعلیٰ عدالتی کمیشن قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے ایک اتحاد علماء بورڈ قائم کرنے کی ہدایت بھی کر دی ہے۔ عدالتی کمیشن جھنگ میں دو فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے قتل کی تحقیقات کرے گا جبکہ علماء بورڈ قابل اعتراض لٹریچر پر پابندی کی سفارش کرنے کے علاوہ ایسا لٹریچر تحریر کرنے والے کے خلاف سزا بھی تجویز کرے گا۔ انجمن سپاہ صحابہ کے ذرائع کے مطابق اجلاس میں وزیراعظم کو 250 صفحات پر مشتمل ایک ایسی دستاویز پیش کی گئی جس میں 110 ایسی کتابوں کے حوالے موجود تھے جن میں شان صحابہ میں گستاخی کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے وزیراعظم کو "کشف اسرار" اور "تحفہ حنفیہ" نامی کتابوں سے اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے انجمن سپاہ صحابہ کی سپریم کونسل کے چیئرمین مولانا ضیاء القاسمی نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے والے کی سزا موت ہونی چاہئے جس کی تائید تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے علامہ افتخار حسین نقوی اور علامہ ریاض حسین نقوی نے کی۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے اجلاس میں اتحاد بین المسلمین کی ضرورت پر زور دیا اور مطالبہ کیا کہ علامہ عارف حسینی کے قتل کی تحقیقات کی جائیں۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے دہشت گردی اور فرقہ واریت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو غیر ملکی طاقتوں کی سازش قرار دیا اور یقین دلایا کہ وہ فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے اپنا کردار ذمہ داری سے ادا کرے گی۔ وزیراعظم نواز شریف نے اجلاس کے شرکاء کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک دوسرے کو کافر کہنے سے ملکی فضا خراب ہوتی ہے لہٰذا ایک دوسرے کو کافر کہنے کا رجحان ختم ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود جھنگ کا دورہ کریں گے اور حالات کا جائزہ لیں گے اعلیٰ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ پہلی دفعہ فقہ جعفریہ اور سپاہ صحابہ کی اعلیٰ قیادت کو آمنے سامنے بٹھا کر بعض امور پر اتفاق رائے کروایا گیا ہے لیکن اگر دونوں طرف سے اجلاس میں طے کئے جانے والے امور کی خلاف ورزی کی گئی تو ان تنظیموں پر پابندی لگانے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔

شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کا فتویٰ

عالم اسلام کے نامور مفکر اور ادیب علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے "الشیعہ والقرآن"۔ "الشیعہ والتشیع" اور "الشیعہ و اہل بیت" جیسی معرکۃ الآراء کتابیں تصنیف کر کے شیعہ کے کفر اور غیر اسلامی نظریات کو عالم اسلام میں نمایاں کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ اسی جرم کی پاداش میں قائد اہلسنت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت سے ایک سال قبل 23 مارچ 1987ء کو علامہ صاحب موصوف کو شہید کیا گیا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے "الشیعہ والتشیع" میں واضح طور پر تحریر کیا ہے:۔

"شیعہ مذہب کے عقائد جاننے والا کسی دلیل سے بھی شیعہ کو مسلمان قرار نہیں دے سکتا۔ شیعہ نے ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں اسلام کی توہین ایسے انداز سے کی ہے جس کے بعد اس گروہ کے کفر میں کوئی شک باقی نہیں رہا۔ میں اہل حدیث اور عالم اسلام کے ہر مسلمان سے کہوں گا "خمینی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں۔"

شیعہ کا مختصر تعارف

آنحضرت ﷺ کے واضح ارشادات کے بعد یہودیت کا مستقبل سرزمین عرب میں تاریک ہوگیا۔ ایک طویل عرصہ تک یہودیوں کی ستم کاریوں، عہد شکنیوں اور ریشہ دوانیوں سے اسلام کا سینہ چھلنی ہوتا رہا۔ آنحضرت ﷺ مدنی زندگی میں یہودیت کی جفا کاریوں کا شکار رہے۔ آپ کو مشرکین مکہ کی واضح دشمنی اور کھلے عام عداوت سے وہ دکھ نہ پہنچا جو یہود کی محلاتی سازشوں، من گھڑت قسم کی پھیلائی ہوئی افواہوں اور آئے دن کے بغض و عناد سے آلودہ چالبازیوں سے ذہنی کوفت قلبی صدمہ، پریشانیوں کی ٹیس اٹھانا پڑی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد فتنوں کا آغاز ہوا۔ کئی قبائل زکوٰۃ سے منحرف ہوگئے۔ یہود کی ایک آبادی جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کی پیرو کار بن گئی۔ اگر نظر غائر سے ان تمام بستیوں اور قبیلوں کا جائزہ لیا جائے تو واضح طور پر ان کے درپردہ یہود کی کارستانی ہی نظر آئے گی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد قریب تھا کہ گلشن رسالت خزاں آلود ہوتا..... مگر ساقی بزم افروز کی مے وحدت اور بادہماری نے صدیق اکبرؓ ایسا اولوالعزم مدبر ورثہ میں چھوڑ دیا تھا جس کی نادرہ روزگار کاوش اور بے مثال استقلال نے اسلام کے جہاز کو کلفتوں، عداوتوں، سازشوں اور ابر سیاہ بن کر اٹھنے والی مخالف ہواؤں کے تھپیڑوں سے ساحل مراد پر پہنچا دیا۔ یہودیت دم بخود ہو کر رہ گئی۔ عہد فاروقی میں اسلام کی شوکت و حشمت چار دانگ پھیلی تو یہود و مجوس دانت پیس کر رہ گئے۔ اسلام کا نیر اقبال اوج ثریا کی بلندی پر پہنچ گیا۔ تو یہود نے دسیسہ کاریوں، زیر زمین سازشوں اور خفیہ سرگرمیوں کے ذریعے اسلام کو زک پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔

حضور ﷺ مرض وفات میں فرماتے تھے۔ عائشہؓ میں نے خیبر میں جو کھانا کھایا تھا میں اس کا اثر برابر محسوس کرتا رہا۔ اسی زہر کے اثر سے میں اپنی رگ کٹتی دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

آنحضرت ﷺ کے مبارک عہد میں حضرت عائشہؓ پر تہمت کے پس پردہ انہی یہودیوں کی سازش کار فرما تھی۔

ایک بدوی سردار کنانہ ربیع نے دھوکے سے حضرت محمود بن مسلم کو شہید کیا۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ ۸۵ جلد ۲)

وادی ام القراء میں حضرت محمد ﷺ کی موجودگی میں ایک تیر سے آپ کے خادم خاص حضرت مدعم شہید ہوئے۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے ایک دن پہلے جیفونہ یہودی اور حضرت عمرؓ کے قاتل فیروز ابو لؤلؤ مجوسی کو ایک ساتھ مدینہ منورہ میں دیکھا

حضور ﷺ کی آخری وصیت

حضور ﷺ کی آخری وصیتوں میں ایک وصیت یہ تھی۔

اخرجوا الیھود من جزیرۃ العرب یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

آنحضرت ﷺ کے ان واضح اور غیر مبہم ارشادات پر عمل کرنے کا فخر و اعزاز حضرت عمرؓ کو حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے خیبر، فدک، وادی قراء وغیرہ سے تمام یہود کو عرب سے شام کی طرف جلاوطن کردیا۔

شیعہ مذہب کا بانی

جزیرۃ العرب کے جنوب میں یمن ایک ملک ہے صنعا اس کا مشہور دارالحکومت ہے یہاں یہودیوں کی کثیر آبادی تھی عبداللہ بن سباء اس خاندان کا ایک فرد تھا نہایت شاطرانہ جوش و خروش اور غیظ و غضب سے لبریز تھا۔ اس کا دماغ سازش منصوبہ بندی جوڑ توڑ اور پروپیگنڈے میں اپنی مثال آپ تھا۔

چھوٹے سے قد کا یہ یمنی یہودی اپنی فطرت اور صلاحیت کے بل بوتے پر بڑی سے بڑی مجلس میں باہمی نزاع، اختلاف و انشقاق، عداوت، و شقاوت پیدا کرنے میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ اسلام کے خلاف بڑی بڑی جنگوں سے جب اسلام کو نقصان نہ پہنچایا جاسکا تو یہ شخص فریب کاری اور فتنہ سلائی کے اسلحہ سے لیس ہوکر از خود مدینہ منورہ چلا آیا۔ اس نے اسلام میں تخریب کا یہ پروگرام مرتب کیا کہ مسلمان بن کر ہی مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرکے اندر ہی اندر اسلام کی جڑیں کھودی جائیں اور اسلام سے یہود نے جو چرکے کھائے ہیں۔ ان کا انتقام لیا جائے۔

عبداللہ بن سباء کی ابتدائی کارگزاری

ابن سباء کی اسلام دشمن تحریک کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دین اسلام کی بیخ کنی اور مسلمانوں میں تفریق کا بیج بونے کے لئے دو محاذ منتخب کئے ایک سیاسی اور دوسرا مذہبی۔ پاکستان کے مشہور مورخ اور سکالر علامہ سید نور الحسن بخاری" جنوری 1984ء میں ملتان میں جن کا انتقال ہوا ہے، نے اپنی بلند پایہ تصنیف "کشف الحقائق" میں ابن سبا کے دونوں محاذوں کا تجزیہ درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

> سیاسی محاذ اس طرح قائم کیا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے امراء و عمال (گورنروں) کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کرکے عوام کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت و عداوت کے جذبات اس حد تک مشتعل کئے کہ انہیں معزول کر دیا جائے۔۔۔ نظام مملکت کے اس اضمحلال کے بعد اسلامی سلطنت کمزور ہوجائے گی۔ مسلمانوں میں باہمی انتشار و تفرقہ پیدا ہوگا۔

مذہبی محاذ اس طرح قائم کیا کہ سیدھے سادھے دین فطرت کے صاف اور واضح عقیدوں میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ توحید و رسالت پر حملہ کیا جائے۔ اسلام کے بنیادی حقائق کو مسخ کرکے عوام کو گمراہ کیا جائے۔ اس طرح مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ اور ان میں اعتقادی تفرقہ ڈال کر فرقہ بندی کا بیج بویا جائے۔ تاکہ یہ علیحدہ علیحدہ فرقوں اور گروہوں میں بٹ جائیں۔ (کشف الحقائق صفحہ 27)

نامور مؤرخ امام ابن جریر طبریؒ (متوفی 310ھ) کے الفاظ میں ابن سبا کا مختصر تعارف اور اس کی مکارانہ ذہنیت کے چند شاہکار ملاحظہ ہوں۔

عبداللہ بن سبا صنعاء (یمن) کا رہنے والا ایک یہودی تھا اس کی ماں حبشن تھی۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں (بظاہر) اسلام لایا۔ پھر مسلمانوں کے شہروں میں گھوم پھر کر ان کو گمراہ کرنے لگا۔

اس نے اپنی مہم کا آغاز حجاز سے کیا پہلے بصرہ، کوفہ اور پھر شام آیا۔ اہل شام میں سے کوئی شخص بھی ان کے جھانسے میں نہ آیا۔ بلکہ انہوں نے اسے شام سے نکال دیا۔ پھر وہ مصر آیا۔ یہاں اس نے کافی عمر گزاری وہاں کے لوگوں سے کہنے لگا۔ اس شخص پر تعجب آتا ہے جو کہتا ہے یا گمان رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ واپس آئیں گے۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کے واپس آنے کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ان الذی فرض علیک القرآن لراد ک الی معاد پس حضرت محمد ﷺ (حضرت عیسیٰؑ کی نسبت اس دنیا میں دوبارہ آنے کے زیادہ مستحق ہیں۔) اس نے رجعت کا عقیدہ وضع کیا۔ جسے بعض لوگوں نے مان لیا۔ پھر اس نے کہا ہزار نبی ہو گزرے ہیں ہر نبی کا وصی (جسے وصیتیں کی جائیں اور خفیہ ہدایات دی جائیں) ہوتا ہے اور حضرت علیؓ (حضرت) محمد ﷺ کے وصی ہیں پھر کہنے لگا (حضرت) محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور (حضرت) علی خاتم الاوصیاء ہیں۔ اس کے بعد کہنے لگا۔ جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو نہ مانے اور (حضرت) علیؓ وصی رسول پر غالب آکر امت مسلمہ کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا۔؟

اس کے بعد ان سے کہنے لگا۔ (حضرت) علیؓ رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں تم اس معاملے میں اقدام کرو، اور حضرت عثمانؓ کو اس منصب خلافت سے ہٹا دو اور اس مہم کا آغاز اپنے حکام اور گورنروں پر طعن و اعتراضات سے کرو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرکے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو پس اس نے (تمام ممالک میں) اپنے داعی اور ایجنٹ پھیلا دیئے۔ (طبری صفحہ 378 جلد 3)

ایران کے مجوسی اور سبائیوں کا گٹھ جوڑ

ان لوگوں کے دلوں میں کینہ کی پہلی چنگاری اس روز بھڑکی جب نبی کریم ﷺ نے 6 ہجری میں باقی بادشاہوں کو دعوت نامہ ہائے مبارک لکھتے وقت پرویز شاہ ایران کو بھی دعوت نامہ لکھا۔ پرویز نے بغیر پڑھے اسے چاک کرکے اپنے گورنر کو جو یمن کا عامل تھا لکھا کہ محمد ﷺ کو گرفتار کرکے دربار میں پیش کرے۔ مگر جب باذان کے فرستادہ حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ آج شب تمہارے بادشاہ پرویز کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا ہے اور پرویز کے نامہ چاک کرنے پر آپؐ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ پرویز نے میرا نامہ (رقعہ) مبارک نہیں چاک کیا بلکہ اپنی سلطنت کو چاک کیا ہے۔

مشہور شیعہ مورخ حسین کاظم زادہ کی زبان سے سنئے......

جس دن سعد بن ابی وقاص ؓ نے خلیفہ دوئم کی جانب سے ایران کو فتح کیا...... ایرانی اپنے دلوں کے اندر کینہ و انتقام کا جذبہ پالتے رہے۔ یہاں تک کہ شیعہ فرقہ کی بنیاد پڑجانے سے پورے طور پر اس کا اظہار کرنے لگے۔ صاحبان واقفیت واطلاع اس بات کو بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ شیعیت کی بنیاد ابتداء میں اعتقادی مسائل نظری و نقلی اختلافات کے علاوہ ایک سیاسی مسئلہ پر بھی تھی آگے چل کر اس سیاسی مسئلہ کو یہی مصنف واضح کر کے لکھتا ہے کہ ایرانی ہرگز اس بات کو کبھی نہ بھول سکتے تھے نہ معاف کر سکتے تھے اور نہ قبول کر سکتے تھے۔ کہ مٹی پر ننگے پاؤں پھرنے والے عربوں نے جو جنگل و صحرا کے رہنے والے تھے ان کی مملکت پر تسلط کر لیا ہے۔ ان کے قدیم خزانوں کو لوٹ کر غارت کر دیا ہے اور ہزاروں لوگوں کو قتل کر دیا ہے۔

آگے چل کر یہی مصنف لکھتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدائن اور اس کے مفتوح علاقوں کے ہزاروں ایرانی قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اس طرح تمام قیدی آزاد ہو گئے۔

ایرانیوں کی نفرت کا ایک اور واقعہ بھی اسی حسین کاظم زادہ صاحب کی زبانی سنئے.........

ہرمزان ایرانی کو جو خوزستان کا سابق اور یکے از دو بزرگ زادگان وصاحب افسران تھا معہ ایک اور شخص کے قتل کر دیا۔ کیونکہ ابو لؤلؤ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قاتل) اکثر ہرمزان کے پاس جاتا رہتا تھا۔

حضرت عثمان ؓ نے سیاست کو عدالت پر ترجیح دے کر خون بہا اپنے پاس سے دے کر عبید اللہ کو آزاد کر دیا۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ کو قصاص میں قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا۔

مصنف یہ واقعہ لکھنے کے بعد اس پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے اس معاملے نے ایرانیوں کے دلوں میں عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف غصہ اور کینہ کو بھڑکایا اور حضرت علی ؓ امیر المومنین کے ساتھ ان کی محبت کو اور زیادہ کر دیا۔ ایرانی جو اپنے بادشاہ اور سرپرست سے محروم ہو گئے تھے اس دن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا حامی اور مہربان سمجھنے لگے۔ ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں اپنے اخلاص و محبت کا اظہار کرنے لگے۔

حالانکہ یہ سب جھوٹ اور فریب ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ ؓ کو ہرمزان کے بیٹے تبازان کے حوالے کیا تھا ہرمزان بظاہر مسلمان تھا مگر درپردہ پکا اسلام دشمن مجوسی تھا اور اس کا بیٹا قبازان پکا مسلمان تھا اور اپنے باپ کی سازش سے بھی واقف تھا۔ اس عبید اللہ کو فی سبیل للہ یعنی اللہ کے واسطے چھوڑ دیا تھا۔

طبری اس واقعہ پر الگ عنوان قائم کر کے تبصرہ کرتا ہے۔ (طبری صفحہ 23 جلد 5)

حضرت عثمان ؓ نے اپنے پلے سے کوئی خون بہا نہیں ادا کیا تھا یہ صرف عجمی سازش کی سحر کاری ہے اور لطف یہ کہ بڑے بڑے محققین اور مورخین نے اسے درست تسلیم کر لیا۔ اس طرح لونڈی اور غلام بنانے والا پہلا واقعہ بھی سراسر غلط ہے صرف اہواز کے مقام پر بغاوت ہوئی تو حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے بغاوت کچل کر وہاں کے لوگوں کو گرفتار کیا۔ مگر حضرت عمر ؓ کے حکم سے سب چھوڑ دیئے گئے۔

مدائن کی فتح کے وقت بھی سب نے جزیہ دینا قبول کیا اور ذمی بنکر رہنا قبول و منظور کیا اور وہ بدستور اپنی جائیدادوں اور املاک پر قابض رہے صرف جلولا کی جنگ میں مال غنیمت کے علاوہ غلام اور لونڈیاں مسلمان لشکریوں کے ہاتھ میں آئیں ان میں اعلیٰ خاندان کی لڑکیاں بھی تھیں حضرت عمرؓ سبایا الجلوت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن سبا نے حضرت ابو الدرداء کے سامنے بھی بڑے محتاط انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ تم مجھے یہودی معلوم ہوتے ہو۔ (حقیقت مذہب شیعہ ص 63)

عبادہ بن صامتؓ سے اس قسم کی گفتگو کی تو انہوں نے پکڑ کر دمشق میں حضرت معاویہؓ کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے اس کو شام سے نکال دیا۔

تاریخ میں شیعیت پر اجمالی نظر

بلاشبہ شیعہ مذہب کا بانی ٹھگنے قد اور کالے رنگ والا یمنی یہودی عبداللہ بن سبا تھا تاہم اس مذہب کی ابتدائی کارگزاری سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہود و مجوس اور عیسائیت کی اسلام دشمنی اور غیض و غضب نے شقاوت کی جو آخری شکل اختیار کی اور تین غیر مسلم طاقتوں کی ستم کاریوں سے جو مرکب اور ملغوبہ تیار ہوا اسی کا نام شیعیت یا سبائیت ہے۔ بعض لوگوں نے انہی کو رافضیت کا نام دیا۔

اس وقت دنیا میں تقریباً (70) ستر سے زائد مختلف الخیال اور مختلف العقائد گروہ اپنے آپ کو سچا شیعہ کہلانے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ مشہور مستشرق ہنرلامن اپنی مشہور تالیف (اسلام معتقدات و آئین) میں لکھتا ہے: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جاہ طلب کثیر التعداد احباب نے تھوڑے ہی دنوں میں شیعہ جماعت کو بت سے ایسے فرقوں میں منقسم کر دیا جو برابر ایک دوسرے پر سب و شتم کرتے تھے یہ لوگ سیاسی فہم و فراست سے عاری، رشک و حسد میں مبتلا اور منصب امامت کے بارے میں آپس ہی میں جو شدت کے ساتھ لڑتے جھگڑتے تھے وہ حکومت کے خلاف حزب مخالف کی صفت رکھتے تھے۔ ان لوگوں کی سازشوں اور ایسے لوگوں کی بغاوتوں کے حالات سے جو ناقص طور سے منظم کی گئیں۔ پہلی دو صدی کے واقعات ان سے بھرے پڑے ہیں۔

(ترجمہ: سر ڈینس ڈائریکٹر شعبہ السنہ شرقیہ لندن یونیورسٹی صفحہ 143)

لندن کی مشہور لیوزک کمیٹی نے سلسلہ مذاہب مشرق کی چھٹی کتاب "مذہب تشیع" کے نام سے 1933ء میں شائع کی۔ اس کے مولف ڈوائٹ ایم ڈونالڈسن میں یہ صاحب (16) سولہ برس مشہد (ایران) میں رہے موصوف اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 41 پر رقمطراز ہیں۔

"خلافت کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دعاوی کو ان کے دوست محض سیاسی نصب العین نہیں بلکہ قضاوقدر کی طرف سے ان کا مقرر کردہ حق تصور کرتے تھے.......... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک پرجوش واعظ عبداللہ بن سبا نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے ساری مملکت میں سیاحت کی تھی۔"

شیعہ کے کفریہ عقائد

تلخیص متفقہ فتویٰ (تاریخی فیصلہ صفحہ ۳۸)

قرآن مجید کے بارے میں شیعہ کا نقطۂ نظر

..... تحریف اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن، تورات و انجیل ہی کی طرح ہے اور منافقین امت پر مسلط ہو کر حاکم بن گئے وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی طریقہ پر چلے جو طریقہ بنی اسرائیل نے اختیار کیا۔ (فصل الخطاب صفحہ 70 بحوالہ بنیات صفحہ 62)

..... وہ قرآن جو جبرئیلؑ، محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی صفحہ 671 بحوالہ بنیات صفحہ 56)

..... اصل قرآن میں بہت سا حصہ ساقط کر دیا گیا ہے۔ (صافی شرح اصول کافی جز ششم صفحہ 75 بحوالہ ایضاً صفحہ 56)

..... جو روایات صاف طور پر بتاتی ہیں کہ قرآن میں عبارت، الفاظ اور ا ـ کے لحاظ سے تحریف ہوئی ہے ان روایات کے صحیح ہونے اور ان کی تصدیق کرنے پر ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ ایضاً صفحہ 65)

..... یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصے میں تغیر و تحریف واقع ہوئی ہے اور اس میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔ (دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد 1، صفحہ 75)

..... قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اس میں تحریف اور ردوبدل کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔ (احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران صفحہ 128 بحوالہ ایضاً صفحہ 75)

..... قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کیں۔ (احتجاج طبرسی صفحہ 25 بحوالہ ایضاً صفحہ 81)

- موجودہ قرآن میں خلافِ فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں۔ (الطبری صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

- موجودہ قرآن کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا۔ (ایضاً)

- موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔ (فصل الخطاب صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

- حضرت علی کا نام قرآن میں کئی مقامات سے نکال دیا گیا۔ (دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ ایضاً صفحہ 75)

- آیت **ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماO** (پ نمبر22 س احزاب' آیت 71) اس طرح نازل ہوئی تھی۔ **ومن یطع اللہ و رسولہ فی ولایۃ علی و الائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماO** یعنی جس نے حضرت علی اور ان کے بعد کے اماموں کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس اس نے بہت بڑی کامیابی پائی۔
(اصول کافی صفحہ 262 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

- آیت **فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السمآء بما کانو یفسقون** (پ نمبر1 آیت نمبر51) اس طرح نازل ہوئے تھے۔ **فبدل الذین ظلموا ال محمد حقھم قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا ال محمد حقھم رجزاً من السمآء بما کانو یفسقون O** یعنی ظالموں نے کہنے کے باوجو آل محمد کے حق کو بدل دیا اور آل محمد کے حق میں ظلم کرنے کی وجہ سے نافرمانوں پر ہم نے آسمانی عذاب نازل کیا۔ (اصول کافی صفحہ 267 بحوالہ ایضاً صفحہ 71)

- آیت: **ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرالھم** (پ نمبر5' س نساء' آیت نمبر66) یہ اس طرح نازل کی گئی تھی۔ **ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیرالھم** یعنی اگر یہ لوگ علی کے بارے میں کی گئی نصیحت پر عمل کریں تو ان کے لئے بہتر ہوگا۔ (اصول کافی صفحہ 268 بحوالہ ایضاً)

- جو دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جس طرح کہ وہ نازل ہوا ہے جمع کر لیا ہے وہ انتہائی درجہ کا جھوٹا ہے۔ پورا قرآن تو صرف حضرت علی اور ان کے بعد اماموں نے جمع کیا ہے۔ (صافی کتاب الحجۃ بحوالہ بنیات صفحہ 102)

- قرآن جس طرح نازل ہوا تھا اس کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق صرف امیر المومنین علیہ السلام نے آپ کی وفات کے بعد چھ مہینے مشغول رہ کر جمع کیا تھا۔ جمع کرنے کے بعد اسے لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جو رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ بن گئے تھے۔ آپ نے فرمایا! اللہ کی کتاب جس طرح نازل ہوئی ہے' وہ یہ ہے' پس ان سے عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم کو تمہاری اور

تمہارے اس قرآن کی ضرورت نہیں تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد اس کو نہ تم دیکھ سکو گے اور نہ کوئی اور دیکھ سکے گا جب تک کہ میرے بیٹے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ اس قرآن میں بہت سی زیادات ہیں اور یہ تحریف سے خالی ہے۔ ...... جب مہدی ظاہر ہوں گے تو موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھالیا جائے گا اور وہ اس قرآن کو نکال کر پیش فرمائیں گے، جس کو امیر المومنین علیہ السلام نے جمع فرمایا تھا۔

(انوار النعمانیہ، جلد دوم، طبع ایران، از سید نعمت اللہ الموسوی الجزائری صفحہ 357 تا صفحہ 364 بحوالہ بنیات صفحہ 59)

امامت کے بارے میں شیعہ کا نقطۂ نظر

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۴۴)

- ..... نبی کریم کے بعد آں حضرت کے بارہ خلیفے تھے، وہ حضرت علی سے لے کر امام مہدی تک بارہ امام برحق ہیں۔ جس طرح نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے اسی طرح ...... بارہ اماموں کو خدا نے بنایا ہے۔ یہ بارہ امام نبی کریم کی طرح ہر گناہ سے پاک ہیں۔

(کیا ناصبی مسلمان ہیں؟ از غلام حسین نجفی صفحہ 253)

- ..... امامت اللہ عزوجل کی طرف سے متعین شخصوں کے لئے ایک عہد ہے امام کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اپنے بعد کے لئے نامزد امام کے سوا کسی دوسرے کی طرف امامت منتقل کر دے۔

(اصول کافی صفحہ 170 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 161)

- ..... امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالا تر ہے۔

(حیاۃ القلوب از باقر مجلسی جلد سوم طبع ایران صفحہ 201، بحوالہ بنیات صفحہ 78)

- ..... حق بات یہ ہے کہ کمالات و شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

(حیات القلوب از باقر مجلسی جلد 3، صفحہ 3، بحوالہ ایضاً صفحہ 110)

- ..... ہمارے مذہب کی ضروریات یعنی بنیادی عقائد میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ مقام ہے کہ اس تک کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(الحکومت الاسلامیہ از خمینی طبع ایران صفحہ 52 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

- ..... ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائنات ﷺ کے دیگر تمام انبیاء اولوالعزم وغیرہم سے افضل و اشرف ہیں۔

(احسن الفوائد فی شرح العقائد شیخ صدوق از محمد حسین مجتہد صفحہ 406 بحوالہ ایضاً)

- ..... ہمارے ائمہ معصومین کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات ہی کے مثل ہیں۔ وہ کسی خاص طبقے اور کسی خاص دور کے لوگوں کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کے لئے ہیں اور قیامت تک ان تعلیمات کو نافذ کرنا اور ان کی اتباع کرنا واجب ہے۔

(الحکومتہ الاسلامیہ از خمینی صفحہ 113 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 38)

- نبی ﷺ کے بعد امیر المومنین علیہ السلام امام تھے ' ان کے بعد حسن امام تھے ' ان کے بعد حسین امام تھے ' ان کے بعد .... جو اس کا انکار کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی معرفت کا انکار کیا۔ (اصول کافی صفحہ 106 بحوالہ ایضاً صفحہ 121)

- علی علیہ السلام کی ولایت کا مسئلہ انبیاء علیہم السلام کے تمام صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور علی علیہ السلام کے وصی ہونے پر ایمان لانے کا حکم نہ لایا ہو اور اس نے اس کی تبلیغ نہ کی ہو۔
(اصول کافی صفحہ 276 بحوالہ ایضاً صفحہ 122)

- حضرت علی کو فضیلت کا وہی درجہ اور مقام حاصل ہے جو محمد ﷺ کو حاصل تھا۔ (اصول کافی بحوالہ بنیات صفحہ 109)

- اللہ نے بندوں پر علی کی اطاعت اسی طرح فرض کی تھی جس طرح محمدؐ کی اطاعت لوگوں پر فرض تھی۔ (رجال کشی صفحہ 265 بحوالہ ایضاً)

- حضرت علی کی افضلیت بعد النبی کا منکر کافر ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 17)

- جب قائم آل محمد (مہدی) ظاہر ہوں گے۔..... سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ہوں گے اور ان کے بعد علی ہوں گے۔
(حق الیقین از باقر مجلسی مطبوعہ ایران صفحہ 139 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 179)

- جب ہمارے قائم (مہدی) ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اس پر حد جاری کریں گے۔ (ایضاً)

- اللہ تعالیٰ ازل سے اپنی وحدانیت کے ساتھ منفرد رہا۔ پھر اس نے محمد اور علی اور فاطمہ کو پیدا کیا' پھر یہ لوگ ہزاروں صدیاں ٹھہرے رہے' اس کے بعد اللہ نے دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر ان مخلوقات کی تخلیق پر ان کو گواہ بنایا' ان کی اطاعت اور فرماں برداری ان تمام مخلوقات پر فرض کی اور ان مخلوقات کے معاملات ان کے سپرد کر دیے۔ پس یہ حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 278 بحوالہ ایضاً صفحہ 125)
یہاں محمد' علی اور فاطمہ سے مراد یہ تینوں حضرات اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام ائمہ ہیں۔
(الصافی شرح اصول کافی جز سوم حصہ دوم صفحہ 149۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 126)

- امام معصوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و توفیق اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اللہ اس کو سیدھا رکھتا ہے۔ وہ غلطی' بھول چوک اور لغزش سے محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معصومیت کی اس نعمت کے ساتھ اس کو مخصوص رکھتا ہے' تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر شاہد ہو۔ (اصول کافی صفحہ 121 بحوالہ ایضاً)

- امام کی دس خاص نشانیاں ہیں۔ وہ بالکل پاک و صاف پیدا ہوتا ہے' ختنہ شدہ پیدا ہوتا ہے' پیدا ہو کر زمین پر آتا ہے تو اسطرح آتا ہے کہ دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے ہوتا ہے اور بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھتا ہے' اس کو کبھی جنابت (یعنی غسل کی ضرورت) نہیں

ہوتی، سونے کی حالت میں صرف اسکی آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار رہتا ہے، اسکو کبھی جمائی نہیں آتی، نہ وہ کبھی انگڑائی لیتا ہے، وہ جسطرح آگے کی جانب دیکھتا ہے ایسطرح پیچھے کی جانب سے بھی دیکھتا ہے، اسکے پاخانہ میں مُشک کی سی خوشبو آتی ہے اور زمین کو اللہ کا حکم ہے کہ وہ اس کو چھپالے اور نگل لے اور جب وہ رسول اللہ ﷺ کی زرہ پہنتا ہے تو وہ اسے بالکل فٹ آتی ہے اور جب کوئی دوسراوہی زرہ پہنتا ہے چاہے وہ لمبا ہو ٹھیگنا وہ زرہ اسکو ایک بالشت بڑی رہتی ہے۔ (اصول کافی صفحہ 246، بحوالہ ایضاً صفحہ 128)

..... علی کی فضیلت محمد کی فضیلت جیسی ہے اور محمد کو اللہ کی تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے اور علی کے کسی حکم پر اعتراض کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول پر اعتراض کرنے والا ہے، کسی بڑی یا چھوٹی بات پر ان کا انکار کرنے والا، اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے درجہ پر ہے۔ امیر المومنین اللہ کا وہ دروازہ تھے کہ ان کے سوا کسی اور دروازہ سے اللہ تک نہیں پہنچا جا سکتا، وہ اللہ کا ایسا راستہ تھے جو کوئی اس کے سوا کسی اور راستے پر چلا وہ ہلاک ہو جائے گا اور اسی طرح تمام ائمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے فضیلت جاری ہے۔ (اصول کافی کتاب الحجہ۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 133)

..... مولیٰ علی کا ہر فعل عین اسلام اور عین قرآن ہے اور آں جناب کے مخالفین واہ عائشہ ہو، معاویہ ہو، مالک (بن انس) ہو اور ابن تیمیہ ہو یہ نواصب ہیں۔ (تحفۂ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 70)

——— آل رسول کی روایات میں ناصبی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 195)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۴۸)

..... رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد سوائے چار افراد علی ابن ابی طالب، مقداد، سلمان اور ابوذر کے سواسب مرتد ہو گئے۔ (حیات القلوب از باقر مجلسی صفحہ 267 بحوالہ بینات صفحہ 106)

مرتد سے مراد ایسا کافر ہے جو اسلام لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو جائے اور شرعی حکم کے مطابق یہ واجب القتل ہوتا ہے۔ (از مرتب)

..... جو تم نے ماں کے صحابہ، صحابہ کی رٹ لگائی ہوئی ہے، ان میں بقول تمہارے افضل تو تمہارے تین خلفاء ہیں اور کئی سو سال گزر چکے ہیں آج تک تمہارا بڑے سے بڑا عالم بھی ان بے چاروں کا ایمان تک ثابت نہیں کر سکا۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 55)

..... اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلام میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحاب ثلاثہ (ابوبکر، عمر، عثمان) کے بارے میں ہے۔ اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحابِ امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولتِ ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔ (تجلیاتِ صداقت از محمد حسین مجتہد صفحہ 204 بحوالہ بینات صفحہ 18)

..... ابوبکر و عمر اور ان کے رفقاء دل سے ایمان نہیں لائے تھے' انہوں نے (در طمع ریاست خود رابدین پیغمبر چسپانده بودند) خود کو حکمرانی کی لالچ میں پیغمبر علیہ السلام کے دین کے ساتھ چپکا رکھا تھا۔ (کشف الاسرار از خمینی صفحہ 112 بحوالہ بینات صفحہ 50)

..... شیخین (ابوبکر و عمر) قرآن کے واضح احکام کی مخالفت کیا کرتے تھے۔
(کشف الاسرار از خمینی صفحہ 115 ہ زیر عنوانات "مخالفتہائے ابوبکر بانص قرآن" اور "مخالفتِ عمر باقرآن خدا") (بحوالہ ایرانی انقلاب از نعمانی صفحہ 61)

..... ابوبکر و عمر یہ دونوں قطعی کافر ہیں ان دونوں پر اللہ کی' فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت۔
(الجامع الکافی' کتاب الروضہ صفحہ 62' بحوالہ بینات صفحہ 43)

..... جہنم میں ایک صندوق ہے جس میں بارہ آدمی بند ہیں۔ چھ پچھلی امتوں کے اور چھ اس امت کے ...... پچھلی امتوں کے چھ آدمی تو یہ ہیں: قابیل' نمرود' فرعون' صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل' بنی اسرائیل میں سے وہ دو آدمی ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے دین کو بدل ڈالا اور ان کی امتوں کو گمراہ کیا۔ اور اس امت کے چھ آدمی یہ ہیں۔ دجال' ابوبکر' عمر' ابوعبیدہ بن الجراح' سالم مولیٰ حذیفہ' سعید بن العاص۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 147' بحوالہ بینات صفحہ 44)

..... شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ بدبخت کوئی مخلوق پیدا نہیں کی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ بدبخت ہے۔ تو جہنم کے داروغہ کے پاس جا تاکہ وہ تجھ کو اس مخلوق کی صورت اور اس کی جگہ دکھلا دے تو میں جہنم کے داروغہ کے پاس گیا...... وہ مجھے جہنم کی طرف لے گیا...... وہ مجھے جس طبقے میں لے جاتا اس میں سے ایسی آگ نکلتی جو اس سے پہلے سب طبقوں کی آگ سے زیادہ تاریک اور زیادہ گرم ہوتی یہاں تک کہ وہ مجھے جہنم کے ساتویں طبقہ میں لے گیا...... میں نے جہنم کے اس ساتویں طبقہ میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ ان کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور ان کو اوپر کی جانب لٹکا دیا گیا ہے اور ان کے سر پر دو گروہ ہیں اور ان دونوں پر آگ کے گرز مارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ دونوں کون ہیں؟ اس نے کہا...... یہ ابوبکر اور عمر ہیں۔ (حق الیقین باقر مجلسی صفحہ 509' 510 بحوالہ بینات صفحہ 46)

..... پس ان دو منافق مردوں (ابوبکر و عمر) اور دو منافق عورتوں (عائشہ و حفصہ) نے باہم اتفاق کر لیا کہ آں حضرت ﷺ کو زہر دے کر شہید کر دیا جائے۔ (حیات القلوب جلد 2' صفحہ 745 بحوالہ ایران انقلاب صفحہ 222)

..... جو کردار نوح اور لوط نبی کی بیویوں نے ان نبیوں کے خلاف ادا کیا تھا وہی کردار جناب عائشہ بنت ابی بکر اور جناب حفصہ بنت عمر نے اپنے شوہر پیغمبر اسلام کے خلاف ادا کیا۔ (سم مسموم از غلام حسین نجفی صفحہ 20)

..... جس طرح نوح اور لوط کی بیویاں طیبات میں داخل نہیں اسی طرح جناب عائشہ اور حفصہ بھی طیبات میں داخل نہیں۔ (ایضاً صفحہ 21)

..... کسی عاقل کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ وہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا اور رسول کی لعنت ہو عمر پر اور اس شخص پر جو اسکو مسلمان سمجھے اور ہر اس شخص پر جو کہ عمر پر لعنت کرنے کے معاملہ میں توقف کرے۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 45 بحوالہ بینات صفحہ 45)

..... عائشہ ناصبہ ہو کر مری ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 41)

آلِ رسول کی روایات میں ناصبی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 115)

..... ہم نے ان (عائشہ) کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور۔ (تجلیاتِ صداقت محمد حسین مجتہد صفحہ 478) (بحوالہ بینات صفحہ 19)

..... ہم ایسے خدا کو پوجتے اور جانتے ہیں کہ جس کے کام عقل کے مطابق ہوں نہ کہ اس خدا کو جو یزید، معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں اور بدقماشوں کو حکومت دے دے۔ (کشف الاسرار از خمینی صفحہ 107، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 61)

..... ابن عمر کافر تھا (تحفہ حنفیہ از نجفی صفحہ 41) ــــ انس بن مالک بھی منافقین اشرار اور مخالفین اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 34) ــــ عبداللہ بن مسعود کافر مرتد تھا (ایضاً صفحہ 36) ــــ عبداللہ بن زبیر کافر اور مرتد تھا (ایضاً صفحہ 35) ــــ ابو موسیٰ اشعری منافقین اشرار، ملعونین احمد مختار اور دشمنان اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 37) ــــ ابوہریرہ صرف پیٹ بھرنے کی خاطر نبی کریم کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ (ایضاً صفحہ 32) ــــ بلی کا باپ صحابی، ابوھریرۃ کافر ہو گیا۔ (ایضاً صفحہ 267)

..... ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادو کفرالم یکن اللہ لیغفرلھم ولا لیھدیھم سبیلاً ○ (پ نمبر5، سورۃ نساء آیت نمبر137) (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر وہ کفر میں بڑھ گئے، ایسے لوگوں کی نہ تو اللہ بخشش فرمائے گا اور نہ انہیں ہدایت دے گا) قرآن مجید کی یہ آیت ابوبکر، عمر، عثمان کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ تینوں شروع میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور جب ان کے سامنے حضرت علی کی ولایت و امامت کا مسئلہ پیش کیا گیا۔..... تو یہ تینوں اس سے منکر ہو کر کافر ہو گئے۔..... پھر حضور کے فرمانے سے امیر المومنین کی بیعت کر کے ایمان لے آئے، رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد امیر المومنین کی بیعت کا انکار کر کے پھر کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اتنے بڑھ گئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے بھی بیعت لے لی جو امیرالمومنین سے بیعت کر چکے تھے یہاں تک کہ ان میں ایمان کی معمولی ترین مقدار بھی باقی نہ رہی۔ (اصول کافی صفحہ 265، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158)

..... ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی (پ نمبر26، سورۃ "محمد" آیت نمبر25) جب ہدایت واضح ہو کر ان کے سامنے آ گئی تو وہ لوگ کفر کی حالت میں پلٹ کر مرتد ہو گئے) اس آیت میں ابوبکر، عمر اور عثمان مراد ہیں جو امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت ترک کر دینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے۔ (ایضاً)

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان (پ نمبر 26، س حجرات آیت نمبر 7) اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت پیدا کر دی اور تمہیں کفر، فسق یعنی بدترین گناہ اور عصیان یعنی نافرمانی سے نفرت دلائی) اس آیت میں ایمان سے امیرالمومنین علیہ السلام کفر سے اول (ابوبکر) فسق سے ثانی (عمر) اور عصیان سے ثالث (عثمان) مراد ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 269 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158)

صاحب الامر (امام مہدی) مکہ معظمہ کے بعد مدینہ جائیں گے۔ ...... حکم دیں گے کہ دونوں (ابوبکر و عمر) کو ان کی قبروں سے باہر نکالا جائے۔ ...... ان کا کفن اتار کر ان کی لاشوں کو ایک بالکل سوکھے درخت پر لٹکا دیا جائے۔ ...... وہ سوکھا درخت جس پر لاشیں لٹکائی جائیں گی ایک دم سرسبز ہو جائے گا۔ ...... اور جب خبر مشہور ہو گی تو لوگ ...... دیکھنے کے شوق میں دور دور سے مدینہ آجائیں گے۔ ...... ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جو لوگ ان لوگوں سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں وہ الگ کھڑے ہو جائیں۔ ...... اس کے بعد صاحب الامر فرمائیں گے۔ ان دونوں (ابوبکر و عمر) سے بیزاری کا اظہار کرو ورنہ تم پر ابھی خدا کا عذاب آئے گا۔ وہ لوگ جواب دیں گے ہم ان کے بجائے تم سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جو تم پر ایمان لائے اور جنہوں نے تمہارے کہنے سے ان بزرگوں کو قبروں سے نکال کر ان کے ساتھ توہین کا معاملہ کیا۔ ان لوگوں کا جواب سن کر امام مہدی کالی آندھی کو حکم دیں گے کہ ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ پھر امام مہدی حکم دیں گے کہ ان دونوں کی لاشوں کو درخت سے اتارا جائے پھر ان دونوں کو قدرتِ الٰہی سے زندہ کریں گے اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو پھر یہ ہو گا کہ دنیا کا آغاز سے اس کے ختم تک جو بھی ظلم اور جو بھی کفر ہوا ہو گا اس سب کا گناہ ان دونوں پر لازم کیا جائے گا۔ ...... جو بھی خون ناحق کیا گیا ہو گا، کسی عورت کے ساتھ جہاں کہیں بھی زنا کیا گیا ہو گا، جو سود یا حرام مال کھایا گیا ہو گا اور جو ظلم و ستم امام غائب کے ظہور تک دنیا میں کیا گیا ہو گا۔ ان سب کو ان دونوں کے سامنے گنایا جائے گا۔ ...... وہ دونوں اقرار کریں گے کہ اگر پہلے ہی دن خلیفہ برحق یعنی حضرۃ علی کا حق وہ غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں سے کوئی بھی نہ ہوتا۔ اس کے بعد صاحب الامر حکم دیں گے کہ جو لوگ موجود ہیں وہ ان دونوں سے قصاص لیں اور ان کو سزا دی جائے۔ ...... پھر صاحب الامر حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت پر لٹکا دیا جائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت سمیت جلا کر راکھ کر دے اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دے۔ ...... اس طریقہ سے دن رات میں ان دونوں کو ہزار بار موت دی جائے گی اور زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور عذاب دیتا رہے گا۔

(حق الیقین باقر مجلسی صفحہ 145۔ بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 214 تا صفحہ 219)

شیعہ کے بارے میں

پہلے اکابرین اسلام کے فتاویٰ جات

رسول اللہ ﷺ :

"جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو بُرا کہہ رہے ہیں تو تم فوراً کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر"۔ (رواہ الترمذی) (بینات صفحہ 155)

حضرت علی رضی اللہ عنہ :

"اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعویٰ کرنے والے اور باتیں بنانے والے نکلیں گے اور اگر ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد نکلیں گے"۔ (روضہ کلینی صفحہ 107، بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 84)

امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ (تابعی):

میں تمہیں خواہشات کے غلام اور گمراہ رافضیوں سے اور ان کے شر سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ مسلمانوں سے نفرت و بغض رکھتے ہیں۔ (منہاج السنۃ جلد ا، صفحہ 7، بحوالہ بینات صفحہ 130)

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ (تبع تابعی):

امام صاحب نے سورۃ فتح کے آخری رکوع کی آیت لیغیظ بھم الکفار کو رافضیوں کے کفر کی قرآنی دلیل قرار دیا اور یہ اصول بیان فرمایا کہ جو صحابہ سے جلے وہ کافر ہے اور اس سلسلہ میں علماء کی کثیر تعداد نے امام صاحب کی تائید کی ہے۔

(الاعتصام جلد 2، صفحہ 1261 بحوالہ بینات صفحہ 122، 125، 154)، تفسیر ابن کثیر و تفسیر روح المعانی پارہ نمبر 26 سورۃ فتح آخری رکوع)

محدث ابوزرعہ رازی رحمتہ اللہ علیہ:

"جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے۔ پس تو سمجھ جا کہ یقیناً وہ زندیق ہے۔
(الاصابہ فی تمیز الصحابتہ جلد ۱، صفحہ ۱۰، بحوالہ بینات صفحہ 156)

ابن حزم اندلسی رحمتہ اللہ علیہ (پانچویں صدی ہجری):

پورا فرقہ امامیہ چاہے اس کے متقدمین ہوں یا متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور اس میں سے بہت کچھ کم بھی کیا گیا ہے۔ (الفصل فی الملل جلد 3، صفحہ 181، بحوالہ ایضا صفحہ 81)

روافض مسلمانوں میں شامل نہیں۔ (الفصل ج نمبر 2، صفحہ 78 بحوالہ ایضا صفحہ 82)

قاضی عیاض مالکی رحمتہ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"جو شخص ایسی بات کہے کہ جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر ہو ہم اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے"

——"اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے جو قرآن کا یا اس کے کسی ایک حرف کا انکار کرے یا اس میں کوئی تبدیلی کرے یا زیادتی کرے"

——"اسی طرح ہم غالی شیعوں کو ان کے اس قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے"۔ (کتاب الشفاء، جلد 2، صفحہ 286، 281، 290، بحوالہ ایضا صفحہ 82، 83)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"شیعوں کے تمام گروہ اس پر متفق ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے، وہ معصوم ہوتا ہے۔—— حضرت علی تمام صحابہ سے افضل ہیں۔—— رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی کو امام و خلیفہ نہ ماننے کی وجہ سے چند ایک کے سوا تمام صحابہ مرتد ہو گئے۔—— ان کا عقیدہ ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے۔—— یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اسی طرح روافض بھی اپنے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ قرآن میں تبدیلی کی گئی ہے، قرآن مجید میں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (غنیتہ الطالبین صفحہ 156 تا 162، بحوالہ ایضا صفحہ 82 تا 85)

امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ:

رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید کا تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے۔ (تفسیر کبیر بحوالہ ایضا صفحہ 118)

علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمتہ اللہ علیہ (ساتویں صدی ہجری):

اگر رافضی صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے۔ (فتح القدیر جلد اول باب الامامت بحوالہ ایضاً صفحہ 88)

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ (آٹھویں صدی ہجری):

۔ عصر حاضر کے ان مرتدین سے اللہ کی پناہ! یہ لوگ کھلم کھلا اللہ، اس کے رسول ﷺ، اس کی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔ اسلام سے خارج ہیں۔۔۔ یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے ہیں اور اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی۔ (منہاج السنۃ جلد 2، صفحہ 198 تا 200، بحوالہ ایضاً صفحہ 26)

۔۔۔ اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے۔ .... صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے .... جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی بکے وہ کافر ہے۔ .... رافضی کا ذبیحہ حرام ہے۔ حالانکہ اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) کا ذبیحہ جائز ہے اور روافض کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں۔

(الصارم المسلول صفحہ 575 بحوالہ ایضاً 85 تا 87)

فتاویٰ بزازیہ (نویں صدی ہجری):

۔۔۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر کافر ہے، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے۔ (جلد 6، صفحہ 318، بحوالہ بینات صفحہ 157)

علامہ ابو السعود شیخ الاسلام و مفتی اعظم سلطنت عثمانیہ (دسویں صدی ہجری):

شیعوں سے جنگ جہاد اکبر ہے اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائے گا وہ شہید ہو گا۔۔۔ شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں۔۔۔ ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔۔۔ ہمارے گزشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ امام اعظم، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ کر کے اسلام میں آجائیں تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا اور امید کی جاسکتی ہے کہ دوسرے کافروں کی طرح توبہ کے بعد ان کی بخشش ہو جائے گی لیکن امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام لیث بن سعد اور بہت سے ائمہ کبار کا مسلک یہ ہے کہ نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا بلکہ حد جاری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (رسائل ابن عابدین شامی طبع سہیل اکیڈمی لاہور جلد ا، صفحہ 369، بحوالہ بینات صفحہ 27)

علامہ علی قاری رحمتہ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

یہ لوگ اکثر صحابہ کے کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ـــــ اس لئے ان کے کفر پر سب کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔

(تتمہ مظاہر حق ۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 87)

ـــــ جو شخص شیخین (ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر صحابہ کا اجماع ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ 198، بحوالہ ایضاً صفحہ 112)

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

ـــــ صحابہ پر طعن کرنا درحقیقت پیغمبر پر طعن کرنا ہے۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی توقیر نہ کی وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہی کب؟ .... جو احکام شرعیہ قرآن و احادیث کی راہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ صحابہ کے ذریعے سے ہی تو پہنچے ہیں۔ صحابہ قابل طعن ہوں گے تو انہوں نے جو چیزیں نقل کی ہیں وہ بھی قابل طعن ہوں گی۔ .... ان میں سے کسی پر طعن و تبرا کرنا دین پر طعن کرنا ہے۔ (مکتوب امام ربانی بنام مرزا فتح اللہ شیرازی بحوالہ ایضاً صفحہ 152)

ـــــ اس میں شک نہیں کہ شیخین" صحابہ" میں سب سے افضل ہیں۔ پس یہ بات ظاہر ہے کہ ان کی تکفیر بلکہ تنقیص بھی کفر، زندیقی اور گمراہی کا موجب ہے۔ (رد روافض صفحہ 31، بحوالہ ایضاً صفحہ 12)

فتاویٰ عالمگیری:

رافضی اگر شیخین (صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ) کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔ .... روافض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہ ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 2، صفحہ 268، 269 بحوالہ ایضاً صفحہ 88)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (بارہویں صدی ہجری):

ـــــ شیعوں کی اصطلاح میں امام معصوم ہوتا ہے، اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس پر باطنی وحی آتی ہے۔ پس درحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ (تفہیمات الہیہ صفحہ 244، بحوالہ ایضاً صفحہ 78)

ـــــ اگر کوئی خود کو مسلمان کہتا ہے لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے قطعی ہے ایسی تشریح و تاویل کرتا ہے جو صحابہ"، تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ تو اس کو زندیق کہا جائے گا۔ ـــــ وہ لوگ زندیق ہیں جو کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے نہیں ہیں۔ ـــــ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ لیکن اس

کامطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے گا۔ لیکن نبوت کی جو حقیقت ہے یعنی کسی انسان کا اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا اس کی اطاعت کا فرض ہونا اور اس کا معصوم ہونا' یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے۔ تو یہ عقیدہ رکھنے والے زندیق ہیں اور جمہور متاخرین حنفیہ و شافعیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واجب القتل ہیں۔ (مسوّیٰ شرح مؤطا جلد دوم' بحوالہ ایضاً صفحہ 91)

..... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (تیرہویں صدی ہجری):

فرقہ امامیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے منکر ہیں اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اجماع امت کا منکر ہوا وہ کافر ہو گیا۔۔۔۔ حنفی مسلک کے مطابق امامیہ شیعہ شرعی حکم کے لحاظ سے مرتد ہیں۔

(فتاویٰ عزیزیہ' بحوالہ بینات صفحہ 158' 163)

..... قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ:

شیخین (ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ (مالا بدمنہ بحوالہ بینات صفحہ 138)

۔۔۔ جو شیعہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں وہ مومن نہیں ہیں۔ (تفسیر مظہری اردو جلد 8 صفحہ 306)

..... در مختار (حنفی مسلک کا فقہی مجموعہ):

شیخین میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہنے والا یا ان میں سے کسی پر طعن کرنے والا کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

(در مختار جلد 4' بحوالہ بینات صفحہ 158)

..... علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ علیہ:

جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔

(ردالمختار جلد 2' صفحہ 294' بحوالہ بینات صفحہ 81)

..... مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمتہ اللہ علیہ:

جو اہل اہواء دعویٰ اسلام کے باوجود ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں۔ خواہ ان کا انکار کسی رکیک تاویل ہی کی بنیاد پر ہو ان کے کفر میں اور ترکہ کے مستحق نہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں جیسا کہ غالی روافض کا معاملہ ہے جو قطعیات دین کی تکذیب اور ادعاء تحریفِ قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا اور رسول ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں۔ (بینات صفحہ 117)

..... مولانا رشید احمد گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ:

شیعہ بے ادب ہر چند کلمۂ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک آیت قرآن شریف کا کوئی کلمہ کو منکر و مکذب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے۔ کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مومن نہیں ہوتا۔..... اذیت محبوبہ رسول خدا' اذیت رسول اللہ ہے اور موذی رسول کا کافر ہے۔..... ایسے شریروں کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (ہدایۃ الشیعہ صفحہ 14' بحوالہ بینات صفحہ 138)

مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمتہ اللہ علیہ (چودہویں صدی ہجری):

محققین کے نزدیک سبی روافض کافر بحکم مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(فتاویٰ مظاہر علوم اول صفحہ 213' کتاب الذبائح بحوالہ بینات صفحہ 126)

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ:

۔۔۔۔۔ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ' خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخ کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتبِ معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہیں۔

۔۔۔۔۔ یہ حکم فقہی تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبراو انکار خلافتِ شیخین رضی اللہ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔ والاحوط مافیه قول المتکلمین انهم ضلال من کلاب النار و کفار دبه ناخذ (یعنی یہ گمراہ ہیں' جہنم کی آگ کے کتے ہیں اور کافر ہیں) اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں۔ یہاں تک کہ علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانیں وہ خود کافر ہے۔۔۔۔۔۔ بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ وہ کفر صریح میں ان کے عالم' جاہل' مرد' عورت' چھوٹے' بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں!

کفر اول:

قرآنِ عظیم کو ناقص بتاتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت' نقص یا تبدیل' کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر و مرتد ہے۔

کفر دوم:

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوت والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیرنبی کو نبی سے افضل کہے بہ اجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

۔۔۔۔۔ بالجملہ ان رافضیوں بترائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ (معاذ اللہ) ' مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہرالٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہو گا۔ محض زنا ہو گا اولاد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں' عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی' نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے' ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ ان کے مرد' عورت' عالم' جاہل کسی سے میل جول' سلام کلام سب سخت

کبیرہ اشد حرام جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ (ردالرفضہ بحوالہ بینات صفحہ 117، 118، 222)

مولانا محمد انور شاہ کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ:

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے۔

(اکفار الملحدین صفحہ 51 ایضاً صفحہ 156)

مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ:

شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں۔ ہمارے علماء سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کماحقہ معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہٰذا بعض محققین نے بنابر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھیں مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہو گئی۔ اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں۔ ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے۔ اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ان کی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں۔ .... ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں۔ تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ ہیں۔ .... شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں ہے۔ .... لہٰذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے۔ ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ سنیوں کے جنازہ میں شریک ہو کر یہ دعاء کرنا چاہئے کہ یا اللہ! اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر عذاب نازل کر۔ (بینات صفحہ 170، 171)

اس فتویٰ کو مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا عبدالرحمن امروہیؒ، مولانا اعزاز علیؒ، مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوریؒ، مولانا قاری محمد طیبؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ سمیت متعدد اکابر علماء اور اصحاب فتویٰ کی تصدیق اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی علیحدہ تحریر میں توثیق حاصل ہے۔

مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ:

اگر کوئی شیعہ .... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھتا ہے یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہے یا خلفائے ثلاثہ کو برا بھلا کہنا جائز سمجھتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہے۔ (بحوالہ رجسٹر فتاویٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان جلد 5، استفتاء نمبر 1017) (بینات صفحہ 222)

استفتاء

از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی (انڈیا)

حضرات علماء کرام و مفتیان عالم اسلام و اصحاب فتویٰ

آپ حضرات نے گزشتہ اوراق میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مسلم کتابوں کی وہ عبارات اور ان کے اکابر کے اقوال پر جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔ جن کے مطالعہ کے بعد اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اندریں صورت قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ ایسا گروہ جو

(1)— موجودہ قرآن کو محرف (تبدیل شدہ) اور شراب خور خلفاء کی کتاب کہنے والا

(2)— شیخین اور تمام صحابہ کرام کو کافر قرار دینے والا

(3)— منصب نبوت سے منصب امامت کو برتر جاننے والا

ہو، مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں......؟

آپ کے سامنے ان عبارات کے ساتھ ساتھ امت کے متقدین علماء اور اکابرین اسلام کی آراء بھی آچکی ہیں اب آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان سب چیزوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد آپ کے نزدیک شیعہ اثناء عشریہ کی شرعی حیثیت کیا ہے اس گروہ کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہ اور ہندو پاک کے اکابر علماء ومفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید واتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام و قائد روح اللہ خمینی کی کتاب "کشف الاسرار" ودیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات و فرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا مدار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحرالعلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنی بے نظیر تصنیف "اکفار الملحدین" میں لکھتے ہیں کہ "اجماع الامۃ علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورۃ (ص ۶۳) یعنی ضروریات دین کے مخالف و منکر کی تکفیر پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے توان کے عقائد باطلہ و خرافات اور وجوہ کفر و ارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1)—— پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بعینہ یہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2)—— دور صحابہؓ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے توگریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی و شریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان

کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ خمینی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر و شرک ہے۔ روح اللہ خمینی نے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیۃ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ

فان لامام مقام محمودا و درجة سامية وخلافة تكوينيه تخضع لولايتها وسيطرتها جميع ذرات هذا الكون وان من ضروريات مذهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ولانبى مرسل الى ان قال وقد ورد عنهم (ع) ان لنا مع الله حالات لا يسعها ملك مقرب ولانبى مرسل ومثل هذه المنزلة موجودة لفاطمة الزهرا عليهم السلام / الخ الحكومت الاسلاميه (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3)— یہ لوگ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و براءت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تہمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4)— ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5)— یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافق خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نورالانوار کے مقول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہو گیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز نورالانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(6)— نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثناء عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدیؑ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدی حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایذا بھی ہے۔

بہرحال مزکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ خمینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک و شبہ و تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ (واللہ اعلم و علمہ اتم)

از مفتی ولی حسن مفتی اعظم پاکستان

جامع اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

بھارت' بنگلہ دیش اور پاکستان کے

دیوبندی' بریلوی اور اہلحدیث علماء کے جوابات

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے تین اہم کفریہ عقائد پر جس رائے کا اظہار کیا گیا تھا اور جس طرح حضرت مصنف ممدوح نے ان عقائد کی بنیاد پر شیعہ اثنا عشریہ کے کفر پر دلائل بیان فرمائے تھے اور پھر انہی دلائل کی روشنی میں جب استفتاء کیا گیا تو ہندو پاک تمام علماء نے مولانا منظور احمد نعمانی کی رائے کی تصدیق کی ہے۔ حضرت مولانا نعمانی کی رائے کے مطابق شیعہ اثنا عشریہ اپنے عقائد کفریہ کی بنیاد پر کافرو مرتد ہیں۔ ——— علماء کے نام اور تصدیقات ملاحظہ ہوں۔

تصدیقات علماء پاکستان

علماء سرحد

اسیر مالٹا یادگار سلف حضرت مولانا عزیر گل صاحب رحمتہ اللہ علیہ'

اسیر مالٹا حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ کے خادم خاص' اکابر دیوبند کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیر گل صاحب جو کچھ عرصہ قبل فوت ہوگئے ہیں کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو استفتاء اور فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا تو اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے کیونکہ ان کے عقائد اب بالکل واضح ہوگئے ہیں اور مسلمانوں کو کھل کر ایذا پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ آپ سے دستخط کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ میں اس فتوے کی توثیق کرتا ہوں۔ بینائی نہیں رہی جس کی وجہ سے پندرہ سال سے قلم نہیں اٹھایا اور ہاتھ میں رعشہ بھی ہے اسلئے دستخط سے معذور سمجھیں۔ دوبارہ درخواست کی گئی کہ تبرک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ کے دستخط ہوں تو ازراہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت نے ہاتھ پکڑوا کر فتوے پر دستخط فرمائے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے پہلے شیعوں کے کفر کا فتویٰ مولانا عبدالشکور لکھنوی" لکھ چکے ہیں جس پر ہمارے تمام اکابر نے دستخط فرمائے تھے۔ اس طرح شیعوں پر کفر کا فتویٰ علمائے دیوبند کا متفقہ موقف ہے۔

حضرت مولانا فقیر محمد صاحبؒ خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ و سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم، پشاور و دیگر علماء و اساتذہ جامعہ

شیعہ پکے کافر ہیں ان کے کفر کو اور ان کی شناعت کو ہمارے حضرت مجدد ملت نور اللہ مرقدہ، بھی اپنے فتویٰ اور ملفوظات میں بار بار بیان فرما چکے ہیں علماء دیوبند نے جب شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا تو اس پر مولانا عبدالماجد دریا بادی کے اشکالات کے ہمارے حضرت قدس سرہ نے جواب دیئے شیعوں کا پورا دین اور مذہب کلمہ سے لے کر نماز جنازہ اور دفن تک ہر ہر چیز اسلام اور مسلمانوں سے مختلف ہے۔ ان کا سب سے بڑا کفریہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن کو محرف مانتے ہیں امامت کے قائل ہیں اور صحابہؓ کو مرتد و منافق سمجھتے ہیں اس لئے یہ کافر ہیں اور میں مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق و توثیق کرتا ہوں جو علماء اور مشائخ شیعوں کے خلاف علمی و عملی کام کر رہے ہیں وہ جہاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے۔ میں ہر وقت ان لوگوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

(حضرت مولانا) فقیر محمد (مدظلہ) سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم، پشاور

ہم اپنے بزرگ اور قابل صد احترام علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے روافض اثنا عشریہ کے اسباب کفر پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

محمد حسن جان شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم، پشاور

روافض کی کتب کے مطالعہ سے ان کی تکفیر خود بخود معلوم ہوتی ہے۔

امان اللہ (استاذ حدیث جامعہ امداد العلوم)

عبدالرحمٰن (ناظم جامعہ امداد العلوم)

محمود (مدرس جامعہ امداد العلوم)

حضرت مولانا عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ و علماء دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتدا اور امام ہیں اور ہم مقتدی حضرات فتاویٰ میں صرف آپ کی اقتدار کرتے ہیں اس لئے اس فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی حضرت مفتی صاحب کے فتوے کے بعد کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیوبند اور خدام کے لئے حجت اور دلیل ہے آپ کے حکم کے پیش نظر سعادت کے لئے دستخط کر رہا ہوں ورنہ حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہم سب کی طرف سے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے اس جہاد کو قبول فرمائے۔ ان بزرگوں نے اس فتنہ کا بروقت احساس کیا اور اس مرض کو سرطان بننے سے قبل ہی امت

مسلہ سے کاٹ کر علیحدہ کرنے کی کوشش کی میں ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس جدوجہد اور جہاد میں حضرت مفتی صاحب کا ساتھ دوں گا اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا عبدالحق" مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن قومی اسمبلی پاکستان

میرا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے جواب سے اتفاق ہے بلاشک وشبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام اور کالعدم ہے۔

محمد فرید عفی عنہ مفتی واستاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سمیع الحق نائب مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن ایوان بالا پاکستان

عبدالقیوم حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ — عبدالحلیم استاذ دارالعلوم حقانیہ

غلام الرحمٰن استاذ دارالعلوم حقانیہ — انوار الحق استاذ دارالعلوم حقانیہ

مدرسہ نجم المدارس وعلماء کلاچی — ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کا اثنا عشری شیعوں کے بارے میں فتویٰ لفظ بلفظ دیکھا۔ فتویٰ یہی ہے افسوس کہ اس کے عدم اظہار میں ..... خیر ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

(قاضی عبدالکریم غفرلہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی)

قاضی عبداللطیف کلاچوی فاضل دارالعلوم دیوبند رکن ایوان بالا پاکستان

قاضی عبدالحلیم نائب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس — قاضی محمد نسیم ناظم مدرسہ نجم المدارس

محمد زمان مدرس نجم المدارس — امان اللہ مدرس نجم المدارس

قاضی محمد اکرم مدرس نجم المدارس — غلام علی مدرس نجم المدارس

محمد ہارون کلاچی، گلاب نور کلاچی، حافظ عبدالواحد کلاچی، عزیز الرحمٰن کلاچی، عبداللہ کلاچی، حبیب الرحمٰن کلاچی

دارالعلوم سرحد پشاور

الجیب مصیب

محمد ایوب جان بنوری مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم سرحد — عبداللطیف مفتی دارالعلوم سرحد پشاور

عبداللہ مدرس دارالعلوم سرحد — شفیع الدین مدرس دارالعلوم سرحد

سمیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد — جلیل الرحمٰن مدرس دارالعلوم سرحد

شہاب الدین مدرس دارالعلوم سرحد — احسان الحق مدرس دارالعلوم سرحد

مرکزی دار القراء — نمک منڈی پشاور

الجواب صحیح:

محمد جان شیخ الحدیث مرکزی دار القراء پشاور   محمد فیاض مہتمم مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور

جامعہ اشرفیہ پشاور

محمد اشرف قریشی — مدیر صدائے اسلام و مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور

دار العلوم ہادیہ پشاور

الجواب صحیح

رحمت ہادی مہتمم دار العلوم ہادیہ پشاور   سعید الرحمٰن ناظم اعلیٰ دار العلوم ہادیہ پشاور

مدرسہ معراج العلوم بنوں

جو استفتاء میرے سامنے آیا اور اس میں فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد ہیں کی رو سے یقیناً اس قسم کے عقائد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والی جماعت جب کہ کافر ہے اور پھر آپ کو یہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں اس تلبیس میں نہ پھنسیں ان سے اظہار برات کر کے ان کے کفر و کفریات عام طور پر مشتہر کریں۔

فضل غنی مفتی مدرسہ معراج العلوم بنوں

ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں اور ان سے مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں ہونا چاہئے۔

صدر الشہید مہتمم مدرسہ معراج العلوم بنوں

اس قسم کے عقائد رکھنے والا جو کہ استفتاء میں مذکور ہیں خواہ وہ فرقہ اثنا عشریہ ہو یا اور ہو وہ کافر ہے۔

عبد الروف مدرس معراج العلوم بنوں   روشان مدرس معراج العلوم بنوں

احمد شاہ مدرس معراج العلوم، مجیب الرحمٰن مدرس معراج العلوم، سعد اللہ مدرس معراج العلوم۔

جامعہ مدنیہ تجوید القرآن بنوں

ایسے عقائد والے کافر ہیں۔   حضرت گل مہتمم جامعہ مدنیہ تجوید القرآن و خطیب جامع حق نواز خان بنوں

جامعہ مدنیہ اسماعیل

ھیچ عقائد تک ایسے عقائد رکھنے والے کسی رعائت کے مستحق نہیں ہیں۔

حافظ سید حبیب شاہ ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ

عبیداللہ مدرس جامعہ مدنیہ

عبدالغنی مدرس جامعہ مدنیہ

جامعہ علوم شرعیہ بنوں

مبسملاً وحامداً ومصلیا ومسلماً

امابعد حضرات علماء کرام کے فتاویٰ جات دربارہ شیعہ حضرات خصوصاً اثنا عشریہ نظر سے گزرے تفصیل کا موقع تو نہیں ہے البتہ قرآن پاک۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں ان کے عقائد بالکل واضح کفر ہے ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک قطعاً حرام ہے ان کے ساتھ رشتے ناطے نکاح کے حرام ہیں ان کے عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کرنا علماء کرام کا فرض ہے لہٰذا بندہ علماء کرام کے فتوں کی من وعن تائید کرتا ہے۔

(فقط) ننگ اسلاف حضرت علی عثمان

مہتمم مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ بنوں

جامعہ حلیمیہ پیرز و ضلع بنوں

الجواب صحیح محمد حسن مہتمم جامعہ حلیمیہ

محمد شفیع مدرس جامعہ حلیمیہ

جان محمد مدرس جامعہ حلیمیہ

حضرت علی جامعہ حلیمیہ

محمد انور مدرس جامعہ حلیمہ

علماء و خطباء بنوں

الجواب صحیح حاجی محمد جاذب خطیب جامع مسجد داس چوک بنوں

محمد زمان خطیب جامع مسجد حافظ جی عید گاہ لکی روڈ بنوں

عبدالرحمٰن خطیب جامع مسجد مدنی

غیاث الدین ڈومیل وزیر ضلع بنوں

غیاث الدین سواتی مندہ خیل بنوں

زرولی شاہ مہتمم مدرسہ عربیہ کنزالعلوم بنوں

عمر خان مہتمم مدرسہ اسلامیہ خزینۃ العلوم تاجہ زئی بنوں

عبدالغفار تاجہ زئی

قاری نور الرحمٰن شیری خیل بنوں

محمد طیب کوثر، ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم میرا خیل بنوں   عمر خان خطیب جامع مسجد ننگر خیل بنوں

شیر محمد خطیب جامع مسجد تجوڑی بنوں

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح فضل اللہ مہتمم دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت   حمید اللہ جان، ناظم اعلیٰ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

الجواب حق والحق احق بالاتباع حبیب اللہ مفتی دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

تاج محمد مدرس دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت   محمد کمال مدرس دار العلوم لکی مروت

محمد کفایت اللہ // // //   اصلاح الدین // //

جامعتہ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال عزیز الرحمٰن ــ مفتی جامعہ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح (قاری) فضل الرحمٰن مہتمم جامعہ العلوم الاسلامیہ لکی مروت

جامعہ عثمانیہ مچن خیل لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ــــ عبدالمتین مہتمم جامعہ عثمانیہ موضع مچن خیل لکی مروت بنوں

علماء و خطباء لکی مروت

الجواب صحیح ــــ عزیز الرحمٰن خطیب جامع مسجد قریشاں لکی مروت

حبیب اللہ لکی مروت،   نعمت اللہ لکی مروت

دار العلوم انجمن تعلیم القرآن، محلہ پراچگان کوہاٹ

اثناء عشری شیعہ کے بارے میں احقر کے سامنے پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور ہندوستان کے محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے تفصیلی جواب و فتاویٰ پیش کئے گئے۔ ہمیں بھی حرف بہ حرف ان کے جواب سے اتفاق ہے اور ہمارے نزدیک بھی اثناعشری رافضی بلاریب کافر ہیں۔ ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک کرنا چاہئے ــــ واللہ اعلم بالصواب

(مولانا) معین الدین خادم دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

ہم اس فتوے کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔

گوہر شاہ غفرلہ۔ مہتمم دارالعلوم'

روح الامین غفرلہ شیخ الحدیث دارالعلوم

معتمد باللہ عفی عنہ' مدرس

(مولانا) ایاز احمد غفرلہ' مدرس

قمر الزمان عفی عنہ' دارالعلوم

غلام محمد صادق مدرس

فخر الاسلام کان اللہ لہ' مدرس

دارالعلوم اسلامیہ عربیہ تخت بھائی مردان

میں تہہ دل سے مفتی ولی حسن بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے شائع شدہ فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

(مولانا) محمد امین گل عفی عنہ

شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ

دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی

الجواب صحیح ——— روح اللہ عفاء اللہ عنہ' مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

علماء کرام ومفتیان عظام ضلع مردان صوبہ سرحد

الحمد اللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ امابعد فقد طالعنا الفتوی فی حق الشیعۃ الشنیعۃ وطالعنا بعض الحوالجات فھی حقۃ مطابقۃ الشریعۃ الغراء المخالفۃ عن تلک الفتوی مخالفۃ عن الحق وماذا بعد الحق الا الضلال

حمد اللہ مہتمم دارالعلوم مظہر العلوم ڈگئی وامیر جمعیت علماء اسلام ضلع مردان

قاضی نور الرحمن سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

سعید اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

عبد الغنی صدر مدرس دارالعلوم الاسلامیہ انوار العلوم ڈانگ بابا مردان

محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد گجو خان روڈ مردان

معین الدین ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم وناظم جمعیت علماء اسلام ضلع مردان

حافظ حسین احمد مہتمم دارالعلوم تحفیظ القرآن الکریم پار ہوتی مردان

پیرزادہ عبدالحبیب ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام تحصیل مردان مقام گجرات

احمد عبدالرحمٰن الصدیق ایم اے مدیر نظارۃ المعارف مسجد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نوشہرہ صدر ضلع پشاور

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

ہم حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی کے استفتاء کے جواب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی مکمل تائیدوتوثیق کرتے ہیں۔

علاؤ الدین مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

سراج الدین نائب مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

عطاء اللہ شاہ مفتی دارالعلوم نعمانیہ

عبدالحمید مدرس امیر عباس مدرس

علماء و خطباء ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح ـــــ غلام رسول خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری ڈیرہ اسماعیل خان

// // // محمد رمضان خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خان

// // // سراج الدین مرظلہ صدر مدرس دار العلوم فرقانیہ عثمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

// // // مولانا غلام بادشاہ خطیب مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خاں

// // // مولانا عبدالرشید ڈیرہ اسماعیل خاں مولانا فیض اللہ فاضل دیوبند ڈیرہ اسمٰعیل خاں

علماء پنجاب

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فقیر مندرجہ فتاویٰ سے متفق ہے شیعہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشک کافر ہیں۔

فقیرابوالخلیل خان محمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

قرآن کریم کی تحریف، شیخین کی تکفیر اور مسئلہ امامت (جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے) کی بنا پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ، کے فتویٰ کی تائید ہے۔

سعید الرحمٰن مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن کے فتویٰ کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کے کفر میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہم مفتی صاحب کے فتویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

محمد عبداللہ مدیر جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

عبدالتین ناظم جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

محمد شریف، عبدالباسط، عبدالعزیز، عبدالغفور، ظہور احمد

خطیب بادشاہی مسجد لاہور

الجواب صحیح ——— عبدالقادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)

جامعہ مدنیہ اٹک شہر

احقر اکابر علماء کرام کے ارشادات سے پورا متفق ہے۔

محمد زاہد الحسینی غفرلہ، مہتمم جامعہ مدنیہ اٹک شہر

الجواب صحیح ——— محمد نصیر الحسینی، مدرس جامعہ مدنیہ اٹک شہر

جامعہ اشرفیہ لاہور

لقد اصاب من اجاب ——— محمد عبداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح ——— محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

المجیب مصیب ——— محمد موسیٰ البازی عفی عنہ، استاذ حدیث و تفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور و علماء لاہور

الجواب صحیح محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور

المجیب مصیب (قاری) محمد اجمل خان مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان و مہتمم مدرسہ عربیہ رحمانیہ لاہور

الجواب صحیح سید نفیس الحسینی خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری"

اصاب من اجاب واجادفی الجواب وماذا بعد الحق الا الضلال (ابو محمد قاسمی لاہور)

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

الجواب صواب بلا ارتیاب ــــ ابو الزاہد محمد سرفراز صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

دار العلوم فیصل آباد

الجواب صحیح ــــ مفتی زین العابدین مفتی و مہتمم دار العلوم فیصل آباد

دار العلوم فیض محمدی فیصل آباد

الجواب صحیح ــ محمد انور کلیم اللہ مہتمم دار العلوم فیض محمدی

الجواب صحیح ــ ضیاء الحق مفتی دار العلوم فیض محمدی و خطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد

// // محمد عابد مدرس دار العلوم فیض محمدی

// // محمد الیاس مدرس اشرف المدارس فیصل آباد

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع ملتان

الجواب صحیح ــــ عبدالمجید شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا

مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر

الجواب صحیح ــــ محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر

جامعہ خیرالمدارس ملتان کے مفتیان اور علماء کرام کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ مندرجہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں۔

(۱) موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ وناقص ہے۔ اس میں تحریف و کمی بیشی کی گئی ہے (۲) عقیدہ امامت (۳) سوائے تین چار کے باقی تمام صحابہ مرتد و کافر ہیں (۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور الزام تراشی جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے۔

واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں درجہ شہرت و تواتر کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے مجتہدین بلا تاویل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔

لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ جو عقائد بالا کے قائل ہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا ذبیحہ حلال نہیں ۔۔۔ (واللہ اعلم)

عبدالستار عفاء اللہ عنہ مفتی خیرالمدارس ملتان

اگر کوئی شیعہ کہتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد نہیں تو وہ اپنی مذہبی کتابوں سے بے خبر ہے یا تقیہ کرتا ہے کیونکہ تقیہ (جھوٹ) ان کے مذہب میں عبادت ہے اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام مجتہدین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فقط

الجواب صحیح ۔۔۔ محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ، نائب مفتی خیرالمدارس ملتان

ما اجاب بہ المفتی عبدالستار دامت برکاتہم فیہ الکفایہ وعلیہ المعول بل الحق الذی لامحیص عنہ

محمد اسحاق غفرلہ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

جامعہ قاسم العلوم ملتان

مذکورہ بالا استفتاء اور حضرات مفتیان کرام کے فتاویٰ میں دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کریم کے قائل ہیں افک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قائل ہیں صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں جبرائیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قول کرتے ہیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جائز اور کار خیر سمجھتے ہیں اور عقیدہ امامت العلوۃ والسلام کے لئے ثابت ہیں۔ الحاصل امور دین میں سے مسائل ضروریہ کے منکر ہیں لہٰذا یہ عقائد رکھنے والے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

الجواب صحیح ۔۔۔ محمد انور شاہ غفرلہ مفتی واستاذ حدیث جامعہ العلوم ملتان

اصاب من اجاب ۔۔۔ منظور احمد نائب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح ۔۔۔ فیض احمد مہتمم جامعہ

علماء بلوچستان

مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ وعلماء بلوچستان

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے فتویٰ کی ہم تائید و توثیق کرتے ہیں۔

عبدالغفور مہتمم مدرس مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ — انوار الحق خطیب جامع مسجد کوئٹہ

عبدالمنان ناصر لورالائی بلوچستان — آغا محمد مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ لورالائی

عبدالستار صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان — عبدالقیوم نائب صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

مولانا بخش مہتمم مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ ضلع قلات و ناظم اعلیٰ سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن کا فتویٰ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

الجواب صحیح — عبدالواحد مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ — الجواب صحیح — حافظ حسین احمد ناظم و مدرس مطلع العلوم کوئٹہ

علماء سندھ

سندھ کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم بیر شریف والوں کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد

راقم الحروف سے شیعہ کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ صاحب المذہب اور مدینہ منورہ کے بڑے عالم اور قرون اولیٰ المشہود بالخیر زمانہ کی شخصیت ہیں میں ان کے فتویٰ کا تابع ہوں۔

فقط — **عبدالکریم قریشی**، ساکن بیر شریف تمبر ضلع لاڑکانہ

نوٹ: — امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ مقدمہ اور فتاویٰ میں حوالہ کے ساتھ مذکور ہے۔

مدرسہ اشرفیہ سکھر و علماء سکھر

شیعہ کافر ہیں ہم مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔

محفوظ احمد مفتی ومدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر
خلیل احمد بندھانی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر
عبدالہادی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

الجواب صحیح ـــــ محمد سلیم خطیب مسجد اقصیٰ نواں گوٹھ سکھر

الجواب حق ـــــ بلاارتیاب محمد بشیر مبلغ ختم نبوت سکھر

الجواب صحیح ـــــ حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب ہالیجوری" سجادہ نشین خانقاہ ہالیجی شریف سندھ۔

حضرت مولانا غلام محمد صاحب پنہور شیخ الحدیث جامعہ شمس الہدیٰ خیرپور میرس سندھ۔ شیعہ کافر اور زندیق ہیں۔

حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب جامعہ دار الہدیٰ ٹھیڑی خیرپور میرس سندھ۔

مناظر اسلام حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب بخاری۔ سکر سندھ۔ شیعوں سے بڑا اسلام کا دشمن کوئی نہیں۔

الجواب صحیح ـــــ محمود اسعد ہالیجوی سجادہ نشین خانقاہ ہالیجی شریف سندھ

غلام محمد۔شیخ الحدیث جامع شمس الہدیٰ کولاب جھیل خیرپور۔

الجواب صحیح ـــــ غلام قادر غفرلہ ٹھیٹھری۔

سید عبداللہ شاہ بخاری ـــــ سکھر شیعوں سے بڑا اسلام کا کوئی دشمن نہیں۔

مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

عبدالمجید مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

علماء حیدر آباد کی آراء

شیعہ اثناء عشریہ کافر ہیں کیونکہ یہ قرآن کے منکر ہیں صحابہ کرامؓ کو مرتد سمجھتے ہیں، عقیدہ امامت کے اعتبار سے ختم نبوت کے منکر ہیں ہم سب مفتی اعظم پاکستان ولی حسن ٹونکی کی تصدیق کرتے ہیں۔

عبدالروف مہتمم وشیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد
عبدالحق مدرس مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد
عبدالسلام صدر سواد اعظم اہلسنت حیدر آباد
عبدالمتین خطیب جامع مسجد وحدت کالونی حیدر آباد

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

الجواب بمعلمهم الحق والصواب

اثنا عشری شیعہ فرقہ جو ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر ہو مثلاً حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرائیل کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبر کے صحابی ہونے کا منکر ہو (وامثال ذالک) تو یہ بالاتفاق کافر ہیں جن کے بارے میں علماء حق پہلے بھی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ لہٰذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلہ مناکحت اور ان کا ذبیحہ نذر و نیاز کی چیزیں کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

قال فی الشامیة نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشه او انکر صحبة الصدیق او اعتقد الالوهیة فی علی او ان جبرائیل غلط فی الوحی ونحو ذلک من الکفر الصریح (شامی صفحہ ۳۲۱ جلد ۳، فتاویٰ دار العلوم مفتی شفیع صفحہ ۱۳۴ جلد ۲)

ایضا فیه وبهذا ظهران الرافضی ان کان ممن یعقد الالوهیة فی علی او ان جبریل غلط الوحی او کان ینکر صبحة الصدیق اویقذف السیدة الصدیقة فهم کافر لمخالفة القواطع المعلوم من الدین بالضرورة الخ شامی (صفحہ ۳۱۴ جلد ۲) وایضا فیه وحرم نکاح الوثنیة الخ وکل مذهب یکفر معتقده شامی (صفحہ ۳۱۳ جلد ۲) وایضا فیه (صفحہ ۴۵۷ جلد ۷) وشرطها ستة اسلام المیت وطهارته الخ درمختار (صفحہ ۲۴۰ جلد ۱) وشرط کون الذابح مسلمان الخ درمختار (صفحہ ۲۰۸ جلد ۵)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے روافض کے کفر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

نظام الدین شامزی رئیس دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی نمبر ۲۵

عنایت اللہ استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

محمد انور استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

حمید الرحمٰن استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

محمد عادل خان نائب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

عبید اللہ خالد مدرس جامعہ فاروقیہ کراچی

محمد یوسف ناظم جامعہ فاروقیہ کراچی

محمد زیب استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

سعید حسن نائب مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی

روزی خان استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

عبد السلام بلوچستانی معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی

محمد طاہر وٹو معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

فاضل مستفتی نے شیعہ عقائد کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے واضح کر دیا ہے ان عقائد کفریہ کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریوں کا کفر بالکل

واضح ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے فتویٰ دیا ہے ہم مفتی صاحب کے فتوے کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں کہ شیعہ بلاریب وشک کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ خالد محمود جامعہ بنوریہ

محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی — عبدالحمید ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی

محمد اسلم شیخوپوری مدرس جامعہ بنوریہ کراچی — احمد ممتاز مفتی ومدرس جامعہ بنوریہ کراچی

محمد عمر فاروق مدرس جامعہ بنوریہ کراچی — محمد حسین مدرس جامعہ بنوریہ کراچی

مشتاق احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی — فیاض الرحیم فیصل مدرس جامعہ بنوریہ کراچی

ظفر احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی — محمد مظہر مدرس جامعہ بنوریہ کراچی

الجواب صحیح — مزمل حسین کاپڑیا نائب مدیر ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی

الجواب صحیح — محمد جمیل خان معاون مدیر ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی

الجواب صحیح — محمد کفایت اللہ معین ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی

چونکہ روافض صحابہ کرامؓ کو کافر کہتے ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں۔ اس لئے یہ پکے کافر ہیں۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

(فقط) محمد طیب نقشبندی بقلم خود خادم مدرسہ فرقانیہ طیبہ و خطیب جامع مسجد صابری ٹرسٹ گارڈن کراچی نمبر ۳

الجواب صحیح — زریں شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد یٰسین لی مارکیٹ کراچی

جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

میں مفتی ولی حسن صاحب کے فتویٰ کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہوں۔

محمد حمزہ اپنے شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

مجھے مفتی صاحب کے فتویٰ سے اتفاق ہے۔

تاج علی شاہ ناظم جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

بنگلہ دیش کے ممتاز مراکز افتاء' دینی مدارس اور اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کے فتاویٰ و تصدیقات

فتویٰ جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مد ظلہم کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن الاعظمی دامت برکاتہم اور ہندو پاک کے اکابر علماء و مفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید و اتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام و قائد روح اللہ خمینی کی کتاب "کشف الاسرار" و دیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات و فرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا مدار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحرالعلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنی بے نظیر تصنیف "اکفار الملحدین" میں لکھتے ہیں کہ "اجماع الامة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورة (ص ۶۲) یعنی ضروریات دین کے مخالف و منکر کی تکفیر پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تو ان

کے عقائد باطلہ و خرافات اور وجوہ کفر و ارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1)___ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بعینہ یہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2)___ دور صحابہؓ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہٰذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہٰذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے تو گریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی و شریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ خمینی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچ ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر و شرک ہے۔ روح اللہ خمینی نے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیۃ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ فان لاامام مقام محمودا و درجة سامية و خلافة تكوينيه تخضع لولايتها و سيطرتها جميع ذرات هذالكون وان من ضروريات مزهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ولانبى مرسل الى ان قال وقدوردعنهم (ء) ان لنامع الله حالات لايسعها ملك مقرب ولانبى مرسل ومثل هذه المنزلة موجودة لفاطمة الزهرا عليهم السلام / الخ الحكومت الاسلاميه (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3)___ یہ لوگ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و برأت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تہمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4)___ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہوگئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5)___ یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافق خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نورالانوار کے قول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہوگیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز نورالانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(6)—— نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثناء عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدیؒ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدی حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایذا بھی ہے۔

بہرحال مزکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ خمینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک و شبہ و تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ (واللہ اعلم وعلمہ اتم)

کتبہ! شمس الدین قاسمی غفرلہ مہتمم جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

وناظم عمومی جمعیت علماء اسلام، بنگلہ دیش —۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۸ ہجری

تصدیقات حضرات اساتذہ جامعہ حسینیہ و دیگر علمائے کرام

ہم مندرجہ ذیل دستخط کنندگان اس فتوے کی تصدیق اور اس کے ساتھ پورے اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

احسان الحق عفی عنہ، شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد مصطفٰے آزاد استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

خیرالانام عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

قاسم کشور گنجی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

مستفیض الرحمٰن محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

عبدالخالق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

منیر الزمان غفرلہ محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد شمس الحق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عمران مظہری استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد طیب عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد نعمت اللہ غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالقادر عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد کمال الدین استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالمالک استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد رضاالکریم خان استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالخالق لکشامی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد امین اللہ غفرلہ امام عرض آباد جامع مسجد

محمد عبدالقدوس محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

اشرف علی محدث قاسم العلوم مدرسہ کملا

عبدالمالک حلیم مہتمم ہائیل دھر مدرسہ چاٹگام

محمد شفیق الحق غفرلہ مہتمم جامعہ محمودیہ سبحانی گھاٹ سلہٹ

محمد عبدالحق غفرلہ خادم دارالعلوم درگاہ پور سنام گنج

محمد شفیق الحق غفرلہ شیخ الحدیث و رئیس مظاہر العلوم گوپاڑی و صدر جمعیت علماء اسلام سلہٹ

محمد عبدالفتاح المدرس المنتدب بجامعۃ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلال سلہٹ

محمد عبدالکریم غفرلہ صدر ادارہ قومیہ سلہٹ

محمد منصور الحسن غفرلہ رائے پوری سابق محدث دار السلام سلہٹ

محمد نور الامین غفرلہ خادم دار الافتاء مدرسہ اسلامیہ تانتی بازار کتوالی ڈھاکہ

محمد زکریا ابجامعۃ الاسلامیہ مومن شاہی

محمد اشرف علی غفرلہ مہتمم دار العلوم مدینہ بشوناتھ سلہٹ

نام نہیں پڑھا جاسکا۔

قاضی معتصم باللہ مہتمم و شیخ الحدیث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

نام نہیں پڑھا جاسکا۔

جعفر احمد غفرلہ خادم مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

محمد اشرف علی خان اللہ محدث جامعہ عربیہ قاسم العلوم کملا

محمد عبدالخالق غفرلہ جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

عبدالقدوس غفرلہ جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

عبدالحمید دار القرآن شمس العلوم مدرسہ مالی باغ چودھری پارہ

محمد عبدالعلیم نظامی مہتمم مدرسہ امدادیہ دار العلوم بلاک ڈی سکشن ۱۲ میرپور ڈھاکہ

محمد زکریا خطیب بیت الامان جامع مسجد دھان منڈی ڈھاکہ

محی الدین خان ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ

محمد نور الاسلام مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں جوراستہ ڈھاکہ

محمد سراج الاسلام نائب المدیر الجامعۃ اسلامیہ دار العلوم مدینہ ڈھاکہ

محمد ضیاء التنین قاسمی پیش امام تارا مسجد ارمانی ٹولہ ڈھاکہ بنگلہ دیش

محمد حسین احمد غفرلہ بارہ کوٹی خادم الحدیث دار العلوم ڈھاکہ و کمن مہتمم جامعہ اسلامیہ بارہ کوٹ

محمد نور اللہ غفرلہ خادم دار الافتاء جامعہ اسلامیہ یونسیہ برہمن باڑیہ بنگلہ دیش

(دستخط نہیں پڑھے جاسکتے) خادم دار الافتاء مدرسہ معین الاسلام

محمد ظل الحق محدث و ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ دار العلوم مدرسہ ستام گنج

محمد عبدالحکیم عفی عنہ خادم دار الافتاء مدرسہ اسلامیہ تانتی بازار کتوالی ڈھاکہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکتے) مہتمم جامعہ اسلامیہ دار العلوم قاسمیہ ستام گنج صدر نظام المدارس ستام گنج

محمد عبدالشکور باگھا پوسٹ باگھا مدرسہ سلہٹ

محمد ظہیر الحق ناظم جمعیت علماء اسلام بنگلہ دیش

محمد ابوالخیر مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

محمد عبدالاحد مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

نور حسین غفرلہ محدث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

مطیع الرحمٰن جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

ابو سعید جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

مفتی محمد وقاص غفرلہ ایم پی (سابق) شیخ الحدیث دار العلوم کھلنا

محمد عبدالعزیز اسلامی یونیورسٹی اسٹوش طلمانا کائیل

ابوالبشر محمد اسحٰق غفرلہ پیر صاحب شاہتلی چاندپور

محمد عطاء الرحمٰن خان المدیر الساعد الجامعۃ الامدادیہ کشور گنج بنگلہ دیش

محمد عبدالقدوس غفرل مہتمم جامعہ اسلامیہ عربیہ کتوالی روڈ ڈھاکہ

فضل الرحمٰن مدیر جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ

عبدالرشید سابق شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد فضل الحق غفرلہ استاد مدرسہ دار القرآن تارا مسجد ڈھاکہ

محمد نور الاسلام عفاء اللہ عنہ، استاد الحدیث دار العلوم الحسینیہ علماء بازار فینی احمد حسن (ہارون) عفاء اللہ عنہ

محمد تاج الاسلام گوہری باہوبل جسی گنج

احقر ابو طیب خادم آئی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ

برہان الدین مہتمم جامعہ حسینیہ میمن سنگھ

حسین احمد نعمانی خطیب شاہی مسجد رانی بازار بحرپ کشور گنج

محمد حسین احمد غفرلہ بارہ کوئی خادم الحدیث دارالعلوم حسینیہ (اماکہ رحمن) مہتمم جامعہ اسلامیہ بارہ کوئی سلہٹ

محمد عمران استاد الحدیث بالجامعہ الحسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالعزیز بڑا کڑہ مدرسہ ڈھاکہ

محمد عبدالجلیل مدیر کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری

محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ ' مدرس کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری

محمد شفیق الرحمٰن امام درگاہ مسجد گلاب باغ

محمد اشرف علی مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

محمد عبدالخالق غفرلہ فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

محمد شمس الدین عفی عنہ

محمد عبدالحق مہتمم مدرسہ اسلامیہ مدینۃ العلوم ماشی کارا — کوملا

محمد ابو احمد مدرس مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں ڈھاکہ

محمد عبدالرزاق سلہٹ

شمس الدین میرپور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید مفسر جامعہ عربیہ دارالعلوم گکنی سراج گنج

محمد عزیز الرحمٰن عفاء اللہ عنہ

عبدالقادر قدم تلی شام پور ڈھاکہ

عبدالباری رانی پور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید ترابو سراج العلوم مدرسہ ترابو روپ گنج نرائن گنج

احقر صفی اللہ غفرلہ معلم آئی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ

امداد الحق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ بشونات سلہٹ

محمد افضل الحق مفتی و محدث عباسیہ عالیہ مدرسہ موکتاگاچہ مومن شاہی

احقر عبدالمومن غفرلہ رئیس الجامعۃ المدینۃ بنی گنج حبیب گنج

محمد نور الاسلام غفرلہ سلہٹ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد معظم حسین غفرلہ محدث کرادی دارالعلوم مدرسہ ڈھاکہ

محمد سعید مدرس کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری

محمد یوسف مدرسہ مالی باغ ڈھاکہ

محمد ابو الکلام آزاد مدرسہ الاسلامیہ

محمد زکریا سندیسی استاد الحدیث فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

قاری محمد علی عفاء اللہ عنہ

محمد عبدالخالق غفرلہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد عبدالعزیز استاد حدیث مدرسہ دارالعلوم دیو گرام

محمد اصحب الرحمٰن ناظم تعلیمات مدرسہ دارالعلوم دیو گرام سلہٹ

عبدالقادر قاسمی خانقاہ مجددیہ چلاش دھن باڑی ٹانگائیل

فقیر محمد عبداللطیف ڈھاکہ

حسین احمد غفرلہ جامعہ سعیدیہ حبیب گنج

محمد ابراہیم کمال شام پور ڈھاکہ

عبدالرزاق چودھری علی نگر سلہٹ

عبدالرب تنگی بازار مدرسہ غازی پور ڈھاکہ

محمد انور حسین تاج محل روڈ محمد پور ڈھاکہ
مجیب الرحمٰن جامعہ اسلامیہ مومن شاہی
امداد اللہ جامعہ امدادیہ کشور گنج
تعمیم بن مولانا انور شاہ کشور گنج
محمد منظور الاسلام مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
ڈاکٹر ابو الحسن چڑیارہ مومن شاہی
نور الاسلام گورائی سنورا نوغاؤں
قاضی محمد عبد السلام رشیدی، ہسپتال روڈ ہبی گنج
محمد ہمایوں کبیر مدرسہ محمدیہ عربیہ جاترا باڑی
مولانا ابو الہاشم شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ
ذاکر حسین چودھری بارہ مدرسہ ڈھاکہ
عبد الاول امام ٹاؤن مسجد ہبی گنج
رشید احمد مہتمم مدینۃ العلوم اسلامیہ عربیہ مدرسہ بروڑا کملا
مشتاق احمد جامعہ دینیہ موتی جیل ڈھاکہ
قاسم کملائی عرض آباد مدرسہ میرپور ڈھاکہ
محمد اسماعیل مخزن العلوم مدرسہ کھیل گاؤں ڈھاکہ
شمس الاسلام ہاٹ ہزاری مدرسہ
حبیب اللہ مانک گنج
عتیق الرحمٰن غفر گاؤں مومن شاہی
محمد انیس الحق جامعہ حسینیہ میرپور ڈھاکہ

رشید احمد اطہر منزل کشور گنج
محمد عبد الستار جامعہ امدادیہ کشور گنج
بشیر احمد صدر اشرف العلوم مدرسہ کشور گنج
سلطان احمد علماء بازار
کمال دیوان کالی گنج
محمد اختر الزمان خالد قاضی علاؤ الدین روڈ، ڈھاکہ
روح الامین بصرا پار یہاٹ فیروز پور
ابو ماعذ (معصوم) جامعہ عربیہ امدادیہ فرید آباد
جلال الدین مدرسہ محمدیہ جاترا باڑی
حسین احمد مدرسہ رائے پورا نرشندی
عبد الاحد دار القرآن مدرسہ ڈھاکہ
محمد ادریس ہوردیا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ (بروڑا) کملا
محمد لطیف الرحمٰن ہوردیا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ بروڑا کملا
محمد مصطفیٰ کمال پاشا خان عفی عنہ
محمد عثمان غنی شوبعدا کیرانی گنج ڈھاکہ
عبد المالک استاذ نکولی، مدرسہ میمن سنگھ
عبد القادر استاذ حدیث بالجامعۃ العربیہ قاسم العلوم ظفر آباد
محمد عبد الکریم خطیب بیت النور جامع مسجد تیج گاؤں
احقر نعمت اللہ استاذ جامعہ عربیہ ڈھاکہ
شیخ الحدیث جامعہ اعزازیہ جبریل اسٹیشن

ادارۃ الافتاء والارشاد والبحوث العلمیہ

الجامعۃ الاسلامیہ' پٹیا چٹاگانگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرقہ شیعہ کی کتب معتبرہ جیسے اصول کافی' تہذیب' استبصار وغیرہ موجودہ انقلاب ایران کے قائد خمینی صاحب کی تصنیف کشف الاسرار' الحکومتہ الاسلامیہ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اس فرقہ شیعہ شنیعہ کے عقائد کفریہ صرف ان تین میں منحصر نہیں جو استفتاء میں مرقوم ہیں بلکہ ان کے علاوہ بہت سے عقائد کفریہ اور بھی ہیں جن پر نہایت وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے۔ کہ علمائے اسلام و اہل اسلام پر ضروری ہے کہ اس فرقہ شیعہ اور استفتاء میں مذکورہ عقائد رکھنے والوں کی تکفیر کریں۔ لہٰذا موجودہ شیعہ جس نام کے ساتھ بھی موسوم ہو اس کے کافر مرتد خارج از اسلام ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے البتہ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اہل اسلام میں سے جو اس فرقہ باطلہ کی تکفیر میں تردد کرتے ہیں ان کا حکم کیا ہو گا۔ اس موضوع پر ممتاز فقہاء محدثین کرام کی تحریریں اور دلائل کافی ہیں مزید اکمال کی خاطر ذیل کی چند عبارات مرقوم ہیں جو ان فتاویٰ میں نہیں آئیں۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱' اپنی کتاب العقیدہ الطحاویہ میں رقمطراز ہیں:۔

نحب اصحاب رسول اللہ ﷺ ولانفرط فی حب احدھم ولانبترأ من احدمنھم ونبغض من یبغضھم وبغیر الخیر یذکرھم ولانذکرھم الابخیر وحبھم دین وایمان واحسان وبغضھم کفرو نفاق وطغیان صفحہ ۵۲۸ وفی شرحھا فمن اضل ممن یکون فی قلبہ غل علی خیارالمومنین وسادات اولیاء اللہ بعد النبیین بل قدفضلھم الیھود والنصاری بخصلۃ قیل للیھود من خیراھل منکم قالوا اصحاب موسی و قیل للنصاری من خیرملتکم قالو اصحاب عیسی وقیل للرافضۃ من شر اھل ملتکم قالوا اصحاب محمد الخ صفحہ ۳۲-۵۳۱۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ، اپنی کتاب "الرد علی الرافضہ" میں رقمطراز ہیں:-

من اعتقد عدم صحة حفظه (القرآن) من الاسقاط واعتقد ماليس منه انه منه فقد كفرويلزم من هذارفع الوثوق بالقرآن كله وهويورى الى هدم الدين (صفحہ ۱۴) دفيه (صفحہ ۱۷) والايات والاحاديث ناصة على الفضيلة الصحابه واستقامتهم على الدين ومن اعتقد مايخالف كتاب الله وسنة رسوله فقد كفرماشنع مذهب قوم يعتقدون ارتداد ميں اختاره الله لصحبة نبيه ونصرة دينه۔ (والله اعلم وعلمه اتم)

حاصل یہ کہ جو شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و فاسق اور گمراہ ہیں۔

(کتبہ) محمد شمس الدین عفی عنہ،

نائب مفتی جامعہ اسلامیہ پٹیہ ۱۳-۸-۱۴۰۸/۶

الجواب صحیح ـــــ مفتی عبدالرحمٰن رئیس دارالافتاء الزکریہ بنگلہ دیش

ومفتی الجامعۃ الاسلامیہ، پٹیا (مہر)

محمد یونس رئیس الجامعۃ الاسلامیہ (مہر)

المجیب مصیب ـــــ احقر محمد اسحٰق عفی عنہ، استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

نعم ماجاب العبد احمد غفرلہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

العبد محمد اسحٰق غفرلہ استاد حدیث وفقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد عبدالحلیم بخاری استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

رفیق احمد غفرلہ استاذ تفسیر وحدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد لقمان غفرلہ استاد الفنون جامعہ اسلامیہ پٹیہ

نور الاسلام غفرلہ استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبدالمنان غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

نذیر الاسلام غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد انور غفرلہ استاد ادب عربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد ابو طاہر قاسمی استاد الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبد المعبود غفرلہ استاذ القرآت والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ
کبیر احمد استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
انوار العظیم غفرلہ استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
سید سراج الاسلام استاد جامعہ اسلامیہ پٹیہ
بندہ محمد موسیٰ غفرلہ استاذ القرآت والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد نور الحق غفرلہ راموی استاد درجہ الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبد اللہ استاد درجہ حفظ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
العبد مظفر احمد غفرلہ استاد تفسیر وفقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبد الغنی غفرلہ خادم القرآن والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

الجامعۃ الاسلامیۃ العیدیہ' نانوپور چٹاگانگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد سو جب خود اثنا عشری شیعوں کے قلم سے ان کے عقائد کفریہ خفیہ کرابعۃ النھار ظاہر ہو گئے جیسے

(۱) سوائے چار حضرات کے ارتداد کل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

(۲) عقیدہ تحریف قرآن

(۳) کائنات کے ذرے ذرے پر آئمہ معصومین کی تکوینی حکومت قائم ہے۔

(۴) قذف سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(۵) انکار خلافت خلفاء ثلاثہ خصوصا خلافت شیخین رضی اللہ عنہم اور ان کی شان میں عقیدہ ارتداد وغیرہ وغیرہ یہ عقائد تو ایسے مملک ہیں جو صرف ضروریات دین کے انکار کے ضامن نہیں بلکہ انکار نبوت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ اصحابہ اجمعین کی کفالت کا بار بردار بھی بن گئے ہیں جن میں کسی طرح گنجائش تاویل نہیں ہے فلہذا اس سلسلہ میں اس فرقہ باطلہ کے حق میں نقل عبارت فتاوی عالمگیر پر کفایت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ تفریعات وتتمہ لکھ دینا مناسب سمجھتا ہے۔

عبارتہ وھولاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین

یعنی یہ فرقہ رافضی شیعہ خارج عن الاسلام ہیں اور ان کے احکام مرتدوں کے احکام ہیں۔

(۱) سو جب وہ خارج عن الاسلام اور مرتد ہیں ساتھ ساتھ تجربہ شاہد ہے کہ وہ ہر صحیح عقائد کی اسلامی اسٹیٹ کو دنیا سے بے نشان کرکے اپنا مذہبی و سیاسی اقتدار جمانے کے لئے علی الدوام کوشاں ہیں اور ہزارہا صحیح عقائد والوں کو قتل اور بے عزت کیا ہے اور اب بھی کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے بھی اسی سازش میں انکا مذہبی وضدی جوش ابل رہا ہے بنابریں اگر وہ کسی حکومت اسلامیہ کے باشندے ہوں تو حکومت کی جانب سے وہ قابل قتل بلکہ واجب القتل ہیں۔

(۲) وہ امامت صغریٰ و کبریٰ کسی کے لائق نہیں ہیں۔

(۳) ان کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے۔

(۴) ان کی حکومت کی جڑ اکھاڑ دینے کے لئے انفرادی و اجتماعی تحریک و کوشش کرنا اہل اسلام کا خصوصاً ہر اہل حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔

(۵) زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا کے لئے ان کو اجازت نہ دینا بلکہ ان کو اس سے روکنے کے لئے ہر امکانی کوشش کرنا حکومت سعودیہ پر خصوصاً اور ہر حکومت اسلامیہ پر عموماً لازم ہے

لقوله عليه الصلوة والسلام من راى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان۔

امید ہے کہ علماء دین و مفتیان کرام کے فتاوے کا یہ مجموعہ مختلف زبانوں میں طبع ہو کر اہل اسلام کے ہر حلقہ میں پہنچ جاوے بالاخر اس سلسلہ میں علماء کرام کے متفق الآرا فیصلہ کو یکجا اور اشاعت کرنے کے لئے اتنی عالمگیری کدوکاوش گوارہ کرنے والے حضرات کے لئے عموماً اور اس کے محرک اول مجاہد ملت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب عمت فیوضہم کے لئے خصوصاً ہم تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ فجزاهم الله عنا وعن جميع المسلمين خير الجزاء وصلى الله على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين۔

کاتب الحروف، سعید احمد غفرلہ

مفتی جامعہ عبیدیہ ۱۱-۶ / ۱۴۰۸ھ

اثنا عشری شیعوں کے بارے میں جناب مفتی صاحب مدظلہ کی پیش کردہ رائے گرامی کے ساتھ ہم متفق ہیں۔

سلطان احمد غفرلہ

۸/۶/۱۱ھ رئیس الجامعہ

احقر محمد ہارون غفرلہ، شیخ الحدیث جامعہ

احقر محمد شمس الدین غفرلہ، نائب ناظم تعلیمات جامعہ

احقر ضمیر الدین غفرلہ معین مہتمم جامعہ

احقر محمد سلمان غفرلہ نائب مہتمم صاحب جامعہ

بندہ محمد نسیم عفی عنہ، نائب مفتی جامعہ ۱۱ / ۶ / ۱۴۰۸ھ

الجامعۃ العربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

باسمہ سبحانہ وتعالی — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! شیعہ اثنا عشریہ کے جو عقائد ان کے لٹریچر سے معلوم ہوتے ہیں منجملہ (۱) قرآن کریم کو محرف ماننا (۲) شرعی احکام کی تحلیل و تحریم میں کسی کو مختار ماننا (۳) شیخین کی تکفیر کرنا' بلاشبہ یہ عقائد سراسر کفر ہیں۔

ان عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ یقیناً کافر اور مرتد ہیں۔ فقط واللہ اعلم و علمہ احکم

(کتبہ) ابو سعید ۱۹۸۸ / ۲۱ / ۲ (صدر دارالافتاء جامعہ عربیہ امداد العلوم)

فرقہ شیعہ اثنا عشریہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فضل الرحمٰن مہتمم جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیتہ بنگلہ دیش

الجواب باسمہ تعالیٰ! صورت مسئولہ میں شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں فاضل مستفتی حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم نے شیعوں کے جن بنیادی عقائد کفریہ کو ان کی مستند کتابوں سے حوالہ کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ ان میں ہر عقیدہ ایسا ہے کہ ان کے کفر اور ارتداد کے لئے کافی ہے جبکہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کے علاوہ بے شمار کفریات ایسے ہیں کہ ان کو دیکھ کر اور پڑھ کر کوئی ایماندار آدمی انہیں مسلمان نہیں کہہ سکتا نہ انہیں مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ مسئلہ امامت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کہ العیاذ باللہ تمام صحابہ تین کے علاوہ مرتد ہوگئے تھے .... یہ امور ایسے ہیں کہ جن کو شیعوں نے اپنے دین کے بنیادی عقائد کی حیثیت دی ہے اور یہ سب امور پوری امت مسلمہ کے نزدیک اسلام سے انکار بلکہ سراسر کفر الحاد اور زندقہ ہے۔

واضح رہے کہ روافض اور شیعوں کی تکفیر کا فیصلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے فقہا اور محدثین کرام نے ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

امام دارالہجرت امام مالکؒ' ابن حزم اندلسی' امام شاطبی' شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلیؒ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حنبلی' مجدد الف ثانیؒ حنفی' شاہ ولی اللہ دہلوی' شاہ عبدالعزیز حنفی' قاضی عیاض مالکیؒ' ملاعلی قاری حنفی' بحرالعلوم حنفی اور اصحاب فتاویٰ میں سے صاحب فتح القدیر ابن ہمام' سلطان عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں دوسو علماء اور مفتیان کرام کا مرتب کردہ فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ اور علامہ ابن عابدین شامی کے فتویٰ کے بعد روافض کی تکفیر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے جبکہ اب سے تقریباً پچاس سال قبل امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ایک اجتماعی فتویٰ ترتیب دے کر شائع کیا تھا جس میں اس وقت دارالعلوم دیوبند کے تمام مدرسین اور مفتیان کرام کے علاوہ بہت سے علماء کرام کے دستخط تھے خاص کر مولانا مفتی مسعود صاحب مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم دارالعلوم کورنگی کراچی مولانا رسول رسول خان صاحب حضرت مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی مولانا محمد انور چاند پوری مولانا ابراہیم بلیاویؒ مولانا خلیل احمد مراد آبادی مولانا سید حسین احمد مدنی مفتی مہدی حسن

شاہجہان پوری، حضرت مولانا عبد الرحمٰن امروہی، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرہ اکابر علماء دیوبند اور بہت سے علماء اہل حدیث کے دستخط ثبت ہیں اور جماعت بریلوی کے بانی مولانا احمد رضا خان نے رد شیعہ پر ایک مبسوط فتویٰ تحریر کر کے رد الرفضہ کے نام سے شائع کیا ہے۔

ان اکابر کے فتاویٰ کے بعد بھی اگر شیعوں کی تکفیر میں کسی کو شبہ ہے تو اس پر بڑی حسرت کی بات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سینہ کو حق بات کے سمجھنے سے تنگ کر دیا ہے اور تاحال گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

اس لئے ہمارا ادارہ "مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش" کے اراکین نے متفقہ طور پر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی (ہندوستان) کے جواب اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن خان ٹونکی۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن پاکستان کے جواب سے اتفاق کیا اور ان کے فتویٰ کی توثیق کر دی۔ اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ اثنا عشری جن کے عقائد مذکورہ بالا کفریات کے علاوہ دوسرے بے شمار کفریات اور زندقہ پر مشتمل ہیں۔ وہ کافر ملحد اور زندیق ہیں جب تک وہ ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے ان سے کسی قسم کا اسلامی رشتہ تعلقات جائز نہیں ہے ان سے مناکحت جائز نہیں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا ناجائز نہیں۔ ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں شیعہ مسلمانوں کا وارث نہ ہوگا۔

فقط واللہ اعلم

(کتبہ) محمد انعام الحق چاٹگامی ۸/۵/۱۴۰۸ھ

تصدیقات اراکین مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش

مفتی عبد السلام صاحب چاٹگامی، مشیر خاص مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش، ـــ مفتی بشیر احمد صاحب کملائی، ـــ مفتی جسیم الدین صاحب چاٹگامی، ـــ مفتی محمود الحسن صاحب چاٹگامی، ـــ مفتی شہید اللہ کسنوی، ـــ محمد حفظ الرحمٰن کملائی، ـــ محمد بذل الرحمٰن بریسالی، ـــ محمد عبد الحیٔ بریسالی تاج الاسلام کشور گنجی، ـــ شہاب الدین فیروز پوری، ـــ محمد رستم کھلنوی، ـــ فیض اللہ چاند پوری، ـــ محمد شہید اللہ گوپال گنجی، ـــ محمد عبد الرشید گوپال گنجی، ـــ مولانا شمس الرحمٰن مومن شاہی، ـــ محمد بلال الدین کملائی، ـــ محمد عبد القادر شریعت پوری، ـــ عبد الحکیم، نترکونا، ـــ محمد ابو موسیٰ کشور گنجی، ـــ محمد حسن چاٹگامی، ـــ محمد عبد الغفار فرید پوری، ـــ محمد یونس علی فرید پوری، ـــ شہید الاسلام فرید پوری، ـــ ابو البشر شریعت پوری، ـــ کفایت اللہ سندیپی، ـــ محمد اسحاق ڈاکوی، ـــ محمد مسعود الرحمٰن فرید پوری، ـــ ابو جعفر فرید پوری، ـــ روح الامین فرید پوری، ـــ شفیق الرحمٰن بہروی، ـــ نور اللہ ہاتیوی، ـــ محمد ابراہیم حسن مطلوب کملائی، ـــ عزیز الحق سلہٹی، ـــ سعید الرحمٰن رنگپوری، ـــ عبد اللہ ڈاکوی، ـــ محمود الحسن مومن سنگھ، ـــ مجتبیٰ چاٹگامی، ـــ ایوب چاٹگامی، ـــ محب اللہ چاٹگامی۔

جامع العلوم چاٹگام' بنگلہ دیش

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد اللہ تعالیٰ پوری امت محمدیہ ناجیہ کی طرف سے حضرت العلام مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم کو جزائے خیر بخشے کہ اس پیرسالی میں انہوں نے انتھک محنت سے فرقہ اثنا عشریہ بالخصوص امام خمینی کے متعلق کماحقہ نقاب کشائی فرمائی۔

شیعہ فرقہ اثنا عشریہ کے کفر کے متعلق جو وجوہ حضرت مستفتی دامت برکاتہم نے پیش کی ہیں ان کی روشنی میں ہم سب اس فرقہ ضالہ ومضلہ کے متعلق کفر کے فتویٰ پر متفق ہیں۔

جو تفصیل حضرت مستفتی مدظلہم اور اکابر مفتیان کرام نے پیش کی اس پر مزید کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(فقط) احقر اظہار الاسلام عفاء اللہ عنہ' خادم دار الافتاء و مہتمم مدرسہ جامع العلوم (مہر) شہر چاٹگام بنگلہ دیش ۲۸ / ۶ / ۱۴۰۸ھ

من اجاب اصاب محمد عاصم عفاء اللہ عنہ' مدرس جامع العلوم شہر چاٹگام

قد اصاب من اجاب احقر عبد المالک قطبی عفی عنہ' مدرس مدرسہ جامع العلوم لالخان بازار شہر چاٹگام

احقر رفیق الدین عفاء اللہ عنہ' مدرس مدرسہ جامع العلوم شہر چاٹگام

قد اصاب المجیب رفیق احمد عفی عنہ' مدرس جامع العلوم لالخان بازار چاٹگام

مولانا عبید الحق صاحب سابق رئیس الاساتذہ مدرسہ عالیہ ڈھاکہ

ہمارے بزرگ محترم حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں فرقہ شیعہ اثناء عشریہ اور آیت اللہ خمینی کے خلاف اسلام جن عقائد آراء کو مستند حوالوں سے پیش کیا ہے ان کے بعد اس فرقہ کے بارے میں مزید اور تحقیقات کی ضرورت اور تردد کی گنجائش نہیں۔

بنابریں بندہ بھی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی اور دار العلوم دیوبند اور مفتی ولی حسن کی طرف سے دیئے ہوئے جوابات سے بشرح صدر پوری طرح متفق ہے کہ موجودہ ایرانی شیعہ فرقہ اثناء عشریہ خارج از اسلام ہے اس فرقہ کے ساتھ' قادیانی اور فرقہ بہائیہ کی طرح غیر مسلم کا سا معاملہ رکھنا چاہئے۔

احقر عبید الحق غفرلہ (خطیب جامع مسجد بیت المکرم ڈھاکہ) یکم رجب المرجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء

تصدیقات اساتذہ کرام جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ

محمد علی عفاء اللہ عنہ' ۔ محمد نور الامین غفرلہ' ۔ محمد عبد الرشید غفرلہ' ۔ محمد عبد القدوس' ۔ محمد عبد المتین' ۔ خلیل احمد غفرلہ'

الجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر، چٹاگانگ

یہودی لیڈر یا چیلا عبداللہ بن سبا کی بناکردہ پارٹی یا جماعت "فرقہ شیعہ" کے حالیہ رہبر روح اللہ خمینی (علیہ ماعلیہ) نے اپنی رسوائے زمانہ تصانیف میں صحابہ کرام بالخصوص حضرات شیخین (ابوبکر صدیق عمر فاروق) رضی اللہ عنہما کی شان میں وہ دلخراش گستاخیاں کیں جن سے پورے عالم اسلام کی روح تڑپ اٹھتی ہے۔ چنانچہ (۱) اپنی فارسی تصنیف "کشف الاسرار" (ص ۱۴۴) میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر قرآن کے صریح احکام کی مخالفت کا الزام لگایا ہے اس سے بڑھ کر گالی و گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے؟ (۲) اور کتاب مذکور (ص ۱۵۰) میں حضرت عمرؓ کو صاف الفاظ میں کافر اور زندیق کہا ہے (۳) نیز کتاب مذکور اور اپنی عربی تصنیف "الحکومۃ الاسلامیۃ" کے متعدد صفحات میں ایسی باتیں لکھیں جن سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت کا سراسر انکار ہوتا ہے۔

خمینی صاحب کے مذکورہ بالا عقائد کی بنا پر ان کے اور ان جیسوں کے بارے میں علمائے اسلام اور جماعت مسلمین کے دوٹوک فیصلے سنیے۔

۱)۔۔۔ علامہ محقق ابن الہمام ارقام فرماتے ہیں:

"اور اگر کوئی شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے" (فتح القدیر، صفحہ ۲۴۸، جلد ۱)

۲)۔۔۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

"رافضی اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔" (عالمگیری جلد ۲، صفحہ ۲۶۸ - ۲۶۹)

۳)۔۔۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ارقام فرماتے ہیں:

"محمد بن یوسف الفریابی سے دریافت کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی گلوچ بکے، تو انہوں نے فرمایا! کہ وہ کافر ہے۔ پوچھا گیا کہ ایسے آدمی کی نماز جنازہ پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا! "نہیں"۔ (الصارم المسلول صفحہ ۵۷۰)

۴)۔۔۔ نیز ابن تیمیہ نے مختلف اسانید سے لکھا ہے کہ:

"حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر سب و شتم کرنے والوں کو مشرک کہا اور انہیں قتل کر دینے کا حکم کیا ہے" (کتاب مذکور صفحہ ۵۸۳)

ان نقول اور تصریحات وغیرہ کی بنا پر خمینی صاحب دائرہ اسلام سے بالکل خارج اور کافر ہیں اگر انتقال کرے تو مسلمانوں کو ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہئے۔ ہمارے مخدوم حضرت علامہ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں جو عالمانہ فاضلانہ تحقیقات فرمائی ہیں وہ موبموحق اور حقیقت کے موافق و مطابق ہیں۔ وما بعد ذلک الا الضلال

کتبہ محمد جنید بابو نگری (صدر الافتاء) خادم حدیث نبوی، جامعہ بابو نگر چاٹگام ۱۰/۶/۰۸

شیعیت در حقیقت یہودیت کا دوسرا رخ ہے جو تقیہ جیسا بدنما داغ کے سہارے مسلمانوں میں گھس پڑا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت کو ضروریات دین کا منکر بنا کے کافر یہودیوں کی جماعت بھاری کر دی تو یہ ایک کافر جماعت ہے جو ضروریات دین کے ایک بڑے حصے سے منکر ہو گئی خصوصا فرقہ اثناعشریہ امامیہ جس کی سرکردگی اس وقت ایک شاطر بددین خمینی کے ہاتھ ہے جس کے کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ہاں صریح عقیدہ کفر ہے وہ انکے ہاں مذہب مسلمات میں سے ہے مسئلہ امامت کے پردے میں

انکار ختم نبوت کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ایک جانکاہ فتنہ کفر ہے وہ ان کے ہاں دینی ضروریات میں سے ہے حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سب وشتم اور لعن وطعن جو اسلام میں اہل اسلام کے لئے قطعاً موجب کفر ہے وہ ان کا مذہبی وظیفہ ہے ــــ وغیرہ وغیرہ لہٰذا ان کے کفر میں شک کی گنجائش نہیں ہے محقق علام حضرت مولانا نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلے میں جو کچھ تحقیقات تحریر فرمائی ہیں ذرہ ذرہ صحیح اور بالکل عین حق کے مطابق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں سرخرو فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

(کتبہ) محمود حسن عفاء اللہ تعالیٰ عنہ' (س)

خادم دارالافتاء بالجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم بابونگر بنگلا دیش ۸ / ۸ / ۱۴۰۸ھ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ تعجب ہے اس نام نہاد اسلامی جماعت پر جو اس فرقہ کے غالی امام خمینی کو امام المسلمین کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ــــ
ہذا ماعندی واللہ اعلم بالصواب

محمد اسحٰق غفرلہ' شیخ الحدیثین جامعہ' بابونگر

احقر محمد محب اللہ غفرلہ' مہتمم جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر
احقر محمد حبیب اللہ غفرلہ' محدث جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر
احقر محمد یونس غفرلہ' ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر
محمد عبدالباری ناظم دارالاقامہ جامعہ بابونگر

ایک زمانہ میں شیعہ اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے درمیان میں فرق سمجھا جاتا تھا لہٰذا فتاویٰ بھی امتیازی حیثیت سے دیا جاتا تھا غالباً بعد زمانہ اور بعض دوسری وجوہات سے فی الحال وہی فرقہ اثنا عشریہ امامیہ ہی فرقہ شیعہ کی حیثیت سے موجود ہے بنابریں خارج از اسلام کا فتویٰ اور حکم شیعوں پر ہی ہوگا اگر اخلاف قیاس کہیں کہیں کوئی شیعہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو تو وہ شیعہ اس فتویٰ کفر کی زد سے خارج ہی رہے گا۔

فقط ننگ اکابر، محمد عبدالرحمٰن غفرلہ' شیخ الحدیث جامعہ بابونگر

دارالعلوم معین الاسلام' ہاٹ ہزاروی' چٹاگانگ

الحمد للہ الاھلہ والصلوۃ لاھلھا' بعد الحمد والصلوۃ موجودہ دور حد درجہ ابتلاء اور آزمائش کا دور ہے فرق باطلہ کی روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ ادھر علماء حق کی جانب سے قلمی اور لسانی جہاد بھی چلتا رہا۔ یوں تو اہل قبلہ کی تکفیر میں علماء حق انتہا درجہ کی احتیاط سے کام لیتے ہیں لیکن اسکے باوجود بھی اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اہل قبلہ میں سے جو فرقہ بھی ضروریات دین کا منکر ہو وہ قطعی کافر ہے خواہ وہ اپنے اسلام اور ایمان کا کتنے ہی زور وشور سے دعویٰ کرتا رہے۔ خمینی اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کے بارے میں فاضل محترم رئیس التحریر' محافظ دین متین علامہ محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ان کی مستند کتابوں سے جس کثرت سے حوالہ پیش کئے انکے کفر ہونے میں شک نہیں ہوسکتا۔ تفصیل اگر دیکھنی ہو تو ماہنامہ بینات کراچی خصوصی اشاعت خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ اور فاضل محترم علامہ منظور نعمانی صاحب کی "ایرانی انقلاب" ضرور مطالعہ فرمائیں۔

احمد شفیع غفرلہ' خادم دارالعلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاری

ذیل میں بنگلہ دیش کے جن حضرات اہل علم کے اسمائے گرامی پیش کئے جارہے ہیں۔ انہوں نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مفتی اعظم پاکستان کے اس فتوے پر اپنے تصدیقی دستخط ثبت فرمائے تھے۔ جو الفرقان کی خصوصی اشاعت بابت ماہ دسمبر میں شائع ہوچکا ہے۔۔۔۔ ان حضرات کے اسمائے گرامی اور ان کے دستخطوں کی فوٹو کاپی مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب جامعہ اسلامیہ کراچی کے توسط سے ادارہ الفرقان کو موصول ہوئی تھی۔۔۔۔ مفتی صاحب موصوف کے شکریہ کے ساتھ ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالمنان صاحب شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ نیمی نواکھالی

حضرت مولانا فضل الحق صاحب شیخ الحدیث ورئیس الجامعۃ القرآنیہ العربیہ لالباغ ڈھاکہ

مولانا محب اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب // // //

مولانا موسیٰ صاحب // // //

حضرت مولانا عبدالمتین صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ عربیہ شیخ برچ نور سندی خلیفہ حضرت حافظ جی حضور مدظلہ،

حضرت مولانا حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ نوریہ اشرف آباد کمرنگی چر، ڈھاکہ

امیر شریعت حضرت مولانا قاری احمد اللہ صاحب اشرف آباد

مولانا محب اللہ صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا صدیق الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا ابو طاہر صاحب مصباح استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا محبوب الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا اشرف علی صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا عبدالباری صاحب خادم جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ بنگلہ دیش

حضرت مولانا عبدالمنان صاحب شیخ الحدیث استاذ جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ

مولانا عطاء اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا قاری ابوریحان صاحب // // //

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب // // //

مولانا محمد عمر صاحب دارالعلوم خادم دالعلوم گوہرڈانگا گوپال گنج

مولانا عبدالرزاق صاحب سیکرٹری جماعت خادم الاسلام بنگلہ دیش

حضرت مولانا عبدالحئی صاحب شیخ الحدیث مدرسہ نوریہ اشرف آباد کمرنگی چر، ڈھاکہ

مولانا عظیم الدین صاحب محدث مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا فاروق احمد صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا اسماعیل صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا شمس الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا بشیر احمد صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا محمد عبدالجبار صاحب معین ناظم وفاق المدارس العربیہ بنگلہ دیش

اساتذہ کرام جامعہ فرید آباد

مولانا فضل الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ

مولانا عبدالسمیع صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد روح الدین استاذ جامعہ

مولانا عبدالقدوس صاحب محدث

مولانا محمد سخاوت حسین استاذ جامعہ

اساتذہ کرام جامعہ مدنیہ اسلامیہ قاضی بازار سلہٹ

حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب، استاذ الحدیث ور ئیس الجامعہ

مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث

مولانا محمد نظام الدین صاحب، استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات

اساتذہ کرام جامعہ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلالؒ سلامت

حافظ مولانا اکبر علی رئیس الجامعہ

مولانا محب الحق مفتی جامعہ قاسم العلوم

مولانا ابو الکلام زکریا صاحب خادم دار الافتاء

مولانا محمد ناظر حسین صاحب استاذ حدیث

مولانا محمد عطاء الرحمٰن صاحب استاذ حدیث

جامعہ اسلامیہ دار العلوم مدنیہ جاترا باری ڈھاکہ

مولانا محمود حسن مہتمم جامعہ اسلامیہ جاترا باری

مولانا سراج الاسلام صاحب نائب مہتمم

مولانا ہدایتہ اللہ صاحب مدظلہ شیخ الجامعہ

مولانا صلاح الدین صاحب مدظلہ

مولانا حافظ رفیق احمد صاحب ناظم تعلیمات

مولانا عبد المجید صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد الحق صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد الحق صاحب (حقانی) استاذ جامعہ

مولانا انوار الحق صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد المنان صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد ادریس صاحب استاذ جامعہ

مولانا ضیاء الاسلام سابق مدرس لال باغ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا محمد اسحاق مہتمم مدرسہ دار العلوم موتی جھیل ڈھاکہ

مولانا محمد یعقوب استاذ مدرسہ دار العلوم موتی جھیل ڈھاکہ

مولانا محمد کلیم اللہ مہتمم مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا انوار الحق استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا محمد فیض اللہ استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا قاری منظور الٰہی صاحب استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

اساتذہ کرام جامعہ محمدیہ عربیہ محمد پورہ ڈھاکہ بنگلہ دیش-۱۲۰۷

جناب حضرت مولانا مفتی منصور الحق صاحب دامت برکاتہم

جناب حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن استاذ الحدیث

جناب حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب محدث جامعہ

جناب حضرت مولانا علی اصغر صاحب استاذ الحدیث

بنگلہ دیش کے متفرق مقامات کے علماء کرام

مولانا حبیب اللہ مصباح

مولانا محمد عبدالکریم صدر آزاد دینی دارہ، سلہٹ

مولانا محمد عبدالحق مہتمم دارالعلوم درگاہ پور سلہٹ

مولانا محمد یونس علی دارالعلوم حسینیہ ڈھاکہ

مولانا محمد عبدالشہید مدرسہ دارالسنۃ گلمو کافن

مولانا محمد شفیق الحق مہتمم جامعہ محمودیہ سلہٹ

مولانا محمد عبدالاول مہتمم جامعہ محمودیہ سلہٹ

سیف اللہ اختر، امیر حرکۃ الجہاد الاسلامی

حضرات علماء برطانیہ کا فتویٰ و تصدیقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ○

مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی ڈیوزبری

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی متقدمین ومتاخرین، نیز موجودہ دور کے ان کے امام روح اللہ خمینی کی کتابوں سے ان کے مندرجہ ذیل تین عقیدے نقل فرمائے ہیں۔

(1)—— شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما (نعوذ باللہ) کافر، منافق اور ملعون ہیں۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ حضرات شیخین کے بارے میں یہ ہے کہ ان دونوں کا مومن صادق اور جنتی ہونا قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اس لئے ان کو کافر کہنا اور مومن ومسلم نہ سمجھنا قرآن کریم کی اور ایک ایسی دینی حقیقت کی تکذیب کرنا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے قطعیت سے ثابت ہے ایسی کسی ایک بات کا بھی انکار موجب کفر ہے۔

(2)—— شیعہ اثنا عشریہ کا موجودہ قرآن کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ محرف ہے اور اس میں حضرات خلفاء ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) نے تحریف اور ردوبدل کر دیا ہے اور یہ وہ اصلی قرآن کریم نہیں ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا اصلی قرآن کریم تو امام غائب اپنے ساتھ لے کر غار میں روپوش ہوگئے ہیں جو آخری زمانہ میں اس کو لے کر باہر نکلیں گے —— (نعوذ باللہ)

تمام مسلمانوں کا قرآنی آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے؟ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں کے تحت بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کریم ہی وہ اصل کتاب اللہ ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی اور اس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہوا نہ ہی کسی حرف یا زبر زیر میں تحریف

ہوئی ہے اس لئے موجودہ قرآن کریم کے بارے میں تحریف اور تغیر و تبدل کا عقیدہ رکھنا قرآن کی تکذیب اور کفر بین ہے۔

(3)۔۔۔ شیعہ اثنا عشریہ کے بنیادی عقیدوں میں ایک عقیدہ امامت کا ہے جو ان کی کتابوں میں واضح طور پر تفصیل سے مذکور ہے۔ بلکہ عقیدہ امامت اس فرقہ کی مذہبی اساس و بنیاد ہے اس عقیدہ امامت کے بارے میں جو تفصیلات شیعوں کی مستند کتابوں میں ہیں جو استفتاء میں پیش کردی گئی ہیں ان کی بنیاد پر یہ عقیدہ بلاشبہ امت مسلمہ کے مسلّمہ عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرتا ہے جو ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا انکار بلاشبہ موجب کفر ہے۔

فرقہ اثنا عشریہ کے یہ تینوں عقیدے ان کے متقدمین و متاخرین کی کتابوں سے ثابت ہیں کتابوں کی عبارتیں استفتاء میں درج کردی گئی ہیں۔

الغرض مذکورہ بالا تینوں عقیدوں کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریہ کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں۔

واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم

احقر خادم العلماء یعقوب اسماعیل قاسمی غفرلہ (ڈیوزبری۔یو۔کے)

تصدیق و تائید فرمانے والے حضرات علماء کرام شہر باٹلی (Batley)

مولانا ابراہیم غفرلہ نوسارکا ۔۔۔ مولانا عبدالروف لاجپوری ۔۔۔ مولانا ایوب ہاشمی عفی عنہ کھولوڈیہ ۔۔۔ مولانا محمد شعیب عفی عنہ ۔۔۔ مولانا ابراہیم احمد کرولیا ۔۔۔ مولانا محمد یوسف غفرلہ دیوان ۔۔۔ مولانا عبدالحیٔ سیدات غفرلہ ۔۔۔ مولانا ہاشم ابراہیم راوت غفرلہ۔

حضرات علماء کرام شہر بولٹن (Bolton)

مولانا قاری یعقوب ابراہیم قاسمی (خطیب طیبہ مسجد بولٹن) ۔۔۔ مولانا اسماعیل حافظ علی (مدرس دارالعلوم بری) ۔۔۔ مولانا فیض علی شاہ عفی عنہ (سابق استاذ دارالعلوم دیوبند) ۔۔۔ مولانا عمر جی محمد (مدرس دارالعلوم۔بری) ۔۔۔ مولانا عبدالحق غفرلہ کمبولوی (وطنی نسبت) ۔۔۔ مولانا موسیٰ محمد کتھاروی (وطنی نسبت)۔

حضرات علماء کرام شہر پرسٹن (Preston)

مولانا اسماعیل غفرلہ بھڑکودروی (وطنی نسبت) ۔۔۔ مولانا یعقوب شیخ دیولوی غفرلہ ۔۔۔ مولانا اسماعیل کتھاروی ۔۔۔ مولانا ابراہیم اچھودی غفرلہ ۔۔۔ مولانا ابراہیم محمد پٹیل۔

حضرات علماء کرام شہر گلوسٹر (Gloucester)

مولانا محمد یوسف لولات عفی عنہ — مولانا ابراہیم یوسف قاضی غفرلہ — مولانا موسیٰ ابراہیم کھولوڈیہ عفی عنہ — مولانا اسماعیل سورتی غفرلہ — مولانا عبدالصمد کھروڈوی غفرلہ — مولانا عبدالصمد ندوی غفرلہ مولانا آدم بانسروڈ۔

حضرات علماء کرام شہر کاونٹری (Coventry)

مولانا احمد علی عفی عنہ کاونٹری — مولانا غلام رسول ہتھوڑوی غفرلہ کاونٹری — مولانا محمد اسماعیل غفرلہ کاونٹری — مولانا سلیمان بن احمد وار پچھیہ غفرلہ کاونٹری — مولانا یوسف سیدات غفرلہ دیولوی — مولانا مقصود احمد عبدالقادر غفرلہ۔

حضرات علماء کرام شہر ننی ٹن (Noneton)

نحمدہ، ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد ایرانی انقلاب، خمینی اور شیعہ اثنا عشریہ فرقہ کے متعلق قدیم اور جدید اکابرین وبزرگان دین کی تحریرات اور فتاویٰ ہم نے بغور دیکھے اور اس سے ہم اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

مولانا بندہ احمد میاں بن یوسف منگیرا (خیر گامی) غفرلہ، مولانا ایوب محمد غفرلہ،
مولانا اسماعیل محمد جوگواڑی، مولانا عباس محمد عفاء اللہ عنہ،
مولانا اسماعیل یوسف وانیا غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر بلیک برن (Blackburn)

مولانا غلام محمد راوت عفی عنہ — مولانا ہارون راوت غفرلہ — مولانا معین الدین حیدر آبادی عفی عنہ — مولانا شبیر احمد لونت غفرلہ — مولانا ولی اللہ آدم غفرلہ — مولانا عبدالصمد مولانا اسماعیل غفرلہ — مولانا محمد فاروق مفتاحی غفرلہ — مولانا یعقوب اسماعیل کاوی غفرلہ — مولانا اسماعیل احمد واڑی غفرلہ — مولانا احمد سعید بن سیدات فلاحی — مولانا محمد اسماعیل یوسف پٹیل عفی عنہ — مولانا عبدالحمید غفرلہ — مولانا عبدالجلیل قاسمی غفرلہ — مولانا علی بھائی مایت غفرلہ — مولانا غلام رسول مظاہری عفی عنہ،

حضرات علماء کرام شہر ڈیوزبری (Dewsbury)

مولانا عبدالرشید ربانی غفرلہ ناظم اعلیٰ جمعیت علماء برطانیہ ڈیوزبری (انگلینڈ) — مولانا سید عبدالاحد قادری غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر گلاسگو (Glasgow)

مندرجہ بالا شیعی عقیدے بلاشبہ موجب کفر ہیں۔

مولانا مقبول احمد غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد گلاسگو — مولانا محمد اسلم لاہوری عفی عنہ، مسجد النور گلاسگو

حضرات علماء کرام شہر لسٹر (Leicester)

مولانا محمد عبدالکریم ہارٹینگ ٹن روڈ لسٹر — مولانا احمد علی صوفی — مولانا محمد یوسف سورتی غفرلہ امام مسجد فلاح — مولانا محمد یعقوب پانڈور — مولانا غلام محمد عفاء اللہ عنہ — مولانا محمد فقیر کانگوئی — مولانا غلام محمد عالی پوری — مولانا محمد یعقوب قاری — مولانا یوسف اسماعیل عفی عنہ — مولانا عبدالغنی کاچھوی — مولانا محمد عمران غفرلہ — مولانا آدم لونت غفرلہ خطیب جامع مسجد۔

میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کے فتوے کی تائید کرتا ہوں۔ اقبال احمد الاعظمی لسٹر

(یہ مولانا اقبال احمد الاعظمی دارالافتاء ریاض کے مبعوث ہیں۔)

حضرات علماء کرام شہر بریڈ فورڈ (Bradfoed)

مذکورہ بالا تینوں عقیدے رکھنے والے یقیناً کافر ہیں۔

مولانا محمد شمیرالدین غفرلہ — مولانا عبدالغنی عفی عنہ — مولانا لطف الرحمٰن خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ — مولانا عبدالرحمٰن حسن غفرلہ — مولانا احمد پانڈور غفرلہ — مولانا اسماعیل بسم اللہ عفی عنہ — مولانا حسن محمد مشگاروی۔

حضرات علماء کرام شہر برسٹل (Bristol)

مولانا عبدالرحمٰن عفی عنہ — مولانا محمد سلیمان لاجپوری غفرلہ — مولانا الیاس عبداللہ غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر ولسال (Walsall)

مذکورہ بالا عقائد کا جو بھی معتقد ہو اور کسی بھی فرقہ سے اس کا تعلق ہو اس کے کفر میں شک وشبہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالاول غفرلہ — مولانا غلام محمد بارڈولی عفی عنہ — مولانا محمد بھولا غفرلہ — مولانا ضمیرالدین بنگلہ دیشی — مولانا محمد عثمان سورتی — مولانا عبدالحق گورا — مولانا محمد حسن پردھانوی غفرلہ صدر مرکزی جمعیت علماء برطانیہ،

فتویٰ علمائے مانچسٹر (Manchester)

اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کافر سمجھے ' قرآن مجید کو محرف سمجھے اور عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرنے والا عقیدہ امامت رکھے چاہے ہو اپنے آپ کو مسلمان کہلائے وہ شخص یقیناً کافر ہے۔

(کتبہ) حبیب الرحمٰن غفرلہ امام مدینہ مسجد مانچسٹر

فتویٰ جناب مولانا صہیب حسن صاحب (مبعوث دار الافتاء ریاض ' لندن)

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے بعد آئمہ کے معصوم ہونے کا عقیدہ اور بیشتر صحابہ کرام بشمول عشرہ مبشرہ کے حق میں مذموم ہرزہ سرائی بلکہ ارتداد کا عقیدہ رکھنا انہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

صہیب حسن (لندن) ۲۱ / رمضان ۱۴۰۸ھ

فتویٰ جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

خطیب مرکزی جامع مسجد ولور ہمپٹن (انگلینڈ)

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی ولا نبوۃ بعدہ

مجھے محقق العصر عارف باللہ ترجمان اہل السنۃ والجماعۃ حضرت اقدس مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کی تحقیق پر مکمل اعتماد ہے بنا بریں ایسے لوگوں (روافض و شیعہ) کہ جو تحریف قرآن کے قائل ہوں یا حضرات شیخین یعنی افضل البشر بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبر اور افضل الصحابہ وافقہ الامتہ بعد الصدیق حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر لعن طعن تکفیر یا تفسیق کریں اور ائمہ کرام کو معصوم عن الخطاء صاحب وحی اور تحریم و تحلیل میں مختار سمجھتے ہوں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اتنا کچھ جاننے کے بعد بھی اگر کوئی ایسے لوگوں کو مسلمان کے لایعنی و عبث تاویل وتوجیہ سے ان کی تکفیر میں تامل و توقف کرے اسے ملحد و زندیق سمجھتا ہوں نماذا بعد الحق الا الضلال۔

حضرت العلام مولانا نعمانی مدظلہم کو حق تعالیٰ شانہ پوری امت کی طرف سے اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس عظیم خدمت کو سرانجام دے کر امت مسلمہ پر حقیقت کماحقہ واضح فرما دی۔

محمد ابراہیم سیالکوٹی عفی عنہ ' (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

برطانیہ میں مقیم حضرات علمائے کرام کی اجتماعی توثیق

برطانیہ میں مقیم علماء کی ایک تنظیم حزب العلماء یو۔کے' کی دعوت پر ۲ اپریل ۱۹۸۸ء کو برطانیہ کے علماء کرام کا ایک اہم اجلاس وہاں کے ممتاز عالم دین مولانا موسیٰ کرماڑی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں علماء کی کئی نمائندہ تنظیموں کی طرف سے سو سے زیادہ علماء کرام نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں خمینی اور اثنا عشریہ کی تکفیر کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں ایک تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ حزب العلماء (یو' کے) کے سیکرٹری مولانا یعقوب مفتاحی صاحب نے مذکورہ تجویز اور ممتاز شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی کی فہرست الفرقان کے اس خصوصی شمارہ میں اشاعت کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ ذیل میں وہ تجویز بعینہٖ مولانا یعقوب مفتاحی صاحب کے شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

برطانیہ کے علماء کرام کا یہ نمائندہ اجلاس اس کی تصدیق کرتا ہے حقیقت میں اثنا عشری شیعوں کے خلاف اسلام عقائد مثلاً ختم نبوت کا انکار اور تحریف قرآن کے قائل ہونے کی وجہ سے بلاشبہ یہ لوگ کافر و مرتد ہیں۔

منجانب: ۔حزب العلماء یو۔کے' جمعیت علماء برطانیہ' مرکزی جمعیت علماء یو۔کے۔

احقر یعقوب مفتاحی' سیکرٹری حزب العلماء یو۔کے۔

21. PALMSTREET. BLACKBURN (LANG'S) U.K.

اجلاس میں شریک ہونے والے علماء کرام کے اسماء گرامی

حضرت مولانا اسماعیل کتھاروی صدر حزب العلماء
حضرت مولانا عبدالرشید ربانی سیکرٹری جمعیت علماء
حضرت مولانا محمد حسن صدر مرکزی جمعیت علماء
حضرت مولانا لطف الرحمن نائب صدر مرکزی جمعیت علماء
حضرت مولانا عبداللہ خزانچی حزب العلماء
حضرت مولانا موسیٰ کرماڑی سرپرست حزب العلماء
حضرت مولانا قاری سلیمان خطیب مسجد انیس الاسلام
حضرت مولانا اسماعیل اکوبت خطیب مسجد قوۃ الاسلام
حضرت مولانا مفتی عبدالصمد مدرس دارالعلوم بری
حضرت مولانا قاری نور محمد خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ
حضرت مولانا یعقوب خطیب طیبہ مسجد

حضرت مولانا یعقوب مفتاحی سیکرٹری حزب العلماء
حضرت مولانا احمد پاندور صدر جمعیت علماء
حضرت مولانا فضل حق نائب سیکرٹری مرکزی جمعیت علماء
حضرت مولانا فتح محمد لہر' خزانچی جمعیت علماء
حضرت مولانا ولی اللہ ناظم نشرواشاعت حزب العلماء
حضرت مولانا اسماعیل حاجی ناظم شرعی پنچایت حزب العلماء
حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا قاری حنیف خطیب مسجد توحید الاسلام
حضرت مولانا قاری اسماعیل مدرس دارالعلوم بری
حضرت مولانا ابراہیم خطیب مسجد میرسٹن
حضرت مولانا یعقوب خطیب زکریا مسجد

حضرت مولانا ولی اللہ خطیب مکی مسجد
حضرت مولانا عبدالرزاق خطیب جامع مسجد برنلی
حضرت مولانا عبیدالرحمٰن کیمل پوری خطیب مسجد
حضرت مولانا محمد ازہر شیفیلڈ
حضرت مولانا یعقوب آچھودی صدر مدرس
حضرت مولانا اسماعیل بھوتا خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا عثمان خلیفہ صاحب
حضرت مولانا محمد اقبال صاحب
حضرت مولانا قاری عبدالجلیل منی پور خطیب مسجد
حضرت مولانا احمد علی مانیک پوری خطیب جامع مسجد
حضرت مولانا حافظ ابراہیم صوفی
حضرت مولانا یعقوب بخش صاحب
حضرت مولانا یوسف کرماڈی صاحب
حضرت مولانا ہاشم یعقوب صاحب
حضرت مولانا ولی اللہ آدم صاحب
مولانا امداد اللہ قاسمی
مولانا محمد خورشید
حاجی محمد یٰسین گل
حضرت مولانا یعقوب متادار صاحب
حضرت مولانا عبداللہ احمد صاحب
حضرت مولانا یعقوب آدم صاحب
حضرت مولانا منصور احمد صاحب
حضرت مولانا محمد کوٹھی خطیب مسجد لنکاسٹر
حضرت مولانا محمد موسیٰ بری
حضرت مولانا یوسف صاحب
حضرت مولانا عبدالحق ڈیسائی پرسٹن

حضرت مولانا سلمان خطیب مسجد ہنر لنگٹن
حضرت مولانا فاروق خطیب مسجد برمنگھم
حضرت مولانا محمد اسلم زاہد خطیب مسجد
حضرت مولانا حافظ احمد خطیب مسجد
حضرت مولانا عبدالرشید کاوی خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا موسیٰ علی نائب مہتمم بچوں کا گھر آمود
حضرت مولانا محبوب کرماڈی خطیب مسجد چورلی
حضرت مولانا محمد نعیم صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا احمد سیدات صاحب
حضرت مولانا صالح سیدات صاحب
حضرت مولانا یعقوب من من صاحب
حضرت مولانا یعقوب قلموی صاحب
حضرت مولانا عمر منوری صاحب
حضرت مولانا داوٗد مفتاحی صاحب
حضرت مولانا قاری عبدالرشید ٹیلر صاحب
مولانا امداد الحسن نعمانی
مولانا فاروق احمد صدام مسجد
قاری محمد طیب عباسی لندن
حضرت مولانا داوٗد کتھاروی صاحب
حضرت مولانا حسن صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا محمد امین صاحب خطیب مسجد لیڈز
حضرت ابراہیم کھیمی صاحب
حضرت مولانا محمد ابراہیم خطیب مسجد لنکاسٹر
حضرت مولانا فضل الحق خطیب مسجد مانچسٹر
حضرت مولانا اسماعیل صاحب دولور ہمٹن
حضرت مولانا فاروق ڈیسائی پرسٹن

حضرت مولانا فاروق ڈیسائی بولٹن
حضرت عبدالحمید صالح صاحب
حضرت مولانا مفتی عنایت مقاجی بلیک برن
حضرت مولانا علی محمد صاحب برمنگھم
حضرت مولانا رفیع الدین صاحب
حضرت مولانا موسیٰ کنتھاروی صاحب
حضرت مولانا بلال صاحب لندن
حضرت مولانا یوسف باری والا
حضرت مولانا زبیر احمد صاحب
حضرت مولانا اکرم صاحب
حضرت مولانا عبدالاحد صاحب
حضرت مولانا ابراہیم جوگواری صاحب
حضرت مولانا ابراہیم بھیات صاحب برمنگھم
حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب

خضرت مولانا داؤد لسباڈابولٹن
حضرت مولانا قاری عبدالغفور صاحب
حضرت مولانا حافظ ہاشم صاحب
حضرت مولانا ایوب کھڑودوی صاحب
حضرت مولانا یعقوب ہرتیج صاحب
حضرت مولانا رفیق احمد لسٹر
حضرت مولانا شیر صاحب لنڈن
حضرت مولانا عثمان سلیمان صاحب
حضرت مولانا مسعود احمد صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا سمیرالدین بماری
حضرت مولانا ابراہیم بوبات صاحب
حضرت مولانا یوسف جھنگاریا صاحب
حضرت مولانا قاری آدم کنتھاروی صاحب
حضرت مولانا اسد اللہ طارق

ہندوستان کے بعض دینی اداروں و علماء کرام کے

وہ جوابات جو بعد میں موصول ہوئے

جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی بھوپال:

مع تصدیقات اساتذہ جامعہ و دیگر علماء بھوپال

شہر بھوپال کے ہم خادمان علم دین خصوصاً جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی کے اساتذہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کے اس سوال پر جو شیعی فرقہ اثنا عشریہ کے متعلق ہے جس کا جواب حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی امیر شریعت ہند نے دیا ہے حرف

یہ حرف تائید کرتے ہیں اور ان حضرات کی جرأت وہمت کی داد دیتے ہیں جنہوں نے ہمت اور عزیمت کے ساتھ یہ فیصلہ دیا ہے اور ان اسلام دشمنوں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ جن سے ہمیشہ اسلام کو نقصان پہنچا ہے اور اب یہ فرقہ باطلہ کلمہ حق اریدبہ الباطل کے ساتھ میدان میں آکر حرمین شریفین کو میدان جنگ بنا رہا ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے من دخلہ کان امنا وہاں حامین خمینی اللہ اکبر خمینی رہبر کا نعرہ لگا کر بجائے عبادت اور حج کے شور کرتے ہیں اور نعرہ بازی کرتے ہیں جو غیر مسلموں (مشرکین) کے لئے قرآن نے کہا ہے وما کان صلاتھم عند البیت الا مکاء وتصدیۃ یہ مشرکین کی عبادت کے طریقہ کی تائید کرتے ہیں۔ خدا نے تو مسلمانوں کو خاموش رہ کر اور عجز وانکساری کے ساتھ عبادت کا حکم دیا۔ کما قال تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخیفۃ اسلامی طریقہ کو چھوڑ کر مشرکین کے طریقہ کو اختیار کرتے ہیں بلاشک یہ اسلام کے خارج ہیں ایسے لوگوں کو حج اور مسجد نبوی کی زیارت سے روکا جائے اللھم حفظنا من شرورتھم۔ واللہ علم بالصواب

المجیب . محمد عبدالرزاق عفی عنہ، مفتی اعظم وامیر شریعت مدھیہ پردیش وناظم جامعہ اسلامیہ عربیہ بھوپال

سید عابد وجدی قاضی دارلقضاء بھوپال — عبداللطیف نائب قاضی دارالقضاء بھوپال

احمد سعید مجددی غفرلہ، خانقاہ مجددیہ بھوپال — محمد علی غفرلہ نائب مفتی بھوپال واستاذ حدیث وفقہ

دارالعلوم تاج المساجد بھوپال

الجواب صحیح — محمد ابراہیم (نائب صدر المدرسین جامعہ اسلامیہ عربیہ)

الجواب صحیح — محمد الیاس قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — حضرت مولانا محمد مہدی حسن مدرس جامعہ

الجواب صحیح — عبدالباسط مفتاحی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — رشید الدین قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — ابوالکلام قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد مصطفیٰ ہاشمی القاسمی مفتی جامعہ

الجواب صحیح — (نام نہیں پڑھا جاسکا) نائب ناظم جامعہ

الجواب صحیح والمجیب صحیح — سید محمد فاضل

الجواب صحیح — قاسمی مدرس جامعہ وامام وخطیب جامع مسجد بھوپال

الجواب صحیح — محمد اسحاق قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — عبدالحفیظ جامعہ مدرس جامعہ

الجواب صحیح — فضل الرحمٰن قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — رحیم اللہ قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — شمس الدین آفریدی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد ایوب مظاہری مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد نعمان ندوی استاذ حدیث دارالعلوم تاج المساجد ورکن شوریٰ دارالعلوندوۃ العلماء لکھنؤ

الجواب صحیح — محمد شرافت علی ندوی استاذ // // // //

الجواب صحیح — ڈاکٹر حمید اللہ ندوی // // // //

الجواب صحیح — محمد اسحاق خان، قاضی محکمہ شرعیہ سابیہ شاہجہاں پور، ایم۔پی

الجواب صحیح — عبدالوحید قاسمی غفرلہ

دارالعلوم اسلامیہ ماٹلی والا بھروچ گجرات

باسمہ الکریم

حامداً ومصلیاً :- فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں الفرقان کی خصوصی اشاعت (شمارہ ۱۰ / ۱۲ / اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۷ء) میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کا استفتاء اور محدث کبیر محقق عصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کا مدلل و مفصل جواب ازاول تاآخر ہم لوگوں نے بغور پڑھا اور ہندوپاک کے مفتیان کرام اور علماء امت کی تائیدات وتصدیقات بھی پڑھیں۔

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم اور دیگر مفتیان کرام اور علماء امت نے اپنے اپنے جوابات میں قرآن واحادیث اور اجماع امت سے اس فرقہ باطلہ کے متعلق جو فیصلے صادر فرمائے ہیں ہم سب اس کی مکمل تائید وتصدیق کرتے ہیں اور اس فرقہ کو اس کے عقائد کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سعید احمد دیولوی خادم دارالافتاء بدارالعلوم ماٹلی والا بھروچ (۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ)

الجواب صحیح ـــ یعقوب احمد دستوی عفی عنہ، مہتمم دارالعلوم ماٹلی والا بھروچ

فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کو میں ان کے کفریہ عقائد کی بناپر کافر سمجھتا ہوں اور ان کی تکفیر کو اپنے لئے باعث اجر سمجھتا ہوں۔

محمد ابوالحسن علی غفرلہ (شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ عید گاہ روڈ بھروچ گجرات)، ـــ عبدالحنان استاذ حدیث، ـــ علی حق آدم دستوی استاذ حدیث، ـــ اقبال ٹنکاروی استاذ فقہ عربی محمد صالح عفی عنہ استاذ ادب دارالعلوم، ـــ نذیر احمد دیولوی غفرلہ استاذ تفسیر، ـــ یعقوب عبداللہ کرماڈی غفرلہ استاذ عربی، ـــ رشید احمد غفرلہ استاذ عربی ادب ابراہیم خانپوری استاذ عربی۔

تصدیق جناب مولانا منہاج الحق قاسمی وحضرات اساتذہ جامعہ حیات العلوم مراد آباد

حامداً ومصلیاً ومسلماً، اما بعد

شیعی مذہب اور اثنا عشری دین جو درحقیقت اب تک "عقیدہ کتمان" کے غلیظ پردوں میں چھپ کر یہودی طور طریقوں اور منافقانہ خصائل کے باوجود اسلام کا لباس زیب تن کرکے خود اسلام کی بیخ کنی کے لئے خفیہ اور یہودیانہ سازشوں میں مشغول رہا ہے۔ ـــ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق کماحقہ اجر جزیل عطا فرمائے حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم کو جنہوں نے امت کے مرحومین میں اصحاب دعوت وعزیمت کے اسوہ حسنہ کو اختیار فرماکر شیعیت سے متعلق کتاب "ایرانی انقلاب" امام خمینی اور شیعیت تصنیف فرمائی نیز خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں نہایت جامع اور مفصل استفتاء مرتب فرماکر اصل شیعوں کے "عقیدہ کتمان) کے غلیظ پردوں کو چاک کردیا ہے۔ اور مزید برآں جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے تحقیقی وتفصیلی جواب استفتاء اور دیگر علماء کرام کے تفصیلی اور تصدیقی جوابات سے

اب یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں اور واضح ہو گئی ہے کہ بلا شک وشبہ اثنا عشریہ عقائد کے ماننے والے کافر و مرتد ہیں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم (کتبہ) بندہ معراج الحق قاسمی سنبھلی عفاء اللہ عنہ'

احقر بھی تحریر بالا سے اتفاق کرتا ہے۔

احقر۔الطاف الرحمٰن خادم دارالافتا جامعہ حیات العلوم　　　احقر۔محمد شفیع غفرلہ مدرس جامعہ حیات العلوم مراد آباد

احقر بھی تحریر مندرجہ بالا کی توثیق کرتا ہے۔ بندہ محمد م زکوۃ قلزم حیاتی نقشبندی حیات العلوم

دارالعلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

حامدًا ومصليا ومسلما اما بعد حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نعمانی کے مبسوط ومفصل استفتاء اور محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی اور مفتی اعظم حضرت مولانا محمود حسن صاحب گنگوہی کے مبرہن وبصیرت افروز اور حق وحقیقت مبنی جوابات اور دیگر علماء کرام ومفتیان عظام کی تائیدات کا بغور مطالعہ کیا شیعوں کے فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد خبیثہ سے پوری واقفیت اور قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں ہم ان سب فتاویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

نسیم احمد غازی مظاہری صدر مدرس دارالعلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

الجواب صحیح ــ محمد علم قاسمی غفرلہ، مہتمم جامع الہدیٰ مراد آباد　　　الجواب صحیح ــ محمد عبدالرحمٰن، نقشبندی، مجددی۔

الجواب صحیح ــ عبدالروف قاسمی مفتی دارالعلوم جامع الہدیٰ　　　الجواب صحیح ــ محمد وسیم استاذ دارالعلوم جامع الہدیٰ

الجواب صحیح ــ محمد خالد استاذ دارالعلوم جامع الہدیٰ

مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور سہارنپور

فرقہ اثناء عشریہ تحریف قرآن کا قائل ہے باستثناء چند تمام صحابہ کرام خصوصا حضرات شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر اور مرتد مانتا ہے بارہ حضرات کو امام معصوم مانتا ہے۔ اور امام معصومین کا درجہ ان کے یہاں نبی سے بڑھ کر ہے۔

اس لئے اسلاف واکابرامت نے ہمیشہ اس فرقے کی تکفیر کی ہے امام دارالحرہ سیدنا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے آیت لیغیظ بهم الكفار سے اس فرقے کی تکفیر کو قول مستنبط کیا ہے (كما في التفسير لابن كثير) وغیرہ۔ بندہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی کے جواب کی حرف بحرف تائید کرتا ہے اور اثناء عشری شیعہ کو کافر قرار دیتا ہے۔

فقط احقر عبدالعزیز (مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور، ضلع سہارنپور)

الجواب صحیح ــــــ

محمد عباس مظاہری خادم، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور　　　ظہور احمد مظاہری غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد طاہر مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد غانم عبدالاحد مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
سید مہدی حسن غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
ریاض احمد مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد احمد غفرلہ مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد ایوب قاسمی مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
سید عبدالرحیم مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

اہلسنت والجماعت علماء بریلی کے تاریخ ساز فتاویٰ

جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

❖ ـــــ غوث وقت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ
❖ ـــــ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
❖ ـــــ حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ
❖ ـــــ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کا فتویٰ
❖ ـــــ دارالعلوم غوثیہ لاہور کا فتویٰ
❖ ـــــ جامعہ نظامیہ رضویہ کا فتویٰ

شیعوں کے بارے میں غوث وقت
سید پیر مہر علی شاہ صاحب رح گولڑہ شریف کا فتویٰ

حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ؒ نے فرمایا۔

”جس شخص یا فرقہ میں یہ (شیعوں والے) اوصاف ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص یا گمراہ فرقہ سے حسب اقتضائے الحب للہ والبغض للہ خلط ملط ہونا اور رسم و راہ رکھنا منع ہے "شیخین" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برا

کہنے والا "جمہور المسلمین" کے نزدیک کافر ہے ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔

(آفتاب ہدایت صفحہ ۱۰۵، ناشر مدنی مسجد، چکوال)

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا اہم فتویٰ

بالجملہ ان رافضیوں، تبرائیوں (شیعوں) کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے، ان کے ساتھ مناکحت (نکاح) نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہرالٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں سے ہو، جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی، اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔

رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا ترکہ بھی نہیں پاسکتا، سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام ہے۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے مسلمان بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ، اتم

کتبہ عبدہ المذنب: احمد رضا بریلوی (رد الرفضہ، صفحہ ۲۳، ناشر: مرکزی مجلس رضا، پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶۔ لاہور)

اعلیٰ حضرتؒ کی تصانیف رد شیعیت میں

اعلیٰ حضرت نے رد شیعیت میں "رد الرفضہ" کے علاوہ متعدد رسائل لکھے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1)......... الادلة الطاعنة (روافض کی اذان میں کلمہ خلیفہ بلافصل کا شدید رد)

2)......... اعالی الافادہ فی تعزیة الهند و بیان الشهادة (۱۳۲۱ھ) (تعزیہ داری اور شہادت نامہ کا حکم)

3)......... جزاء اللہ عدوہ بابابہ ختم النبوة (۱۳۱۷ھ) (مرزائیوں کی طرح روافض کا بھی رد)

4)......... اللمعة الشمعه، شیعة الشفعه (۱۳۱۲ھ) (تفضیل و تفسیق سے متعلق سات سوالوں کا جواب)

5)......... شرح المطالب فی مبحث ابی طالب، (۱۳۱۶ھ) (ایک سو کتب تفسیر و عقائد وغیرہا سے ایمان نہ لانا ثابت کیا)

ان کے علاوہ رسائل اور قصائد جو سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھے ہیں وہ شیعہ و روافض کی تردید ہیں۔

حضرات خواجہ قمرالدین سیالوی ؒ کا فرمان (بحوالہ مذہب شیعہ مع ضمیمہ)

حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی ؒ کا یہ فرمان بہت ہی مشہور ہے کہ "اگر اوپر بہتے ہوئے پانی سے سور پانی پی لے تو اس سے پینا جائز ہے اور اگر شیعہ وہاں سے پانی پی لے تو پینا جائز نہیں کیونکہ وہ نجس اور دشمن صحابہ ؓ ہیں۔"

سیال شریف کا تازہ فتویٰ

شیعیت اسلام کے خلاف بدترین سازش ہے اور یہود و مجوس وغیرہ کی اسلام سے بدلہ لینے کی مذموم کوشش جس کو صرف اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ درحقیقت یہودی اور مجوسی نظریات اور اعمال و اخلاق کا ایک چربہ ہے اور معجون مرکب، اسے اسلام، قرآن و اہل بیت سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہل اسلام اور عالم اسلام کو اس مذموم اور ناپاک سازش اور فریب کاری سے محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی، خادم دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف، ۲ صفر ۱۴۰۹ھ)

دارالعلوم حزب الاحناف لاہور پاکستان کا فتویٰ

الجواب: جس فرقہ کے لوگوں کے یہ عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر ؓ اور حضرت عثمان ؓ کو منافق مانے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھے اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے۔ اس کو جائز سمجھے۔ ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے۔ ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(احقر العباد مولوی محمد رمضان، مفتی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور)

دارالعلوم غوثیہ لاہور کا فتویٰ

الجواب: جن لوگوں کے ایسے عقائد ہیں جیسے استفتاء میں لکھے گئے ہیں وہ بلاشک وشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ ان کا غیر مسلم قرار پانا ان کے زندیق و ملحد ہونے کی صورت میں ہوگا۔ ملحد و زندیق وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین کا نام لیں لیکن ضروریات دین کے منکر ہوں جیسے مرزائی قادیانی اور دوسرے بددین جو اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ یا شریعت مطہرہ پر ایمان بھی ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی شان میں کھلی تنقیص بھی کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ درحقیقت اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ علمائے دین کے ذریعے حکومت ان پر حق واضح کرے تاکہ حجت تمام ہو اگر باز آجائیں تو انہی کا فائدہ، ورنہ ان کا خاتمہ کرنا بھی حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ اقلیت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔"

(فقط) مفتی غلام سرور قادری (ممبر مرکزی زکوٰۃ کونسل اسلام آباد، دارالعلوم غوثیہ، لاہور

جامعہ نظامیہ رضویہ کا فتویٰ (الجواب ھو الموفق للصواب)

جو شخص یا گروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عفت و عصمت میں طعن کرتا ہے وہ سورہ نور کی آیات کا منکر ہے جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت بیان کی گئی ہے اور قرآن کا منکر کافر ہے اور جو شخص موجودہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ: "انا نحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون" کا منکر ہوتا ہے اور معصوم صرف انبیاء اور ملائکہ ہیں اور خلافت اسی طرح حق ہے جس ترتیب پر خلفاء اربعہ کی خلافت ہوئی ہے اور خلفاء اربعہ میں فضیلت بھی اسی ترتیب پر ہے۔ عقائد نسفی میں ہے:

وافضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی المرتضی وخلافتھم علی ھذا الترتیب ایضاً رضی اللہ تعالی عنھم۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو غاصب کہنا غلط اور گمراہی ہے کیونکہ انہوں نے خلافت خود حاصل نہیں کی بلکہ ان کو مہاجرین اور انصار نے متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا تھا۔ حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت سرعام کی تھی۔ صحابہؓ کو برا کہنا اور گمراہ قرار دینے والا خود کو لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال رسول اللہ ﷺ اذارائیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم۔

مسلم و بخاری کی متفقہ علیہ روایت ہے:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال، قال النبی ﷺ لاتسبوا اصحابی فلوان احدکم انفق مثل احد ذھبا مابلغ مدا احدھم ولا نصیفہ یا نصفہ

پس استفتاء میں مذکورہ غلط اور گمراہ کن نظریات رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ ایسے شخص یا گروہ سے مسلمانوں کو تعلق رکھنا، ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے بحکم قرآن

"فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین"

"مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرے سے خارج کردیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔"

فقط، واللہ اعلم بالصواب

عبدالطیف مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

(ماخوذ: "تبیان البیان" مرتبہ قاضی عبدالرزاق، خطیب مرکزی جامع مسجد گلگت)

شیعہ سے امت مسلمہ کا

اصل اختلاف کن باتوں پر ہے

سپاہ صحابہ کے تمام کارکنوں اور عام مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف مروجہ مسائل پر نہیں، تعزیہ، متعہ، تقیہ، تکفیر صحابہ وغیرہ اختلاف کی اصل اساس نہیں بلکہ شیعہ سے امت مسلمہ کا اختلاف مسئلہ امامت پر ہے اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو نظریہ خلافت کو فروغ دینا چاہئے شیعہ کتب سے ثابت ہے کہ نبوت کے بعد اسلام میں نظریہ امامت کو فروغ دیا گیا ہے اس سے آگے بڑھ کر یہ کہ امامت کا رتبہ بھی نبوت سے آگے مانا گیا ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت حسب ذیل ہے۔

"رتبہ امامت برتر از نبوت است" (اصول کافی جلد ۱)

جبکہ دنیا بھر کا مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اسلام نے نبوت کے بعد امامت کی بجائے خلافت کو فروغ دیا ظاہر ہے کہ امامت کا معنی آگے ہونا اور خلافت کا مفہوم پیچھے ہونا ہے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن وحدیث کے واضح ارشادات کے مطابق اسلام نے صحابہ کرامؓ کے ذریعے نبوت کے بعد خلافت کو فروغ دیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم في الارض

وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے عمل کئے کہ ضروری بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

شیعہ کے عقیدہ امامت کا تصور یہ ہے کہ امامت ایک ایسا منصب ہے جو نبوت کی طرح عطیہ الٰہی ہے امام کا انتخاب براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ امام انبیاء کی طرح معصوم عن الخطاء مفترض الطاعہ اور مامور من اللہ ہوتا ہے جبکہ مسلمانوں کے نزدیک یہ تمام صفات صرف انبیاء کا خاصہ ہیں امامت کا یہ مفہوم قرآن وحدیث اور دنیائے عرب کی کسی لغت میں پایا نہیں جاتا امامت کے اسی من گھڑت عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ نے کتنی ٹھوکریں کھائی ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس بے بنیاد نظریہ کو سہارا دینے کے لئے عقیدہ بدا گھڑا گیا پھر جب سوال ہوا کہ اسلام میں امامت اگر اتنا اہم منصب تھا تو قرآن عظیم میں کہیں بھی اس کا ذکر کیوں نہ کیا گیا چنانچہ اسی سوال کا جواب نہ

پاکر عقیدہ تحریف قرآن ایجاد ہوا کہ یہ کتاب خود نامکمل ہے اگر یہ خدا کا اصلی اور مکمل قرآن ہوتا تو اس میں بارہ اماموں کا بھی ذکر ہوتا، اصلی قرآن غار میں امام مہدی کے پاس ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت سے ظاہر ہے؟

اسی خود ساختہ عقیدہ امامت کے اثبات کے لئے اسلام کی ساری تصویر تبدیل کردی گئی جب یہ سوال ہوا کہ عقیدہ امامت اگر واقعی اتنا اہم تھا تو صحابہ کرامؓ خلفاء راشدین کی پوری جماعت اگر دس لاکھ احادیث رسول آپؐ سے روایت کی جاسکتی ہیں تو امامت کے بارے میں کوئی لفظ ان سے منقول نہیں اس پر کہا گیا کہ چار صحابہ کرامؓ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرامؓ تو مرتد ہوگئے تھے۔ جیسا کہ اصول کافی کی عبارات اس پر شاہد ہیں؟

گویا کہ امامت کے اثبات کے لئے شیعہ اور ان کے اساطین کو کتنے پاپڑ بیلنے پڑے ہیں یہ ایک الگ کہانی ہے۔

اندریں صورت یہ بات واضح ہوگئی کہ شیعہ کا عقیدہ امامت اس کے مذہب کی اساس ہے ۱۲ اماموں کا تصور اور اثنا عشری فرقہ اسی عقیدہ امامت کے تصور سے عبارت ہے شیعہ مذہب کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی کی گئی ہے کہ یہ عقیدہ شیعہ سے مسلمانوں کے اختلاف کی بنیاد ہے آپ حیران ہوں گے کہ قرآن و حدیث کے پورے ذخیرے میں کوئی صحیح روایت اس عقیدہ کی تائید نہیں کرتی۔

شیعہ کے عقائد کی تمام جزئیات امامت کے اسی عقیدہ کے گرد گھوم رہی ہیں۔ سپاہ صحابہ کے کارکن پر لازم ہے کہ وہ جس دشمن کے خلاف برسرپیکار ہے اس سے اصل اختلاف کو اچھی طرح سمجھ کر آگے بڑھے صرف چند عبارتوں ہی پر اختلاف کو آخری شکل نہ دے بلکہ اسے جاننا چاہئے کہ تقیہ، متعہ، تعزیہ کے مسائل اصل میں امامت کے جعلی عقیدہ کے فروغ کے لئے گھڑے گئے ہیں۔ شیعہ کا عقیدہ امامت مسلمانوں سے الگ ایک من گھڑت اور دیو مالائی کہانی کا ثمرہ ہے۔ جس کا قرآن و حدیث میں کوئی تصور نہیں۔

بعض روایات کا غلط مفہوم بیان کرنے اور قرآنی آیات کی غلط اور بے بنیاد تشریحات سے عقائد کی عمارت کھڑی نہیں کی جاسکتی۔

ہمارے کارکنوں پر لازم ہے کہ عقیدہ خلافت کو فروغ دیکر اسلام کی اس سچی تصویر کو عام کریں، یہی وجہ ہے کہ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ نے خلافت راشدہ کے بارے میں فرمایا

"خلافت راشدہ ہی اصل دین ہے"

چند شبہات اور ان کے جوابات

جب سے سپاہ صحابہ نے شیعہ کے کفریہ عقائد کے باعث علی الاعلان شیعہ کے کفر کو واضح کرنا شروع کیا اور صدیوں سے اس کفر پر پڑی ہوئی تقیہ کی سیاہ چادر کو تار تار کیا تو دفعتہً دنیا بھر کے کئی دانشوروں، علماء اور اسلامی سکالروں کی طرف سے اسے نہایت تعجب اور حیرت کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔

دنیا بھر کے ایشیائی، افریقی اور یورپیئن مسلمانوں کا ایک گروہ جو شیعہ کے عقائد سے یکسر نا آشنا ہے۔ انہوں نے سپاہ صحابہ کے نصب العین کو تشدد اور انتہاپسندی سے تعبیر کیا۔ پاکستان کی حد تک تو جملہ اسلامی زعماء کے سامنے کافی حد تک شیعہ کے عقائد آشکار ہو چکے ہیں۔ لیکن دنیا کے دوسرے ملکوں میں پاکستانی تارکین وطن کے علاوہ وہاں کے مقامی مسلمانوں کو شیعہ عقائد سے متعارف کرانا از حد ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب تاریخی دستاویز جس کی سرخیوں کا ترجمہ تین زبانوں میں شائع کیا جارہا ہے اور شیعہ کی اصلی کتابوں کے عکسی صفحات کو من و عن طباعت کے زیور سے آراستہ کیا جارہا ہے۔ مجھے امید ہے اس کی اشاعت سے لاعلمی کا یہ غبار چھٹ جائے گا۔

تاہم مختلف حلقوں کی طرف سے ایک سوال کیا جاتا ہے۔ کہ شیعہ 1400 سو سال سے ایک اسلامی فرقہ کے طور پر معروف ہے ان کے کفر کا مطالبہ پہلے کیوں نہیں کیا گیا۔ تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ شیعہ دنیا کا ایسا مذہب ہے جس میں تقیہ (جھوٹ) جیسا ہتھکنڈہ پورے مذہب کو چھپانے اور اپنے عقائد کو پوشیدہ رکھ کر خود کو اسلامی برادری میں شامل رکھنے میں بہت معاون رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کفریہ عقائد رکھنے کے باوجود شیعہ ہر دور میں مسلمان حکمرانوں، مسلمان لیڈروں، مسلمان مصنفین، مسلمان اہل قلم اور مسلمان علماء میں شامل رہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت امام مالکؒ سے لیکر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ تک ہر دور میں جس عالم اور اسلامی شخصیت سے اس کا مقابلہ ہوا یا کسی بھی دور کے اسلامی مفکر سے شیعہ کا واسطہ پڑا اس عالم اور شیخ نے شیعہ کو کافر قرار دیا۔

حضرت امام مالکؒ، حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام ابن تیمیہؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ دھلویؒ کی تصریحات اسی مقدمہ کتاب میں موجود ہیں۔ اب جبکہ اثنا عشری کے پیشوا جناب خمینی نے تقیہ سے منہ باہر نکال کر اپنے مذہب کا کھلم کھلا اظہار کرنا شروع کیا تو کفر کی سڑاند سے سارے عالم میں تعفن پھیل گیا۔ اس لئے یہ بات جان لینی چاہئے کہ شیعہ کبھی بھی مسلمان نہیں رہا۔ تقیہ کے بل بوتے پر اگر شیعہ نے کسی سوسائٹی، ماحول، علاقہ، شہر یا ملک کو فریب دیا تو اس سے اس کے کفریہ عقائد کو اسلامی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اس شبہ کے جواب کو ہم شیخ الاسلام امام ابن تیمہؒ کی اس تصریح پر ختم کرتے ہیں۔

"روافض ہمیشہ یہود و نصاریٰ' تاتاری اور مشرکین کے ساتھ رہے ہیں۔ تاتاری کفار کے اسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ شیعہ کا دخل تھا۔ شام میں عیسائیوں کی انہوں نے پوری پوری مدد کی یہاں تک کہ مسلمانوں کے بچوں کو ان کے ہاتھوں غلاموں کی طرح فروخت کردیا تھا۔ عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں بھی ان کا بڑا حصہ تھا۔ ــــــــ ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافروں اور منافقوں کے زمرہ میں ان کی شمولیت لازم ہے۔ جو شخص بھی ان حالات کا مشاہدہ اور ان کے عقائد کا مطالعہ کرچکا ہے۔ وہ انہیں مسلمانوں سے بالکل الگ سمجھتا ہے۔ .... ان کی تمام تر کوشش یہی رہی ہیں کہ اسلام کو منہدم کرکے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے ــــــــ اور اسلام کے ساتھ ان کے معاملہ کی تاریخ بالکل سیاہ ہے۔" (منہاج السنہ صفحہ ۱۱۰ ج ۴)

دوسرا شبہ: دوسرا شبہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اسلامی عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے حالانکہ شیعہ بھی خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے ہیں اور اسی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔

وضاحت: اہل قبلہ کی اصطلاح استعمال کرنے والے متکلمین و فقہاء کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ تو ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کرتے ہیں۔ (احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 70)

اہل قبلہ کے اس اصطلاحی مفہوم کی رو سے شیعہ کا کفر واضح ہے اور اگر اہل قبلہ کے معنی "بیت اللہ" کو قبلہ ماننے والے لئے جائیں تو پھر نہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ بھی کعبہ شریف ہی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہی اور نہ ہی ابوجہل' ابولہب' امیہ بن خلف وغیرہ مخالفین اسلام کو کافر کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ سب خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے تھے اور اسی کا طواف کرتے تھے۔ حالانکہ ایمان اور عقل سلیم رکھنے والا کوئی شخص بھی ان کے کفر کا انکار نہیں کرسکتا۔

شیعہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اسلام کی نسبت پسند کرنے والوں کو اس نسبت سے خارج کرنا ایک غیر مناسب فعل ہے جبکہ اسلام ایسا دین ہے جو تنگیٔ دائرہ کی بجائے وسعت حلقہ کا تقاضا رکھتا ہے۔

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کا دعویٰ نہ رکھنے والے کافروں سے پہلے اسلام کا دعویٰ رکھنے کے باوجود ختم نبوت اور زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا اور اپنے اس عمل سے قیامت تک کے لئے راہنمائی فرمادی کہ جو شخص دین کی بنیادی حقیقتوں میں سے کسی حقیقت کا انکار کرے وہ دعویٰ اسلام کے باوجود کافر مرتد اور واجب القتل ہے۔ چنانچہ ان کے عقیدے سے آگاہ

ہوتے ہی ہمارا فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کے کفر و ارتداد کو بے نقاب کرنے کے لئے کوشاں ہو جانا چاہئے اب جبکہ شیعوں کے عقائد منظر عام پر آچکے ہیں ان سے آگاہ ہونے والے ہر مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کے کفر وارتداد کے اعلان و اظہار میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے تاکہ مسلمان ان کے دجل و فریب سے بچ جائیں کیونکہ بقول مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ ' العالی

"شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لئے کہ یہ بطور تقیہ مسلمانوں میں گھس کر ان کی دنیاوی و آخرت دونوں برباد کرنے کی تگ و دو میں ہر وقت مصروف کار رہتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں"۔ (بینات صفحہ 165)

چوتھا شبہ: کہا جاتا ہے کہ شیعہ ' قادیانیوں سے بھی بدتر کافر ہیں حال آنکہ قادیانی اسلامی عقائد میں سے ایک بنیادی عقیدے ختم نبوت کے منکر ہیں اور شیعہ تو ختم نبوت کے قائل ہیں۔

وضاحت: شیعہ یقیناً قادیانیوں سے بڑھ کر کافر ہیں کیونکہ قادیانی رسول اللہ ﷺ کے لئے خاتم النبین کے الفاظ مانتے ہیں مگر اس کی حقیقت بدل دیتے ہیں یعنی اس کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کر دیتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ بھی ختم نبوت کے صرف الفاظ کے قائل ہیں اور ان کا عقیدہ امامت ختم نبوت کی حقیقت کا صاف انکار ہے ! دوسرے یہ کہ قادیانی قرآن مجید کو اصل حالت میں مانتے ہیں مگر اس کے معانی میں تحریف کرتے ہیں جبکہ شیعہ قرآن مجید کی محفوظیت ہی کے منکر ہیں نیز صرف معنوی ہی نہیں بلکہ لفظی اور معنوی دونوں قسم کی تحریفوں کے مرتکب ہیں۔ تیسرے یہ کہ قادیانی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس طرح مخالفت نہیں کرتے جب کہ شیعہ صحابہ کرام کی مخالفت تو درکنار ان کے ایمان ہی کے منکر ہیں حتیٰ کہ ان کے ایمان و صداقت کی جو خبر قرآن مجید اور احادیث متواترہ میں موجود ہے اس کے بھی قطعی انکاری ہیں۔ چوتھے یہ کہ قادیانیوں کی اذان' نماز اور دیگر فقہی مسائل تقریباً تقریباً وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں جبکہ کلمہ سے لے کر تدفین تک کے ہر مسئلہ میں شیعہ' مسلمانوں سے الگ ہیں۔

پانچواں شبہ: اگر شیعہ کفر میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں تو پھر اس سے پہلے ان کے کفر کا اعلان و اظہار اس شدومد سے کیوں نہیں کیا گیا۔

وضاحت: مسلمانوں کو اپنے بارے میں غلط فہمی اور دھوکہ میں رکھنے کے لئے اپنے کفریہ عقائد کو چھپانا شیعوں کے دین کا حصہ ہے' جسے وہ تقیہ کہتے ہیں ان کے مذہب میں تقیہ کی کتنی اہمیت ہے اس کا اندازہ ان کی ان روایات سے کیا جا سکتا ہے:۔

① ___ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے"۔ (اصول کافی صفحہ 482 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 229)

② ___ "جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس میں ایمان ہی نہیں" (اصول کافی صفحہ 484 بحوالہ ایضاً صفحہ 230)

③ ___ "تقیہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حضرت القائم (امام مہدی) کا ظہور نہیں ہو جاتا پس جو کوئی

ان کے ظہور سے پہلے اسے چھوڑے گا وہ اللہ کے دین سے اور امامیہ کے دین سے نکل جائے گا اور اپنے اس عمل سے اللہ تعالیٰ' اس کے رسول اور ائمہ معصومین کی مخالفت کرے گا۔ (احسن الفوئد شرح اعتقادیہ صفحہ 472 بحوالہ بینات صفحہ 71)

شیعہ گروہ کی شروع ہی سے کوشش رہی کہ اپنے عقائد پر پردہ ڈالتے ہوئے مسلمانوں میں شامل رہیں مگر جن علماء پر ان کے کفریہ عقائد یا کوئی ایک کفریہ عقیدہ بھی قطعی طور پر ظاہر ہو گیا تو انہوں نے نہ صرف ان کے کفر کا برملا اعلان کیا بلکہ دیگر علماء کو بھی اس اظہار کی نصیحت کی: مثلاً امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے رسالہ "رد روافض" کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہنے کی گستاخی کرتے ہیں اس لئے علماء اسلام کے لئے واجب و لازم ہے کہ شیعوں کی تردید کریں اور ان کے مفاسد کو ظاہر کریں۔" (بینات صفحہ 35)

اور جن علماء کو ان کے کسی ایک کفریہ عقیدۃ سے بھی قطعی آگاہی حاصل نہ ہو سکی۔ انہوں نے انہیں تو کافر قرار نہ دیا۔ البتہ وہ اصول و قواعد بیان کر دیئے جن کی روشنی میں شیعہ عقائد سے آگاہ ہونے والا فرد کسی تذبذب کے بغیر باسانی شیعہ کے کفر کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ گروہ جتنا پرانا ہے اس کے کفر کے فیصلہ کا سلسلہ بھی اتنا ہی پرانا ہے۔

چھٹا شبہ: شیعہ کے کفر کا فتویٰ اگر اسلاف نے دیا ہے تو بھی وہ محدود ہے اور اگر اب بھی ان کے خلاف کفر کے فتویٰ کو محدود اور انفرادی رہنے دیا جائے تو کیا حرج ہے؟

وضاحت: البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلاف کے ہاں شیعوں کو کافر قرار دینے کی مثالیں موجود ہیں مگر ان کے فیصلہ میں اجتماعیت' کثرت و وسعت اور وہ زور و شور موجود نہیں جس کی ضرورت اب محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس زور و شور سے شیعوں نے اپنے عقائد اور تشخص کا اظہار ایرانی انقلاب کے بعد کیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا' دوسرے یہ کہ ان کی کتابوں کی اشاعت اور دیگر ذرائع سے ان کے عقائد کی آگاہی کی جو سہولیات اب ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھیں' تیسرے یہ کہ جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ان کے کفر کے اعلان و اظہار کے جتنے مواقع اب میسر ہیں اسلاف کو حاصل نہیں تھے اور قاعدہ یہ ہے کہ جس طرح یہ ضروری ہے کہ علماء کرام جب تک کسی کے بارے میں کفر کی قطعی وجوہات سے مکمل و مستند معلومات کے ذریعے آگاہ نہ ہوں اس کے بارے میں کفر کا فتویٰ نہ دیں۔ اسی طرح ان پر یہ بھی فرض ہے کہ کسی کے کفریہ عقائد کے قطعی طور پر سامنے آجانے کے بعد دوسرے مسلمانوں کو اس سے بچانے کے لئے اس کے کفر کا برملا اعلان و اظہار کر دیں۔

خمینی کے آنے کے بعد شیعہ اثنا عشریہ نے اسے امام غائب کا نمائندہ قرار دے کر بین الاقوامی طور پر جس شدومد کے ساتھ خود کو اسلام کا حقیقی نمائندہ بنا کر پیش کیا ہے اور اتحاد بین المسلمین کے دلفریب نعرے سے صاف دل و خوش گمان مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنے کی کوشش کی

ہے اس کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں میں ان کے کفر و ارتداد کی بھرپور اشاعت کی جائے تاکہ:۔

- عام مسلمان ان کے دجل و فریب اور گمراہ کن نظریات سے بچ جائیں۔

- مسلمان اہل علم و دانش میں یہ احساس و ادراک پیدا ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کے لئے اخروی اور دنیاوی ہر دو لحاظ سے عظیم فتنہ ہے جسے ایک طاقت ور حکومت کی سرپرستی ہی نہیں بلکہ اس کے بھرپور وسائل بھی حاصل ہیں نیز یہ کہ یہود و نصاریٰ کو اسلام دشمنی میں جتنی ضرورت شیعوں کی ہے شیعوں کو بھی اتنی ہی ضرورت یہود و نصاریٰ کی ہے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ حرمین شریفین کے تقدس کو (عیاذاً باللہ) پامال کرنے کی پرانی حسرت رکھتے ہیں جبکہ شیعہ بھی امام غائب کے غار سے نکل کر مکہ مکرمہ اور پھر مدینہ منورہ میں آنے اور شیخین کے مبارک جسموں کو قبروں سے نکال کر بے حرمتی کرنے کے فرضی افسانہ کو اس وقت تک حقیقت بنا کر پیش نہیں کر سکتے جب تک کہ حرمین شریفین پر ان کا قبضہ نہ ہو۔

- غیر مسلم معترضین بر اسلام کو یہ معلوم ہو جائے کہ شیعہ اہل اسلام میں سے نہیں تاکہ وہ شیعوں کے غیر اسلامی، غیر انسانی اور غیر اخلاقی عقائد و نظریات کو اسلام سے منسوب کر کے اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ نہ بنا سکیں۔

- وہ غیر مسلم جو دین حق کے متلاشی ہونے کی وجہ سے اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ غلط فہمی کی وجہ سے شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہوئے۔ ان میں شامل ہو کر جہنم کے ساتویں طبقے کا ایندھن نہ بن جائیں اور قیامت کے دن گمراہ ہونے والے یہ انسان اہل اسلام پر حجت قائم کرنے والے نہ ہو جائیں اور یہ بات یقینی ہے کہ شیعوں کے کفر کی اشاعت میں سستی کرنے والوں اور مسلمانوں کی حیثیت سے شیعہ کے ساتھ منعقدہ تقریبات میں شرکت کرنے والوں کے پاس قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حجت کے جواب میں کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا اور انہیں اس وقت اس حقیقت کا لاحاصل پچھتاوا ہوگا کہ وہ لاشعوری طور پر شیعوں کے مسلمان ہونے کی تصدیق کرتے رہے اور ان کے مذموم عزائم کا آلۂ کار بنتے رہے۔

ساتواں شبہ: جو شیعہ ان کفریہ عقائد کا انکار کرتے ہیں اور خاص طور پر قرآن مجید کو اہل سنت کی طرح ہر تحریف سے محفوظ اصل قرآن سمجھتے ہیں انہیں کافر کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔

وضاحت: قرآن مجید کے بارے میں تحریف کا کفریہ عقیدہ ہی ان کے کفر و ارتداد کا واحد سبب نہیں بلکہ ان کا ہر عقیدہ ہی نہیں ہر عقیدہ کا جز انہیں کافر قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

اگر بالفرض اسی عقیدے ہی کو سامنے رکھا جائے تب بھی کسی شیعہ کا تحریف قرآن کے عقیدے کا انکار محض تقیہ ہے کیونکہ ان کے مذہب کی بنیادی کتاب اصول کافی میں یہ عقیدہ پوری تفصیل سے موجود ہے اور یہ کتاب ان کے عقیدے کے مطابق ان کے امام غائب کے سامنے غار میں پیش کی گئی اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے پوری طرح کافی ہے اس لئے اس کا نام کافی رکھا گیا اور ان کے امام غائب

کا یہ قول ان کی اس کتاب کے سرورق پر چھپا ہوا ہے اب اگر کوئی شیعہ تحریف قرآن یا کسی اور کفریہ عقیدہ کا انکار کرتا ہے جو اصول کافی میں موجود ہے تو اس کا یہ انکار اپنے بنیادی عقیدے یعنی عقیدہ امامت کا انکار ہے اور امامت کے انکار پر وہ شیعہ رہ ہی نہیں سکتا۔

اصول کافی کے علاوہ تحریف قرآن اور دیگر کفریہ عقیدے باقر مجلسی کی کتابوں جلاء العیون، حق الیقین، حیات القلوب وغیرہ میں موجود ہیں اور شیعوں کو دینی معلومات کے لئے ان کتابوں کے مطالعہ کی نصیحت خمینی نے بھی اپنی کتاب کشف الاسرار میں کی ہے۔

(کشف الاسرار صفحہ 121۔ بحوالہ بینات صفحہ 44)

نوری طبرسی کی تین سو اٹھانوے (398) صفحات کی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ خالصتاً تحریف قرآن کے اثبات میں لکھی گئی ہے اور اس کتاب کے مصنف نوری طبرسی کو شیعہ دنیا میں عظمت و تقدس کا یہ مقام حاصل ہے کہ اسے انہوں نے نجف اشرف میں "مشہد مرتضوی" کی عمارت میں دفن کیا ہے جو ان کے نزدیک روئے زمین کا مقدس ترین مقام ہے۔

اب اگر کوئی شیعہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ شیعوں کے مذکورہ کفریہ عقائد سے انکار تقیہ کی وجہ سے نہیں کر رہا تو پھر اسے چاہئے کہ ان عقائد کے حامل مصنفین و مجتہدین کو اپنا اکابر اور دینی رہنما تسلیم کرنے کی بجائے انہیں علانیہ کافر قرار دے اور ان کی ان کتابوں کو احترام و ادب سے رکھنے کی بجائے علی الاعلان جلا ڈالے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یقیناً وہ بھی یہی عقائد رکھتا ہے اور بلاشک و شبہ کافر ہے۔

آٹھواں شبہ: اگر شیعہ عقیدہ امامت کی وجہ سے کافر ہیں تو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی بھی تو امامت کے قائل ہیں۔

وضاحت:

ا: شیعہ صرف اپنے عقیدہ امامت ہی کی وجہ سے کافر نہیں بلکہ ان کے وجوہات کفر متعدد ہیں بلکہ ان کے عقائد مجموعہ کفریات ہیں۔

ب: شیعوں کا کسی کو امام کہنا یا ماننا کفر نہیں بلکہ امامت کے جس تصور اور مفہوم کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ کفر ہے اور دیگر کفریہ عقائد کا بنیادی سبب ہے: مثلاً: خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کا انکار، اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کا انکار قرآن مجید میں تحریف وغیرہ یہ تمام کفریہ عقیدے ان کے اسی عقیدہ امامت کے منطقی نتائج ہیں۔

ج: شیعوں کے عقیدہ کے مطابق ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے، کمالات و صفات نبوت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا قول و فعل شرعی حکم کا درجہ رکھتا ہے، وہ اپنے منصب کی وجہ سے ذاتی طور پر اطاعت کئے جانے کا حق رکھتا ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی طرح اطاعت کئے جانے کا حق رکھتی ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی طرح فرض ہوتی ہے۔ جبکہ مقلدین اپنے امام کے بارے میں ان میں سے کوئی تصور نہیں رکھتے۔ ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد نہیں ہوتا، معصوم نہیں۔ اس کا کوئی قول یا فعل شریعت کا درجہ نہیں رکھتا اور نہ ہی اس نے شریعت میں اپنا کوئی ذاتی قول داخل کیا ہے۔ اس کی اطاعت نہ فرض ہے نہ ہی مقصود بالذات ہے۔ بلکہ ذاتی پسند و ناپسند کی خواہشاتی غلامی اور لاعلمی و کم علمی کی گمراہی سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یعنی اہل سنت کے

نزدیک کسی علم کا امام وہ فرد ہوتا ہے جو اس علم میں وسیع معلومات اور مکمل مہارت رکھتا ہے اس لئے ان کے نزدیک فقہ کے امام سے مراد وہ دیانت دار اور صاحب تقویٰ فرد ہے جو فقہ یعنی دین کی سمجھ رکھتا ہے' قرآن و حدیث کا وسیع علم رکھتا ہے اور قرآن و حدیث و آثار صحابہ سے شرعی احکام اخذ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے ایسے شخص کی تقلید کا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ مقلد اپنے امام کے کسی قول کو قرآن و حدیث حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں قبول نہیں کرتا بلکہ وہ اسے اس اعتقاد کی وجہ سے قابل عمل سمجھتا ہے کہ یہ میرے امام کی ذاتی رائے نہیں بلکہ شریعت کا وہ حکم ہے جو میرے امام نے دیانت و امانت اور خدا خوفی سے کام لیتے ہوئے اپنی علمی پختگی' اجتہادی صلاحیت اور کمال محنت سے قرآن و حدیث سے اخذ کر کے بیان کیا ہے اور مقلد واضح شرعی احکام میں قرآن و حدیث پر نہیں بلکہ اپنے علم پر اپنے امام کے علم کو ترجیح دیتا ہے۔ اختلافی مسائل میں حدیث و آثار صحابہ پر نہیں بلکہ اپنی تحقیق پر اپنے امام کی تحقیق کو ترجیح دیتا ہے اور غیر واضح احکام میں اس کے اجتہاد کو دوسرے مجتہدین کے اجتہاد پر ترجیح دیتا ہے' چار اماموں میں تقلید کو اس لئے محدود سمجھتا ہے کہ قرآن و حدیث سے ماخوذ شرعی اصول و احکام کا مکمل مجموعہ ان چار کے علاوہ کسی اور فقہی امام کا موجود نہیں نیز یہ کہ ایسے تمام اختلافی مسائل جن کی ہر صورت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے مطابق جائز قرار پاتی ہے ان چار فقہی مجموعوں کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جواز کا درجہ رکھتا ہے ان کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جواز کا درجہ رکھتا ہے ان سے باہر نہیں۔ اور پھر ہر مقلد فقہ کے ان چاروں مجموعوں میں سے کسی ایک مجموعہ کا خود کو صرف اس لئے پابند کر لیتا ہے کہ وہ ایک مسئلہ کی اختلافی صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کرنے کے لئے اپنی ذاتی پسند و ناپسند کا تابع ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کا غلام نہ بن جائے کیونکہ قرآن و حدیث کے واضح احکام کے مطابق شریعت میں خواہشات کی غلامی حرام اور کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ پاک و ہند میں رہنے والے مقلدین امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید اس لئے بہتر سمجھتے ہیں کہ اس خطہ میں فقہ حنفی کے علماء کی عظیم اکثریت موجود ہے اور اس وجہ سے دینی مسائل میں جو رہنمائی آسانی کے ساتھ فقہ حنفی سے حاصل ہو سکتی ہے وہ یہاں دیگر ائمہ کرام کے مقلد علماء کی جماعت کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے فقہی مجموعوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

جب یہودی' عیسائی اور ہندو وغیرہ دوسرے کافروں کے خلاف کافر ہونے کا نعرہ نہیں لگتا تو پھر شیعوں کے خلاف یہ نعرہ کیوں لگایا جاتا ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ پہلے نہیں لگتا تھا۔

وضاحت: دوسرے کافر مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں رکھتے ان کا غیر مسلم ہونا مسلمانوں میں اور خود ان سمیت تمام غیر مسلموں میں معروف و مسلم ہے۔ جبکہ شیعہ مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور مسلم و غیر مسلم دنیا میں ان کے مسلمان ہونے کی غلط فہمی بھی موجود ہے اس لئے جب تک مسلم و غیر مسلم دونوں پر ان کا کفر و ارتداد واضح نہیں ہو جاتا اس وقت تک ان کے کافر ہونے کا اعلان اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور شخصیت کی ملکیت پر دعویٰ نہیں رکھتا تو صاحب ملکیت اس کے غیر مالک ہونے کے اعلان کی ضرورت محسوس نہیں کرتا مگر جب غیر حقیقی مالک ملکیت کا غلط دعویٰ کرتا ہے تو پھر حقیقی صاحب ملکیت کے لئے

ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس وقت تک جھوٹے مدعی کے خلاف پر زور احتجاج اور غیر معمولی حفاظتی اقدامات کرے جب تک کہ جھوٹے دعویٰ کو باطل تسلیم نہیں کرلیا جاتا اور حقیقی مالک کو جھوٹے مدعی کی بے جا مداخلت سے نجات نہیں مل جاتی۔

دسواں شبہ: خمینی نے اقتدار میں آکر جس شدت کے ساتھ اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار کہا' اس کے جواب میں ہمارے پاس کوئی حکومت نہ تھی۔ ہم اس کفر کو اسلام کے دعوے سے روکنے کیلئے یہ نعرہ لگا کر امت مسلمہ سے کفر کو علیحدہ کیا ہے۔ کیا نعروں سے بھی کوئی مسئلہ حل ہوا ہے۔

وضاحت:

الف: فرد کی سطح سے بین الاقوامی سطح تک یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کا حصہ نہیں ہے بلکہ کفر و ارتداد کی ایک مستقل شاخ ہے۔

ب: پاکستان آئینی طور پر ایک سنی اسٹیٹ بن جائے کیونکہ یہ اسلامی ملک ہے اور اسلامی عقائد کے امین اور دین اسلام کی حقیقی روح صرف اور صرف اہلسنت ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس ملک کی عظیم ترین اکثریت سنی ہے اور جمہوری اصول و روایات کے مطابق بھی اسے سنی اسٹیٹ قرار دیا جانا ضروری ہے۔

ج: شیعہ کے خلاف کفر کا نعرہ ایک احتجاج ہے تاکہ قادیانیوں کی طرح ان کو بھی غیر مسلم تسلیم کیا جائے۔ شیعہ کے عقائد کے مطابق ان کا کفر واضح ہو چکا ہے۔ لیکن پاکستان کے قانون میں ان کو کافر قرار دلوانا ہماری اہم ترجیحات میں شامل ہے اس لئے ہم اپنے نمائندوں کو پارلیمینٹ میں بھیجتے ہیں اور وہاں ہم نے جو ناموس صحابہؓ بل پیش کیا ہے وہ شیعہ کے کفر کو منوانے کی پہلی کڑی ہے۔
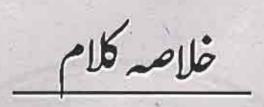
حرمین شریفین میں شیعہ کا داخلہ روکنا امت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے!

قارئین نے تاریخی دستاویز کے مقدمہ میں جن عنوانات کا مطالعہ کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ اس کے لئے ہم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے چار سو (۴۰۰) علماء کے دستخطوں سے شیعہ پر فتوئ کفر کو من وعن نقل کیا ہے۔ گزشتہ دور کے علماء کے فتاوئ جات کے بعد تاریخی دستاویز کی اشاعت کے ساتھ ہی ——— دنیا بھر کے ہر مسلمان پر خواہ وہ کسی بھی سوسائیٹی میں رہتا ہو، مسلمانوں کے کسی مکتب فکر سے متعلق ہو، فقہاء کے کسی طبقے سے ان کا رشتہ ہو لازم ہے کہ وہ زیر نظر تاریخی دستاویز کو سامنے رکھ کر اپنے اپنے شہر ملک اور مسلک کے اکابرین کی تصدیق تحریری طور پر اس دستاویز کے ساتھ لف کرکے ہمیں روانہ کریں تاکہ 58 ملکوں کے مفتیان، علماء اور مشائخ آئمہ حرمین کی آراء سامنے آجانے کے بعد تاریخی دستاویز کے حوالے سے عالم اسلام کے متفقہ فتاوئ جات کا ایک دیوان ترتیب دیا جاسکے۔ بعد ازاں انہی فتاوئ جات کی روشنی میں سعودی حکومت سے درخواست کی جائے کہ عیسائیوں، یہودیوں اور اب قادیانیوں کی طرح شیعہ کا داخلہ بھی ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے حرمین شریفین میں روک دے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

24 دسمبر 1994ء

شیعہ کتب کا آئینہ

الباب الاول

الشّيعةُ و عقيدةُ التوحيدِ

Chapter I

The Shias and the faith of oneness of Allah Almighty

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی سترہ (17) کتابوں کے تیس (30) حوالہ جات ہیں۔

الاصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الاسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري
نهض بمشروعه
الشيخ محمد الآخوندي

الطبعة الثالثة
١٣٨٨

الناشر
دار الكتب الاسلامية
مرتضى آخوندي
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

الجزء الأول

اللہ کی طرف بدا یعنی جھوٹ کی نسبت کا اقرار

بنسبة البداء (الكذب) الى الله

BIDA (GOD TELLS A LIE) A SHI'ATE DOCTRINE

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

—١٤٨— كتاب التوحيد ج١

٩ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما بدا لله في شيء إلا كان في علمه قبل أن يبدو له .

١٠ ـ عنه ، عن أحمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن داود بن فرقد ، عن عمرو بن عثمان الجهني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله لم يبد له من جهل .

١١ ـ علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن منصور بن حازم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام هل يكون اليوم شيء لم يكن في علم الله بالأمس ؟ قال : لا ، من قال هذا فأخزاه الله ، قلت : أرأيت ماكان وما هو كائن إلى يوم القيامة أليس في علم الله ؟ قال : بلى قبل أن يخلق الخلق .

١٢ ـ علي ، عن محمد ، عن يونس ، عن مالك الجهني قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : لو علم الناس ما في القول بالبداء من الأجر ما فتروا عن الكلام فيه .

١٣ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمد بن عمرو الكوفي أخي يحيى ، عن مرازم بن حكيم قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : ما تنبأ نبي قط ، حتى يقر لله بخمس خصال : بالبداء والمشيئة والسجود والعبودية والطاعة .

١٤ ـ وبهذا الإسناد ، عن أحمد بن محمد ، عن جعفر بن محمد ، عن يونس ، عن جهم ابن أبي جهمة ، عمن حدثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله عز وجل أخبر محمداً صلى الله عليه وآله بما كان منذ كانت الدنيا ، وبما يكون إلى انقضاء الدنيا ، وأخبره بالمحتوم من ذلك واستثنى عليه فيما سواه .

١٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الريان بن الصلت قال : سمعت الرضا عليه السلام يقول : مابعث الله نبياً قط إلا بتحريم الخمر وأن يقر لله بالبداء .

١٦ ـ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد قال : سئل العالم عليه السلام كيف علم الله ؟ قال : علم وشاء وأراد وقدر وقضى وأمضى ؛ فأمضى ما قضى ، وقضى ما قدر ، وقدر ما أراد ، فبعلمه كانت المشيئة ، و بمشيئته كانت الإرادة ، و بإرادته كان التقدير ، وبتقديره كان القضاء ، وبقضائه كان الإمضاء ؛ والعلم متقدم على المشيئة ، والمشيئة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

مترجمہ
ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

شیعہ کا بناء اسلام میں کلمہ طیبہ کا انکار
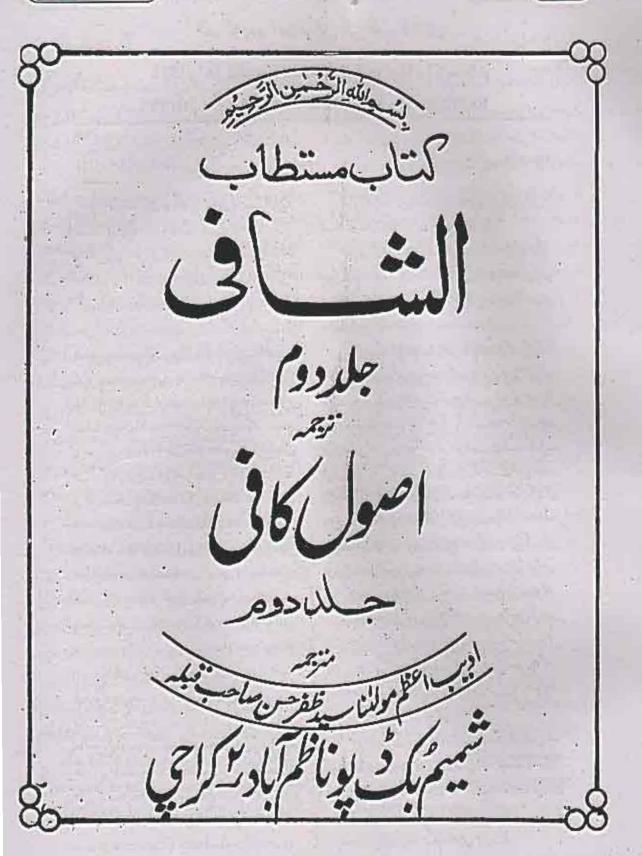
انکار اهل تشیع للکلمة الطیبة من بناء الاسلام

REFUSAL OF KALIMAH TAYYABA BY SHI'ITE

اصول کافی جلد دوم ۳۳ کتاب الایمان والکفر

عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الولایه والصلوٰة والزکوٰة وصوم شهر رمضان والحج.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ولایت، نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان کا اور حج۔

عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الصلوٰة والزکوٰة والصوم والحج والولایة ولم ینادبشیٔ مانودی بالولایة یوم الغدیر.

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا گیا تھا۔

عن عیسی بن السری قال قالت لابی عبد الله حدثنی عما بنیت علیه دعائم الاسلام اذا انا اخذت بها زکی عملی ولم یضرنی جهل ما جهلت بعده فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله والاقرار بما جاء به من عند الله وحق فی الاموال من الزکاة والولایة التی امر الله عز وجل بها ولایة آل محمد فان رسول الله قال من مات ولم یعرف امامه مات میتة جاهلیة قال الله عز وجل اطیعو الله واطیعو الرسول واولی الامر منکم فکان علی ثم صار من بعده حسن ثم من بعده حسین ثم من بعده علی بن الحسین ثم من بعده محمد بن علی ثم هکذا یکون الامر ان الارض لا تصلح الا بامام ومن مات ولم یعرف امامه مات میتة جاهلیة واحوج ما یکون احدکم الی معرفته اذا بلغت نفسه هذه واهوی بیده الی صدره یقول حینئذ لقد کنت علی امر حسن.

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکاۃ کو حق سمجھنا اور وہ ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمد ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ اللہ کی اطاعت کرو، اور اطاعت کرو رسول کی۔ اور ان اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں۔ وہ علیؑ ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی بن حسینؑ پھر محمد بن علی پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا۔ روئے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے۔ جو شخص مر گیا اور امام کو نہ پہچانا۔ وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفت امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہو گا۔ جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا۔ (وقت مرگ) اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

۱۰۔ عن ابی الجارود قال قلت لابی جعفر یا ابن رسول الله هل تعرف مودتی لکم وانقطاعی الیکم وموالاتی ایاکم قال فقال نعم قال فقلت فانی اسئلک مسئلة تجیبنی فیها فانی مکفوف البصر قلیل المشی ولا استطیع زیارتکم کل حین قال هات حاجتک قلت اخبرنی بدینک الذی

ابو الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جو میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں۔ اس لئے آ

ذكرها بعدها وبدأ بالصلوٰة قبلها وقال رسول الله الزكاة تذهب الذنوب قلت والذي يليها في الفضل قال الحج قال الله عز وجل ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا. ومن كفر فان الله غني عن العالمين وقال رسول الله لحجة مقبولة خير من عشرين صلاة نافلة ومن طاف بهذا البيت طوافا احصى فيه اسبوعه واحسن ركعتيه غفر الله له وقال في يوم عرفه ويوم مزدلفه ما قال قلت فماذا يلي ذلك قال الصوم قلت وما بال الصوم صار آخر ذلك اجمع قال قال رسول الله الصوم جنة من النار قال ثم قال ان افضل الاشياء ما اذا انت فاتك لم تكن منه توبة دون ان ترجع اليه فتؤديه بعينه ان الصلوٰة والزكوٰة والحج والولاية ليس يقع شي مكانها دون ادائها وان الصوم اذا فاتك او قصرت او سافرت فيه اديت مكانه اياما غيرها وجزيت ذلك الذنب بصدقة ولا قضاء عليك وليس من تلك الاربعة شي يجزيك مكانه غيره قال ثم قال ذروة الامر وسنامه ومفتاحه وباب الاشياء ورضا الرحمن الطاعة للامام بعد معرفته ان الله عز وجل يقول من يطع الرسول فقد اطاع الله ومن تولى فما ارسلناك عليهم حفيظا اما لو ان رجلا قام ليله وصام نهاره وتصدق بجميع ماله وحج جميع دهره ولم يعرف ولاية ولي الله فيواليه ويكون جميع اعماله بدلالته اليه ما كان له على الله جل وعز حق في ثوابه ولا كان من اهل الايمان ثم قال اولئك المحسن منهم يدخله الله الجنة بفضل رحمته.

قال قلت لابي عبد الله اخبرني بدعائم الاسلام التي لا يسع احدا التقصير عن معرفة شي منها الذي

کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ زکوٰۃ گناہوں کو دور کرتی ہے میں نے کہا۔ اس کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے بے پروا ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ایک حج مقبول بہتر ہے بیس نافلہ نمازوں سے اور جو خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ اور سات بار گھومے۔ اور دو رکعت اچھے طریقہ سے بجا لائے۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرت نے یوم عرفہ اور یوم مزدلفہ کے متعلق فرمایا میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا روزہ۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے پھر فرمایا افضل اشیاء وہ ہے۔ کہ جب وہ تم سے فوت ہو جائے۔ تو اس کے سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بجا لایا جائے اور بعینہ ادا کیا جائے۔ نماز، زکوٰۃ، حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں۔ کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی۔ اور بغیر ادا کئے چارہ کار نہیں۔ لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے۔ یا قصد ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو۔ تو جو روزے قضا ہو جائیں۔ تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا۔ اور قضا بجا لانا ضروری نہ ہو گا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا۔ امر الٰہی کی چوٹی یا بلندی اس کی کنجی اور باعث رضائے رحمٰن طاعت امام ہے۔ اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی تو کہہ دے اے رسول! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم اللیل اور صائم النہار ہو۔ اور اپنا تمام مال راہ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو۔ اور اس کے اعمال اس کی رہنمائی میں نہ ہوں۔ تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے۔ اور نہ وہ اہل ایمان سے ہے۔ پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکوکار ہیں۔ اللہ ان کو اپنی رحمت سے داخل جنت کرے گا۔

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے اسلام کے وہ ستون بتائیے جن میں کسی چیز کی گنجائش نہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲ ۔ کراچی ۱۸

سنہ ۱۹۸۸ء

اہل تشیع کے نزدیک ایمان اور کفر کے شرائط!

امام باقر نے فرمایا ہماری محبت ایمان ہے ہمارا بغض کفر ہے

شروط الایمان والکفر عند الشیعہ الاثنا عشریة

قال ابوجعفر حبنا ایمان وبغضنا کفر.

PRINCIPLES OF FAITH PERTAINING TO IMAN AND KUFR. OUR OBEDIENCE IS IMAN AND OUR DISOBEDIENCE IS INFEDILITY. SAID IMAM BAQIR.

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے سوال ہیں لوگوں کو چاہیے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچا دیں

۱۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا ، لَا يَسَعُ النَّاسُ إِلَّا مَعْرِفَتَنَا وَلَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِنَا ، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَلَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالّاً حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلِ اللهُ بِهِ مَا يَشَاءُ .

۱۱- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بدُون ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مرگیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

۱۲ - عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ : أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ ، قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : حُبُّنَا إِيمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ .

۱۲- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ بندہ کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَعْرِضُ عَلَيْكَ دِينِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ ، قَالَ : فَقَالَ : هَاتِ قَالَ : فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَنَّ عَلِيّاً كَانَ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ

اہل تشیع کے دین کی تعریف!

علیؓ اور انکے بعد حسنؓ، حسینؓ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے

تعریف الدین عند الاثنا عشریة: علی ثم الحسن و الحسین وعلی ائمة فرض الله طاعتهم. هذا دین الله و دین ملائكة.

DEFINITION OF ISLAM BY SHI'ATE "ALI" (A.S.) HAZRAT "HASSAN" (A.S.) AND HAZRAT HUSSAIN (A.S.) ARE IMAMS AND GOD HAS MADE THEIR OBEDIENCE OBLIGATIORY)

طاعته، ثم كان بعده علي بن الحسين إماماً فرض الله طاعته، حتى انتهى الأمر إليه. ثم قلت: أنت يرحمك الله، قال: فقال: هذا دين الله ودين ملائكته.

۱۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدلہ دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا، بیان کرو میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور اقرار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسنؑ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسینؑ اور ان کے بعد علی بن الحسینؑ اور ان کے بعد آپ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

۱٤۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن هشام بن سالم، عن أبي حمزة عن أبي إسحاق، عن بعض أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: اعلموا أن صحبة العالم واتباعه دين يدان الله به وطاعته مكسبة للحسنات ممحاة للسيئات وذخيرة للمؤمنين ورفعة فيهم في حياتهم وجميل بعد مماتهم[۲].

۱۴۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو صحبت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرہ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمت خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

۱٥۔ محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن منصور بن حازم قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إن الله أجل وأكرم من أن يعرف بخلقه، بل الخلق يعرفون بالله، قال: صدقت، قلت: إن من عرف أن له رباً فقد ينبغي له أن يعرف أن لذلك الرب رضاً وسخطاً، وأنه لا يعرف رضاه وسخطه إلا بوحي أو رسول، فمن لم يأته الوحي فقد ينبغي له أن يطلب الرسل فإذا لقيهم عرف أنهم الحجة وأن لهم الطاعة المفترضة، فقلت للناس: أليس تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وآله كان هو الحجة من الله على خلقه؟ قالوا: بلى، قلت: فحين مضى صلى الله عليه وآله من كان الحجة؟ قالوا: القرآن، فنظرت في القرآن فإذا هو يخاصم به المرجئ والقدري والزنديق الذي لا يؤمن به حتى يغلب الرجال بخصومته، فعرفت أن القرآن لا يكون حجة إلا بقيم، فما قال فيه من شيء كان حقاً، فقلت لهم: من قيم القرآن؟ فقالوا: ابن مسعود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

مترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

مشہور آفسٹ پریس کراچی

اسلام کے بنیادی رکن کا انکار

الانکار رکن الاسلام الاساسی

DENIAL OF THE FUNDAMENTAL PRINCIPLE OF ISLAM.

منھاج. محمد لاله حلال الی یوم القیامة وحرامه حرام الی یوم القیامة فهولاء اولوالعزم من الرسل علیهم السلام

یکا جو انبیاء مراد و میاں نے عیسیٰ ان کے بعد آئے انہوں نے شریعت عیسوی پر عمل کیا اس کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ قرآن لے کر آئے او
ان کی شریعت و سنت تھی پس حلال محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لیے حرام ہے پس یہ ہیں اولوالعزم رسل

باب ۱۲

دعائم اسلام

۱- عن ابی جعفرؑ قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰة والزکاة والصوم والحج والولایه ولم ینادبشیٔ کما نودی بالولایه ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ ۔

۲- عن عجلان ابی صالح قال قلت لابی عبد الله اوقفنی علی حدود الایمان فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله والاقرار بما جاء به من عند الله وصلوٰة الخمس واداء الزکوٰة وصوم شهر رمضان وحج البیت وولایة ولینا وعداوة عدونا والدخول مع الصادقین ۔

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ سے کہا مجھے حدود ایمان سے آگاہ کیجئے، فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا ۔

۳ عن الصادق علیه السلام قال أثافی الاسلام ثلاثة الصلوٰة والزکاة والولایة لاتصح واحدة منهن الابصاحبتها ۔

فرمایا صادق آل محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر تین ہیں نماز، زکوٰۃ اور ولایت ان میں سے کوئی بغیر اپنے دوسرے کے صحیح نہیں ۔

۴ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰة والزکوٰة والصوم والحج والولایة ولم یناد بشیٔ کما نودی بالولایة فاخذ الناس باربع وترکوا هذه یعنی الولایة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ولایت ہے لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا ۔

۵. عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمسة اشیاء علی الصلوٰة والزکوٰة والحج والصوم والولایه قال زرارة فقلت وای شیٔ من ذالک افضل فقال الولایه افضل لانها مفتاحهن والوالی هو الدلیل علیهن قلت ثم الذی یلی ذالک فی الفضل فقال الصلوٰة ان رسول الله قال الصلوٰة عمود دینکم قال قلت ثم الذی یلیها فی الفضل قال الزکوٰة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت زرارہ نے پوچھا ان میں افضل کون ہے۔ فرمایا، ولایت اس لئے کہ وہ ان سب کی کنجی ہے اور والی ان سب چیزوں کی طرف ہدایت کرنے والا ہے میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا، نماز، رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ، خدا نے

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھر بلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

آئمہ بطور الٰہ

أئمة أم آلهة

IMAMS AS GOD

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۸۵

سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائد موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نہ شود تا انوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ بعض عارفین نے کہا ہے کہ تشہد میں یہ خطاب اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہے پس حضور علیہ السلام نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قربت کے نور اور معرفت کے بھیدوں سے واقف ہو جائے غرضیکہ سنی اور شیعہ علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور یہ ان ہی کی صفت ہے نہ کہ خدا کی صفت ہے کیونکہ خداوند کریم وہ ذات ہے لا یجری علیہ زمان ولا یشتمل علیہ مکان خدا پر نہ زمانہ گزرتا ہے کیونکہ زمانہ سفلی اجسام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے ان کی عمریں ہوتی ہیں جیسے چاند سورج انسان وغیرہ لہٰذا خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر کہنا بے دینی ہے یہ صفت محمد و آل محمد علیہم السلام کی ہے اور ان میں یہ صفت بالذات نہیں بلکہ بعطائے الٰہی ہے اور اس کو ماننا عین ایمان ہے مولا نے کائنات کا ایک وقت میں چالیس جگہ حاضر ہونا حیات رسالت میں ثابت ہے جناب مولائے امیر المومنین نے فرمایا ہے۔ مومن۔ منافق۔ کافر۔ مشرک کوئی آدمی نہیں مرتا جب تک میں اس کے سرہانے جا کر حکم نہ دوں ایک وقت میں روئے زمین پر کتنی موتیں واقع ہو رہی ہیں ہر جگہ علی موجود ہے اور جب نکیرین قبر میں آتے ہیں تو سرہانے مولا کی کرسی لگی ہے فرشتے تیرا رب کون ہے رسول کون ہے دین کیا ہے قبلہ کیا ہے اور امام کیا ہے کتاب کیا ہے ان تمام سوالوں کے جواب کے بعد جب میت بتا دیتی ہے اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا نبی ہے اور اسلام میرا دین ہے قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے جناب علی میرا پہلا امام ہے اور امام حسن سے لیکر امام مہدی علیہ السلام تک نام بتا دیتا ہے اس وقت فرشتے پوچھتے ہیں۔ ما تقول فی ھذا الرجل۔ صحیح بخاری باب المیت اور مشکوٰۃ باب المیت کیا کہتا ہے تو اس مرد کے بارے میں یعنی پانچوں سوالوں کے جواب دینے پر نجات ہی نجات ہے اس پر کہ یہ کرسی پر بیٹھنے والا کون ہے صاحب عرفان مومن فوراً بتا دے گا یہ میرا مولا علی ہے ایک وقت میں کتنی قبریں بنتی ہیں روئے زمین پر اور ہر جگہ مولا قبر میں تشریف لاتے ہیں امام زین العابدین نے فرمایا جہاں اور جب مجلس امام حسین علیہ السلام بپا ہوتی ہے چہاردہ

ربّ علی ہیں

(رب علی ہیں قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں)

علی ھوالرب! حیث ذکر فی القرآن الرب فالمراد بہ صاحب الکوثر "علی"

ALI IS GOD
(SHIA BELIEF)

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

٦٦

ہر ایک نبی نے مصائب میں پکارا ہے رب کو اب قرآن میں دیکھئے رب سے کون مراد ہے سورہ معل اتی میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے۔ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ہ میدان حشر میں روز قیامت جماعت مومنین کو جب قیامت کی گرمی سے اُن کا برا حال ہو رہا ہو گا زبان شدت پیاس سے سوکھ کر مانند چوب خشک ہو رہی ہو گی آواز گلے سے نہ نکلتی ہو گی اس وقت ان کا رب اُن کو پاک خوشبودار ٹھنڈا پانی پلائے گا عالم اسلام کا اتفاق ہے وہ ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ حوض کوثر ہے اور جناب ابوبکر روایت کرتے ہیں فرمود رسول خدا (ص) ساقی حوض علی مرتضیٰ بود مدارج النبوۃ جناب خاتم النبیین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساقی حوض کوثر مولا علی علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علیؑ ہے انبیاء نے تبلیغ فرمائی توحید کی معبود کی اور اللہ کی جب آفات آئیں تو پکارا ہے رب (علیؑ) کو اب بھی مصائب میں پکارنا اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو سنت انبیاء اور قرآن پاک ہے اور رب کا معنی ہے مشکل کشا پرورش کنندہ نگہبان۔

ظاہری پیدائش سے قبل وجود محمد وآل محمد علیہم السلام عالین ہیں اور تخلیق عالمین سے قبل تخلیق کے ساتھ اور نیز بعد میں ہر زمانہ میں ہر نبی کے ساتھ ان عالین کا وجود رہا ہے۔ لہٰذا رب بتلانا ہے یہ موجود تھے جناب عبداللہ اور جناب ابوطالب کے گھر سرزمین مکہ میں تو یہ لوگ بشر میں آتے ہیں۔ رسول کے متعلق ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اے حبیب اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔ یعنی خلقت افلاک سے قبل وجود محمدی تھا اور جناب سرکار رسالت فرماتے ہیں انا و علی من نور واحد میں اور علی ایک نور سے ہیں لہٰذا نور محمدی تھا تو نور علی بھی تھا جب یہ دونوں تھے تو نور فاطمہ بھی تھا دیگر ائمہ بھی تھے۔ تو کیا یہ صرف انبیاء کی مدد کرتے رہے یا تمام مخلوق کی تمام مخلوق کی جس نے پکارا اس اور جس نے نہیں پکارا اس کی بھی جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا وجود اور مدد کرنا وجود لباس بشریہ محمدیہ و علویہ اور فاطمیہ سے دو ہزار سال پہلے امریکہ جس کو دنیا میں کوئی جانتا بھی نہ تھا اِدھر کی دنیا صرف اپنے کو دنیا سمجھتی اور کہتی تھی تو سرزمین امریکہ میں ایک راہبہ دل گبوی رہا کرتی تھی لوگ اس کے پاس اپنی حاجات لے کر جاتے اور اس سے دعا کرواتے چنانچہ ہر طرح کی مصیبت میں لوگ آتے حتیٰ کہ اولاد کے لئے بھی پہلے تو اس راہبہ نے صاف انکار کر دیا کہ وہ اولاد دینے کی اہل

اللہ تعالیٰ اور حضرت علیؓ میں فرق

الفرق بین اللہ سبحانہ و تعالی ، وبین علی بن ابی طالب

A DIFFERENCE BETWEEN GOD ALIMGHTY AND ALI(RA)

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۹۰

محمد وآل محمد علیہم السلام محمد وآل محمد علیہم السلام کا وجود بعد آدم و نسل آدم نہیں ہوا بلکہ خلقت آدم سے پہلے ان کا وجود تھا۔ استکبرت ام کنت من العالین تو نے تکبر کیا یا تو عالین سے ہے۔ اس وقت تین ہستیاں تھیں۔ آدم ملک شیطان۔ آدم کو سجدہ ہے ملک اور شیطان کو حکم سجدہ ہے لہذا عالین تینوں سے نہیں بلکہ ان سے پہلے ہیں۔ اور عالین سوائے خدا کے کسی کے تابع نہیں آدم و ملک عالین کے تابع۔ اور آدم کا انکاری ابلیس ہے عالین یہی ہستیاں تھیں عالین جمع ہے عالی کی اور عالی ہے ذات محمد عربی لفظ عالین بتاتا ہے کہ آدم اور اولاد آدم سے قبل محمد جیسے اور محمد بھی تھے اور وہ ہیں آل محمد محمد وآل محمد قبل آدم تھے اور اولاد آدم کے ساتھ ہیں اولاد آدم کے بعد بھی ہوں گے۔ الحجت قبل الخلق ومع الخلق و بعد الخلق حجت مخلوق سے پہلے مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد ہے۔ اللہ اور ہے حجت اور ہے اللہ حجت نہیں اور حجت اللہ نہیں ہے فرمان رسول ہے نحن حجج اللہ ہم اللہ کی حجت ہیں یہی مخلوق سے پہلے اور مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد ہیں جب یہ مخلوق سے پہلے اور مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد تو سرزمین مکہ و مدینہ میں لباس بشر میں آنے کے بعد یہ وجود میں نہیں آئے اور نہ مدینہ میں آکر کام کرنے لگے بلکہ یہ عبدہٗ پہلے سے فرائض عبدیت ادا کرتے رہے ہیں۔ قال علی علیہ السلام فی بعض خطبہ انا عندی مفاتیح الغیب لا یعلمھا بعد رسول اللہ الا انا ذو القرنین المذکور فی صحف الاولی۔ انا صاحب خاتم سلیمان۔ انا ولی الحساب انا صاحب الصراط والموقف انا قاسم الجنۃ والنار انا آدم الاول انا نوح الاول انا آیۃ الجبار انا حقیقۃ الاسرار انا مورق الاشجار انا مونع الاثمار انا مفجر العیون انا مجری الانھار انا خازن العلم انا طود الحلم انا امیر المومنین انا عین الیقین انا حجۃ اللہ فی السموات والارض۔ جناب علی علیہ السلام نے اپنے بعض خطبات میں ارشاد فرمایا ہے میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں بعد رسول میرے بعد کوئی نہیں جانتا۔ میں وہ ذوالقرنین ہوں جس کا ذکر صحف اولیٰ میں ہے میں خاتم سلیمان کا مالک ہوں میں یوم حساب کا مالک ہوں میں صراط اور میدان حشر کا مالک ہوں میں قاسم جنت والنار ہوں۔ میں اول آدم ہوں میں اول نوح ہوں میں جبار کی آیت ہوں میں اسرار کی حقیقت ہوں میں درختوں کو پتوں کا لباس دینے والا ہوں۔ میں پھلوں کا پکانے والا ہوں میں چشموں کو جاری کرنے والا ہوں میں نہروں کو بہانے والا ہوں میں علم کا خزانہ ہوں میں حلم کا پہاڑ ہوں میں امیر المومنین ہوں میں سرچشمہ یقین ہوں میں زمینوں اور آسمانوں

اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی
ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

ولایت علی کے اقرار کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا ہے

لا یکون مسلماً من لم یقر بولایۃ علی رضی اللہ عنہ

IT IS OBLIGATORY TO ACCEPT ALI'S WILAYA FOR A MUSLIM.

من سا غیر انہ یحبنی و یبغض ھذا البغض علیا۔ (تفسیر مراۃ الانوار) حضرت علیؑ نے فرمایا کہ صحابہ نے رسول پاکؐ سے عرض کیا۔ یا نبی فرمایئے کیا ہر ایک لا الہ الا اللہ کہنے والا مومن ہے۔ فرمایا ہماری عداوت یہود و نصاریٰ کے ساتھ ملحق کر دیتی ہے۔ تحقیق تم لوگ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جب تک مجھ سے محبت نہ کرو گے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہو اور علی سے بغض رکھے وہ کاذب ہے۔ و فی تفسیر الامام انہ لا یکون مسلما من قال ان محمد الرسول اللہ فاعترف بہ و لم یعترف علیا وصیہ و خلیفتہ و خیر امتہ و قال ان تمام الاسلام باعتقاد ولایۃ علیا و لا ینفع الاقرار بالنبوۃ مع جحد امامۃ علی کما لا ینفع الاقرار باللہ مع جحد النبوۃ (تفسیر امام حسن عسکری ص ۱۳)

امام حسن عسکریؒ نے فرمایا کہ جناب محمد مصطفیٰؐ کی رسالت کے اقرار سے اور صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک علی کے وصی، خلیفہ اور افضل امت ہونے کا اقرار نہ کرے۔ تکمیل اسلام اقرار ولایت علی سے ہی ہے اور انکار امامت علی کے ساتھ نبوت محمدؐ کا بھی فائدہ نہیں جس طرح منکر نبوت کو اقرار توحید کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ ترمذی جلد دوم عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ الی علی فقال لا یحبک الا مومن و لا یبغضک الا منافق۔ جناب ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے حضرت علیؑ کی طرف نظر فرما کر فرمایا کہ اے علی تیرے ساتھ محبت رکھے گا مگر مومن۔ اور تیرے ساتھ بغض رکھے گا مگر منافق۔ اچھی طرح معلوم ہو گیا مندرجہ بالا احادیث سے کہ صحابہ کے لیے مسلم و مومن ہونے کے لیے توحید، نبوت کے اقرار کے ساتھ ساتھ محبت اہل بیت رسولؐ کا اقرار کرنا بھی واجب تھا جو ان تینوں شرائط میں سے کسی ایک سے پھر جانے نبوت و محبت اہل بیت کا اقراری، توحید کا انکاری۔ توحید، نبوت کا اقراری محبت اہل بیت کا انکاری۔ وہ ناشر رسولؐ، ایمان سے خارج بلکہ قیامت تک دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے ان تینوں کا اقرار لازم ہے اور ان تینوں کے مجموعہ کا نام ہے کلمہ طیبہ۔ لہٰذا جنہوں نے زیارت رسولؐ کی اور رسول پاکؐ کے دست مبارک پر بیعت کر کے ان تینوں کلمات کا اقرار کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ان تین کلمات پر وفات پائی وہ ہیں صحابی رسولؐ۔ ان کی توہین کرنے والا، ان کو قتل کرنے والا، ان کو بے گھر کرنے والا، ان کو سب کرنے والا، ان کو گالیاں دینے والا اسلام سے خارج ہے۔ کیونکہ یہ صحابہ رسولؐ بڑی منزلت کے مالک تھے۔ ہمارے زمانے کا چاہے ہزار ولیوں کی طاقت مجموعیت سمٹ کر ایک مقام پر آ جائے لیکن پھر بھی یہ مقام صحابہ کے بال کے ہم پلہ بھی نہیں ہو سکتا۔ رسالت مآبؐ کا ارشاد گرامی ہے۔ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ

اردو ترجمہ
حیات القلوب
جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ
علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر
امامیہ کتب خانہ
مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ
حلقہ نمبر ۴۲ لاہور ۸

توحید باری تعالی اور انکار

الکفر بتوحید اللّٰہ تعالی

DENIAL OF TAWHEED.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم۔ باب ۲ — ۲۳۳ — فصل ۱۲۔ ایمان، غیرہ اور ابیت کے ولایت کی روایتیں

کی ہے کہ خدا نے لوگوں کو روز الست اپنی معرفت پر پیدا کیا ہے اور توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ عَلِیٌّ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ پر یہاں تک دا خل توحید ہے اور اگر امامت امیر المومنینؑ کا اقرار نہیں کیا ہے خدا کی وحدانیت کا اس کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے۔

ایضاً بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس ارشاد اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا کی تفسیر میں روایت ہے یعنی جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ان کا کفر زیادہ ہوا تو ممکن نہیں کہ خدا ان کو بخشے اور نہ ان کی راہ خیر و نجات کی جانب ہدایت فرمائے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اول و دوم و سوم کے حق میں نازل ہوئی ہے جو ابتدا میں زبانی ایمان لائے پھر کافر ہو گئے یعنی اپنے کفر کو ظاہر کیا جس وقت کہ پیغمبر خداؐ نے ان پر ولایت امیر المومنینؑ پیش کیا اور فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ یعنی جس کا میں مولا اور حاکم ہوں اُس کے علی مولا اور پیشوا ہیں۔ پھر جب حضرتؑ نے ان کو بیعت کرنے کے لئے فرمایا تو مجبوراً زبان سے اقرار کیا اور بیعت بھی کی۔ اس کے بعد جبکہ پیغمبرؐ نے رحلت فرمائی تو بیعت سے مکر گئے اور کفر میں ترقی حاصل کی اور ان لوگوں پر جنھوں نے غدیر خم میں امیر المومنینؑ سے بیعت کی تھی سختی کی کہ فلاں کی بیعت کریں، یا امیر المومنینؑ پر بیعت کے لئے سختی کی لہٰذا اس گروہ کے لئے قطعی خیر و نیکی اور ایمان کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا اور اس آیت اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَ اَمْلٰى لَهُمْ (پ۲۶ سورہ محمدؐ آیت ۲۵) کی تفسیر میں فرمایا کہ بیشک جو لوگ دین سے برگشتہ ہوگئے اپنے پیچھے لوٹ گئے یعنی اسی حالت کفر پر جس پر کہ تھے اس کے بعد جبکہ ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی شیطان نے ان کے لئے ضلالت کو زینت دی اور ان کی آرزوئیں دراز کر دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ اول و دوم و سوم ہیں۔ امیر المومنین کی ولایت اختیار کر کے ایمان سے برگشتہ ہوگئے۔

ایضاً انہی حضرتؑ نے اس ارشاد رب العزت وَ مَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (پ۱۷ سورہ الحج آیت ۲۵) کی تفسیر میں فرمایا یعنی جو شخص امر حرام کا

جلد اول

از مجلدات تفسیر کبیر

منهج الصادقین

فی الزام المخالفین

از تصنیفات عارف ربانی

ملا فتح اللہ کاشانی

با مقدمہ و پاورقی و تصحیح کامل آقای حاج میرزا ابوالحسن شعرانی

با کشف الآیات صحیح

بسرمایہ

کتابفروشی اسلامیہ

تہران خیابان بوذرجمہری تلفن ۲۱۹۶۶

چاپ امت اسلامیہ

متعہ پروردگار کی سنت ہے (استغفر اللہ)

المتعة من سنت الله (استغفر الله)

HUTTA IS THE PRACTICE OF GOD.

(ج۲) سورة النساء ـ ٤ (٤٩٤)

کرده وهر که مخالفت آن کند مخالفت من کرده وهر که مخالفت من کند مخالفت خدا کرده وهر که مخالفت خدا کرده ازاهل دوزخ باشد. وبدانید که متعه امریست که حقتعالی مرا بآن مخصوص ساخته بجهت شرف من بر غیر من از انبیای سابق هر که یکبار در مدت عمر خود متعه کند از اهل بهشت باشد وهر گاه متمتع ومتمتعه باهم بنشینند فرشتهٔ بر ایشان نازل گردد وحراست ایشان کند تا آنکه از آن مجلس برخیزند واگر باهم سخن کنند سخن ایشان ذکر وتسبیح باشد وچون دست یکدیگر را بدست گیرند هر گناهی که کرده باشند از انگشتان ایشان ساقط شود وچون یکدیگر را بوسه نهند حقتعالی بهر بوسهٔ حجی وعمرهٔ برای ایشان بنویسد وچون خلوت کنند بهر لذتی و شهوتی حسنهٔ برای ایشان بنویسد مانند کوههای برافراشته، بعد از آن فرمود که جبرئیل مرا گفت یارسول الله ﷺ حقتعالی میفرماید که چون متمتع ومتمتعه برخیزند وبغسل کردن مشغول شوند درحالتیکه عالم باشند بآنکه من پروردگار ایشانم واین متعه سنت من است بر پیغمبر من و من بملائکه خود گویم ای فرشتگان من نظر کنید باین دو بندهٔ من که برخاسته‌اند وبغسل کردن مشغولند ومیدانند که من پروردگار ایشانم گواه شوید بر آنکه من آمرزیدم ایشان را وآب بر هیچ موئی از بدن ایشان نگذرد مگر که حقتعالی بهر موئی ده حسنه برای ایشان بنویسد وده سیئه محو کند وده درجه رفع نماید. پس امیر المؤمنین ﷺ برخاست و گفت «انا مصدقك» من تصدیق کننده‌ام ترا یارسول الله ﷺ چیست جزای کسیکه دراین باب سعی کند؟ فرمود «له اجرهما» مر او را باشد اجر متمتع ومتمتعه. گفت یارسول الله اجر ایشان چه چیز است؟ فرمود چون بغسل مشغول شوند بهر قطرهٔ آب که از بدن ایشان ساقط شود حقتعالی فرشتهٔ بیافریند که تسبیح وتقدیس او سبحانه کند وثواب آن از برای غاسل ذخیره باشد تا روز قیامت، ای علی هر که این سنت را سهل فرا گیرد واحیای آن نکند از شیعهٔ من نباشد ومن از او بری باشم. ونیز در روایت آمده که رسول خدای ﷺ روزی با اصحاب نشسته بود و از هر جانب سخنی میگذشت واز جمله سخن متعه درمیان آمد آنحضرت فرمود ای مردمان هیچ میدانید که متعه را چه فضیلت وثوابست؟ گفتند نه یارسول الله، فرمود جبرئیل اکنون برمن نازل شد و گفت ای محمد حق ترا سلام می رساند و بتحیت و اکرام مینوازد و می فرماید که امت خودرا بمتعه کردن امر کن که آن از سنن صالحان است هر که روز قیامت بمن رسد ومتعه نکرده باشد حسنات او بقدر ثواب متعه ناقص باشد، ای محمد درهمی که مؤمن صرف متعه کند نزد خدای افضل از هزار درهم است که درغیر آن انفاق نماید، ای محمد دربهشت جمعی از حور العین هستند که حقتعالی ایشان را از برای اهل متعه آفریده ای محمد چون مؤمنی مؤمنهٔ را عقد متعه کند از جای خود برنخیزد تا که حق تعالی او را بیامرزد ومومنه را

الجزء الثانی

الأنوار النعمانیة

تألیف

العالم الجلیل المحدث المتبحر السید نعمة الله الموسوی الجزائری رہ

المتوفی سنة ۱۱۱۲

بنفقة

الحاج محمد باقر کتابچی حقیقت
الحاج سید ہادی تبی مناثیم

شارع تربیت
سوق المسجد الجامع

تبریز
ایران

مطبعة «شرکت چاپ»

(بانی مذہب شیعہ)

عبد اللہ ابن سبا نے امامت کے واجب ہونے اور علی کے سچا رب ہونے اور ربوبیت کا دعویٰ کیا تھا

اول من اظہر القول بوجوب امامة علی عبد اللہ بن سبا وان علیًا ھو الالہ حقًا

ABDULLAH - ABIN - SABAH MAINTAINED THE INDISPENSABILITY OF IMAMAT AND CLAIMED THAT ALI WAS THE TRUE LORD.

الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

-۲۳۴- نور فی بیان الفرق وادیانها ج ۲

وخلقه لامن قام به وحلّ فيه ؛ ولايرى الله في الاخرة، والعبد خالق لفعله ؛ ومرتكب الكبيرة لامؤمن ولا كافر، واذا مات بلاتوبة يخلد في النار ، ولا كرامات للأولياء ، ويجب على الله رعاية ماهو الأصلح ، والأنبياء معصومون، وشارك ابوعلى في هذا كلّه ابا هاشم ثمّ إنفرد عنه بأنّ الله تعالى عالم بذاته بلاايجاب صفة هى علم ولاحالة توجب العالمية، وكونه تعالى سميعاً بصيراً معناه انّه حىّ لاآفة به، ويجوز الإيلام للعوض

ومنهم البهشمية انفرد ابو هاشم عن ابيه بامكان إستحقاق الذمّ والعقاب بالمعصية مع كونه مخالفا للاجماع والحكمة ؛ وبأنّه لاتوبة عن كبيرة مع الإصرار على غيرها عالما بقبحه ؛ ويلزمه ان لايصلح إسلام الكافر مع أدنى ذنب أصرّ عليه ؛ ولاتوبة مع عدم القدرة فلا يصحّ توبة الكاذب عن كذبه بعد ما صار أخرس ؛ ولاتوبة الزانى عن زناه بعد ماجبّ ، ولا يتعلّق علم واحد بمعلومين على التفصيل ؛ ولله أحوال لامعلومة ؛ ولامجهولة ولا قديمة ولا حادثة ، قال الأمدى هذا تناقض اذلا معنى لكون الشئ حادثا الاّ انّه ليس قديماً ولا لكونه مجهولا الاّ انّه ليس معلوما

الفرقة الثانية من الفرق الاسلاميّة الشيعة ، وهم الّذين شايعوا عليّا عليه السلام وقالوا انّه الإمام بعد رسول الله صلى الله عليه وآله بالنصّ ، امّا جليّا و إمّا خفيّا ؛ واعتقدوا انّ الإمامة لاتخرج عنه وعن اولاده ؛ فان خرجت فامّا بظلم يكون من غيرهم ، وإمّا بتقية منه اومن أولاده ، وهم اثنان وعشرون فرقة أصولهم ثلاث فرق ، غلاة ، وزيديّة ، وإماميّة ، أمّا الغلاة فثمانية عشر

السبائيّة قال عبدالله بن سبا لعلىّ عليه السلام أنت الإله حقّا فنفاه علىّ عليه السلام الى المدائن ، وقيل انّه كان يهوديّا فأسلم ، وكان فى اليهوديّة يقول فى يوشع بن نون وفى موسى مثل ما قال فى علىّ ، وقيل انّه أوّل من أظهر القول بوجوب امامة علىّ ، ومنه تشعّبت أصناف الغلاة ؛ وقال ابن سبا انّ عليّا عليه السلام لم يمت ولم يقتل ؛ وانّما قتل ابن ملجم شيطانا تصوّر بصورة علىّ وعلىّ عليه السلام فى السحاب ؛ والرعد صوته ، والبرق ضوئه ؛ وانّه ينزل بعد هذا الى الأرض ويملأ ها عدلا ؛ وهؤلاء يقولون عند سماع الرعد عليك السلام

نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو

ان الرب الذی خلیفة نبیه ابوبکر لیس ربنا ولا ذلك النبی نبینا .

WE NEITHER ACCEPT THAT GOD NOR PROPHET WHOSE SUCCESSOR IS ABU-BAKR ﷛ .

الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

ج ۲	نور فی حقیقة دین الامامیة	ـ۲۷۸ـ

الصفات ذاتیّة واعترض شیخهم فخر الدین الرازی علیهم بأنّه (بان خ) قال انّ النصاری کفروا لأنّهم قالوا انّ القدماء ثلثة والاشاعرة أثبتوا قدماء تسعة

أقول فالاشاعرة لم یعرفوا ربّهم بوجه صحیح بل عرفوه بوجه غیر صحیح فلافرق بین معرفتهم هذه وبین معرفة باقی الکفّار لأنّه مامن قوم ولاملّة الّا وهم یدینون بالله سبحانه ویثبتونه ؛ وانّه الخالق سوی شرذمة شاذّة وهم الدهریّة القائلون ومایهلکنا الّا الدهر ؛ وأسوء الناس حالا المشرکون اهل عبادة الأوثان ومع هذا فهم انّما یعبدون الأصنام لتقرّبهم الی الله سبحانه زلفی کما حکاه عنهم فی محکم الکتاب بطریق الحصر فتکون الأصنام وسائل لهم الی ربّهم ، فقد عرفوا الله سبحانه بهذا الباطل وهو کون الاصنام مقرّبة الیه وکذلك الیهود حیث قالوا عزیر ابن الله ، والنصاری حیث قالوا المسیح بن الله ، فهما قد عرفاه سبحانه بأنّه ربّ ذوولد فقد عرفاه بهذا العنوان ؛ وکذلك من قال بالجسم والصورة والتخطیط ؛ وذلك لما عرفت فی أوّل الکتاب من أنّ الکل قد طلبوا معرفته وخاضوا بحار وحدانیّته وکانت مضایق وعرة وسبلا مظلمة ، فمن کان له دلیل عارف عرف الله سبحانه ، ومن کان دلیله أعمی مثله خاض معه بحار الظلمات ؛ ومازاده کثرة السیر الّا بعداً ، فالاشاعرة ومتابعوهم أسوء حالا فی باب معرفة الصانع من المشرکین والنصاری ، وذلك انّ من قال بالولد او الشریك لم یقل انّه تعالی محتاج الیهما فی ایجاد أفعاله وبدائع محکماته؛ فمعرفتهم له سبحانه علی هذا الوجه الباطل من جملة الأسباب الّتی أورثت خلودهم فی النار مع إخوانهم من الکفّار ، وأفادتهم الکلمة الإسلامیّة حقن الدماء والأموال فی الدنیا ؛ فقد تباینا وانفصلنا عنهم فی باب الربوبیّة ؛ فربّنا من تفرّد بالقدم والأزل وربّهم من کان شرکاؤه فی القدم ثمانیة

ووجه آخر لهذا لاأعلم الّا انّی رأیته فی بعض الأخبار وحاصله انّا لم نجتمع معهم علی إله ولا علی نبیّ ولا علی امام ، وذلك انّهم یقولوا انّ ربّهم هو الّذی کان محمد ﷺ نبیّه وخلیفته بعده ابوبکر ، ونحن لانقول بهذا الربّ ولابذلك النبیّ ، بل نقول انّ الربّ الّذی خلیفة نبیّه ابوبکر لیس ربّنا ولاذلك النبیّ نبیّنا ووجه آخر لکنّه جواب عن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۴)

چودہ ستارے

(مع اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مؤرخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی قبلہ

ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور
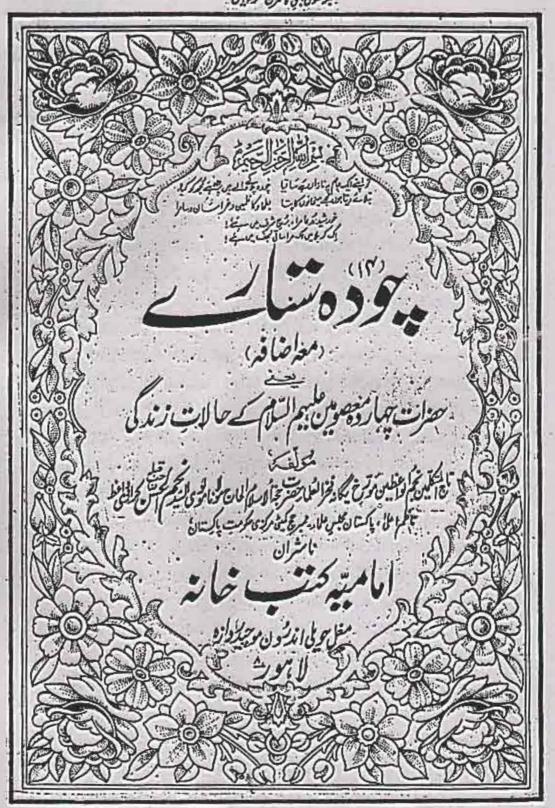
شیعت کے (۱۴) چودہ خدا

اربعة عشر (١٤) آلهة للشيعة الاثنا عشرية !!

FOURTEEN SELF CREATED GODS OF SHI'ITE.

چودہ ستارے (مع اضافہ) از سید نجم الحسن ، ممبر جج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان طبع امامیہ کتب خانہ لاہور

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

ہوتے نہ گر ازل میں چودہ ستارے ہادی
رہتی عذاب ہستی آدم سے رہنما کی

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں جن میں سرخیل انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع روز جزا خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔ یہ جب عالم نور میں تھے، انھوں نے ملائکہ کو تسبیح و تمجید کا سبق دیا۔ جبرئیل کو علم معرفت سے بہرہ ور کیا۔ آدم و حوا جو گرے ہوئے آنسوؤں کی طرح بے وقعت ہو چکے تھے انھیں شرف انسانیت میں توبہ کے ذریعے عروج و فروغ بخشا، اور جب عالم ظہور میں آئے تو عقول انسانی کو علم و معرفت کی جلا دے کر چمکایا۔ گمراہوں کو رہبری کا جادۂ مستقیم بتایا۔ جنت میں جانے کا راستہ دکھایا۔

ان کی مدح سرائی کے لیے زبانِ قدرت ناطق۔ ان کی وضاحتِ حالات کے لیے اوراقِ قرآن شاہد۔ انسان کی کیا مجال کہ ان کے کشف حالات کے لیے قلم اٹھا سکے۔ حالات و اوصاف ان کے لکھے جا سکتے ہیں جن کی کنہ معلوم اور حقیقت آشکار ہو، اور جن کو دنیا میں آزاد زندگی بسر کرنے کا موقع ملا ہو۔ یہ وہ ذوات ہیں جن کے سمجھنے سے عقل انسانی قاصر اور فہم انسانی معذور ہے۔ میں نے اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے کو خانہ تو نیق اور کتب کی مدد سے لکھا ہے مجھے ہرگز اس کا دعویٰ نہیں کر میں ان حضرات کے حالات کا ایک شمہ بھی لکھ سکا ہوں۔ بہر حال احباب کی خواہش تھی کہ میں ان کے حالات قلم بند کروں۔ اس لیے قلم اٹھایا اور کچھ نہ کچھ لکھ دیا۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میں نے اس کی پوری سعی کی ہے کہ واقعات صحیح الفاظ و عبارت مختصر و مختصر اور حالات مستند لکھے جائیں۔ تاریخ ولادت و شہادت کی صحت پر بھی پوری قوت صرف کی جائے اور میں نے اس کی سعی بلیغ میں بھی دریغ نہیں کیا کہ صحیح تاریخ منظر عام پر آ جائے۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق اس کی بھی کوشش کی ہے کہ جو واقعات بعض معاصرین نے غیر مناسب لکھ دیئے ہیں وہ بھی صاف ہو جائیں اور اعتراض

باسمہ سبحانہ

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

کل آدمیوں کے لیے یہ کھلی دلیلیں ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں ہدایت اور رحمت ہے

منتخب

بصائر الدرجات

ترجمہ و تالیف

الفاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد الناسو رسولوی الپاکستانی

الناشر

مکتبۃ السجاد شمس آباد کالونی ملتان

حضرۃ علیؓ کی خدائی کا اعلان کھلا کفر و شرک

الا دعاء بالالوهية على كرم الله وجهه (كفر و شرك واضح)

A DECLARATION OF ALI'S DIVINE ATTRIBUTES.

بصائر الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الباکستانی

۲۲

العجيبات وانا قرن من حديد وانا
عبد الله واخو رسول الله (ص) وانا
امين الله وخازنه وعيبة سره وحجابه
ووجهه وصراطه وميزانه وانا الحاشر
الى الله وانا كلمة الله التي
يجمع بها المفترق ويفرق بها المجتمع
وانا اسماء الله الحسنى وامثاله العليا
وآياته الكبرى وانا صاحب الجنة
والنار اسكن اهل الجنة الجنة واسكن
اهل النار النار والى تزويج اهل الجنة
والى عذاب اهل النار والى اياب الخلق
جميعا وانا الاياب الذي يؤب اليه كل
شيء بعد القضاء والى حساب الخلق جميعا
وانا صاحب الهنات وانا المؤذن
على الاعراف وانا بارز الشمس وانا
دابة الارض وانا قسيم النار وانا خازن
الجنان وصاحب الاعراف وانا امير
المؤمنين ويعسوب المتقين وآية
السابقين ولسان الناطقين وخاتم
الاوصياء ووارث النبيين وخليفة رب
العالمين وصراط ربي المستقيم وفسطاطه
والحجة على اهل السموات والارضين
وما فيهما وما بينهما انا احتج الله بكم

کئی بار حملہ کروں گا، کئی بار انتقام لوں گا میں
عجیب و غریب سلطنتوں کا مالک ہوں گا، میں لوہے
کا قرن ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں، رسول اللہ کا
بھائی ہوں، میں امین اللہ ہوں، اللہ کا خزانچی
اس کے راز کی صندوق اس کا پردہ، چہرہ
صراط اور میزان ہوں میں اللہ کی طرف اکٹھا
کرنے والا ہوں۔ میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس
سے الگ لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں میں اللہ کے
اسمائے حسنہ ہوں اور اس کے بلند امثال ہوں اور
اس کے آیات کبریٰ ہوں میں جنت اور دوزخ
کا مالک ہوں، بہشتی کو بہشت اور جہنمی کو جہنم
میں ٹھہراؤں گا، جنتیوں کی شادی میں کروں گا
جہنمیوں کو عذاب میں دونگا، میری طرف تمام
خلق لوٹ کر آئے گی میں وہ ایاب ہوں جس کے
پاس موت کے بعد ہر چیز آئے گی۔ میں تمام خلق
سے حساب لوں گا، میں صاحب صفات ہوں اعراف
پر میں اذان دوں گا۔ میں سورج کو نکالتا ہوں میں
دابۃ الارض ہوں میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں
جنت کا خزانچی ہوں صاحب اعراف ہوں میں امیر
المومنین متقین کا سردار ہوں سابقین کی آیت ہوں
بولنے والے کی زبان ہوں خاتم الوصیین ہوں انبیاء
کا وارث ہوں رب العالمین کا خلیفہ ہوں اپنے رب کا
صراط مستقیم ہوں زمینوں اور آسمانوں والوں کے

خدائی صفات کے حامل امام

الائمة يتمتعون بالصفات الالوهية

POSSESSION OF DIVINE ATTRIBUTES BY IMAM.

بصائر الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الپاکستانی

۲۳

فِي ابْتِدَاءِ خَلْقِكُمْ وَأَنَا الشَّاهِدُ يَوْمَ الدِّيْنِ وَأَنَا الَّذِيْ عَلِمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْقَضَايَا وَفَصْلَ الْخِطَابِ وَالْأَنْسَابِ وَاسْتُحْفِظْتُ آيَاتِ النَّبِيِّيْنَ الْمُسْتَخْفِيْنَ الْمُسْتَحْفِظِيْنَ وَأَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيْسَمِ وَأَنَا الَّذِيْ سُخِّرَتْ لِيَ السَّحَابُ وَالرَّعْدُ وَالْبَرْقُ وَالظُّلَمُ وَالْأَنْوَارُ وَالرِّيَاحُ وَالْجِبَالُ وَالْبِحَارُ وَالنُّجُوْمُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَأَنَا الَّذِيْ أَهْلَكْتُ عَادًا وَثَمُوْدَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا وَأَنَا الَّذِيْ ذَلَّلْتُ الْجَبَابِرَةَ وَأَنَا صَاحِبُ مَدْيَنَ وَمُهْلِكُ فِرْعَوْنَ وَمُنْجِيْ مُوْسٰى (ع) وَأَنَا الْقَرْنُ الْحَدِيْدِيُّ وَأَنَا فَارُوْقُ الْأُمَّةِ وَأَنَا الْهَادِيْ وَأَنَا الَّذِيْ أَحْصَيْتُ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا بِعِلْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ أَوْدَعَنِيْهِ وَبِسِرِّهِ الَّذِيْ أَسَرَّهُ إِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَسَرَّهُ النَّبِيُّ (ص) إِلَيَّ وَأَنَا الَّذِيْ أَنْحَلَنِيْ رَبِّيْ اسْمَهُ وَكَلِمَتَهُ وَحِكْمَتَهُ وَعِلْمَهُ وَفَهْمَهُ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ اسْأَلُوْنِيْ قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُشْهِدُكَ وَأَسْتَعْدِيْكَ عَلَيْهِمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مُتَّبِعِيْنَ أَمْرَهُ

درمیان جو کچھ ہے ان کے لئے حجت ہوں میں تمہاری پیدائش کے وقت سے تم پر حجت خدا ہوں میں جزائے روز کا گواہ ہوں میں وہ ہوں جو علم منایا بلایا، قضایا فصل الخطاب اور انساب کا عالم ہوں مجھے انبیاء کی آیات کو یاد کرایا گیا ہے میں عصا و میسم کا مالک ہوں میں وہ ہوں جس کے بادل، رعد و بجلی، تاریکی اور روشنیاں ہوائیں، پہاڑ، سمندر، ستارے، سورج اور چاند تابع کر دیئے گئے ہیں میں وہ ہوں جس نے عاد و ثمود اصحاب رس اور بہت ساری قوموں کو ہلاک کیا ہے میں وہ ہوں جس نے بڑے بڑے جابروں کو ذلیل کیا ہے میں صاحب مدین ہوں فرعون کو میں نے ہلاک کیا موسیٰ کو میں نے نجات دی میں سب کا قرن ہوں میں فاروق امت ہوں میں ہادی ہوں میں وہ ہوں جس نے ہر چیز کو ایک ایک کر کے گن لیا ہے، اللہ کے اس علم کے ساتھ جو مجھے ودیعت کیا گیا ہے اور اس راز کے ذریعے جس کو اللہ نے محمد کو آگاہ کیا اور اس راز کو نبی نے مجھے آگاہ کیا میں وہ ہوں جسے میرے رب نے اپنا نام، کلمہ، علم اور فہم عطا کی اے لوگو! جو کچھ چاہو پوچھ لو اس سے پہلے کہ مجھے نہ پاؤ اے اللہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں اور ان پر تیری مدد چاہتا ہوں نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ عظیم ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور اس کے امر کی اتباع کرتے ہیں۔

ریاض المصائب جدید

مصنفہ
عمدۃ الذاکرین عالیجناب
مولانا سید ریاض الحسن صاحب قبلہ

ناشران
امامیہ کتب خانہ مغل حویلی
اندرون موچی دروازہ حلقہ ۲۷ لاہور

خود ساختہ کلمہ کا اقرار اور تمام ملائکہ علیھم السلام کی توھین

الاقرار بکلمة مختلفه واهانة جميع الملائكه

AN ACCEPTANCE OF SELF CREATED KALIMAH AND INSULT OF AN ANGELS.

ریاض المصائب جدید از سید ریاض الحسن امامیہ کتب خانہ لاہور

۷۸

کھڑے کل لشکر کو شکست دی۔ اب لوگ سمجھے کہ یہ ابن عباسؓ نہیں ہیں، بلکہ خود علیؑ ابن ابی طالب ہیں اور شاید اسی استقلال کو دیکھ کر رسولؐ نے ہمیشہ علمداری کا عہدہ انھیں کے سپرد کیا۔ اس لیے کہ علمدار کی قوت پر فوج کی قوت موقوف ہے۔ اگر علمدار سے کسی وقت سستی ظاہر ہو تو فوج لڑ نہیں سکتی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر غزوہ میں علمؑ ان ہی جناب کے ہاتھ میں ہوتا تھا، لطف یہ ہے کہ قیامت کے دن بھی اس خدمت کو سلب نہیں کیا، علمداری کے عہدے کے واسطے انھیں کا انتخاب ہوگا، شان اس علمؑ کی یہ ہوگی کہ طول میں ہزار سال کی راہ تک بلند اور قبضہ اس کا نقرئی ہوگا، اور وسط کا حصہ زمرد سبز کا سنان یاقوت سرخ کی تین پھریرے ہوں گے، ایک نور کا دنیا کے مشرقی حصے کو گھیرے ہوئے۔ دوسرا مغرب میں، تیسرا خانۂ کعبہ کو اپنے سائے میں لیے ہوئے اور اس پھریرے پر تین سطریں قلم قدرت سے لکھی ہوں گی، پہلے میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، دوسرے میں الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے میں لا الٰہ اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ ملائکہ کو حکم ہوگا کہ اس علم کو اٹھائیں۔ جب کوئی ملک نہ اٹھا سکے گا تو دربِ قدرت سے آواز آئے گی۔ این اسد اللہ الغالب۔ کہاں ہیں شیر خدا علیؑ ابن ابی طالبؑ اس ندا کو سن کر وہ جناب مجمع محشر سے اٹھیں گے اور اس علمؑ کو جسے ملائکہ نہ اٹھا سکتے ہوں گے، مثل گلدستے کے لیے ہوئے پھریرا سر پر تاج کی طرح لہراتا ہوا، صراط پر سے عبور کریں گے۔ کوئی نبی مرسل اور ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

...ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحن اللہ وما انا من المشرکین

...لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب ونقص سے پاک ہے اور میں ہرگز مشرکین میں سے نہیں ہوں

کتابِ مستطاب

اصول الشریعۃ فی عقائد الشیعۃ

از افاداتِ عالیہ

صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامہ الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ [illegible] العصر

صدر مؤتمر علماء شیعہ پاکستان

ناشر

مکتبۃ السبطین، کوٹ فرید سرگودھا

قیمت [illegible] روپے

علیحدہ کلمہ طیبہ کا اقرار

الاقرار بکلمة غیر الکلمة الطیبة .

AN ACCEPTANCE OF SEPERATE KALIMAH.

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از شیخ محمد حسین نجفی العصر صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان

۴۲۲

دارین اور مخالفت کو موجب ہلاکت کونین جانتے ہیں۔ اور ان کے مقابلین کو اس منصب جلیل کا نااہل اور مقام اہلبیت کا غاصب سمجھتے ہیں۔ مگر یہ فرقہ دیگر تمام غیر اثنا عشری فرقوں کی طرح ائمہ طاہرین کی خلافت و امامت کا منکر ہے۔ وہ ان معصوم و مقدس ہستیوں سے روحانی رشتہ توڑ کر آل رسول کے مخالفین سے اپنا رشتہ جوڑتا ہے۔ اور انہی لوگوں کو اپنا دینی و دنیوی ہادی و راہنما اور آں حضرت کے خلفاء اور خلق کے پیشوا مانتا ہے۔ اور بیا ر عیاں را چہ بیان کا مصداق ہے مسئلہ امامت کے تمام مباحث کو بالتفصیل دیکھنے کے خواہشمند حضرات ہماری کتاب "اثبات الامامت" کی طرف رجوع فرمائیں۔

نواں فرق عقیدۂ افضلیت

ہم نہ صرف یہ کہ ائمہ اہل بیت کو تمام اُمت محمدیہ سے اشرف و افضل جانتے ہیں بلکہ سرکار خاتم الانبیاء کے سوا باقی عام مخلوق تو درکنار دوسرے انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین سے بھی ان ذوات مقدسہ کو افضل و اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اس مطلب کے ثبوت کے لئے ہماری کتاب احسن الفوائد کے اوراق شاہد ہیں۔ مگر فرقہ وہابیہ دیگر جمہور اہل سنت کی طرح اپنے شیخین کو ائمہ طاہرین سے افضل سمجھتا ہے اور اس نظریہ کے مخالف کو نہ صرف خطاکار بلکہ شرعی تعزیر کا سزاوار قرار دیتا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ الدہلوی اپنی کتاب ازالۃ الخفاء ص۲ مقصد اول میں لکھتے ہیں "ہر کہ مرتضےٰ را تفضیل دہد بر شیخین مبتدع است و مستحق تعزیر" یعنی جو شخص حضرت مرتضیٰ (علی) کو شیخین (ابوبکر و عمر) پر فضیلت دیتا ہے وہ بدعتی ہے اور تعزیر کا مستحق ہے" گر ہا یں جرم ہمارے کرم فرماؤں کی نظر میں شاہ ولی اللہ مسلمان عالم دین اور ان کے معتقدین داخل زمرۂ مسلمین مگر ائمہ طاہرین کو بلحاظ ہستی مرتبت دیگر تمام کائنات سے افضل ماننے والے قابل گردن زدنی اور بے دین ہیں۔ والی اللہ المشتکیٰ وھو خیر الحاکمین۔

دسواں فرق کلمۂ ولایت

یہ بات بھی محتاج بیان نہیں ہے کہ ہمارا کلمۂ شہادت، توحید و رسالت اور شہادت ولایت سے مرکب ہے (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ) مگر اس فرقہ کا کلمہ دیگر عام اسلامی فرقوں کی طرح صرف شہادت توحید و رسالت پر مشتمل ہے۔ (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فقط) وہ شہادت ولایت کو جائز و جزو کلمہ نہیں سمجھتے بلکہ ہم کلمہ طیبہ کے اس حصہ کو اسلام کا جزو مکمل و متمم جانتے ہیں۔ جیسا کہ آیت اکمال دین الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ کے شان نزول سے واضح و عیاں ہے۔ (شیعی کلمہ کے ثبوت کے لئے کتاب مودۃ القربیٰ ص۳ مودۃ ششم ملاحظہ ہو)

گیارھواں فرق تقلید شخصی

ہم فروع دین میں صحت و قبولیت اعمال کے لئے تین باتوں میں سے کسی ایک بات کو مکلف کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ (۱) خود مجتہد ہو (۲) کسی جامع الشرائط مجتہد کا مقلد ہو۔ (۳) یا پھر محتاط ہو اور موارد موقع احتیاط کو سمجھ کر اس پر عمل درآمد کرے۔ مگر فرقہ وہابیہ تقلید شخصی کے سخت مخالف ہے اسی لئے اسے غیر مقلد گروہ کہا جاتا ہے۔ اور اس نے تقلید شخصی کی رد میں بڑی بڑی ضخیم کتب تالیف کی ہیں بطور مثال شاہ نذیر حسین محدث دہلوی کی کتاب "معیار الحق" دیکھی جا سکتی ہے۔

فرمایا رسول خدا نے کہ:
میرے اہل بیت کی مثال
کشتی نوح کی مانند ہے
جو اس میں سوار ہوا نجات
پا گیا جو رہ گیا

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفہ بلا فصل

شیعہ مذہب حق ہے

من گھڑت کلمہ کی تصریح

التصریح با الکلمة المخترعة

EXPLANATION OF SELF CREATED KALIMAA

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۲۵

توحید و رسالتؐ کے ساتھ اقرار ولایت کو ضروری سمجھا اور یہ کہا
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و
خلیفتہ بلا فصل۔

سُنّی خلفاء کا غلبہ عارضی تھا

میں نے یہ بھی بھانپ لیا کہ سُنّی خلیفوں کا اعزاز
ان کی مادی حکومتوں سے وابستہ ہے۔ مذہبی روحانی حکومت میں ان کو
کوئی منصب حاصل نہیں ان کو عارضی طور پر غلبہ حاصل رہا۔ اور تھوڑے
ہی عرصہ بعد یہ تسلط اور غلبہ دوسروں کے ہاتھ آ گیا۔ مگر شیعہ خلیفوں
کی شان یہ ہے کہ ان کو حکومت ارضی کے بغیر ہی وہ سلطانی نصیب
ہے کہ آج تک دنیا میں ان کا سکہ جاری ہے۔ کروڑوں دلوں پر ان کی
حکمرانی ہے۔ پس میں نے عارضی غلبہ پر دائمی غلبہ کو فوقیت دی۔

میں نے مغضوب علیہم کی راہ ترک کر دی

میں نے صحیح بخاری میں خاتون جنت سیدۃ
النساء العالمین کی ناراضگی سُنّی خلفاء کے خلاف اس شدت سے محسوس
کی کہ سیدہؑ نے ان سے تا دم وفات کلام کرنا مناسب نہ سمجھا۔ پھر مجھے
رسولؐ کی حدیث بھی بخاری میں ملی کہ جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا اس نے
مجھے ناراض کیا میں یہ بھی جانتا تھا کہ رسولؐ کی ناراضگی خدا کے غضب کا سبب
ہے لہٰذا مجھے موذی "مغضوب علیہم" کے زمرے میں نظر آئے جبکہ
ہر روز نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے میں دعا کرتا تھا کہ اے
خدا مجھے سیدھی راہ پر قائم رکھ جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تیرا
انعام ہوا نہ کہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے کلام ربانی
کے اس دعائیہ اقتباس کی لاج رکھنے کے لئے میں نے ضروری سمجھا

مسلمانوں سے علیحدہ کلمہ طیبہ کا اظہار

لا الہ اللہ محمد رسول اللہ دلیل ایمان نہیں

اظہار کلمة غیر کلمة المسلمین ۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لیس بدلیل الایمان ۔

SEPERATE KALIMAH TAYYABA (SELF MADE) INSTEAD OF ORIGINAL ISLAMIC KALIMA TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۲۴

مرزا حیرت نے اپنی کتاب شہادت میں صاف اعلان کیا کہ "علی سے جو محبت رکھنا ضروری کا دین وجزو ایمان کہا جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے صوفی لوگ جوان کو ہادی اسلام اور پیشوا ہے اولیائے کرام کہتے ہیں یہ ان کا دھوکا ہے۔

(کتاب مذکورہ صفحہ ۱۳۹-۱۴۰)

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو "ایمان کل" اور میر البریہ کے القابات سے نوازیں اور ان کی سنت کی پیروی کے جھوٹے دعویدار اُن کے بغض کو شرط ایمان کہیں اور ان سے دشمنی کو اہل تسنن کی شرط قرار دیں۔ میرے ضمیر نے "ایمان کل" کو پسند کیا اور اہل تسنن کو چھوڑ دینے پر شدید دباؤ ڈالا۔ لہذا میں نے اختیار ایمان پر ایمان لے آیا۔ اور نفاق کے بت کو توڑ کر اعلان کر دیا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل"

سنی کلمہ پر اعتبار نہیں ہے

میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے بغور فیصلہ کر لیا کہ جب سنیوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں بلکہ اس کے اقرار پر بھی خدا نے صحابہ کو منافق قرار دے دیا اور دور حاضر میں احمدی اس کلمہ کو لگے باوجود کافر ہیں لہذا سمجھ لیا کہ اس کلمے کا کوئی اعتبار نہیں کلمہ حق وہی ہے جو قبول و مقبول ہو۔ لہذا قرآن میں "الکلمہ طیبہ" میرے لئے رہنما بنا کہ کلمہ جمع ہے اور تین سے کم پر جمع کا اطلاق نہیں لہذا طیبّب کلمات تین ہوں گے پس

محرف کلمہ طیبہ کا اقرار

الاقرار بکلمة الشهادتين المحرفة .

AN ACCEPTANCE OF CHANGED KALIMAH TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۱۱

علیؑ ولی اللہ تحریراً اور تقریراً ثابت ہے"

پس جب احادیث سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم
ام تحریراً و تقریراً ثابت ہے کہ توحید و رسالتؐ کے ساتھ علیؑ کی امامت
خلافت اور وصایت کا اقرار کیا جائے تو اس تیسرے عہد کو کلمہ
میں شامل کرنا عین اطاعت خدا و رسولؐ ہے اور اس کی مخالفت
بلا جواز ہے یہی وجہ ہے کہ اس ولایت کو مسلم و منافق میں کسوٹی
بنایا گیا اور ترمذی شریف اور دیگر کتب صحاح کی روایات
کے مطابق منافق و مسلم کی پہچان بغض علیؑ سے کی جاتی تھی۔
ہم اگر غور و انصاف کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ موحد کی
پہچان لا الہ الا اللہ سے ہوتی ہے۔ مسلم کی پہچان محمد رسول اللہ سے
ہوتی ہے اور مومن و منافق میں تمیز علی ولی اللہ سے ہوتی ہے۔
پس سید عقیل حیدر دام اقبالہ نے جو دلیل بیان کی ہے دل کو
لگتی ہے کہ اقرار ولایت علویہ، کے بعد منافقت کا قلع قمع از خود
ہو جاتا ہے لہٰذا کوئی معتقد ولایت یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ حضورؐ کے
بعد کوئی دوسرا نبیؐ آ سکے گا۔ بلکہ وہ سلسلہ امامت کو سلسلہ
ہدایت سمجھتا ہے مگر جو منکر ولایت ہوتے ہیں کبھی وہ دبے الفاظ میں
کہہ جاتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ہوتا" مگر
کچھ سال بعد لا الہ الا اللہ محمد رسول " کہنے والے نص خاتم النبیین
کی پرواہ کئے بغیر غلام احمد جیسے سنی عالم کی نبوت فاسقہ پر ایمان لا کر

مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کا انکار اور خود ساختہ کلمہ طیبہ کا اعلان

انکار الکلمة الطیبة واعلان کلمة الشیعیة المخترعة

DENIAL OF ISLAMIC KALIMAH TAYYABA AND DECLARATION OF SELF MADE KALIMAH.

مبلغ اعظم ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی خوشاب

۱۳۷

مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ۔ فرمایا جس کا میں مولا بنا کرتا تھا اس کا حیدر کرارؑ مولا ہے۔

جب علیؑ کا ہاتھ پکڑ کے مَنْ كُنْتُ مَوْلَا کہا تو آوازِ قدرت آئی میرے محبوب! ابھی نہیں کچھ ہاتھوں سے بھی کر کے دکھا۔ مسند ابو طیالسی سے پڑھتا ہوں، صفحہ ۲۳ سے پڑھتا ہوں، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا نے تبرکات کا صندوق منگایا کھول کر اس سے ایک پگڑی نکالی مَنْ عَلِیٍّ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ غدیر خم پر رسولِ خدا میرے سر پر پگڑی کے پیچ آپ باندھ رہے تھے جب آخری پیچ باندھ رہے تھے تو عرشِ اعظم سے آواز آئی اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کہ میں نے آج دین مکمل کر دیا اور نعمت پوری کر دی لا تو خدا کے بندے! لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دین ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بھی دین ہے مگر کامل تب ہوتا ہے جب عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ آجائے ورنہ کامل نہیں ہوتا۔

کہتے ہیں مولا کے معنی وہ نہیں ہیں جو تم کہتے ہو، میں کہتا ہوں جھگڑا کیا پتہ کرو کہ حضورؐ کس معنی میں مولا ہیں جس معنی میں حضورؐ مولا ہوئے اسی معنی میں علیؑ بھی مولا ہوں گے۔ بخاری شریف صفحہ ——— پہلی جلد ——— صفحہ نمبر ۳۲۳ ———

حضرت ابوہریرہ راوی۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْیَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضِیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ۔ جب کوئی آدمی فوت ہو جاتا، لوگ آتے کہ یا رسول اللہ! آپ اس کا جنازہ

کلمہ طیبہ میں تبدیلی کا اقرار

الاقرار بالتحریف فی الکلمة الطیبة .

AN ACCEPTANCE OF ALTERATION IN THE KALIMAH TAYYABA.

مبلغ اعظم ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی خوشاب

جلاء العیون ۲ ۵۷ جناب امیرؑ کا زرہ بیچنا اور جبرئیل کا خریدنا

چاہے وہ قدر داں تھے۔ فرمایا اسے لے جاؤ اور اپنے مال کے ساتھ اسے بھی رکھ دے۔ تیرا مال اس سے زیادہ ہو جائے گا۔ پھر فرمایا کہ فاطمہؑ کے بارے میں مجھے کوئی دخل نہیں ہے وہ خدا کی کنیز خاص ہے اس کا اختیار اسی کے دستِ قدرت میں ہے جسے چاہے دے۔ بہرکیف یہ عقد جناب فاطمہؑ کا علیؑ ابن ابیطالب کے ساتھ ہوا۔ اولاً آسمان پر حکم خدا سے پہلی یا چھٹی ذی الحجہ کو ۲ ہجری میں زمین پر واقع ہوا۔

محمود فرشتہ کا آنا

منقول ہے کہ رسول خدا بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے چوبیس منہ تھے۔ حضرت نے فرمایا اے اخی جبرئیل میں نے کبھی اس ہیئت سے تم کو نہیں دیکھا تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں جبرئیل نہیں ہوں میرا نام محمودؑ ہے۔ مجھے خداوند عالم نے بھیجا ہے کہ آپ کو اس کا پیام پہنچاؤں وہ یہ ہے کہ آپ ایک نور کو دوسرے نور کے ساتھ تزویج کر دیں۔ پوچھا کس کو کس کے ساتھ کہا ارشاد خدا یہ ہے کہ ہم نے تو آسمان پر علیؑ کا عقد فاطمہؑ کے ساتھ کر دیا ہے اب آپ بھی زمین پر دونوں کا عقد کر دیجئے فرمایا سمعاً وطاعةً بسر و چشم مجھے منظور ہے۔ جب وہ فرشتہ یہ پیام پہنچا کے چلا تو آپ نے دیکھا کہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان لکھا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ اَیَّدْتُهٗ بِهٖ رسول خدا نے پوچھا کب سے یہ تمہارے شانوں کے درمیان لکھا ہوا ہے؟ اس نے کہا جو بیس ہزار برس قبل آدمؑ کے۔

عقد جناب سیدہ سلام علیہا

رسول اللہ نے جناب امیرؑ کو بلا بھیجا۔ جب آئے فرمایا اے علیؑ مجھے خدا کی جانب سے حکم ہوا ہے کہ تمہارا عقد فاطمہؑ کے ساتھ کر دوں۔ اے علیؑ! مہر کے لئے تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ایک اسپ ایک شتر آب کش اور ایک تلوار اور ایک زرہ ہے۔ فرمایا اسپ و تیغ جہاد کے لئے تمہارے واسطے ضروری ہے اور شتر آب کش کی بھی ہمیشہ حاجت ہے مگر زرہ کی تمہارے ایسے شجاع کے لئے ضرورت نہیں ہے۔ بغیر زرہ کے بھی تم دشمنوں پر غالب رہو گے۔ اسے جا کر بیچ کے قیمت لے آؤ کہ جہیز فاطمہؑ کا سامان کیا جائے۔

جناب امیرؑ کا زرہ بیچنا اور جبرئیل کا خریدنا

جب جناب امیرؑ زرہ لے کر بازار کی طرف چلے راہ میں ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس

---

۳ بحار الانوار ج ۱۰ ص ۳۳۔

ہاتھی کے دانت
از قلم

علیؓ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ہے

الا ستعانة بعلی لیس بشرک بل هی سنة خاتم الا نبیاء

TO ASK FOR HELP FROM ALI (RA) IS NOT A POLYTHEISM BUT A WAY OF THE HOLY PROPHET (SAW).

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور جلد دوم از عبد الکریم مشتاق

۴۱

ئ ! درود کا تحریر کرنا تو "ص" ہر جگہ لکھا گیا ہے۔ حضرت کے لفظ کو لکھنا ضروری نہیں رہتا حضرت جی! اور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا جملہ ہمارے نزدیک ادھورا ہے۔ ہم ادھورا درود تحریر و تکلم کر کے ناراضگی رسولؐ مول لینا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر دُم کٹا درود نہ بھیجا کرو۔ پھر یہ کہ درود کا حکم اس وقت ہے جب آپؐ کا نام نامی لیا جائے۔ تاہم اگر سرکار کے اسم گرامی کے بعد ہم نے "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھنے میں کسی جگہ سہو کیا ہے تو ہم اس بھول کے لئے توبہ کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ سے اس کی معافی مانگتے ہیں۔ برادر عزیز! اگر خدائی عہدیداروں کے اقتدار و اختیار کو مان لینا، اللہ کے اقتدار اعلیٰ سے اس کی عملاً معطلی ہے تو یہ انداز فکر اور روش فہم انتہائی گھٹیا ہیں۔ خدائے قدوس کی بادشاہت، عظمت اور جلالت کا حقیقی اعتراف یہی ہے کہ اس کے مقرر کردہ اہلکاروں کی ہدایات کے مطابق اس کے قوانین کی اطاعت کی جائے۔ نہ کہ اس کے مقرر کردہ عمال سے بغاوت کر کے براہ راست حاکم اعلیٰ کی اطاعت کا زبانی دعویٰ کیا جائے۔

مفوضہ کے بارے میں جو اشارہ فاضل مجیب نے کیا ہے احقر نے اپنی کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" میں اس کا جواب دے دیا ہے۔ باقی دشمن سے جھگڑے یا مرے میں تو "یا علی مدد" کہہ کر رزق، اولاد، صحت، فتح حاجت برآری مولا مشکل کشا سے چاہوں گا میں اسے شرک نہیں سمجھتا، علیؑ سے مدد مانگنا میرے نزدیک سنت انبیائے ماسبق ہی نہیں سنت خاتم الانبیاء ہے

ادیانِ عالم اور فرقہ ہائے اسلام
کا
دہریت
تعددیت
برابریت
نسانیت
فطایت
مصنّف سید علی حیدر نقوی
بی۔اے

شیعہ کے علیحدہ کلمہ کا کھلا اعلان

اعلان صریح لکلمة الشيعة غيرالكلمة الطيبة .

DECLARATION OF SEPERATE KALIMAH TAYYABA OF SHIA RELIGION.

ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ از سید علی حیدر نقوی

بہرحال کلمہ عقائد کا زبانی اظہار ہے اور دین کی حقیقت کا تعلق عقیدے سے ہے ورنہ کلمہ تو قادیانی بھی پڑھتے ہیں لیکن ان کو غیرمسلم قرار دیدیا گیا کیونکہ دل سے ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ آخری نبی ہیں چنانچہ ایک صحیح اور سچے مسلمان کے لئے تین شرطیں ہیں۔

۱- عقیدے کا زبان سے اقرار کیا جائے۔

۲- عقیدے کے اصولوں کو دل سے مانا جائے۔

۳- عقیدے کے مطابق عمل اختیار کیا جائے۔

شیعہ اور سُنی کلمہ میں فرق

شیعہ کلمہ	سُنی کلمہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نوٹ: شیعہ کلمہ میں خدا کی یکتائی اور محمد مصطفیٰؐ کی رسالتؐ کی گواہی دینے کے بعد یہ بھی گواہی شامل ہے کہ امام المتقین علی المرتضیٰ خدا کے ولی ہیں اور رسول خدا کے وصی یا نائب بلا شرکت غیرے خلیفہ رسولؐ ہیں (کیونکہ شیعہ عقیدے میں نبوت کی خلافت یا امامت مسلمہ شرعی اور روحانی عہدہ ہے اور حکومت نہیں) اس طرح اس کلمہ میں رسولؐ کے بعد حضرت علیؑ کے مقام کا اقرار اور اعتراف ہوتا ہے۔ اہلسنت کے امام فقہ شافعی فرماتے ہیں (دیکھو ینابیع المودۃ صفحہ ۸۱)

علی حبہ جنہ - قسیم النار والجنۃ
وصی مصطفیٰ حقا - امام الانس والجنۃ

فرمایا رسول خدا نے
میرے اہل بیت کی مثال
کشتی نوح کی مانند ہے

2- علی ولی اللہ کے بغیر کلمہ طیبہ قول مردود ہے

الکلمۃ الطیبۃ قول مردود بغیر (الکفر الواضح) بغیر علی ولی اللہ

KALIMAH TAYYABA WITHOUT ALI WALI ULLAH IS FALSE.

رسولؐ کے رو برو کلمہ پڑھنا بھی دلیل ایمان نہیں

لہٰذا ایمان یا اسلام کے لئے محض لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۲۸۴

کہہ دینا ہرگز کافی نہیں ہے۔ سورۂ منافقون میں خداوند ذوالجلال والاکرام نے اس کلمے کا اقرار بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسلمان ہونے کی دلیل نہیں مانا پس شیعہ نے توحید و رسالت کے ساتھ جو ولایت علیؑ کے اقرار کو شرط ایمان قرار دیا ہے تو وہ اس لحاظ سے عقیدہ ثابت ہے۔ کہ کلمہ مستند و مقبول ہو جاتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ قول مردود ہونے سے قطعی طور پر محفوظ رہتا ہرگز یہ خدشہ نہیں رہتا کہ یہ کلمہ دلیل ایمان نہیں۔ امیر المومنینؑ کی ولایت و خلافت کا اقرار اس لئے ضروری ہے۔ یہ حکم کتاب و سنت سے براہین واضحہ سے ثابت ہے۔ میں یہ منصوص اثبات اپنی کتاب "علی ولی اللہ" میں پیش کر چکا ہوں اقرار ولایت علیؑ کو کتب اہلسنت سے مدلل طریقہ پر جزو ایمان ثابت کر چکا ہوں۔

دو ٹوک فیصلہ

اگر کلمہ ایمان لانے کی دلیل ہے تو میں قاضی صاحب کے اعتراف ہی کی اساس پر دو ٹوک فیصلہ پیش خدمت کرتا ہوں۔ قاضی جی نے اپنی زیر بحث کتاب کے صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے کہ "ان (علی) کی محبت کو ہم جزو ایمان تسلیم کرتے ہیں" یعنی جب تک "ولایت علیؑ" تسلیم نہ کی جائے ایمان کا جزو ایمان سے جدا رہتا ہے اور ولایت علیؑ کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے اگر "ولایت علیؑ" فی الواقع اہل سنت کے نزدیک ایمان کا جزو ہے تو پھر جب تک اقرار کلمہ ایمان میں اس جزو کو شامل نہ کیا جائے گا ایمان اپنے جزو سے محروم رہ کر کامل نہیں بلکہ ادھورا رہے گا۔ واضح ہو کہ اکثر اہلسنت "ولایت" کا مطلب محبت ہی لیتے ہیں۔ پس اگر کلمہ پڑھنے کا مقصد اظہار ایمان ہے تو پھر ضروری ہو گا کہ مکمل ایمان لایا جائے

تاریخ اسلام

مؤلفہ علامہ محمد بشیر انصاری

ناشر: شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس ریلوے روڈ-لاہور

خدا جب راضی ہوتا ہے فارسی میں باتیں کرتا ہے خدا جب ناراض ہوتا ہے تو عربی میں باتیں کرتا ہے

اذا كان الله راضيا يتكلم باللغة الفارسية

و اذا كان غاضبا يتكلم باللغة العربية.

WHEN GOD BECOMES HAPPY HE TALKS IN PERSIAN
WHEN HE BECOMES ANNOYED TALKS IN ARABIC.

۱۶۳

طبقات صفحہ ۳۹۰ و تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۵ و صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۱۲۲ و جواہر البیان جلد ۲ و ... و باب التاریخ جلد ۱ صفحہ ۵۰ و مسند امام حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ میں مرقوم ہے کہ جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی آنحضرت اس آیت پر پہنچے وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ یعنی اور دوسرے وہ لوگ جو عرب کے علاوہ ہیں صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ وہ قوم جو عرب کے علاوہ اس دین کو قبول کرے گی اور عرب جلدی ملحق ہو جائے گی وہ کونسی قوم ہے تو آپ نے حضرت سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہ اور ان کی قوم فارسی یعنی ایرانی ہیں۔ اور فرمایا کہ اگر ایمان زمین سے اٹھ کر ستارۂ ثریا میں چلا جاتا تو بھی یہ قوم وہاں پہنچ کے لے آتی۔

ان آیات اور احادیث متفق علیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلمان فارسی کی قوم کے لئے آنحضرت نے بار بار پیش گوئی فرمائی ہے اور دین و ایمان و علوم کے لئے دور ہو جانے کی صورت میں ایرانی قوم کو ان چیزوں کے واپس لے آنے کی قابلیت و صلاحیت کا حامل قرار دیا ہے۔

فارسی زبان کی شان

بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ خدا جب رحمت اور مہربانی کی باتیں کرتا ہے تو فارسی زبان میں کرتا ہے اور جب ناراضی اور عذاب کی باتیں کرتا ہے تو عربی زبان میں کرتا ہے۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان بروسوی طبع استنبول جلد دہم صفحہ ۲۰۰ قسطنطنیہ میں مرقوم ہے۔

انصار مدینہ

وہ چار سو علماء جن کو ملک تبع نے مدینہ میں آباد کیا تھا کہ آنحضرت کی تشریف آوری کا انتظار کریں جن کا ذکر مفصل اس جلد دوم میں آئے گا ان علماء کی اولاد مدینہ میں آباد ہوئی اور یہ آنحضرت کی نصرت و مدد کے انتظار میں ایک ہزار سال سے آنکھیں لگائے رہے۔ ان ہی میں سے ابو ایوب انصاری صحابی رسول ہیں اور ان ہی کے والد نجار کی بیٹی بی بی سلمیٰ سے جناب رسالت مآب کے دادا ہاشم کا نکاح ہوا جس سے شیبۃ الحمد یعنی عبد المطلب پیدا ہوئے۔ ابو ایوب انصاری آنحضرت کے ننہیالی رشتہ دار ہیں۔ اور اسی رشتہ کی وجہ سے آنحضرت کو مدینہ پسند تھا۔ کیونکہ اس خاندان نے حضور کی نصرت کے انتظار میں ایک ہزار سال گزارے اور پھر اپنے ارادہ نصرت کو پورا کر دکھایا۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

غریق تقصیر

محمد بشیر

اس رسالہ میں کلمہ اور آذان اور مسئلہ بدا میں اہلسنت کی کی طرف سے شیعوں پر کیے گئے اعتراضات کا قرآن و سُنت کی روشنی میں جواب دیا گیا ہے

از قلم تحقیقت رقم

شیر پاکستان خادم مذھب علی شاہ مرداں

وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

خدا کی طرف بدا کی نسبت اور کذب باری تعالیٰ کا اعلان

نسبة البدا الى الله و اعلان كذب الله سبحانه .

GOD TELLS A LIE (ACCORDING TO SHIATE BELIEF OF BIDA.

رسالہ علی ولی اللہ کلمہ اور اذان میں مسئلہ بدا ۷۹ تالیف شیر پاکستان غلام حسین نجفی لاہور

تفسیر مظہری کی عبارۃ	ذھب عن قومه مغاضباً لربه اذ كشف عن قومه العذاب بعدما وعدھم وكره ان يكون بين قوم

جربوا عليه الخلف فيما وعدهم الخ

جناب یونس رب تعالیٰ سے غضب ناک ہو کر قوم کو چھوڑ کر چلے گئے جب انکو معلوم ہوا کر قوم سے عذاب ٹل گیا ہے اور بدا وعدہ غلط ہو گیا ہے۔ اور اس قوم میں رہنا یونس نبی نے ناپسند کیا کہ جس نے انکی وعدہ خلافی کا تجربہ کر لیا۔

منکرین نے بدا مولانا صاحبان کو دعوت فکر

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم نے تین عدد آیات قرآنی صحت بدا کے لئے پیش کی ہیں اور تمام اہل سنت علماء کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر دی ہے کہ وہ ان آیات کے بارے تحقیق فرمادیں جس مطلب کو یہ آیات قرآنی روشن کرتی ہیں ہم شیعہ مذہب والے اسی مطلب کو بدا کہتے ہیں۔ اور کچھ ملاؤں جو اولاد ملا ہیں انہوں نے اپنی طرف سے کچھ جھوٹے الزامات بنا کر ہمارے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے ہم ان بنو امیہ کے کنٹول پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ انکی غلط بیانی سے نہ ہی ہمارا کوئی نقصان ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی ابوبکر اور عمر کی جھوٹی خلافت کی ہلتی ہوئی چولوں کو پیچ لگ سکتے ہیں۔

ہم قوم معاویہ خیل کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ کراچی سے لے کر درہ خیبر تک اگر کوئی دیوبندی مولانا ہمارے ساتھ اس مسئلہ بدا میں تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہے تو ہم ہر وقت حاضر ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا حضرت علی
جلد ۲
وسیلہ انبیاء
مصنف
جعفریہ دار التبلیغ امامبارگاہ
لاہور
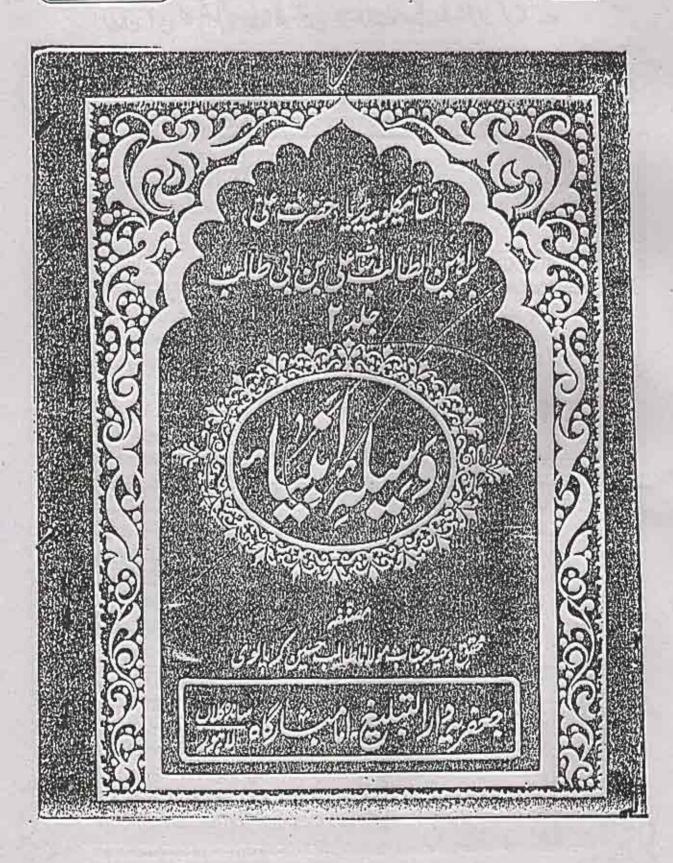
ایمان اسی کا مکمل ہے جو تین جز والے کلمے کا اقرار کرتا ہے

لایثبت الایمان الا لمن یقر بالکلمة ذات أجزاء الثلاثة

A FAITH ON THREE PARTS OF THE KALIMAH TAYYABA MEANS COMPLETION OF "EEMAAN"

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ سانده لاہور

۱۷۹

اپنی کتاب کا علم نہیں رکھتا تھا کس قدر جہالت کی دلیل ہے۔

آیات اور روایات میثاق سے واضح ہو گیا کہ حضور اکرم سب نبیوں کے سردار اور ان کی کتب کے عالم ہیں۔ اگر نور کے ایک حصے کو یہ کمال حاصل ہے کہ وہ انبیاء سابقہ کی کتب و صحائف کا عالم ہے تو اس نور کے دوسرے حصے کا ضرور یہ اعلان ہونا چاہیئے کہ اگر میرے لئے مسند بچھا دی جائے اور میں اس پر بیٹھ جاؤں تو میں تورات والوں کے لئے ان کی تورات کے مطابق اور انجیل والوں کے لئے ان کی انجیل کے مطابق اور زبور والوں کے لئے ان کی زبور کے مطابق اور قرآن والوں کے لئے ان کے قرآن کے مطابق فیصلہ کروں (مناقب خوارزمی ص۵۵، مقتل خوارزمی ص۴۲۔ الفاصل ص۳، شرح مقاصد ص۲۳۱، جلد ۲، مطالب السؤل ص۲۶، ینابیع ص۵۵ سطر آخر، کوکب دری ص۲۹۸ مودة القربیٰ ص۱۲۱ سطر ۳)

تبصرہ ۔ اس جملے میں تمام انبیاء علیہم السلام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اب یہ بات طے ہے کہ حضور اکرم کے ظاہری زمانے میں کوئی بھی نبی نہیں تھا سب آپ سے پہلے تشریف لائے اور اپنے فریضے کی ادائیگی کرتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔ اب یہ بات دو حال سے خالی نہیں یا تو نعوذ باللہ خدا نے سچ نہیں فرمایا یا وہ وقت تلاش کیا جائے جس وقت یہ انبیاء آئے یا آئیں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ کی نصرت کریں گے۔ واقعی یہ مشکل مقام ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم رسول اللہ کے در پر جائیں اور ان کے نور کے شرکاء آئمہ علیہم السلام سے دریافت کریں اور جب ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ واقعی انبیاء نے حضور اکرم کا ظاہری زمانہ نہیں پایا، لہٰذا قیامت سے پہلے یہ سارے نبی دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے اور حضور اکرم کے وصی کی اعانت کر کے خدا کے وعدے کو پورا کریں گے۔

اقرار تم ۔ اس جملے سے واضح ہوا کہ انبیاء کرام نے خدا کی توحید، حضور اکرم کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کا اقرار کیا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ اگر انبیاء یہ تینوں اقرار نہ کرتے تو وہ نبی بنتے نہ رسول تو جب ان تین اجزا کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا۔ لہٰذا ایمان اسی کا مکمل ہوگا جو کلمے میں ان تینوں اجزا کا اقرار کرتا ہوگا۔

یوم میثاق خدا کی توحید، حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کا ارواح انبیاء نے اقرار کیا لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے ساتھ ساتھ اس وقت حضور اکرم اور حضرت علی علیہما السلام موجود تھے۔

ان روایات سے واضح ہوا کہ تمام انبیاء نے حضرت علیؑ کی ولایت کا اقرار کیا لہٰذا حضرت علیؑ ان سے

دوسرا باب

شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

الباب الثانی

الشّیعةُ و عقیدةُ تحریفِ القرآنِ الکریمِ

Chapter II

The Shias and the belief of the perversion of the Holy Quraan

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی تیس (30) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔

ترجمہ

اُصولِ کافی جلد دوم

جنت البقیع
ماضی
حال

حضرت ادیب اعظم
مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ
امروہوی
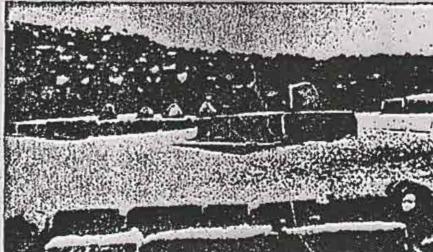
اصل قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں۔ عقیدہ الاثنا عشریہ

لم یشعر بذلک فقال سبحان اللہ ذلک من الشیطان مابہذا نعتوا انما ہو اللین والرقۃ والدمعۃ والوجل۔

ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جائیں۔ تو ان کو خبر نہ ہو۔ حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ یہ عمل شیطان ہے۔ ان کا وصف نرمی طبیعت رقت قلب۔ اشک باری اور خوف خدا سے ہونا چاہیئے۔

★ عبداللہ بن الحکم نے جابر سے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

باب ۱۱

قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اقرء القرآن فی لیلۃ قال لا یعجبنی ان تقرأہ فی اقل من شہر۔

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا مجھے یہ پسند نہیں۔ کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

۲۔ عن علی بن ابی حمزۃ قال دخلت علی ابی عبد اللہ فقال لہ ابو بصیر جعلت فداک اقرأ القرآن فی شہر رمضان فی لیلۃ فقال لا قال ففی لیلتین قال لا قال ففی ثلاث قال ھا واشار بیدہ ثم قال یا ابا محمد ان لرمضان حقا وحرمۃ لا یشبہہ شیٔ من الشہور وکان اصحاب محمد یقرأ احدہم القرآن فی شہر او اقل ان القرآن لا یقرأ ھذرمۃ ولکن یرتل ترتیلا واذا مررت بآیۃ فیھا ذکر الجنۃ فقف عندھا وتعوذ باللہ من النار۔

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ کہ ابو بصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات کو ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انہوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابو محمد ماہ رمضان کا بڑا حق ہے۔ اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کسی عظمت نہیں باقی مہینوں کے لئے حضرت رسول خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک مہینہ یا کچھ کم میں قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہئے۔ بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے۔ اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جاؤ۔ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ فی کم اقرء القرآن فقال اقرأہ اخماسا او اسباعا اما ان عندی مصحفا مجزیٰ اربعۃ عشر جزءا۔

راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں قرآن کو ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تقسیم کیا گیا ہے تا کہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو۔ (صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے۔ کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں۔ اور ہم اہل بیت کے قرآن میں ۱۷ ہزار آیتیں ہیں۔ ہمارا قرآن چودہ اجزا میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

سنہ ۱۹۸۸ء

قرآن الٰہی بمقابل قرآن شیعت

قرآن اللّٰہ و فی مقابلۃ قرآن الشیعۃ

THE COMPARISON BETWEEN THE HOLY QURAN AND SHIA QURAN.
(WHICH WAS COMPILED BY HAZRAT ALI AND WILL BE BROUGHT BY IMAM GHAIB NEAR QIYAMAH)

ذکر صحیفہ وجفر وجامعہ ومصحف فاطمہ علیہا السلام

فِيْهِ ذِكْرُ الصَّحِيْفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

الشافی — ۱۲۳ — کتاب الحجت

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال وحرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ چھلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا۔ اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجیے حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے، آپ نے غضب آلود لہجہ میں کہا میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے، میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علماء کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں، میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل وتوضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا، ہمارے پاس علم ما کان و ما یکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ابھی اس کے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوں گے اور قیامت تک جو ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: تَظْهَرُ الزَّنَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَذَلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع). قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكاً يُسَلِّي غَمَّهَا وَيُحَدِّثُهَا، فَشَكَتْ ذَلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: إِذَا أَحْسَسْتِ بِذَلِكِ وَسَمِعْتِ الصَّوْتَ قُولِي لِي، فَأَعْلَمَتْهُ بِذَلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذَلِكَ مُصْحَفاً قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَلَكِنْ فِيهِ عِلْمُ مَا يَكُونُ.

٢۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ اور بے دین ظاہر ہوں گے (جو منکر اسلام وتوحید ہوں گے) یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم واندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، خدا نے ان کے پاس

تورات، زبور، انجیل، صحف ابراہیمی اور مصحف فاطمہؓ کی قرآن مجید پر فضیلت

تفضيل التوراة و الانجيل و الزبور و مصحف ابراهيم و مصحف فاطمه على القرآن عند الشيعة .

SUPERIORITY OF DIVINE BOOKS HOLY TEXTS AND MUSHAF - E FAITMA OVER HOLY QURAN (THE LAST AND COMPLETE DIVINE BOOK WHICH WAS REVEALED ON PROPHET MUHAMMAD (SAW)

الشافی ترجمہ اصول الکافی جلد دوم ترجمہ مفسر قرآن سید ظفر حسن نقوی ناشر ظفر شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی ۱۸، طبع ۱۹۸۸ء

الشافی ۲ — ۱۲۴ — کتاب الحجت

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہؓ نے یہ واقعہ امیرالمومنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے مجھے آگاہ کیا۔ امیرالمومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ: زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَى وَ إِنْجِيلُ عِيسَى وَ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ ، وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَزْعُمُ أَنَّ فِيهِ قُرْآناً وَفِيهِ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَلَا نَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَرُبْعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْشُ الْخَدْشِ ، وَ عِنْدِي الْجَفْرُ الْأَحْمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَفْرِ الْأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلَاحُ وَ ذَلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَيَعْرِفُ هَذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَالنَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَلَكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَطَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَالْإِنْكَارِ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کیلئے کھولا جائیگا کھولے گا اس کو صاحب سیف (مراد قائم آل محمد) عبداللہ ابن یعفور نے کہا۔ اللہ آپ کی بھلائی کرے۔ اولاد امام حسنؑ اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَفْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ ، لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَفَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَسَلُوهُمْ عَنِ الْخَالَاتِ وَالْعَمَّاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

سنہ ۱۹۸۸ء

ائمہ (اوصیاء) کے علاوہ کسی کے پاس نہ پورا قرآن ہے نہ قرآن کا پورا علم

انه لم يجمع القران الا الائمة وانهم يعلمون علمه كله

NO ONE POSSESS COMPLETE KNOWLEDGE OF HOLY QURAN EXCEPT IMMAMS.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ــ۲۲۸ــ كتاب الحجّة ج۱

فقلت كما كان يقول في سجوده ، ثمّ اندفع فيه بالسريانيّة فلا والله [1] ما رأينا قسّاً ولا جاثليقاً أفصح لهجة منه به [2] ثمّ فسّره لنا بالعربيّة ، فقال : كان يقول في سجوده : «أتراك معذّبي وقد أظمأت لك هواجري [3] ، أتراك معذّبي وقد عفّرت لك في التراب وجهي ، أتراك معذّبي وقد اجتنبت لك المعاصي ، أتراك معذّبي وقد أسهرت لك ليلي»

قال : فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك فانّي غير معذّبك ، قال : فقال : إن قلت : لا أعذّبك ثمّ عذّبتني ماذا ؟ ألست عبدك وأنت ربّي ؟ [قال] : فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك ، فانّي غير معذّبك ، إنّي إذا وعدت وعداً وفيت به .

﴿ باب ﴾

☆(انه لم يجمع القرآن كله الا الائمة عليهم السلام وانهم ☆
☆(يعلمون علمه كله)☆

١ ــ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عمرو بن أبي المقدام عن جابر قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : ما ادّعى أحد من الناس أنّه جمع القرآن كلّه كما اُنزل إلّا كذّاب ، وما جمعه وحفظه كما نزّله الله تعالى إلّا عليّ بن أبي طالب عليه السلام والأئمّة من بعده عليهم السلام .

٢ ــ محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن الحسن ، عن محمّد بن سنان ، عن عمّار بن مروان عن المنخّل [4] ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال : ما يستطيع أحد أن يدّعي أنّ عنده جميع القرآن كلّه ظاهره وباطنه غير الأوصياء [5] .

(١) اندفع فيه اى شرع. «فلا والله» في بعض النسخ [فوالله] .
(٢) القس بالفتح رئيس النصارى في العلم كالقسيس . والجاثليق يكون فوقه و يطلق على قاضيهم . (لى) .
(٣) الهاجرة : نصف النهار حين يستكن الناس في بيوتهم كأنهم قد تهاجروا شدة الحر . (في)
(٤) المنخل بضم الميم وفتح النون وتشديد المعجمة المفتوحة وربما يقرء منخل بسكون النون وتخفيف الخاء . (آت)
(٥) قوله عليه السلام: «ان عنده القرآن كله الخ» الجملة وإن كانت ظاهرة في لفظ القرآن و مشعرة بوقوع التحريف فيه لكن تقييدها بقوله : ظاهره و باطنه يفيد أن المراد هو العلم بجميع القرآن من حيث معانيه الظاهرة على الفهم العادي و معانيه المستبطنة على الفهم العادي وكذا قوله في الرواية السابقة : «وماجمعه وحفظه الخ» حيث قيد الجمع بالحفظ فافهم (الطباطبائى) .

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى ٤٦٠ هـ

الجزء السابع

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني

الطبعة الثالثة
تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة
في التصحيح
الشيخ محمد الآخوندي

وطی فی الدبر کے جواز کے لئے قرآن مقدس کے مفہوم میں ردوبدل

التحریف المعنوی فی القرآن لجواز وطی فی الدبر (نعوذ باللہ)

AN ALTERATION IN THE HOLY QURAN FOR THE JUSTIFICATION OF SODOMY

تھذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ۷ في السنة في عقود النكاح وزفاف النساء وآداب الخلوة والجماع ٤١٥

علي بن يقطين وموسى بن عبد الملك عن رجل قال: سألت ابا الحسن الرضا عليه السلام عن اتيان الرجل المرأة من خلفها فقال: احلتها آية من كتاب الله عز وجل قول لوط: ﴿ هؤلاء بناتي هن اطهر لكم ﴾ (١) وقد علم انهم لا يريدون الفرج..

﴿ ١٦٦٠ ﴾ ٣٢ — وعنه عن معمر بن خلاد قال: قال ابو الحسن عليه السلام: أي شيء يقولون في اتيان النساء في اعجازهن؟ قلت: انه بلغني ان اهل المدينة لا يرون به بأساً فقال: ان اليهود كانت تقول إذا اتى الرجل المرأة في خلفها خرج الولد احول فأنزل الله عز وجل: ﴿ نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم ﴾ من خلف أو قدام خلافاً لقول اليهود ولم يعن في ادبارهن.

﴿ ١٦٦١ ﴾ ٣٣ — وعنه عن ابن فضال عن الحسن بن الجهم عن حماد ابن عثمان قال: سألت ابا عبدالله عليه السلام او اخبرني من سأله عن رجل يأتي المرأة في ذلك الموضع وفي البيت جماعة فقال لي: ورفع صوته قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من كلف مملوكه ما لا يطيق فليبعه ثم نظر في وجوه اهل البيت ثم اصغى إلي فقال: لا بأس به.

﴿ ١٦٦٢ ﴾ ٣٤ — وعنه عن معاوية بن حكيم عن أحمد بن محمد عن حماد ابن عثمان عن عبد الله بن ابي يعفور قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يأتي المرأة في دبرها قال: لا بأس به.

﴿ ١٦٦٣ ﴾ ٣٥ — وعنه عن علي بن الحكم قال: سمعت صفوان يقول: قلت للرضا عليه السلام: ان رجلا من مواليك أمرني ان اسألك عن مسألة فهابك واستحى منك أن يسألك قال: ما هي قال: قلت الرجل يأتي امرأته في دبرها؟ قال:

* (١) سورة هود الآية: ٨٧

- ١٦٦٠ - الاستبصار ج ٣ ص ٢٤٤
- ١٦٦١ - ١٦٦٢ - ١٦٦٣ - الاستبصار ج ٣ ص ٢٤٣ ولاخرج الثالث الكليني في الكافي ج ٢ ص ٦٩

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ جسکی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت ازمستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی بالاکلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

مکتبہ افتخار بکڈپو دلش روڈ [illegible] کرشن نگر لاہور
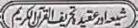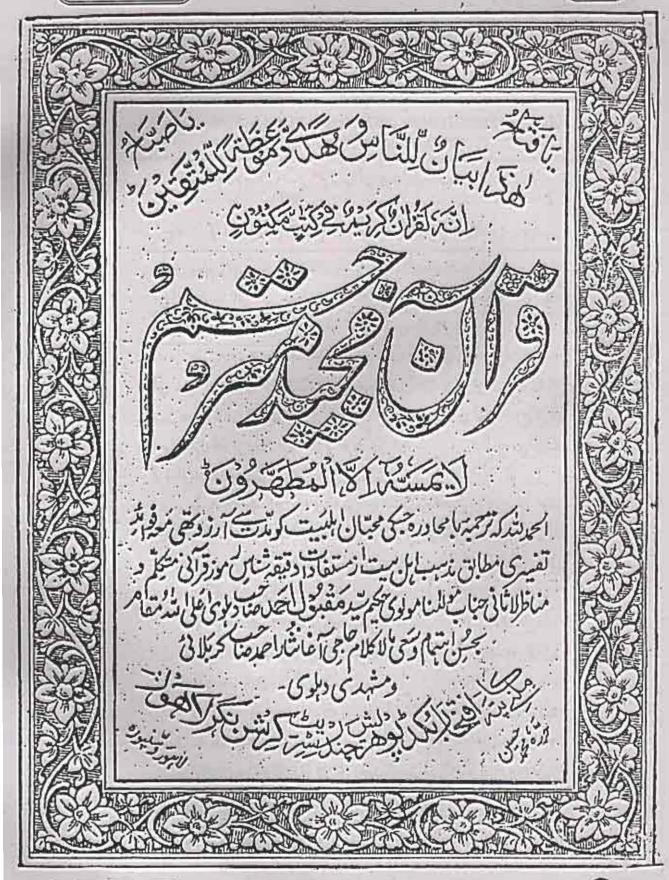
قرآن میں شراب خور خلفاء راشدین کی خاطر تبدیلی (نعوذ باللہ)

فِي سُنْبُلِهٖ۔ لفظی معنی ہیں کہ اناج کو اسکی بال میں رہنے دینا۔ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ ایک نصیحت تھی جسکو تعبیر سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی اس نصیحت سے نہ صرف اہل مصر نے فائدہ اٹھایا بلکہ تمام اہل عالم کو ایسا قاعدہ معلوم ہوا جس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جس غلہ کو زیادہ زمانہ تک رکھنا منظور ہو اسکے محفوظ رکھنے کی اس سے زیادہ اچھی کوئی صورت نہیں کہ اس کو اسکی بال میں رکھا جائے۔ اس نصیحت کی قدر و قیمت تجربہ کار لوگوں سے پوچھئے ۱۲۔

۲ے يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ۔ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت یوں تلاوت کی ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ یعنی يَعْصِرُوْنَ کو معروف پڑھا (جیسا کہ آپ موجودہ قرآن شریف میں دیکھتے ہیں) حضرت نے فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر وہ کیا نچوڑینگے آیا شراب نچوڑینگے اس شخص نے عرض کی یا امیر المومنین پھر میں اسے کیونکر پڑھوں؟ فرمایا خدا نے تو یوں نازل فرمائی ہے ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يُعْصَرُوْنَ یعنی يُعْصَرُوْنَ کو مجہول بتلایا جس کے معنی میں یہ فرمایا کہ انکو بادلوں سے پانی بکثرت دیا جائیگا اور دلیل اس امر پر خدا کا یہ قول لائے وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا اور ہم نے بدلیوں سے موسلا دھار پانی اتارا۔

قول مترجم۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خوار خلفا کی خاطر يُعْصَرُوْنَ کو يَعْصِرُوْنَ سے بدلکر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدلکر لوگوں کیلئے اُنکے کرتوت کی معرفت اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کردیں تم اسکو اسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنیوالے کا عذاب کم کر دو اور ان جہاں کو اصل حال سے مطلع کردو۔ قرآن مجید کو اسکی اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور انہی کے وقت میں لا تعلانیہ پڑھا جائیگا ۱۲ ٭ ٭

بنر ۱۲ — ۴۷۹ — یوسف ۱۲

وَسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ

سات دبلی پتلی گائیں کھا گئیں اور سات ہری بھری بالوں کو سات سوکھی بالیں لپیٹے

ارْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۴۶

لوگوں کے پاس پلٹ کے جاؤں تو وہ بھی جان لیں (کہ تعبیر بتلانیوالے ایسے ہوتے ہیں)

تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ

کہ تم سات برس تک لگاتار کھیتی کرتے رہو گے پس جیسے تم اس کھیتی کو کاٹو

فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝۴۷

ہیں تھوڑے سے غلہ کے جو تمہارے کھانے میں آئے باقی سب کو بالوں ہی میں

يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ

اس کے بعد سات برس سختی کے آئیں گے جن میں سوائے اس تھوڑے

يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

بیج وغیرہ کے لئے رکھتے ہو اور جو کچھ جمع کیا ہوگا سب کھا

تُحْصِنُوْنَ ۝۴۸ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ

پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئیگا کہ جس میں لوگ

فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝۴۹ وَقَالَ

ع ۷ ۱۶

سیراب ہو جائیں گے اور جس میں وہ نچوڑیں گے۔ بادشاہ نے

الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُ الرَّسُوْلُ

(حکم دیا کہ تعبیر کرنیوالے کو میرے پاس لاؤ جب شاہی قاصد

منزل ۳

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنۃ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب وصحیفہ انتخاب جامع مسائل
حرام وحلال حاوی وظائف واعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوای سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام
مجتہد العصر جناب مولانا ومقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ
العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان
جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

توہین قرآن کریم

اہانۃ القرآن الکریم ۔

INSULT OF HOLY QURAN.

باب ساتواں بیانیں تولد فرزند و طالب اولاد وغیرہ کے

ہرگاہ اولاد نہ ہوتی ہو سورۂ آل عمران زعفران وگلاب سے لکھ کر عورت باندھے حمل رہے گا سورۂ فجر گیارہ مرتبہ پڑھ کے آلہ تناسل پر دم کرے اور زوجہ سے نزدیکی کرے اللہ تعالے فرزند عطا کریگا جو عورت سات دن روزہ رکھے اور وقت افطار اکیس مرتبہ المصور پانی پر پڑھ کر پیوے فرزند نیک صورت حاملہ ہوگی نہج الدعوات میں وارد ہے ہرگاہ چاہے بیٹی نہ ہو بیٹا ہو پس جب حمل کے چار مہینے گذر جاویں رو بقبلہ ہو کر شکم پر عورت حاملہ کے ہاتھ رکھے اور کہے اللّٰھم انی قد سمیتہ محمدا پس جب بیٹا پیدا ہو نام اس کا محمد رکھے ہرگاہ سورۂ بینہ لکھ کر پانی سے دھو کر حاملہ پیے تو حمل اس کا سلامت رہے گا ہر آفت اور گرنے سے ہرگاہ کسی عورت کا حمل گر پڑتا ہو پس شہادت کی انگلی اس کے پیٹ پر پھرائے اور اکیس بار المبدی کہے اور حمل کی ابتدا میں اگر چھپن بار یہی اسم مبارک کہے تو جلد باسانی ہوگا ہرگاہ یہ آیت پوست آہو پہ لکھ کر حاملہ باندھے ابتدائے حمل سے چالیس دن پاس اس کے بے پھر کھول رکھے اور پھر نویں مہینہ کے شروع سے باندھ لے سب آفات سے فرزند محفوظ رہے گا وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین فاستجبنا لہ فکشفنا ما بہ من ضر واتیناہ اھلہ ومثلھم معھم رحمۃ من عندنا وذکری للعابدین اگر عورت حاملہ ہو ہرگاہ سورۂ ذاریات یا واقعہ یا انشقاق لکھ کر اپنے پاس رکھے وضع حمل باسانی ہوگا اگر عورت کے فرزند نہ ہوتا ہو مشک و زعفران لکھ کر بازوئے راست پر عورت باندھ لے بحکم خدا حمل رہے گا علی علی علی علی علی علی لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ الہ الہ الہ الہ الہ الا الا اھیا اسراھیا یا رؤف یا قدوس بعزتک یا عزیز بقدرتک یا قدوس بجبروتک یا جبار بعظمتک یا عظیم بمنک یا منان بجلالک یا حلیم بحلمک یا علیم بمغفرتک یا غفار برحمتک یا ارحم الراحمین بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین یہ شکل لکھ کر ران راست میں حاملہ کے باندھیں باسانی

مِفتَاحُ القُرآن

المعروف بہا

دِیباچہ مقبول ترجمہ

شیعہ کے عقیدہ تحریف القرآن کا ثبوت

ثبوت عقیدۃ الشیعۃ فی تحریف القرآن .

A PROOF OF SHIA'S BELIEF IN TAMPREING WITH OR ALTERATION IN THE QURAN

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دہلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

۸

دیباچہ مقبول ترجمہ

تمہارے بعد ہوں گے میری بیعت قبول فرمائی۔

اس پر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ میرے شرکاء رہتے ہیں کون ہوں گے؟ فرمایا وہی ہیں کو خدا نے تعالیٰ نے اپنی ذات اور میرے ساتھ اولی الامر منکم خاص اطاعت میں ملا دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (دیکھو صفحہ نمبر ۱۲۲ سطر ۸ مقبول ترجمہ۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اس رسول اور ان اولیاء امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں)

اس پر میں نے عرض کی کہ آنحضرتؐ وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ سب میرے اوصیاء ہیں جن کا سلسلہ اسوقت تک رہیگا جبتک کہ حوض کوثر پہ میرے پاس وارد ہو جائیں۔ وہ سب کے سب ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہوں گے۔ جو شخص ان کو چھوڑ دے گا ان کا کوئی نقصان نہ کریگا اس لئے کہ وہ قرآن کے ساتھ رہیں گے اور قرآن ان کے ساتھ رہیگا۔ نہ قرآن ان کو چھوڑے گا اور نہ وہ قرآن کو چھوڑیں گے انہیں کے ذریعہ سے میری امت کی نصرت کی جائے گی اور انہی کے ذریعہ سے ان کو بارش میسر آیا کریگی۔ اور انہیں کی وجہ سے ان سے طرح طرح کی بلائیں دفع ہوتی رہیں گی اور انہی کے سبب سے ان کی دعائیں قبول کی جائیں گی۔ اس پر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے ان سب کے نام تو بتا دیجئے؟ اس پر فرمایا کہ اول تو ان میں سے تم ہو پھر یہ میرا بیٹا اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست اقدس جناب امام حسن علیہ السلام کے سر مبارک پر رکھا پھر یہ میرا بیٹا۔ اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست مبارک جناب امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس پر رکھا پھر اس کا بیٹا ہوگا جس کا نام علی ہوگا اور قریب ہے کہ وہ تمہارے ہی زمانہ حیات میں پیدا ہو جائے تو اس سے میرا اسلام کہہ دینا۔ پھر آنحضرتؐ نے اپنی اولاد کے سلسلے کو بارہ تک پہنچا دیا۔ سلیم ابن قیس ہلالی کہتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کی کہ مولا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں مجھے بھی ان کے نام سنا دیجئے۔ اس وقت جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ایک ایک بزرگ کا نام لیا۔ پھر فرمایا کہ اے خاندان ہلال کے شخص مہدی امت محمدؐ بھی ہیں سے ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح معمور فرما دیگا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ خدا کی قسم میں ان سب لوگوں کو پہچانتا ہوں جو رکن و مقام کے مابین اس سے بیعت کریں گے اور میں ان کے باپ اور دادا کے نام بھی جانتا ہوں اور ان کے قبیلوں کو بھی پہچانتا ہوں۔

کافی میں باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ عام آدمیوں میں سے جو شخص بھی اس کا مدعی ہو کہ میں نے تمام قرآن مجید کو جس شان سے وہ نازل ہوا تھا اسی طرح جمع کر لیا ہے وہ بہت ہی بڑا جھوٹا ہے حالانکہ جس شان سے اللہ تعالیٰ نے اس کو نازل فرمایا اس شان سے صرف علی ابن ابی طالبؑ نے اس کو جمع بھی فرمایا اور حفظ بھی کیا۔

نیز باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سوائے اوصیائے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی شخص یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ تمام قرآن مجید اس کے پاس ہے یعنی اس کا ظاہر

تحریف قرآن کا اقرار

الاقرار بالتحریف فی القرآن .

AN ACCEPTANCE OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

دیباچہ مطابق ترجمہ

اُس انداز سے پڑھتے ہیں جیسی کہ ہم کو آپ حضرات سے پہنچی ہیں تو آیا ہم اس میں گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں تم لوگ تو اُسی طرح پڑھو جیسے تم کو تعلیم دی جائے کیونکہ وہ تو آئندہ آئے گا جو تم کو (صحیح) تعلیم دیگا۔

قول صاحب تفسیر صافی اس حدیث میں آئندہ آنیوالے سے مراد جناب صاحب الامر علیہ السّلام ہیں۔

صاحب کتاب کافی باسناد خود سالم ابن سلمہ سے روایت کرتے ہیں اُن کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کے حضور میں قرآن مجید کے کچھ الفاظ اس انداز سے پڑھے جس انداز سے عام لوگ نہیں پڑھتے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس قرأت سے باز رہ اور اُسی قرأت سے پڑھ جس طرح کہ عام لوگ پڑھتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمدؐ کا زمانہ نہ آ جائے اس لئے کہ جب اُن حضرت کا زمانہ آ جائیگا تو کتاب خدا اپنی حد پر (یعنی جس شان سے نازل ہوئی تھی اسی طرح) پڑھی جائے گی اور وہ اُس مصحف کو جاری فرمادیں گے جیسے خود جناب علی مرتضےٰ نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا۔ نیز ان حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جناب امیر المومنین اُس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو اُسے لوگوں تک سامنے لائے تھے اور اُن سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ کتاب خدا اُسی ترتیب کے مطابق ہے جس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے بندہ اور اپنے رسول جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اور میں نے آنحضرت کے ارشاد کے مطابق اس کو ان دونوں دفتیوں کے مابین جمع کردیا ہے تو اُن لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس جو مصحف ہے اس میں بھی سارا قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے جمع کئے ہوئے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا آگاہ رہو کہ آج کے بعد سے تم اس کو کبھی نہ دیکھوگے۔ میرے ذمہ اتنی ہی بات تھی کہ جب میں اس کو جمع کر چکوں تو تم کو اطلاع دے دوں۔ تاکہ تمہارا جی چاہے تو اُس کو پڑھ کر اس سے نفع حاصل کرو (اور جی چاہے تو نہ سہی) اسی کتاب میں صاحب کتاب نے باسناد خود بزنطی سے روایت کی ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ جناب امام رضا علیہ السّلام نے مجھے ایک مصحف عنایت فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ اس میں نظر نہ ڈالیو۔ مگر میں نے اُسکو کھولا اور اُس میں سورۂ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کو پڑھا تو اس میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع اُن کے باپوں کے نام کے لکھے پائے حضرت نے کسی شخص کو میرے پاس بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ وہ مصحف ہمارے پاس واپس بھیجدو۔ تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ اگر کتاب خدا کے معنی و مطالب میں بڑھایا اور گھٹایا نہ گیا ہوتا تو ہمارا حق کسی صاحب عقل پر پوشیدہ نہ رہتا اور جب ہمارا قائم ظاہر ہو کر گفتگو کرے گا تو قرآن مجید اس کی ہر بات کی تصدیق کردے گا۔ نیز اُسی تفسیر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید اُسی ترتیب سے پڑھا جاتا جس ترتیب سے کہ وہ نازل ہوا تھا تو ہم ہمارے نام کی اس میں پالیتے۔ نیز اُسی تفسیر میں انہی حضرت سے روایت ہے کہ قرآن مجید میں جو گذر گیا وہ بھی اور جو اب ہو رہا ہے وہ بھی ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے وہ بھی ہے اس میں آدمیوں کے نام بھی موجود تھے جو گرادئے گئے اور اُس میں ایک ایک اسم سے اتنی مختلف صورتیں

تحریف قرآن کے بارہ میں کھلی صراحت

صراحة بينة عن عقيدة التحريف

AN EXPLANATION OF TAMPERING THE HOLY QURAN IN DETAIL.

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

دیباچہ مقبول ترجمہ　　　　۳۱

فرق نہ کر سکے۔ مکی کو مدنی سے الگ نہ کر سکتا ہو۔ شان نزول کے اسباب سے ناواقف ہو قرآن مجید میں جو الفاظ مبہم ہیں وہ خواہ یکجائی ہوں یا علیحدہ علیحدہ ان ... واقفیت نہ رکھتا ہو ... خاص میں علم قضا و قدر تقدیم و تاخیر مبین و عمیق وظاہر و باطن ابتداء و انتہاء ... سوال و جواب ... قطع و وصل ... مستثنیٰ منہ جو جو ہیں ان سے کچھ لگاؤ نہ رکھتا ہو۔ آگے پیچھے کی آیتوں کو نہ جانتا ہو۔ اس حقیقت سے واقف نہ ہو جو پہلے والی چیز کی بیان ہو چکی ہے اور اس کی دلیل اس کے بعد والی سے معلوم ہوتی ہے۔ مؤکد مؤکد منہ سے بے خبر ہو۔ مفصل رخصت فرائض و احکام کے وقوع حرام و حلال کے معنی جن کی وجہ سے ملحد گمراہ ہو گئے کچھ نہ کچھ سمجھتا ہو نہ اس سے واقف ہو کہ کس مقام کے الفاظ کا کس جگہ کے الفاظ سے تعلق ہے۔ آیا ان کے معنی ماقبل پر محمول ہوتے ہیں یا مابعد پر۔ غرض جو ان چیزوں سے بے خبر ہو وہ نہ قرآن مجید کا عالم ہو سکتا ہے اور نہ اس کا اہل اور جو شخص بغیر دلیل واضح کے ان قسموں کی معرفت کا مدعی ہو وہ جھوٹا ... اور اللہ اور اللہ کے رسول پر بہتان باندھنے والا قرار پائے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہی سب سے بری بازگشت ہے۔

چھٹا مقدمہ

قرآن مجید کے جمع ہونے کا بیان اور اس میں معنوی تحریف ہونے کا ذکر اور یہ کہ اس میں کوئی کمی بیشی ہوئی ہے یا کچھ نہیں۔

علی ابن ابراہیم قمی نے اپنی تفسیر میں باسناد خود جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے فرمایا تھا کہ یا علی قرآن مجید سب کا سب میرے بستر کے پیچھے صحیفوں میں حریر اور کاغذات میں موجود ہے۔ تم اس سب کو لیکر جمع کر لینا۔ اور اس کو اس طرح ضائع نہ ہونے دینا جیسے یہودیوں نے توریت کو ضائع کر دیا تھا۔ پس علی مرتضیٰ تعمیل ارشاد پر کمربستہ ہو گئے اور اس کو ایک زرد کپڑے میں جمع کر لیا۔ پھر اس پر مہر لگا کر اپنے گھر لے گئے اور یہ اظہار کر دیا کہ جب تک میں اس کو مطابق منشاء خدا و رسول جمع نہ کر لوں گا اس وقت تک ردا نہ اوڑھوں گا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جب تک جناب امیر علیہ السّلام نے پورا قرآن مجید جمع نہ کر لیا۔ اگر کوئی شخص حضرت کی خدمت میں آتا۔ تو آپ بغیر چادر اوڑھے اور ... اس سے ملنے کے لئے آ جاتے کافی میں محمد ابن سلیمان نے یہ روایت کسی صحابی کے جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ صحابی ذکر کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں ہم قرآن مجید کی کچھ آیتیں اس انداز سے سنتے ہیں جیسے ہمارے پاس نہیں ہیں اور ہم اسے اچھا بھی نہیں جانتے کہ ہم اس کو

ذکاء الاذہان بجواب جلاء الاذہان

ہزار تمہاری دس ہماری

جب کہ اصل قرآن میں تو مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر ہے
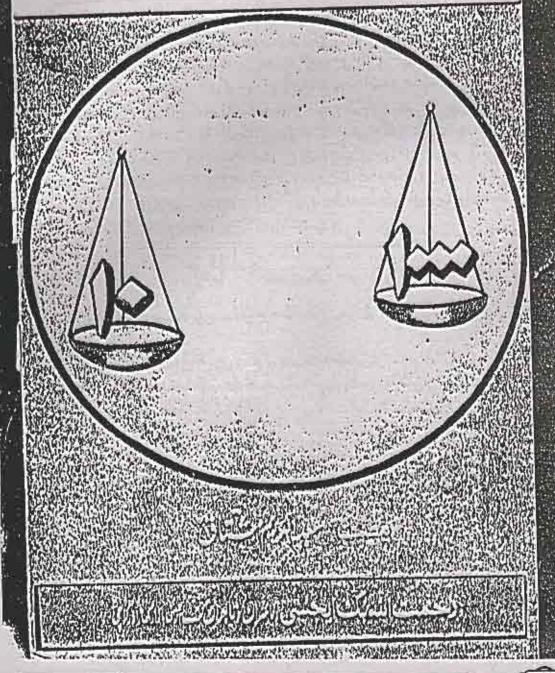
القرآن الذی عند الناس مجموعة رطب ویابس ، مع ان والقرآن الاصلی یحتوی حتی علی المملکة الاسلامیة الباکستانیة ایضا

PAKISTAN IS MENTIONED IN THE ORIGINAL HOLY QURAN. PRESENT QURAN IS MEANINGLESS.

مرآر تمہاری درس اماری (ذکاء الاذہان بجواب جلاء الاذہان) ۵۵۴ مصنف عبد الکریم مشتاق رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی

موجود ہے وہ اُسی قرآن کی آیات ہیں مگر اِس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور اِس میں حضور ﷺ کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن مجید کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں؟ ایمان کا نقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اُس حصّہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔ حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصّہ جاتا رہا ہے مگر اس جانے والے حصّہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کرکے غیر سالم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہٰذا ہم سالم الایمان ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اس لئے آپ ناقص الایمان ہیں جب آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کا پورے قرآن پر ایمان ہے تو اس سے مراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوئے قرآن ہے کہ اس میں ہر خشک وتر کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں دیوبند پاکستان کا ذکر نہیں مل پایا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گذر چکا اور جو کچھ گذرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے۔ اور وہ مکمل قرآن اس دنیا میں محافظ کی حفاظت میں موجود ہے جسے کہ غیر طاہر لوگ مس نہیں کرسکتے یہ قرآنی فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اُسے ہر پاک و ناپاک جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے اُس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان ہے۔ اس میں آپ موجودہ مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر نہیں دکھلا سکتے ہیں جب کہ ہمارا دعوے ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ ہے اُس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو مانتے ہیں اور بقیہ کلام کا انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی و کلی کلام کے معتقد ہیں۔

اعتراض ۵۷۵: انصافی صدا میں ہے

انهم اشتروا فی الکتاب انہوں نے قرآن مجید میں دو چیز ملائی

تأليف

فرات بن ابراهيم بن فرات الكوفي
احد علماء الحديث
في القرن الثالث

« التفسير القيم الذي طالما تشوقت لرؤيته نفوس العلماء ضم (على صغر حجمه) ما لم تضمه التفاسير الكبيرة مطابق تمام المطابقة لأحاديث واخبار النبي والأئمة عليهم الصلوة والسلام »

طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الأشرف

عقیدہ تحریف قرآن معنوی اعتبار سے قرآن کریم میں تحریف کا عقیدہ

عقيدة تحريف القران الكريم المعنوى

DOCTRINE OF TAMPERING HOLY QURAN.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوئم تالیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ۳ (طبع نجف)

۳۷

والسلالة من اسماعيل والعترة الهادية من محمد به شرف شرفهم وبه استوجب الفضل على قومهم فاهل بيت محمد (ص) فينا كالسماء المرفوعة والارض المبسوطة والجبال المنصوبة والكعبة المستورة والشمس المشرقة والقمر السارى والنجوم الهادية والشجرة الزيتونة اضاء زيتها وبورك في زبدها « ع » وان منهم وصى آدم في علمه ومعدن العلم بتأويله وقائد الغر المحجلين محمد « ص » والصديق الاكبر علي بن ابى طالب « ع » الا ايتها الامة المتحيرة بعد نبيها « ص » اما والله لو قدمتم من قدم الله ورسوله واخرتم من اخر الله ورسوله ما عال ولي الله ولا طاش سهم من فرايض الله ولا تنازعت هذه الامة في شيء بعد نبيها « ص » الا وعلم ذلك عند اهل بيت نبيكم فذوقوا وبال ما كسبتم (وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون)

« فرات » قال حدثني احمد بن يحيى معنعنا عن الشعبي قال لما نزلت (قل تعالوا ندع ابنائنا وابنائكم ونسائنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم) اخذ رسول الله (ص) بشكاه على علي والحسن والحسين وتبعتهم فاطمة قال فقال هؤلاء ابنائنا وهذه نسائنا وهذا انفسنا فقال رجل لشريك يا ابا عبدالله (ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى) الى آخر الاية قال يلعنهم كل شيء حتى الخنافس في جحرها ثم غضب شريك واستشاط وقال يا سماقي فقال لرجل يقال له ابن المقعد يا ابا عبدالله انه لم يفتك فقال انت ابقع الما ارادني تركت ذكر علي

(فرات) قال حدثني الحسين بن محمد بن مصعب معنعنا عن ابن عباس (رض) قال كان علي يقول في حيوة النبي (ص) ان الله يقول في كتابه (افأن مات او قتل انقلبتم على اعقابكم) والله لا ننقلب على اعقابنا بعد اذ هدانا الله والله لان مت او قتل لاقاتلن على ما قاتل عليه ومن اولى به مني وانا اخوه ووارثه وابن عمه عليه السلام

(من سورة النساء) بسم الله الرحمن الرحيم

(قال فرات) بن ابراهيم الكوفي معنعنا عن زيد بن الحسن الانماطي قال سمعت محمد بن الحسن وهو يخطبنا بالمدينة يقول « اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم » قال الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

« فرات » قال حدثني سعيد بن حسن بن مالك معنعنا عن ابي مريم الانصاري قال كنا عند جعفر بن محمد (ع) فسأله ابان بن تغلب عن قول الله « اعبدوا الله ولا

آیت قرآنی کا غلط مفہوم

المفاهيم الخاطئة للآيات القرآنية

A WRONG MEANINGS OF QURANIC VERSES.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوئم تالیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ثالث (طبع نجف)

۳۸

«فرات » قال حدثنى الحسين معنعنا عن جعفر عن ابيه في قول الله « اليوم اكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي » قال نزلت في علي « ع » خاصة دون الناس

« فرات » قال حدثنى اسماعيل بن ابراهيم معنعنا عن محمد بن كعب القرظي قال كان النبي « ص » يتحارسه اصحابه فأنزل الله « ياايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس » فترك الحرس حين اخبره الله انه يعصمه من الناس

« فرات » قال حدثنا الحسين بن الحكم معنعنا عن عبدالله بن عطا قال كنت جالساً مع ابي جعفر « ع » قال اوحى الله الى رسول الله « ص » قل للناس من كنت مولاه فعلي مولاه فابلغ بذلك وخاف الناس فاوحى الله اليه ياايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فابلغت رسالته والله يعصمك من الناس « فاخذ بيد علي « ع » يوم غدير خم فقال من كنت مولاه فعلي مولاه

« فرات » قال حدثنى الحسين بن الحكم معنعنا عن ابن عباس « ياايها الناس اذكروا نعمة الله عليكم الى قوله فليتوكل المؤمنون » نزلت في رسول الله وعلي وزبره حين ارادوا ان يستعينهم في القبلتين

« فرات » قال حدثنا الحسين معنعنا عن ابي جعفر « ع » ان رسول الله « ص » كان ذات يوم في مسجد فمر مسكين فقال له رسول الله « ص » لعلي تصدق عليك بشيء قال نعم مررت برجل راكع فاعطاني خاتمه فاشار بيده فاذا هو علي « ع » فنزلت هذه الاية « انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون » فقال رسول الله « ص » هو وليكم بعدي

« فرات » قال حدثنا الحسين معنعنا عن ابن عباس في قوله « انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا » نزلت في علي خاصة . وفي قوله يقول الله ورسوله والذين آمنوا علي بن ابي طالب وفي قوله ياايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك نزل في علي امر رسول الله « ص » ان يبلغ فيه فاخذ رسول الله « ص » بيد علي (ع) فقال من كنت مولاه فعلي مولاه . اللهم وال من والاه وعاد من عاداه . وفي قوله ياايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم الاية فنزلت في علي واصحابه منهم عثمان بن مظعون وعمار بن ياسر وسلمان حرموا على انفسهم الشهوات وهموا بالاحصاء

شیعہ

اور

تحریفِ قرآن

تالیف

حجتہ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی مد ظلہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگارام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

تحریف قرآن کی مثالیں

امثلة التحریف فی القرآن الکریم .

EXAMPLES OF TAMPERING HOLY QURAN

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۵

۱۱۔۔۔ امام جعفر الصادقؑ سے منقول ہے :

خداوند قدوس نے قرآن میں سات افراد کے نام نازل کیے تھے قریش نے چھ نام حذف کر دیے اور ایک ابولہب کا نام چھوڑ دیا۔ ؎۱

۱۲۔۔۔ ابن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا آپ فرما رہے تھے :

میں عجمیوں کے ساتھ اُن کے خیام میں مسجد کوفہ میں تھا، وہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم ایسے دے رہے تھے جیسے وہ نازل کیا گیا تھا۔ تو میں نے عرض کی کہ اے امیر المومنینؑ کیا ایسے نہیں جیسے نازل کیا گیا تھا ؟ تو آپ نے فرمایا نہیں، اس سے ستر قریش اور ان کے آباؤ اجداد کے نام مٹا دیے گئے اور ابولہب کا نام اس لیے رہنے دیا گیا تاکہ اس سے رسولِ خدا کو تکلیف پہنچائی جا سکے کیونکہ وہ آپ کا چچا تھا۔ ؎۲

۱۴۔۔۔ ابو بصیر امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی :

من یطع اللہ ورسولہ ۔۔۔ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہٖ ۔۔۔ فقد فاز فوزاً عظیماً ؎۳

۱۵۔۔۔ جناب منخل امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :

جناب جبرائیل پیغمبر اسلامؐ پر یہ آیت یوں لے کر نازل ہوئے :

یا ایھا الذین اوتوا الکتاب اٰمنوا بما نزلنا ۔ فی علی ۔ نوراً مبینا ؎۴

۱۶۔۔۔ عبداللہ بن سنان امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فنسی یوں نازل ہوئی تھی کہ ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات ۔ فی محمد، وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم ۔ فنسی ۔ ؎۵

؎۱ رجال الکشی ص۲۴۷ بحار الانوار جلد ۹۲ ص۵۴

؎۲ الغیبۃ للنعمانی ص۳۱۸

؎۳ اصولِ کافی جلد ۱ ص۴۱۴

؎۴ اصولِ کافی جلد ۱ ص۴۱۷ ۔ ؎۵ اصولِ کافی جلد ۱ ص۴۱۶

تحریف قرآن کی کھلی دلیل

الدلیل الواضح علی تحریف القرآن الکریم

PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۴

۸۔ امام جعفر الصادقؒ سے مروی ہے:

قرآن کو اگر نازل شدہ انداز میں پڑھا جاتا تو اس میں کئی نام بھی لکھے جاتے [1]۔

۹۔ بزنطی کہتا ہے امام ابوالحسنؒ نے میری طرف ایک مصحف بھیجا اور کہا:

اس کو مت دیکھنا۔ جونہی میں نے اس کو کھولا اور آیت (لم یکن الذین کفروا) پڑھی تو اس کے بعد قریش کے ستر افراد کے نام ان کے آباء و اجداد کے ناموں کے ساتھ مرقوم تھے۔ پھر بزنطی کہتا ہے کہ امام نے میری طرف آدمی بھیجا اور کہا کہ مصحف لے کر میرے پاس آؤ [2]۔

۱۰۔ امام محمد باقرؒ سے مروی ہے:

جبرئیلؑ جناب ختمی المرتبت حضرت محمد مصطفیؐ پر آیت یوں لے کر نازل ہوئے کہ۔

ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فأتوا بسورۃ من مثلہ۔

ترجمہ: جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر علیؑ کے بارے میں نازل کیا ہے اگر اس میں تمہیں شک ہے تو اس کی مثل کوئی سورہ لاؤ [3]۔

۱۱۔ عبداللہ بن سنان امام جعفر الصادقؒ سے نقل کرتے ہیں:

آپ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں سورہ احزاب کو زیادہ تلاوت کرے گا روز قیامت محمد مصطفیؐ اور ان کی ازواج کے جوار میں ہوگا۔ اور پھر فرمایا کہ سورہ احزاب میں قریش کے مرد و زن کے نقائص بیان کیے گئے ہیں۔ اے ابن سنان، سورہ احزاب نے عربوں میں قریش کی عورتوں کو رسوا کر دیا۔ یہ سورہ احزاب سورۂ بقرہ سے بھی طویل تھی لیکن اس کو کم کر دیا گیا اور اس میں تحریف کر دی گئی ہے [4]۔

---

[1] تفسیر عیاشی جلد ۱ ص ۱۳

[2] اصول کافی جلد ۲ ص ۶۳۱ بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۵۴

[3] اصول کافی جلد ۱ ص ۴۱۷

[4] ثواب الاعمال ص ۱۰۰ بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۵۰

اہل تشیع کے نزدیک مکمل واصل قرآن کی تفصیل

تفصيل القرآن الاصلى والكامل عند الشيعة

A REAL AND COMPLETE TRANSLATION OF THE HOLY QURAAN BY SHIATE.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۱

ظاہراً تحریف پر دلالت کرتی ہیں موجود ہیں۔ بلکہ بعض بزرگان نے تحریف والی روایات کو بہت زیادہ قرار دیا للہذا تحریف کے قائل علماء اور انہی روایات سے استدلال کرنے والے بزرگان ان کو صحیح سمجھتے ہوئے ان کے ظواہر پر عمل کرتے ہیں۔

(۱) پس ضروری ہے کہ پہلے اُن روایات کو مع النصوص ذکر کیا جائے۔
(۲) پھر دیکھیں کہ وہ تحریف پر کس حد تک دلالت کرتی ہیں نیز کس طرح اُن کا جواب دیا جاسکتا ہے
(۳) اور آخر میں اُن راویانِ احادیث اور علماء کا تذکرہ کیا جائے جنہوں نے وقوعِ تحریف کے بارے میں تصریح فرمائی ہے۔

وہ اہم ترین احادیث جن پر تحریف کے قائل حضرات اعتماد کرتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں

۱ـــ جابرؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سُنا وہ فرما رہے تھے:
لوگوں میں سے کذاب شخص کے علاوہ کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ جیسے قرآن نازل ہوا تھا ویسے ہی اس نے اُسے جمع کیا ہے ہاں علی ابن ابی طالبؑ اور ان کی اولاد طاہرہ کے علاوہ کسی نے اُس کو جیسے نازل ہوا تھا ویسے ہی حفظ و جمع نہیں کیا۔[1]

۲ـــ جابر کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا:
اوصیاء کے علاوہ کوئی شخص یہ دعویٰ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ پورا قرآن ظاہراً و باطناً اُس کے پاس ہے۔[2]

۳ـــ سالم بن سلمہ کہتے ہیں:
میں سُن رہا تھا ایک شخص نے امام جعفر الصادقؑ کے پاس قرآن کے چند حرف اُس طریقے سے

---

[1] اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۷۸ مفار نے بصائر الدرجات کے ص ۱۳ پر بھی ذکر کیا ہے۔

[2] اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۷۸ صفار نے بصائر الدرجات کے ص ۲۱۳ پر بھی ذکر کیا ہے۔

قرآن کے تین ثلث ہیں - قرآن چار حصوں میں نازل ہوا

القرآن ثلاثة اثلاث ونزل القرآن فی اربعة أجزاء .

QURAN WAS ASCENDED IN FOUR PARTS, WHEREAS PRESENT QURAN IS CONSISTS OF THREE PARTS.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۲

ہٹ کر تلاوت کئے جس طریقہ پر عام لوگ تلاوت کرتے تھے تو امامؑ نے فرمایا۔

خاموش ہو جاؤ اور اس طرح قرأت نہ کرو بلکہ اُس طرح قرأت کرو جس طرح عام لوگ قرأت کرتے ہیں، یہاں تک کہ امام زمانہ (عج) ظہور فرمائیں۔ اور جب قائم آلِ محمدؑ قیام کریں گے تو قرآن کو اپنی حد کے مطابق پڑھیں گے اور وہ مصحف نکالیں گے جسے علی ابن ابی طالب نے لکھا تھا۔ پھر امامؑ نے فرمایا کہ جب حضرت علیؑ اللہ کی کتاب کو جمع کرکے لکھ چکے تو لوگوں سے کہا کہ یہ کتاب اللہ ویسے ہے جیسے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ پر نازل ہوئی اور اس کو میں نے دو گتوں (مجلد) کی صورت میں جمع کیا ہے۔ اور جب لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس مصحف ہے اور تمام قرآن اسی میں ہے ہمیں آپ کے جمع کردہ قرآن کی ضرورت نہیں تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم آج کے بعد اس کو نہ دیکھو گے البتہ یہ یاد رکھنا کہ علیؑ نے جمع کرنے کے بعد تم (لوگوں) کو مطلع کیا تھا تاکہ اسے پڑھو۔ [1]

۴۔۔۔ عیشیؒ امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اگر قرآن میں کمی و زیادتی نہ ہوتی تو کسی صاحب عقل پر ہمارا حق مخفی نہ ہوتا۔ اور جب ہمارے قائم (حضرت امام مہدی عج) ظہور کریں گے اور اس کو پڑھیں گے تو قرآن اُن کی تصدیق کرے گا۔ [2]

۵۔۔۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو یہ کہتے سنا:

قرآن کے تین ثلث ہیں۔

(۱) ایک ثلث ہمارے دشمنوں کے بارے میں

(۲) دوسرا ثلث سُنن اور مثالیں ہیں۔

(۳) تیسرا ثلث فرائض و احکام میں ہے۔ [3]

امام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں کہ قرآن چار حصوں میں نازل ہوا۔

(۱) ایک حصے میں حلال کا ذکر۔

---

[1] اصولِ کافی جلد ۲ ص ۶۳۴

[2] تفسیر العیاشی جلد ۱ ص ۱۳

[3] اصولِ کافی جلد ۲ ص ۶۲۷

فتوحات شیعہ
از افادات:
حضرت مبلغ اعظم
مولانا محمد اسماعیل
قدس سرہ
مؤلف و مرتب:
مولانا الحاج
ناصر حسین نجفی
ناشر: مبلغ اعظم اکیڈمی

تحریف قرآن کا اعتراف اور صحابہؓ کرام پر من گھڑت الزام

الاعتراف بتحریف القرآن والاتهامات المخترعة على الصحابة

QURAN IS ALTERED CORRUPTED AND IN PERVERTED FORM. (SHIA BELIEF).

فتوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی R.5/22 سیٹلائٹ ٹاؤن خوشاب

۱۲۹

ے غلط ہیں کہ ان کو صحیح ماننے سے قرآن سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے اذ هٰذا القرآن والعمل به متواتر اور حالانکہ قرآن کریم اور اس پر ائمہ طاہرین کا عمل کرنا تواتر سے ثابت ہے۔ لہٰذا ان کا تواتر معنوی عند المجلسی بھی غلط ثابت ہوا۔ باقی رہا آپ کا تفسیر فتح القدیر سے ان علیاً مولی المومنین کے نوٹ کو تفسیری کہنا سو غلط ہے کیونکہ وہاں لفظ تفسیر نہیں۔ بلکہ لفظ قرأت موجود ہے اور تفسیر قرأت میں داخل نہیں۔ بلکہ وہاں تو صاف لکھا ہے کہ کنا نقرأ على عهد رسول الله یعنی ہم حضور رسالتمآبؐ کے زمانہ میں اس طرح اس آیت کو پڑھتے تھے۔ رہا:

اصول کو حنفی کی نسبت آپ کا کہنا کہ عبارت کو کاٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ یہ غلط ہے آپ ہی صحیح عبارت پیش کر دیجئے اور جواب دیجئے تاکہ عوام کو حق و باطل میں تمیز کرنے کی آسانی ہو اور اگر آپ کے پاس اصول کرخی نہیں تو ہم سے سنئے:۔

ان كل آية تخالف قول اصحابنا فانها تحمل على النسخ۔ اب فرمائیے کہ اس میں کونسا لفظ بچے جس کو کاٹا گیا ہے۔ اسکا صاف مطلب یہ ہوا کہ ہر وہ آیت جو ہمارے صحابہ کے قول کے خلاف ہو منسوخ سمجھی جائیگی جس کی مثال شارح نے صاف لکھی ہے کہ:۔

بقوله تعالى ولرسوله ولذى القربى فى الآية ثبوت سهم ذوى القربى فى الغنيمة ونحن نقول تنسيخ ذالك باجماع الصحابة یعنی ولرسولہ، ولذی القربیٰ کی آیت میں ذوی القربیٰ کے حصے کا ثبوت فی الغنیمۃ قرآن میں تو موجود ہے مگر ہم (اہل سنت) کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے صحابہ کے اجماع سے۔

سبحان اللہ! آپ کے صحابہ میں کتنی طاقت ہے کہ مل کر قرآنی آیات کو بھی منسوخ کر سکتے ہیں۔

نوٹ از مؤلف:۔ اجی وہ مل کر کیا نہ کر سکتے تھے سب کچھ کر سکتے مل کر اجماع سے قرآن کی آیات کو منسوخ کر سکتے تھے۔ مل کر اجماع سے [illegible] فاطمہ سلام اللہ علیہا کو حق پدر سے محروم کر سکتے تھے اور مل کر اجماع سے ہی بنت رسولِ اکرمؐ کے دروازے پر لکڑیاں لا کر دھمکیاں دے سکتے تھے۔ بلکہ سچ پوچھو تو خود رسولؐ کے قتل کے منصوبے بھی تو اجماع ہی کے طفیل ظہور میں آئے۔

آل و اصحاب
مطبع اصلاح کھجوا صوبہ بہار

قرآن پاک سے بے شمار آیات نکال دی گئیں

قد اخرجت آیات کثیرۃ من القرآن الکریم ۔

NUMEROUS QURANIC VERSES WERE TAKEN OUT FROM THE HOLY QURA'AN.

آل و اصحاب از حاجی سید اظہار حسین سوبہ بہار

آل و اصحاب ۱۳

ذکر خیر کر سکیں ۔ اسی مضمون کی حدیث مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۔۔۔ وغیرہ میں بھی ہے ۔

پس جب حضرت ابو بکر کی صاحبزادی کی یہ حالت ہو تو اون کے قرآن کے مجموعہ میں حضرت علیؑ اور اونکی اولاد کا نام کیونکر مل سکتا ہے ۔

الحاصل جب اہل غرض نے قرآن میں آیتوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا منافقین کے نام جو صاحب اختیار ہو گئے تھے یا اونکے جرگے اور قبیلہ کے تھے اونکو نکال ڈالا اور حضرت علیؑ کا نام جہاں تھا یا آل رسولؐ کا جہاں ذکر تھا اوسکو نکال ڈالا ۔ یا اعراب بدل کر گول مول کر دیا تو اون کے تابعین کا دعوی کہ کسی آیت سے نہ حضرت علیؑ اور نہ اونکی اولاد کا پتہ چلتا ہے نمک بر جراحت پاشیدن کا مضمون ہے ۔ اس پر اہل غرض دو اعتراض کر سکتے ہیں کہ اگر یہ سب صحیح ہے اور جامعین قرآن نے منافقین وغیرہ کا نام نکال ڈالا تو پھر ازواج نبیؐ کی مذمت کیونکر قرآن میں باقی رہ گئی خصوصاً حضرت عائشہ اور حفصہ کی مذمت کو سورہ تحریم میں سے کیوں کسی نے نہ نکال ڈالا ۔ اور پھر جب انسان میں یہ سب قدرت تھی اور انھوں نے قرآن کے ساتھ وہ ترکیبیں کیں جو اوپر واضح کی گئی ہیں تو خدا کا وعدہ کہ انا لہ لحافظون کیا ہوا ۔

اعتراض اول کا جواب کہ ازواج نبیؐ کا ذکر خیر قرآن پاک میں کیونکر رہ گیا ہے کہ اول مجموعہ جو قرآن کا خلافت حضرت ابو بکر میں بنایا گیا تھا غالباً اوس میں سے جیسے اور منافقین قریش اور معاندین بنی ہاشم کا نام نکالا گیا اوسی طرح ازواج کے متعلق کی آیتیں بھی نکال دی گئیں ۔ اور یہ قرآن اور دوسرے قرآن جو دوسرے اصحاب نے جمع کیا تھا وہ خلافت سیوم تک اپنے اپنے حال پر چلے آئے ۔ لیکن جب حضرت عثمان کا زمانہ آیا تو اونکو اور بھی

ذکار الاذہان بجواب جلاء الاذہان

ہزار تمہاری دس ہماری

مصنف

عبدالکریم مشتاق ادیب فاضل

شائع کردہ:

رحمت اللہ بک ایجنسی (ناشران و تاجران کتب)

بمبئی بازار، نزد خوجہ مسجد و بڑا امام باڑہ، کھارادر کراچی ۲

اصل قرآن مہدی کے پاس ہے ، موجودہ قرآن غیر اصل ہے

القرآن الاصلی عند المهدی ،

والقرآن الذی عند الناس لیس بأصلی .

THE PRESENT QURA'AN IS ABRIDGED WHERE AS THE ORIGINAL QURA'AN IS KEPT BY IMAM MEHDI.

مراد تمہاری دس ہماری (ذکاء الاذہان بجواب جلاء الاذہان) مصنف عبد الکریم مشتاق رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی

ص ۵۵۳

ہوا یا ہم کا ہے ہوا اسے بھی اللہ کا کلام مانتے ہیں جب کہ تم صرف موجود کو مانتے حاضر کو تسلیم کرتے ہو۔ اور غیب کے منکر بنتے ہو۔ قرآن تمہارا سالم ہوا یا ہمارا۔؟

○ اعتراض ۲۴۳:۔ تفسیر صافی ص۱۰ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ کیا اصلی قرآن کے ظہور کا وقت بھی معلوم ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

نعم اذا اقام القائم من ولدی یظهرہ (تفسیر صافی ص۱۰ سطر ۳۵)	ہاں جب میری اولاد میں سے امام مہدی اٹھیں گے تو اس قرآن کو ظاہر کریں گے۔

معلوم ہوا کہ حضرت مہدی والا قرآن اور ہے اور موجودہ قرآن اور ہے پس جس پر تمہارا ایمان ہے وہ موجود نہیں اور جو موجود ہے اس پر آپ حضرات کا ایمان نہیں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

جواب ۲۴۳:۔ بلاشبہ جو نسخہ قرآن امام مہدی علیہ السلام کے پاس ہے وہ پورا ہے اس میں تمام منسوخ آیات اور موجودہ آیات اسی ترتیب سے موجود ہیں جس طرح وحی کی گئیں اور تمام تفسیری نوٹ اور وضاحتیں اس نسخہ میں ہیں اس میں حضورؐ کی بیان کردہ مکمل تشریح موجود ہے اس میں ماضی حال اور مستقبل کی تمام باتیں موجود ہیں۔ اور وہ جامع نسخہ ہے کہ جس میں ہر خشک و تر کا بیان جمع ہوا ہے۔ اور آپ حضرات کا اس مطابق ترتیب نزولی قرآن پر ایمان نہیں ہے بلکہ صرف اس قرآن موجود پر ایمان ہے جس کا آپ ہی کے بقول کثیر حصہ جاتا رہا ہے یعنی آپ کا ایمان غیر سالم قرآن پر ہے اور ہمارا مکمل و سالم قرآن پر ایمان ہے جو اہلبیتؑ سے جدا نہیں ہوا۔ اسی لئے زمانہ عدلیہ میں یہ قرآن ظاہر ہوگا۔ اور باطل کو مٹائے گا۔ اور خدا کی ضمانت کو ثابت کرے گا کہ اس میں ہر خشک و تر کا بیان ہے اور اسے کوئی غیر طاہر مس بھی نہیں کرسکتا ہے مگر صرف مطہرین اسے چھو سکتے ہیں۔ جب امام اس قرآن کو ظاہر کریں گے تو دنیا سے باطل بھاگتی نظر آئے گا۔ اور حق کا غلبہ آجائے گا۔ قرآن مجید جو اس وقت

اردو ترجمہ
حیات القلوب
جلد سوم
در بیان امامت
علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری
امامیہ کتب خانہ

قرآنی آیات میں تبدیلی کا اعلان

الا دعاء بالتبدیل فی الا یات القرآنیہ

A DECLARATION OF CHANGING QURANIC VERSES.

حیات القلوب جلد سوئم از محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۳ — ۱۲۰ — فصل ۲ بندوں میں اور آل ابراہیم میں برگزیدہ اٹھ میں

علی بن ابراہیم نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔
شیخ طوسیؒ نے مجالس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبد الصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا
ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحًا وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین یعنی آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الایات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ وائے ہو ان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیم وآل عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمدؐ کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مکدر ہو جاتے ہیں اسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہوگا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نامہ عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت وولایت نہ ہو۔
ایضاً۔ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمائیے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو وحی کی کہ وہ مجھ سے وصیت فرمائیں تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے علیؑ میری وصیت یاد رکھو میرے امان کی رعایت کرنا۔ میرے عہد کو وفا کرنا میرے وعدوں کو پورا کرنا میری سنت کو زندہ رکھنا اور لوگوں کو میرے دین کی طرف دعوت دینا کیونکہ خداوند تعالےٰ نے مجھ کو برگزیدہ کیا اور پسند کیا تو مجھے اپنے بھائی موسیٰؑ کی دعا یاد آگئی اور میں نے دعا کی کہ خداوندا میرے واسطے میرے اہل سے ایک وزیر قرار دے جس طرح جناب موسیٰؑ کے لئے ہارون کو وزیر قرار دیا تھا تو خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ علیؑ کو میں نے تمہارا وزیر اور مددگار اور تمہارے بعد تمہارا خلیفہ

عقیدہ تحریف القرآن کا اعتراف اور توہین حضرت ابوبکرؓ

الاعتراف بعقيدة التحريف فی القرآن و اهانة ابی بکر

AN ACCEPTANCE OF THE BELIEF OF TAMPERING THE HOLY QURAN. INSULT OF HAZRAT ABU BAKR (RA)

حیات القلوب جلد دوم از باقر مجلسی مطبع نو لکشور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم　　۸۳۶　　انچاسواں باب۔ حجۃ الوداع اور اس سفر کے تمام حالات

میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑتا ہوں جب تک اُس سے متمسک رہوگے اور اُن سے ہاتھ نہ اٹھاؤ گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ دونوں خدا کی کتاب اور میری عترت ہے جو میرے اہلبیتؑ ہیں اور یہ دونوں تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں اور یہ ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچیں پھر وہاں تم سے پُوچھوں گا کہ تم نے ان کی رعایت کیسی کی بیشک اُس روز چند اشخاص کو میرے حوض سے دُور کریں گے اور دفع کریں گے جس طرح لوگ اُونٹوں کو پانی پلاتے وقت اجنبی اُونٹوں کو حوض سے بھگا دیتے ہیں۔ اُس وقت اُن میں سے کچھ لوگ کہیں گے کہ میں فلاں اور میں فلاں ہوں۔ تو میں ان کے جواب میں کہوں گا کہ میں تم کو جانتا اور پہچانتا ہوں۔ تمہارے ناموں سے واقف ہوں۔ لیکن میرے بعد تم مُرتد ہوگئے اور دین سے نکل گئے تھے لہٰذا تمہارے لیئے خدا کی رحمت سے دُوری اور عذاب الٰہی سے نزدیکی ہو۔ یہ فرما کر حضرتؐ منبر سے نیچے آگئے اور اپنے حجرۂ مقدسہ میں واپس تشریف لے گئے اور ابوبکر مدینہ میں پوشیدہ رہتے تھے اور باہر نکلتے نہ تھے یہاں تک کہ جناب رسولؐ خدا نے رحلت فرمائی اور انصار نے حقوق اہلبیتؑ رسالت سے انکار اور اُن کے حق کو جو خدا نے اُن کے لیئے مقرر فرمایا تھا غصب کرنے کے ارادہ کے سلسلہ میں کیا جو کچھ کیا اور یہی سبب ہوا کہ دوسرے منافقین نے خلافت غصب کر لی غرض رسولؐ خدا کے ایک خلیفہ کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور دُوسرے کے ساتھ جو کتاب خدا تھی تحریف کی اور تغیر و تبدیل کیا اور جس طرح چاہا اُلٹ پلٹ کر دیا۔ اس روایت کے راوی انصاری سے حذیفہ نے کہا اے انصاری اس امر عظیم میں جو میں نے تم سے بیان کیا عبرت و نصیحت ہے اُس شخص کے لیئے جس کی خدا ہدایت کرنا چاہے۔ انصاری نے کہا مجھے اُس دوسری جماعت کے لوگوں کے نام بتایئے جو صحیفہ کی تحریر میں شریک متفق تھے اور اُس پر اپنی گواہیاں ثبت کی تھیں۔ حذیفہ نے کہا وہ ابوسفیان، عکرمہ بن ابی جہل، صفوان بن امیہ بن خلف، سعید بن العاص، خالد بن ولید، عیاش بن ابی ربیعہ، بشر بن سعید، سہیل بن عمرو، حکیم بن حزام، صہیب بن سنان، ابوالاعور اسلمی، مطیع بن اسود بدبدی اور کچھ اور لوگ تھے جن کی تعداد اور نام بھُول گیا ہوں۔ پھر اُس جوان انصاری نے کہا اے حذیفہؓ اصحاب رسولؐ میں اس گروہ کی کیسی قدر و منزلت تھی کہ ان کے سبب سے تمام صحابہ دین سے پھر گئے۔ حذیفہؓ نے کہا یہ لوگ قبیلوں کے سردار اور اُن کے بزرگ تھے اور اس جماعت کے ہر فرد کی تابع عظیم مخلوق تھی کہ لوگ اُن کی باتیں سُنتے اور اطاعت کرتے تھے اور ان کے خبیث دلوں کی گہرائیوں میں ابوبکر کی محبت جاگزیں تھی جس طرح بنی اسرائیل کے دلوں میں بچھڑے اور سامری کی محبت جگہ کیئے ہوئے تھی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ (آیت ۹۳ سورۃ بقرہ پ ۱) ان کی بے ایمانی کی وجہ سے بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں گھول کر پلا دی گئی یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے ہارونؑ کو چھوڑ دیا اور ان کو کمزور بنا دیا۔ پھر اُس سعادت مند جوان انصاری نے کہا کہ خداوند عالمین کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ہمیشہ ان کو دشمن رکھوں گا اور ان سے اور ان کے کاموں سے خدا کے نزدیک بیزاری کا اظہار کرتا رہوں گا اور ہمیشہ حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں رہوں گا تاکہ جلد مجھ کو شہادت نصیب ہو انشاء اللہ۔ پھر وہ حذیفہ سے رخصت ہوا اور جناب امیرؑ کی خدمت میں

مختصر ترجمہ و تعارف

فصل الخطاب

فی اثبات تحریف کتاب ربّ الارباب

للعلامۃ المرزا حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی الشیعی الامامی

محمد الفاروقی النعمانی ـــــ رفیق دار المؤلفین کراتشی

ناشر مرکزیہ حزب الاسلام لاہور

حضرت علی کا قرآن حضرت ابو بکر اور عمرؓ نے رد کر دیا

جحدا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما من قرآن علی کرم اللہ تعالی وجہہ

SHIEKHEEN (RA) REFUSED TO ACCEPT THAT QURAN WHICH WAS COMPILED BY HAZRAT ALI (RA)

بخطاب　　　۶۴　　　مقدمہ

کے سامنے رکھ دی جائیں تو کس میں قدرت ہے کہ انھیں اصل سلسلے کے مطابق مرتب کرے۔

پھر صحابہ تو ہر وقت رسولؐ کی خدمت میں موجود نہیں رہتے تھے اُن میں سے بہت سے حضرات بعد ہجرت اسلام لائے تھے اور قرآن اس کے پہلے سے نازل ہو رہا تھا۔ اُن میں زیادہ تر تجارت پیشہ اور کاروباری لوگ تھے اُن میں سے اکثر بس نماز میں پڑھنے بھر کے لیے جتنے قرآن کی ضرورت تھی، وہ یاد کر لیتے تھے۔ پورا قرآن ہر ایک آدمی کہاں یاد کر سکتا تھا چہ جائیکہ اُس کے آیات کی پوری ترتیب اور شانِ نزول۔ اس کے لیے ایسی ہستی کی ضرورت تھی جسے خاص طور پر خدا و رسولؐ کی طرف سے علم قرآن عطا ہوا ہو۔ جو آیات کی ترتیب اور شان و کیفیتِ نزول سے پورے طور پر مطلع ہو۔ یہ ذات حضرت علیؑ بن ابیطالبؑ کی تھی۔ جو خالق کی جانب سے اس فریضہ کو انجام دینے کے ذمہ دار تھے اور رسولؐ نے انہی کو تمام دینی امانتوں کا محافظ بنایا تھا۔ چنانچہ پیغمبرِ خدا کی تعلیمیں سب انھیں کے سپرد تھیں اور وہ قرآن کا مکتوبی ذخیرہ بھی تمام و کمال انہی کے پاس تھا اور رسالت مآبؐ نے آپ کے لیے اعلان فرما دیا تھا کہ عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ۔ "علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے" اور اس سلسلے کا نام لے کر جس کی پہلی کڑی آپ تھے قرآن کے ساتھ مرکزِ تمسک قرار دیا تھا اس طرح کہ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَبَیْتِیْ۔ مگر رسولؐ کی وفات کے بعد جب اقتدار اپنے مرکز سے ہٹا تو اربابِ اقتدار کے سیاسی مصالح اس کے متقاضی نہ تھے کہ قرآن کے ساتھ علیؑ ابن ابیطالبؑ کا نام ہر مسلمان کے ذہن پر نقش ہو۔ لہٰذا باوجودیکہ حضرت علیؑ ابن ابیطالبؑ نے سب سے مقدم یہی کام سمجھا اور اسے اس سرگرمی سے انجام دیا کہ قسم کھائی کہ ردا اپنے دوش پر نہ ڈالوں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر نکل کر کہیں آؤں جاؤں گا نہیں جب تک قرآن کو کتابی صورت سے اس کی تنزیلی ترتیب کے مطابق جمع نہ کر دوں۔ چنانچہ چند ہی روز میں آپ نے اس کام کو انجام دے دیا، مگر جب آپ نے اسے اربابِ اقتدار کے سامنے پیش کیا تو وہاں سے اسے رد کر دیا گیا اور کہا، ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ خاموشی کے ساتھ اپنے اس جمع کردہ مصحف کو واپس لائے اور اپنے ذخیرۂ خاص میں محفوظ کر دیا۔

المجلد الاول

من كتاب البرهان
في تفسير القرآن

تأليف

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني البحراني التوبلي الكتكاني المتوفى في سنة ۱۱۰۷ او ۱۱۰۹ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقي

المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وانتشر على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوي الزرندي

بمساعدة الثقة الصالح الشيخ نجف الله بن كريم الله القرشي الباذربايجاني

طهران در چاپخانه آفتاب بطبع رسید

قرآن بکری کھا گئی

اكلة الشاة قرانا

QURAN WAS EATEN BY GOAT.

۳۸ـ في بيان وقوع بعض التغيرات في القرآن

صفحة فتحها فضائح القوم، فوثب عمر و قال يا علي اردده فلا حاجة لنا فيه فاخذه عليؑ فانصرف ثم احضر زيد بن ثابت و كان قاريا للقرآن فقال ان عليا جاءنا بالقرآن و فيه فضائح المهاجرين و الانصار و قد اردنا ان تؤلف لنا القرآن و تسقط منه ما كان فيه فضيحة و هتك للمهاجرين والانصار فاجابه زيد الى ذلك ثم قال فان انا فرغت من القرآن على ما سئلتم واظهر على القرآن الذي الفه اليس قد بطل كل ما عملتم؟ قال عمر فما الحيلة؟ قال زيد انتم اعلم بالحيلة فقال عمر ما الحيلة دون ان نقتله و نستريح منه فدبروا في قتله على يد خالد بن الوليد ولم يقدروا على ذلك فلما استخلف عمر سئل عليا ؑ ان تدفع اليهم القرآن ليحرفوه فيما بينهم فقال يا ابا الحسن ان كنت جئت به الى ابي بكر فات به الينا حتى نجتمع عليه فقال ؑ هيهات ليس الى ذلك سبيل انما جئت به الى ابي بكر لتقوم الحجة عليكم ولا تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غافلين او تقولوا ما جئتنا به ان القرآن الذي عندي لا يمسه الا المطهرون والاوصياء من ولدي، فقال عمر فهل وقت لاظهاره معلوم؟ قال علي ؑ نعم اذا قام القائم من ولدي يظهره و يحمل الناس عليه فيجري السنة به صلوات الله عليه.

و في الكتاب المذكور عن كتاب مسلم عن عبد الله بن جعفر بن ابي طالب انه ذكر كلاما طويلا جرى بينه و بين معوية في محضر جماعة منهم الحسن بن علي عليهما السلام الى ان قال فقال الحسن ؑ ان عمر ارسل الى ابي اني اريد ان اجمع القرآن و اكتبه في مصحف فابعث الي بما كتبت من القرآن فاتاه، و قال تضرب والله عنقي قبل ان يصل اليك، قال ولم؟ قال لان الله تعالى قال لا يمسه الا المطهرون قال اياي عني ولم يعنك ولا اصحابك فغضب عمر و قال ان ابن ابي طالب يحسب ان احدا ليس عنده علم غيره، من كان يقرء شيئا من القرآن فليأتني به فاذا جاء رجل و قرء شيئا و قرء معه رجل آخر فيه كتبه و الا لم يكتبه ثم قال الحسن وقد قالوا اضاع منه قرآن كثير بل كذبوا والله بل هو مجموع محفوظ عند اهله ثم قال ؑ ثم ان عمر امر قضاته وولاته ان اجتهدوا بآرائكم واقضوا بما ترون انه الحق فما يزال هو و ولاته قد وقعوا في عظيمة فيخرجهم منها ابي ليحتج بها عليهم فتجمع القضاة عند خليفتهم و قد حكموا في شيء واحد بقضايا مختلفة فاجازها لهم لان الله تعالى لم يؤته الحكمة و فصل الخطاب الخبر.

و في الكتاب المذكور ايضا في جملة احتجاج عليؑ على جماعة من المهاجرين والانصار ان طلحة قال له في جملة مسائله عنه يا ابا الحسن شيئ اريد ان اسئلك عنه رايتك خرجت بثوب مختوم، فقلت ايها الناس اني لم ازل مشتغلا برسول الله ﷺ بغسله و تكفينه و دفنه ثم اشتغلت بكتاب الله حتى جمعته فهذا كتاب الله عندي مجموعا لم يسقط منه حرف واحد ولم ار ذلك الذي كتبت و الفت و قد رايت عمر بعث اليك ان ابعث به الي فابيت ان تفعل فدعى عمر بالناس فاذا شهد رجلان على آية كتبها و ان لم يشهد عليها غير رجل واحد ارجاه فلم يكتب عمر، فقال عمر و انا اسمع انه قد قتل يوم اليمامة قوم كانوا يقرؤن قرآنا لا يقرءه غيرهم فقد ذهب و قد جاءت شاة الى صحيفة و كتاب يكتبون فاكلتها وذهب ما فيها والكاتب يومئذ عثمان و سمعت عمر واصحابه الذين الفوا ما كتبوا على عهد عمر و على عهد عثمان يقولون ان الاحزاب كانت تعدل سورة البقرة وان النور نيف ومائة آية والحجر تسعون و مائة آية فما هذا و ما يمنعك يرحمك الله ان تخرج كتاب الله الى الناس وقد عهد عثمان حين اخذ ما الف عمر فجمع له الكتاب وحمل الناس على قراءة واحدة فمزق مصحف ابي بن كعب و ابن مسعود واحرقهما بالنار فقال له علي ؑ يا طلحة ان كل آية انزلها الله على محمد ﷺ عندي باملاء رسول الله ﷺ و خط يدي و تاويل كل آية انزلها الله على محمد وكل حلال و حرام اوحدا وحكم او شيئ يحتاج اليه الامة الى يوم القيمة فهو عندي مكتوب باملاء رسول الله وخط يدي حتى ارش الخدش، قال طلحة كل شيئ من صغيرا وكبيرا و خاص او عام كان او يكون الى يوم القيمة فهو عندك مكتوب؟ قال نعم و سر ذلك ان رسول الله ﷺ اسر الى في مرضه مفتاح الف باب من العلم يفتح كل باب الف باب ولو ان الامة منذ قبض رسول الله ﷺ اتبعوني واطاعوني لاكلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم و ساق الحديث الى ان قال ثم قال طلحة لا اريك يا ابا الحسن اجبتني عما سئلتك عنه من امر القرآن الا تظهره للناس فقال يا طلحة عمدا كففت عن جوابك فاخبرني عما كتب عمر وعثمان

الأنوار النعمانية

لمؤلفه

العالم العامل والكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء

السيد نعمة الله الجزائري

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

المتوفى سنة ١١١٢

الجزء الثاني

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص ب : ٧١٢٠

اصل قرآن آج کے بعد ظہور مہدی تک نظر نہیں آئے گا۔ (اہل تشیع کا دعویٰ)

لا یری القرآن الاصلی بعد الیوم حتی یظہر المہدی (ادعاء اہل التشیع)

THE ORIGINAL QURAN IS CONCEALED AND WILL BE REVEALED BY IMAM MAHDI.

ج ۲ | نورفی الصلوۃ | ـ۳٦٠ـ

بها فی الصلوة ، و كيف حكمنا بأنّ الكلّ قد نزل به الروح ، فانّ هذا القول منهم رجوع من التواتر

الخامس انّه قد استفاض فی الأخبار انّ القرآن كما أنزل لم يؤلّفه الا امير المؤمنين عليه السلام بوصيّة من النبیّ صلى الله عليه وآله ، فبقی بعد موته ستّة أشهر مشتغلا بجمعه ، فلمّا جمعه كما أنزل أتی به الی المتخلّفين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله ؛ فقال لهم هذا كتاب الله كما أنزل فقال له عمر بن الخطّاب لاحاجة بنا اليك ولا الی قرآنك؛ عندنا قرآن كتبه عثمان فقال لهم علیّ عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه أحد حتّی يظهر ولدی المهدیّ عليه السلام وفی ذلك القرآن زيادات كثيرة وهو خال من التحريف ؛ وذلك أنّ عثمان قد كان من كتّاب الوحی لمصلحة رآها صلى الله عليه وآله وهی ان لا يكذّبوه فی أمر القرآن بأن يقولوا انّه مفتری او انّه لم ينزل به الروح الأمين ، كما قاله أسلافهم ، بل قالوه هم ايضا ، وكذلك جعل

☆ التنزيل على ان النفس بعد النزول الى الارض فيكون القرآن قسمين قسم قرئه النبی ص على الناس و كتبوه وظهر بينهم وقام به الاعجاز وقسم اخفاه ولم يظهر عليه احد سوی امير المومنين عليه السلام ثم منه الى باقی الائمة الطاهرين ع وهو الآن محفوظا عند صاحب الزمان جعلت فداه اه

وهذه كلمات قيمة صادرة عن شخصية عظيمة بارزة فی العالم الاسلامی وتنبئی عن علم متدفق وعقل كامل ورأی رزين ولذا كان صاحبها رئيسا للاسلام ومن اكبر اساطين الدين كما يعبر عنه الشيخ الاعظم الانصاری قدس سره فی تصانيفه كما فی الرسائل والمكاسب (بعض الاساطين) وهكذا يكون المرجع الدينی الاكبر اذا اجتمع فيه العقل والعلم والعمل ويظهر من آخر كلامه ان مانزل من القرآن بطريق الاعجاز وما هو المعجز الباقی الى آخر الدهر هو ما قرأه النبی ص على الناس وهو ما بين الدفتين ولم ينقص منه شئی . فلو اردنا ايراد كلمات علمائنا الامامية ونقل اقوالهم فی هذا المقام لطال الكلام بل يحتاج ذلك الى تأليف مستقل ولا احتياج لنا الى نقل الاقوال باكثر من ذلك فانه غير خفی على القاری الخبير ان علماء الامامية قديما وحديثا ذهبوا الى القول بعدم النقصان فی القرآن الكريم الا شر ذمة قليلة من الاخباريين ومن اغتر بكلامهم من غيرهم وصرح بما ذكرناه جمع من مشايخنا واساتذتنا الاكابر كشيخنا الامام كاشف الغطاء (ره) فی كتابه اصل الشيعة ☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ

القرآن المبین مع تفسیر المتقین

کا

مقدمہ

الموسوم بہ

روح القرآن

مصنفہ ومؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مورخ یگانہ محقق زمانہ حضرت فخر العلماء جناب مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی!

واعظ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ، ناظم اعلیٰ شیعہ مجلس علماء پاکستان

مطبوعہ انصاف پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

تحریف کے قائلین شیعہ مفسرین کے نام

اسماء المسفرین الشعۃ القائلین بالتحریف القرآن۔

NAMES OF SHIA SCHOLARS WHO BELIEVES THAT THE HOLY QURAN IS INTERPOLATED AND PERVERTED..

۶۱

تحریف کے قائلین شیعہ مفسرین کے نام اور قرآنی معنی غلط تاویل کرنے والے

۱۔ میثم تمار
۶۰ ہجری میں بقول شیعہ ابن زیاد کے کہنے پر قتل ہوا۔

۲۔ سعد ابن جبیر ابن ہشام
یہ حجاج کے حکم پر قتل ہوئے۔

۳۔ ابو صالح میزان البصری
کتاب الشیعہ و فنون ان کا انتقال دوسری صدی میں ہوا۔

۴۔ جابر بن یزید جعفی
اس نے تفسیر ۱۲۸ میں انتقال ہوا۔

۵۔ عطیہ کوفی
پانچ جلدوں میں تفسیر لکھی۔

۶۔ رواسی محمد حسن ابن ابی سارہ
معانی القرآن

۷۔ ابان ابن تغلب
غریب القرآن لکھی۔

۸۔ محمد ابن سائب بن بشر کلبی
انہوں نے تفسیر لکھی۔

۹۔ ابو بصیر یحییٰ بن قاسم اسدی
ان کی کتاب علم تفسیر کے نام سے مشہور ہوئی وقار نمبر ۱۵۰

۱۰۔ محمد بن علی ابی شیعہ علی
اس نے بھی اپنے علم کے جوہر دکھائے۔

۱۱۔ منخل ابن جمیل اسدی کوفی
تفسیر قران لکھی۔

۱۲۔ علی بن محمد بصری
کتاب الایمان کتاب الدلائل کتاب الکفر کتاب سیرۃ القائم لکھیں۔

۶۲

۱۳۔ ھشام بن سالم کوفی
اس نے قرآن کی تاویلات تبدیل کیں۔

۱۴۔ حمزہ بن حبیب زیارت کوفی
قرائت کی کتاب لکھی متشابہ القرآن لکھی

۱۵۔ علی بن ابی حمزہ بطائنی
یہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

۱۶۔ عبداللہ ابن عبدالرحمن الاصم سمی البصری
انہوں نے ناسخ و لمسوخ کتاب لکھی۔

۱۷۔ جابر بن صبان
کتاب تفسیر لکھی۔

۱۸۔ عیسی بن داود النجار کوفی
کتاب تفسیر لکھی۔

۱۹۔ کسائی علی بن حمزہ
معانی القرآن لکھی۔

۲۰۔ یونس بن عبدالرحمن
اس نے شیعہ مذہب پہ بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ وفات ۲۰۸

۲۱۔ حسن ابن محبوب ابو علی مراد
کتاب تفسیر لکھی۔

۲۲۔ محمد بن خالد برقی
کتاب تسریل و تعبیر لکھی۔

۲۳۔ حسن بن علی فضال
کتاب الناسخ والمنسوخ لکھی۔

۲۴۔ دارم ابن تیسہ تمیی

۲۵۔ ابو عبداللہ محمد بن عمرو اقدی

اس نے منتخب التواریخ لکھی۔

۲۶۔ صائب کلبی
تفسیر القرآن لکھی ہے۔

۲۷۔ حسن بن سعد حماد کوفی
کتاب تفسیر

۲۸۔ حسین بن سعید بن حماد
کتاب تفسیر قرآن

۲۹۔ علی بن اسباط کوفی
کتاب تفسیر قرآن

۳۰۔ علی بن فہریار الاھوزی
کتاب تفسیر قرآن چالیس کتابیں لکھی ہیں حرف القرآن

۳۱۔ عبداللہ ابن صلت ابو طالب قمی
تفسیر القرآن

۳۲۔ ابو العباس مبرو محمد بن یزید ازدی
کتاب اعراب القرآن۔ الحروف فی معانی القرآن و الموف معانیہ

۳۳۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری قمی
کتاب الناسخ و المنسوخ

۳۴۔ محمد بن اورسہ ابو جعفر قمی
کتاب کا نام نہیں ہے۔

۳۵۔ علی بن حسن بن علی بن فضال
یہ تیس کتابوں کے مصنف ہیں۔

۳۶۔ حسن بن خالد برقی۔
حسن عسکری کے افادات لکھے۔

۳۷۔ محمد بن ابی القاسم ابن عبیداللہ ابن عمران
کتاب تفسیر

۶۴

۳۸۔ سعد ابن عبداللہ ابن ابی خلف اشعری قمی
ناسخ القرآن و منسوخ و محکمہ و متشابہ تحریر کی ہیں۔

۳۹۔ احمد بن صبیح ابو عبداللہ اسدی کوفی
اس نے نجاشی اور مجوسی کی تحریروں کے مطابق نوارد تصنیف کی

۴۰۔ عیاشی محمد بن مسعود بن محمد بن عیاش
سلمی سمرقندی۔ اس کی تفسیر عیاشی مشہور ہے۔

۴۱۔ علی بن ابراہیم قمی
کتاب ناسخ المنسوخ کلینی ابن بابویہ اس کے شاگرد تھے۔

۴۲۔ فرات بن ابراہیم کوفی
تفسیر قرآن

۴۳۔ محمد بن علی شلغمانی
کتاب نعم القرآن

۴۴۔ ابن حجام محمد بن عباس بن علی ابن مروان
ابن ماہیار ابو عبداللہ بزاز۔ کتابیں تادیل مانزل فی النجا تادیل ما نزل فی شعیم تفسیر
کبیر

۴۵۔ علی ابن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی
شیخ صدوق محمد بن بابویہ کے والد۔ کتاب التفسیر

۴۶۔ ابو بکر صولی محمد بن یحییٰ
کتاب لشامل فی علم القرآن

۴۷۔ نعمانی محمد بن ابراہیم بن جعفر
کتاب غیبت تفسیر نعمانی

۴۸۔ حسن بن وسی نوبختی
متشابہ القرآن

۴۹۔ مفید محمد بن محمد نعمان بغدادی
کتاب البیان فی تالیف القرآن فا نسلواحل ذکر دلائل القران کتاب البیان عن غلط

قطرب فی القرآن

۵۰۔ سید رتی محمد بن للین موسوی
نہج البلاغہ کی تالیف کی حقائق تسریل مجازات القرآن

۵۱۔ محمد بن احمد وزیر عمیدی
تشابہ القرآن انتزاعات القرآن

۵۲۔ سید المرتضیٰ علی بن لیسن الموسوی
تفسیر سورۃ الحمد تفسیر سورۃ بقرۃ

۵۳۔ محمد بن حسن الحوسی
تفسیرا لتیسان فی علوم القرآن

۵۴۔ علامہ کرا بکی ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان بن علی۔
الراشد المنتخب من غرار القوائد کنز لفوائد

۵۵۔ اسماعیل ابن علی بن حسین سلمان
دس جلدوں میں تفسیر لکھی البنیان فی تفسیر القرآن

۵۶۔ سید ضیاء الدین ابو رضا فضل اللہ
ابن علی حسنی راوندی۔ علم تفسیر میں ایک کتاب الکافی

۵۷۔ شیخ جمال الدین ابو لفتوح رازی
ان کی تفسیر روض الجنان و روح الجنان

۵۸۔ ابو علی فضل ابن حسین بن فضل لجری
تفسیر مجمع البیان۔ جوامع الجامع الکاف من تفسیرا لکشاف

۵۹۔ سعد بن ہبۃ اللہ بن حسن
کتاب فقہ القرآن لکھی۔

۶۰۔ محمد بن ادریس عجلی حلی
مصنف سرائر

۶۱۔ محمد بن حسین نیشاپوری
کتاب التنویر فی معانی التفسیر

۲۶

۶۲۔ شیخ رشید الدین محمد بن علی ابن شہری
کتاب المناقب۔ کتاب الانساب و النزول علی مذہب آل رسول کتاب متشابہ القرآن

۶۳۔ علامہ حسن بن یوسف ابن مطہر حلی
نہج الایمان فی تفسیر القرآن کتاب التجرید

۶۴۔ قطب الدین محمد بن محمد رازی
تفسیر کشاف پر حاشیہ لکھا ہے۔

۶۵۔ مقداد بن عبداللہ سوری حلی اسدی۔
کنز العرفان فی فقہ القرآن

۶۶۔ جمال الدین احمد ابن عبداللہ ابن سعید المتوج المعروف ابن متوج بحرانی
ایک مسئول النہایہ فی تفسیر الخمس مایہ

۶۷۔ بہاء الدین علی ابن غیاث الدین بن عبدالکریم بن عبدالحمید حسینی
اس نے تفسیر کشاف پر آٹھ سو اعتراض کئے تیسان اعتراف صاحب کشاف لکھی۔

۶۸۔ شاہ دکن طاہر شاہ
حیدر آباد میں شیعہ کو مضبوط کیا بیضاوی شریف پر حاشیہ لکھا۔

۶۹۔ ابو الغنائم عبدالرزاق کاشانی
کتاب التاویلات لکھی

۷۰۔ علی بن حسن زواری
ترجمۃ الخواص اور قرآن کا فارسی میں ترجمہ کیا۔

۷۱۔ ملاں فتح اللہ کاشانی
تفسیر منہج الصادقین اور خلاصۃ المنہج

۷۲۔ ملا احمد بن محمد مقدس اردبیلی
زبدۃ البیان

۷۳۔ ملا خلیل قزوینی

۶۷

درح اصول کافی

۷۴۔ سید حسن خلخالی
تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا

۷۵۔ قاضی نور اللہ شوستری
احقاق الحق و مجالس المومنین وغیرہ

۷۶۔ مرزا محمد استر آبادی
مصنف رجال کبیر

۷۷۔ محمد بن زین العابدین حسینی استر آبادی
تربیۃ الخواص

۷۸۔ احمد بن زین الدین علوی
لطائف غیبی

۷۹۔ معز الدین اور ستانی ابن ظہر الدیر

۸۰۔ میر میراں حسینی
سورۃ ھل اتی کی تفسیر کی

۸۱۔ شیخ بہاؤ الدین عاملی
عروۃ الوثقی۔ عین الحیوۃ تفسیر بیضاوی پر حاشیہ

۸۲۔ تاج الدین حسن بن محمد اصفہانی
بحر مواج

۸۳۔ صدر الدین شیرازی
اصول کافی کی شرح لکھی۔

۸۴۔ ملاں محسن کاشانی
تفسیر صافی تفسیر اصفی بتویر المذاہب

۸۵۔ فخر الدین طریحی
غواص القرآن۔ نزہتہ المناظر و سرور

۸۶۔ حسین ابن شہاب الدین قاندار

۶۸

۸۷۔ ابن حسین عاملی کرکی
تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا۔

۸۸۔ شرف الدین علی حسین استر آبادی
تاویل الایات لکھی۔

۸۹۔ سید ہاشم بحرینی
مدینہ المعاز لکھی۔

۹۰۔ شیخ جوار بغدادی بن سعد اللہ
مسالک الا تمام لکھی۔

۹۱۔ شیخ عبد علی بن جمعہ عروسی
نور الثقلین چار جلدوں میں ہے۔

۹۲۔ شیخ عبد علی ابن رحمہ جو تیری
تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا ہے۔

۹۳۔ شیخ عبد القاہر بن عبد بن رجب
مسالک المرام فی مسلک مسالک الاتمام منتخب التفاسیر بھی لکھی۔

۹۴۔ فرح اللہ بن محمد بن ذرویش بن محمد بن حسین بن حماد ابن اکبر حویزی
تذکرۃ الحیوان

۹۵۔ محمد حسین بن محمد قی
اعیان شیعہ

۹۶۔ شیخ علی بن شیخ حسین کربلائی
انوار الہدایہ

۹۷۔ نعمت اللہ الجزائری
انوار نعمانیہ قرآن کے متعلق المنقور ولمرجان

۹۸۔ امیر ابراہیم بن معصوم قزوینی
تحصیل الاطمینان فی شرح زبدۃ البیان

۹۹۔ شیخ سلیمان ابن عبد اللہ ماخوری بحرینی

۶۹

تفسیر البرھان پانچ جلدوں میں لکھی۔

۱۰۰۔ بہاؤ الدین محمد بن محمد باقر حسین مختاری نابینائی

بسیط تفسیر لکھی۔

۱۰۱۔ محمد حیدر موسوی عاملی

تفسیر آیات الاحکام

۱۰۲۔ ملاں ابو الحسن شریف ختونی عاملی

مواۃ الانوار اور کثیر الفوائد

۱۰۳۔ ملاں محمد اسماعیل قانوئی

زبدۃ البیان

۱۰۴۔ شیخ محمد رضا ابن محمد امین ہمدانی

کتاب اعیان شیعہ الا ائمہ فی تفسیر القرآن

۱۰۵۔ دلدار علی لکھنؤ میں شیعہ کا پہلا جمعہ

اسی نے پڑھایا اور قرآن پاک کا ترجمہ دو جلدوں میں شائع کیا۔

۱۰۶۔ دلدار علی نصیر آبادی

توضیح مجید

۱۰۷۔ مفتی محمد قلی نیشاپوری کشوری

تقریب الاحکام

۱۰۸۔ عبداللہ شبر کاظمی

جوہر ثمین فی تفسیر القرآن المبین

۱۰۹۔ محمد تقی ابن العلماء

ینابیع الانوار تین جلد

۱۱۰۔ محمد بن سلیمان تنکابنی

قصص العلماء

۱۱۱۔ ملا محمد تقی ہائری

مشکلات القرآن

۷۰

۱۱۲۔ سید مہدی
آیات الاصول
۱۱۳۔ علی محمد
احسن القصص انوار الانظار
۱۱۴۔ عمار علی
عمدۃ البیان
۱۱۵۔ محمد حسین اصفہانی نجفی
ھداۃ المسترشدین
۱۱۶۔ ابو القاسم قمی لاہوری
لوامع التنزیل
۱۱۷۔ علی مائری
لوامع التنزیل ۲۷ جلدوں میں
۱۱۸۔ محمد علی قائم الدین
ازہا التنزیل
۱۱۹۔ احمد حسین امروہی
رق منشور
۱۲۰۔ سید محمد ہارون زنگی پوری
توحید القرآن امامتہ القرآن علوم القرآن لکھیں
۱۲۱۔ محمد حسین بن محمد خلیل شیرازی
تفسیر بیضاوی تفسیر کشاف پر حاشیہ لکھا ہے۔
۱۲۲۔ شیخ اصغر علی
البرھان کی طرح اس نے بھی تفسیر بالماثور لکھی۔
۱۲۳۔ مرزا ابراہیم ابن ملا شیرازی
شرح لمعہ اور تفسیر عروۃ لوثقی
۱۲۴۔ ابراہیم بن محمد بن سعید ثقفی

۷۱

یہ خطرناک شیعہ ہے اس نے کتاب الغارات کتاب المغازی کتاب السقیفہ مقتل عثمان کتاب الشوریٰ کتاب الجمل کتاب الصفین مقتل علی مقتل حسین۔ اخبار المختار۔ کتاب فدک کتاب الامامۃ کتاب التاریخ جامعہ کبیر فقہ اصفہان میں واصل ہوئے ۱۰۸۳

۱۲۵۔ ابو الحسن علی بن موسیٰ بن جعفر بن طاؤس حسنی حلی

کتاب اقبال لہوف شرح نہج البلاغہ مہج الدعوات مصباح الزائر ربیع شیعہ طرائف۔ فرج المہموم سعد السعود۔ امان الاخطار۔ فتح الابواب ودروع الواقیعہ اسباب النزول عمل لیلۃ لکھیں۔

۱۲۶۔ ابو حنفیہ مغربی لقمان بن عبداللہ بن محمد بن منصور مالکی امامی

دعاء الاسلام۔ اختلاف اصول المذاہب کتاب اخبار رد الہ ارلح۔ کتاب المناقب والمثالب کتاب الاقتصار۔ اساس التاویل

۱۲۷۔ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن عبیداللہ ابن حسین جوہری بغدادی

الاشتمال علی معرفۃ الرجال اخبار جابر جعفری

۱۲۸۔ علامہ محمد تقی مجلسی ابن مقصود علی

روضۃ المتقین۔ شرح من لا یحضرہ الفقیہ شرح صحیفہ کاملہ۔ حدیقۃ المتقین

۱۲۹۔ ناصر الحق ابو محمد حسن بن علی

کتاب الامامۃ۔ کتاب الفرک کتاب موالید لائمہ کتاب تفسیر کبیر۔

۱۳۰۔ ملاں جعفر استر آبادی طہرانی

انیس الواعظین۔ انیس الزاہدین شفاء الصدور شرح زیارت عاشورہ مدائن العلوم۔ مصباح الہدیٰ۔ فلک المشحون مشاکل القرآن۔ ۱۲۶۳ میں واصل ہوا۔

۱۳۱۔ جلال الدین بن طریحی

شرح نوئذ صدیہ۔ شرح فخریہ۔ شرح مباد الاصول

۱۳۲۔ زیرک حسین ابن مومن حسین امروہی

مظفر نامہ۔ رضیہ رقیہ۔ معین القراء ذخیرۃ الحامدین۔ ثمرہ المکاشفہ

۱۳۳۔ علی بن خلف بن مطلب بن حیدر

نور المبین دیوان اشعار۔ ذخیرۃ النقال۔ نکت البیان تفسیر القرآن

۷۴

۱۳۴۔ ابو محمد علی بن محمد بن علی بن یونس عاملی
نجد الفلاح۔ زبدۃ البیان۔ مجمع البیان

۱۳۵۔ محسن بن حسین بن احمد نیشاپوری
اعجاز القرآن

۱۳۶۔ مفتی محمد عباس شوشتری
تفسیر واضح القرآن۔ منابر الاسلام شمع المجالس

۱۳۷۔ یعقوب کلینی
کافی شیعہ مشہور کتاب ہے۔

۱۳۸۔ باقر مجلسی
بحار الانوار۔ مراۃ العقول۔ حیاۃ القلوب حق الیقین۔ جلاء العیون :
المستقین۔ عین الحیات اور زاد المعاد ۱۱۱ میں واصل جہنم ہوا۔

۱۳۹۔ مقبول احمد دھلوی
ترجمہ مقبول مشہور ہے۔

۱۴۰۔ عبدالجلیل مارہروی
ترجمہ فرمان علی مشہور ہے۔

۱۴۱۔ رضی رنگی پوری
تفسیر رضی

۱۴۲۔ امداد حسین کاظمی
فتنہ تفسیر بالرائے تصنیف کی ہے۔

ان ایک سو بیالیس شیعہ نام نہاد مفسروں نے قرآن کریم کے ترجمہ کو اپنے ذہنوں کے مطابق ڈھال کر اسلام کے نام پر دھوکہ دیا ہے۔ قرآن جیسی سچی جھوٹ اور دجل فریب کی بھینٹ چڑھانے کی پوری کوشش کی ترجمہ بدلا معانی آیات کو ناسخ منسوخ کے جھمیلے میں ڈال دیا سورتوں کے نزول میں تفرقہ ڈالا حروف کو بدل دیا انسانیت کو پریشان کیا گیا قرآنی آیات میں شکوک پیدا کیے گئے اور

تفسیر فصل الخطاب

جلد اوّل

مصنفہ

الحاج سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی مجتہد لکھنوی

تحریف قرآن قائلین کے نام

اسماء القائلین بتحریف القرآن

قائلین تحریف قرآن کے نام

شیعہ ملا ــــ حسین نوری ــــ نے فصل الخطاب میں ان شیعہ علماء اور مجتہدین کی ایک بڑی فہرست پیش کی ہے جو تحریف قرآن کے قائل ہیں مگر اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف چند نام پیش کئے جاتے ہیں۔

١ الشیخ الجلیل علی بن ابراہیم قمی۔ المتوفی بعد ٣٠٠ ہجری
٢ ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی المتوفی ٣٢٩ ہجری
٣ الثقۃ الجلیل محمد بن الحسن الصفار المتوفی ٢٩٠ ہجری
٤ الثقہ محمد بن ابراہیم النعمانی شاگرد کلینی
٥ الثقۃ الجلیل سعد بن عبداللہ قمی المتوفی ٣٠١ ہجری
٦ السید علی بن احمد الکوفی المتوفی ٣٥٢ ہجری
٧ الشیخ الجلیل محمد بن مسعود العیاشی قرن ثالث
٨ الشیخ فرات بن ابراہیم الکوفی " "
٩ الثقۃ الثقہ محمد بن العباس الماہیار (یہ تلعکبری المتوفی ٣٨٥ ہجری کا استاد ہے)
١٠ شیخ متکلمین ابو سہل اسماعیل نوبخت (بفتح النون وسکون الواو)
١١ شیخ الجلیل ابو اسحاق ابراہیم بن نوبخت
١٢ رئیس الطائفہ ابو القاسم حسین بن لوح سفیر ثالث المتوفی ٣٢٦ ہجری
١٣ العالم الفاضل المتکلم حاجب بن لیث بن سراج
١٤ الثقۃ الجلیل الاقدم فضل بن شاذان (توفی فی ایام حسن عسکری)
١٥ الشیخ الجلیل محمد بن حسن الشیبانی
١٦ الشیخ الثقہ احمد بن محمد بن خالد برقی المتوفی ٢٧٤ ہجری
١٧ الشیخ محمد بن خالد برقی (من اصحاب علی رضا)
١٨ الشیخ الثقہ علی بن حسن بن فضال (من اصحاب حسن عسکری)
١٩ الشیخ محمد بن حسن صیرفی (من اصحاب جعفر صادق)
٢٠ الشیخ احمد بن محمد بن سیار
٢١ شیخ حسن بن سلیمان حلی (معاصر ابن فہد حلی المتوفی ٨٤١ ہجری)

(حقوق ترجمہ و تالیف محفوظ ہیں)

پارہ ۴ رکوع ۵ — ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی وَّمَوْعِظَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ — پارہ ۴ رکوع ۵

اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و
مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ
بحسن اہتمام و سعی لاکلام حاجی آغا شاد احمد صاحب کربلائی
و مشہدی دہلوی۔

مکتبہ افتخار بک ڈپو ہرچند بلڈنگ سٹریٹ کرشن نگر لاہور

یار پنجم (استقلال پریس لاہور) تعداد ۱۰۰۰

مرتدین نے قرآن پاک تبدیل کر دیا

تغیر المرتدون فی القرآن الکریم ۔

RENEGADES CHANGED THE ORIGINAL HOLY QURA'AN.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

حٰمٓ ۲۶ — ۱۰۱۱ — محمد ۴۷

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸ ذٰلِكَ

جو لوگ کافر ہو گئے ہیں پس ان کے لئے ہلاکت ہے اور ان کے اعمال باطل کر دیگا۔ یہ اس لئے کہ

بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۹ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

اللہ نے جو کچھ اتارا اس سے انہوں نے نفرت کی پس اس نے بھی ان کے اعمال اکارت کر دیے۔ کیا وہ

فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

لوگ زمین میں نہیں چلے پھرے کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا

دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝۱۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى

اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا اور کافروں کیلئے بھی ویسے ہی انجام ہیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ ان لوگوں کا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝۱۱ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ

مددگار ہے جو ایمان لائے اور کافروں کا مددگار کوئی بھی نہیں۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا

جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کئے ایسی جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ

نہریں بہتی ہیں اور جو لوگ کافر ہو گئے وہ دنیا میں اسی طرح نفع اٹھا لینگے جیسے چوپائے

وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝۱۲ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِىَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ

چرتے چگتے ہیں اور (آخرت میں) آتش (دوزخ) ان کا ٹھکانا ہوگا۔ اور کتنی ہی بستیاں تمہاری

قَرْيَتِكَ الَّتِىْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝۱۳ اَفَمَنْ

اس بستی سے جس نے تم کو نکال باہر کیا قوت میں بہت زیادہ تھیں جنکو ہم نے ہلاک کر دیا پھر ان کا

منزل ۷

سلہ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَرِھُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ۔ تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل امین نے جناب رسول خدا پر یہ آیت یوں نازل کی تھی ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَرِھُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ عَلِیٍّ مگر مرتدین نے نام الٰہی (علی) ... دیا۔ پس اسکا یہ مطلب ہیں گے جو بیان فرمایا ہے فَاَحْبَطَ اَعْمَالَھُمْ ۔۱۲

سلہ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ آیا انہوں نے گزشتہ امتوں کے حالات پر غور نہیں کیا جنکو خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا اور عذاب دیا۔ ۱۲

سلہ وَلِلْکٰفِرِیْنَ اَمْثَالُھَا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کافر ہو گئے اور علی کے بارے میں جو کچھ اللہ نے نازل کیا تھا اس سے منکر رہے تو ان کو ہلاکت و عذاب ایسا دیا جائیگا جیسا کہ پہلی امتوں کو دیا گیا ہے ۔۱۲ سلہ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے وہ لوگ مراد ہیں جو امامت جناب امیر المومنین پر قائم رہے اور تفسیر صافی میں ہے کہ مولیٰ کے معنی ہیں انکے دشمنوں کے برخلاف ان کی نصرت کرنیوالا ۔۱۲ سلہ وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ ۔ تفسیر صافی میں ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ان کے عذاب کا دفع کرنیوالا کوئی نہ ہوگا۔ یہ آیت خدا تعالیٰ کے اس قول کے خلاف نہیں ہے ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ (دیکھو صفحہ ۲۶ سطر ۵) اس لئے کہ وہاں مولیٰ کے معنی مالک کے ہیں اور یہاں بلا دفع کرنیوالے کے ۔۱۲

(سرورق ! اُس عہد کے عام انسان کی حالتِ زار)

قرآن حکیم کیلئے کفریہ کلمات سیدنا ابو ابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی توہین اور قرآن کریم میں عقیدہ تحریف کا اقرار

الکلمات الکفریة حول القرآن الکریم ، واھانة سیدنا ابی بکر بصدیق . والاعتراف بعقیدة التحریف فی القرآن الکریم .

UN ISLAMIC VIEWS ABOUT HOLY QURAN AND REVILE OF HAZRAT ABU BAKR رضی اللہ عنہ

شیخ سقیفہ از علی اکبر شاہ کراچی

(۱۳۸)

کرالیا ہوا اور ہمارے سامنے ایک ایسا قرآن آیا کہ جس سے عام قاری فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسے قرآن فہمی کے لئے ان مفسرین کی کتابوں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے کہ جو نزولِ قرآن کے بہت بعد دنیا میں تشریف لائے، حلانکہ قرآن جیسی کتاب کو تو آسان سے آسان بنا کر پیش کرنا چاہیئے تھا مگر زید سے یہ نہ ہو سکا۔ ان میں تو بس اتنی ہی قابلیت تھی کہ آیاتِ قرآنی کو تلاش کریں اور تصدیق کے بعد انہیں جمع کرتے جائیں اور خود خلیفہ کو بھی اس بات کا شعور نہیں تھا کہ اسلام کی بہتری کے لئے ایسا قرآن مرتب ہونا چاہیئے کہ آنے والی نسلیں قرآن کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس کی تفسیر و تاویل میں غلطی نہ کریں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ انہیں اسلام سے اتنی دلچسپی ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز سے سوچتے اور اگر سوچتے بھی تو یہ کام زید بن ثابت یا اور کسی صحابی کے بس کا نہ تھا اور جس کے بس کا تھا (یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام) اس سے یہ کام نہیں لیا جا سکتا تھا اس میں بڑی مصلحتیں تھیں مگر جناب علی بن ابی طالب نے یہ کام بذاتِ خود کیا کیونکہ ان کے دل کو لگی تھی۔ انہیں رسول اللہ نے کل ایمان کہا تھا اور کہا تھا کہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ کے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی علی بن ابی طالب قرآن کی ترتیب اور تفسیر کے کام میں لگ گئے اور جب یہ قرآن مکمل ہو گیا تو اسے خلیفہ اول کے پاس لائے مگر خلیفہ نے اسے قبول نہ کیا۔ آپ خاموش گردن جھکائے واپس چلے آئے مگر اتنا کہتے آئے کہ اب تم اسے قیامت تک نہ دیکھ سکو گے افسوس کہ جناب ابوبکر کی مصلحتوں کے سبب دنیا اس علمی خزانے سے محروم ہو گئی۔ جناب علی مرتضیٰ نے مرتب کردہ قرآن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا متن موجودہ قرآن کے متن سے مختلف نہیں تھا اور فرق یہ تھا کہ جناب علی مرتضیٰ نے قرآن کو تنزیل کے مطابق مرتب کیا تھا اور تفسیری نوٹس تحریر فرمائے تھے لہذا ان کا مرتب کیا ہوا قرآن ان خامیوں سے پاک تھا کہ جن کا تذکرہ ہم موجودہ قرآن کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

مصحف علی کے بارے میں مفسرین کی رائے:۔

جلال الدین سیوطی الاتقان جلد ۱ ص ۶۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طالب

الاحتجاج

تألیف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

جامعین قرآن نے قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کر دیے

اقام جامعین القرآن دعائم الکفر فی کتاب اللّٰہ

THE MAIN COMPILERS OF THE QURA'AN INTERPOLATED, CHANGED, CORRUPTED AND PERVERTED THE HOLY QURAN.

الاحتجاج الطبرسی جلد اول تالیف ابی منصور احمد بن علی ابی طالب الطبرسی المتوفی قرن سادس (طبع نجف)

وعند ذلك يؤيده الله بجنود لم تروها، ويظهر دين نبيه (ص) - على يديه - على الدين كلّه ولو كره المشركون.

— وأما ما ذكرته من الخطاب الدال على تهجين النبي (ص)، والازراء به، والتأنيب له، مع ما أظهره الله تعالى في كتابه من تفضيله إياه على سائر أنبيائه فان الله عز وجل جعل لكلِّ نبي عدواً من المشركين، كما قال في كتابه وبحسب جلالة منزلة نبينا (ص) عند ربه، كذلك عظم محنته لعدوه الذي عاد منه في شقاقه ونفاقه كل أذى ومشقة لدفع نبوته وتكذيبه إياه وسعيه في مكارهه وقصده لنقض كل ما أبرمه، واجتهاده ومن مالأه على كفره وعناده ونفاقه والحاده في إبطال دعواه وتغيير ملته ومخالفته سنته، ولم ير شيئاً أبلغ في تمام كيده من تنفيرهم عن موالاة وصيه، وإيحاشهم منه وصدهم عنه وإغرائهم بعداوته، والقصد لتغيير الكتاب الذي جاء به، وإسقاط ما فيه من فضل ذوي الفضل وكفر ذوي الكفر منه وممن وافقه على ظلمه، وبغيه وشركه.

ولقد علم الله ذلك منهم فقال: ﴿إنَّ الذين يلحدون في آياتنا لا يخفون علينا﴾ وقال: ﴿يريدون أن يبدلوا كلام الله﴾ ولقد أحضروا الكتاب كملاً مشتملاً على التأويل والتنزيل، والمحكم والمتشابه والناسخ والمنسوخ لم يسقط منه: حرف الف ولا لام، فلما وقفوا على ما بينه الله من: أسماء أهل الحق والباطل، وأن ذلك إن ظهر نقض ما عهدوه قالوا: لا حاجة لنا فيه، نحن مستغنون عنه بما عندنا وكذلك قال: ﴿فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمناً قليلاً فبئس ما يشترون﴾.

دفعهم الاضطرار بورود المسائل عليهم عما لا يعلمون تأويله إلى جمعه وتأليفه وتضمينه من تلقائهم ما يقيمون به دعائم كفرهم، فصرخ مناديهم: من كان عنده شيء من القرآن فليأتنا به، ووكلوا تأليفه ونظمه إلى بعض من وافقهم على معاداة أولياء الله، فألفه على اختيارهم، وما يدل للمتأمل له على اختلال تمييزهم وافترائهم وتركوا منه ما قدروا أنه لهم وهو عليهم وزادوا فيه ما ظهر تناكره وتنافره، وعلم الله أن ذلك يظهر ويبين، فقال: ﴿ذلك مبلغهم من العلم﴾ وانكشف لأهل الاستبصار عوارهم وافتراؤهم.

والذي بدا في الكتاب من الازراء على النبي (ص) من فرقة الملحدين ولذلك قال: ﴿ويقولون منكراً من القول وزوراً﴾ ويذكر جل ذكره لنبيه (ص) ما يحدثه عدوه في كتابه من بعده بقوله: ﴿وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي إلا إذا تمنى ألقى الشيطان في أمنيته فينسخ الله ما يلقي الشيطان ثم يحكم الله آياته﴾ يعني: أنه ما من نبي تمنى مفارقة ما يعانيه من نفاق قومه وعقوقهم والانتقال عنهم إلى دار الاقامة، إلا ألقى الشيطان المعرض لعداوته عند فقده في الكتاب الذي أنزل عليه: ذمه والقدح فيه والطعن عليه، فينسخ الله ذلك من قلوب المؤمنين فلا تقبله، ولا تصغي إليه غير قلوب المنافقين والجاهلين، ويحكم الله آياته: بأن يحمي أولياءه من الضلال والعدوان، ومشايعة أهل الكفر والطغيان، الذين لم يرض الله أن يجعلهم كالانعام حتى قال: ﴿بل هم أضل سبيلاً﴾.

فافهم هذا واعلمه، واعمل به، واعلم أنك ما قد تركت مما يجب عليك السؤال عنه أكثر مما
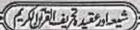
از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

قرآن کریم میں تبدیلی کا اقرار

الاقرار بتحریف القرآن

AN ACCEPTANCE F ALTERING THE HOLY QURAN .

بیابانها پس چون نزدیك بغروب آفتاب شود شیطان ندا کند که پروردگار شما دروادی یابس ظاهر شده است و او عثمان بن عنبسه است ازفرزندان یزیدبن معاویه با او بیعت کنید تا هدایت بیابید و مخالفت نکنید که گمراه می‌شوید پس ملائکه و جن و نقباء همه او را تکذیب کنند و دانند که او شیطان است و گویند که شنیدیم اما باور نمی‌کنیم پس هر صاحب شکی ومنافقی و کافری که باشد بندای آخر از راه برود .

و در تمام آن روز حضرت صاحب پشت بکعبه داده گوید که هر که خواهد نظر کند به آدم و شیث و نوح و سام و ابراهیم و اسمعیل و موسی و یوشع و عیسی و شمعون پس نظر کند بمن که علم و کمال همه با من است و هر که خواهد نظر کند بمحمد وعلی وحسن وحسین (ع) و ائمه از ذریه حسین (ع) پس نظر کند بمن و آنچه خواهد از من سئوال کند که علم همه نزد من است آنچه آنها مصلحت ندانستند و خبر ندادند من خبر می‌دهم و هر که کتب آسمانی وصحف پیغمبر را میخواهد بیاید و از من بشنود پس ابتداء کند و صحف آدم و شیث را بخواند امت آدم و شیث گویند که اینست والله صحف آدم و شیث که هیچ تغییر نیافته است و خواند برما از آن صحف آنچه نمی‌دانستیم پس بخواند صحف نوح و صحف ابراهیم و توریة موسی و انجیل عیسی و زبورداود را پس علمای آن ملت‌ها همه شهادت دهند که این است آنکتابها بنحوی که از آسمان نازلشده بود و تغییر نیافته است و آنچه از ما فوت شده بود و بما نرسیده بود همه را برما خواند پس بخواند قرآن را بنحوی که حقتعالی برحضرت رسول(ص) نازل ساخته بی آنکه تغییر و تبدیل یافته باشد چنانچه در قرآنهای دیگر شد پس در این حال شخصی بیاید بخدمت آنحضرت که رویش بجانب پشت گشته باشد و بگوید که ای سید منم بشیر و امر کردمرا ملکی از ملائکه که بخدمت تو بیایم و ترا بشارت دهم بهلاك شدن لشکر سفیانی پس حضرت فرماید که قصه خود را و برادرت را برای مردم نقل کن بشیر گوید من و برادرم در میان لشکر بودیم و خراب کردیم دنیا را از دمشق تا بغداد وکوفه را خراب کردیم و مدینه را خراب کردیم و منبر را درهم شکستیم و استرهای ما در میان مسجد مدینه سرگین انداختند پس بیرون آمدیم و مجموع لشکرهای ما سیصد هزار کس بودند و متوجه شدیم که کعبه را خراب کنیم و اهلش را بقتل رسانیم پس بصحرای بیدا رسیدیم که در حوالی مدینه طیبه است آخر شب فرود آمدیم پس صدائی از آسمان آمد که ای بیدا هلاك گردان این گروه ستمکاررا

تیری تمنا ہے تو کہ آنا ہے یہ بتا مجھ

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجم

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ

حلقہ نمبر ۴۲۔ لاہور نمبر ۸
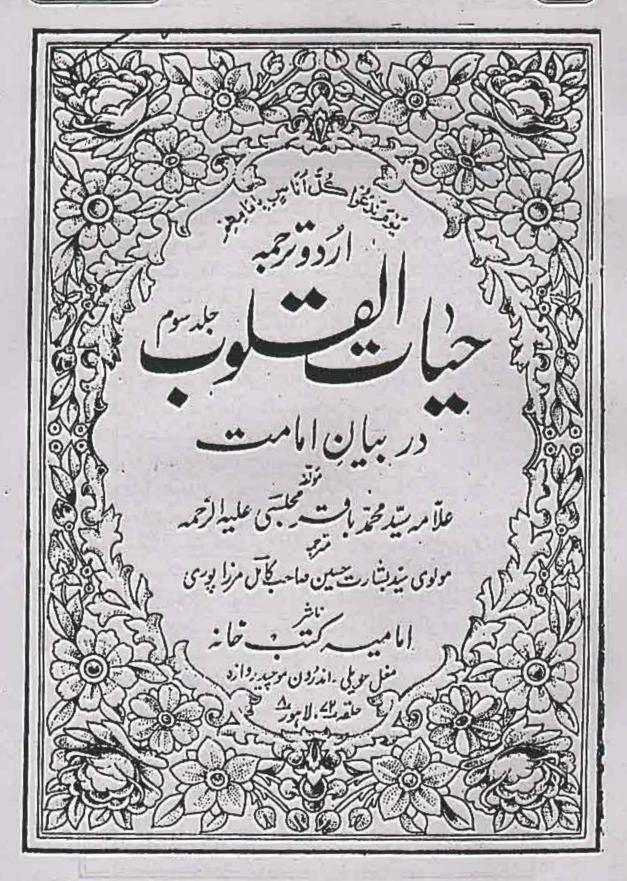
تحریف قرآن کا واضح ثبوت

الاعتراف بتحریف القرآن

PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲ ۳۸۹ فصل سوم۔ ائمہ کی مظلومیت سے متعلق آیتیں

وصی کے حق کو غصب کرینگے اس وقت خدا نے اس آیت کو ان حضرت کی تسلی کے لئے نازل کیا اور ان کو وحی کی کہ اے محمدؐ میں نے حکم دیا اور انہوں نے میری اطاعت نہ کی لہٰذا تم رنج نہ کرنا جبکہ وہ لوگ تمہارے وصی کے حق میں تمہاری اطاعت نہ کریں۔

چھٹی آیت:۔ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِیَهْدِیَهُمْ طَرِیْقًا اِلَّا طَرِیْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّكُمْ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝ (پ ۶ س نساء آیت ۱۶۸ تا ۱۷۰) یعنی جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کیا تو خدا ان کو کبھی معاف نہ کرے گا اور نہ جہنم کی راہ کے سوا کوئی اور راہ دکھائیگا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ امر خدا پر آسان ہے۔ اے انسانو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے سچا رسول آیا ہے تو تم اس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم نے کفر اختیار کیا تو کچھ پرواہ نہیں جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب بیشک خدا ہی کا ہے اور خدا بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ کلینی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ یعنی جن لوگوں نے آل محمد صلوات اللہ علیہم پر ظلم کیا اور ان کا حق غصب کیا ہے اور دوسری آیت اس طرح ہے، یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فِیْ وَلَایَةِ عَلِیٍّ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّكُمْ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا بِوَلَایَةِ عَلِیٍّ الخ یعنی تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول حق و راستی کے ساتھ ولایت علیؑ کے بارے میں آیا ہے۔ لہٰذا ولایت علیؑ پر ایمان لاؤ تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر ولایت علیؑ سے کفر اختیار کروگے تو خدا بے نیاز ہے تم سے کیونکہ آسمان و زمین کی تمام چیزیں اسی کی ہیں۔

ساتویں آیت، وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ (آیت ۸۲ سورہ بنی اسرائیل پ ۱۵) یعنی ہم قرآن سے وہ نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا و رحمت ہے۔ لیکن ظالموں کے لئے اس سے نقصان ہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ابن ماہیار نے کئی سندوں کے ساتھ حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت

تحریف قرآن کا مدلل ثبوت

البرهان القاطع على تحريف القرآن

LOGICAL PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۴۲ — ۳۸۵ — فصل ۳۔ ائمہ کی مظلومیت سے متعلق آیتیں۔

اور آپ کے اصحاب مراد ہیں ولیعلمن الکاذبین سے مراد آپ کے دشمن ہیں جو اپنے دعوئے ایمان میں جھوٹے تھے۔

دوسری آیت: وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (پ ۱۵ س کہف آیت ۲۹) اے رسول کہہ دو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے لہٰذا جو چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے کفر اختیار کرے۔ بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جن کے پردے چاروں طرف سے گھیر لیں گے۔ کلینی اور علی ابن ابراہیم اور عیاشی نے بسند ہائے معتبر حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ حق سے مراد ولایت علی بن ابی طالب ہے اور ظالمین سے مراد آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے انا اعتدنا للظالمین ال محمد حقهم نارا یعنی ہم نے اُن ظلم کرنے والوں کے لئے جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ابن ماہیار نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ یہاں تک کہ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ نَارًا۔ اس کے معنی وہی ہیں جو گذر چکے۔

تیسری آیت: اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَّقُولُوا رَبُّنَا اللّٰهُ (پ ۱۷ سورہ حج آیت ۳۹) یعنی ان کو کافروں سے جہاد کی اجازت دی گئی جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ہم سے کفر کرنے والوں نے اُن پر ظلم کیا ہے بیشک خدا اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے جو ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے اور سوائے اس کے ان کا قصور نہیں تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار خدا ہے۔ علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ یہ آیتیں امیرالمومنینؑ و جعفر طیار و حمزہؓ کی شان میں نازل ہوئی ہیں اس کے بعد امام حسینؑ کے بارے میں جاری ہے وَالَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ یزید پلید نے لوگوں کو بھیجا کہ ان حضرت کو پکڑ کر شام لے جائیں تو اُس کے خوف سے حضرت مدینہ سے کوفی

من گھڑت سورۃ العصر

سورہ العصر المخترعة

FALSE INTERPRETATION OF SURAH AL ASR.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۱ ۳۷۸ فصل ۴۲ آیات بر رفیع اہل بیت اور انکے شیعوں کے حق میں

بیالیسویں فصل اس بیان میں کہ آیات صبر و مرابطہ وغیرہ و عمر ائمہ علیہم السلام اور ان کے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

پہلی آیت، وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔ یعنی عصر کی قسم کہ یقیناً انسان گھاٹے میں ہے کمال الدین میں روایت ہے کہ عصر سے مراد زمانہ خروج صاحب الامر علیہ السلام ہے جیسا کہ اس کے بعد ذکر کیا جائے گا بعضوں نے کہا ہے کہ عصر سے مراد دنیا کا آخری دن ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ عصر سے مراد جناب رسول خدا ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (سورہ عصر پ۳۰) اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حضرت صادقؑ اس سورہ کو اس طرح پڑھتے تھے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِنَّهٗ فِیْهِ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأْتَمَرُوْا بِالتَّقْوٰی وَاْتَمَرُوْا بِالصَّبْرِ یعنی عصر کی قسم کہ آدمی بیشک گھاٹے میں ہے اور یقیناً وہ آخر عمر تک نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور پرہیزگاری اختیار کی اور صبر و شکیبائی اختیار کتاب احتجاج میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے جناب رسول خداؐ نے خطبۂ غدیر میں ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم سورۂ عصر امیر المومنینؑ کی شان میں ہے اور کمال الدین میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ عصر سے مراد زمانہ خروج حضرت قائمؑ علیہ السلام ہے۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ سے ہمارے دشمن مراد ہیں جو گھاٹے میں ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی وہ لوگ جو آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وعملوا الصلحت اور برادران مومن کے درمیان اپنے مال میں برابری قائم رکھی ہے وتواصوا بالحق یعنی انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو امامت برحق یعنی ولایت ائمہ طاہرینؑ کی وصیت کی۔ وتواصوا بالصبر۔ علی بن ابراہیم اور ابن ماہیار اور دوسرے مفسرین نے بسند ہائے معتبر انہی حضرت سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے اپنی مخلوق میں سے اپنے برگزیدہ بندوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔ یعنی تمام انسان گھاٹے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ولایت امیر المومنینؑ پر ایمان لائے اور خدا کے فرائض کو عمل میں لائے اور اپنے فرزندوں اور باقیماندہ لوگوں کی ولایت ائمہؑ کی وصیت کی اور صبر کیا ان تکلیفوں پر جو دین حق اختیار کرنے

آیات قرآنی میں تبدیلی

تحریف الآیات القرآنیہ

CHANGE IN QURANIC VERSES.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲   ۲۷۰   فصل ۱۷ - وہ حدیثیں جن میں حضرت حق تعالیٰ سے مراد اہلبیت ہیں

روایت کی ہے آپ نے ان آیات کی تفسیر میں فرمایا کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی یعنی جو خمس آل محمد ادا کرے وَاتَّقٰی اور شیاطین یعنی خلفائے جور اور ائمہ باطل کی دوستی و محبت سے پرہیز کرے اور صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اور ائمہ حق کی ولایت و امامت کی تصدیق کرنے والا ہو فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی تو ایسا شخص جس نیک کام کا ارادہ کرے گا اس کو خدا کے فضل سے میسر ہو جائے گا۔ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی اور جو شخص بخل اختیار کرے گا اور راہ خدا میں مال صرف نہ کرے گا اور اس کے سبب اپنے کو دوستان خدا سے جو ائمہ حق ہیں مستغنی ہو جائے گا اور حصول علم کے لئے ان کی جانب رجوع نہ ہو گا وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی اور ائمہ حق کی امامت کی تکذیب کرے گا فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی تو ایسا شخص جس برائی کا ارادہ کرے گا۔ وہ فوراً اس پر عمل کر ڈالے گا۔ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰی اور وہ شخص جہنم کی آگ سے جلد سے جلد دور کر دیا جائے گا جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ حضرت نے فرمایا پرہیزگار سے مراد جناب رسول خدا ہیں اور جو شخص تمام اقوال و افعال میں آپ کی فرمانبرداری کرے اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی یعنی جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہے یا اپنے تزکیہ نفس کے لئے خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھانے سنانے کے لئے نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد امیرالمومنین علیہ السلام ہیں جنہوں نے رکوع میں زکوٰۃ دی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی یعنی کسی شخص کی کوئی نعمت اور چیز خدا کے پاس نہیں جس کا بدلا اس کو دیا جائے حضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد رسول خدا ہیں جن پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا عوض اس کو دیا جائے بلکہ ان کا احسان تمام خلق پر ہمیشہ جاری ہے

زرارت بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کَذَّبَ بِالْحُسْنٰی کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ جو شخص ولایت علیؑ کی تکذیب کرے فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰی یعنی جب وہ مرے گا تو اس کا مال کچھ فائدہ نہ دے گا آخر وہ جہنم میں گرے گا۔ امام نے فرمایا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا عمل اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچائے گا وَاِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی حضرت نے فرمایا کہ قرأت اہلبیت میں اس طرح ہے وَاِنَّ عَلِیًّا لِلْهُدٰی یعنی علی اور ان کی ولایت ہدایت ہے۔ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی یعنی ہم نے آتش جہنم کے شعلوں سے

ولایت علی کے لئے قرآن مقدس میں تبدیلی

تحریف القرآن المقدس لاثبات ولایۃ علی رضی اللہ عنہ

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۱ ۔۔۔ ۲۳۴ ۔۔۔ فصل ۱۲۔ ایمان وغیرہ اور اہلبیت کی ولایت کی روایتیں

ارادہ کرے کہ ظلم وستم کے ساتھ حق سے روگردانی کرے اس کو ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت فلاں فلاں اور ابو عبیدہ کے بارے میں نازل ہوئی جو اس عہدنامہ کے کاتب تھے جس وقت کہ کعبہ میں داخل ہو کر اپنے کفر پر اور جو کچھ امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوا تھا اس کے انکار پر عہد و پیمان کیا تھا۔ کعبہ کے اندر ملحد ہو گئے اس ظلم کے سبب سے جو جناب رسول خدا اور ان کے ولی علی بن ابیطالب پر کیا تھا تو پھر ستمگاروں کا گروہ رحمت خدا سے دور ہو گیا۔

ایضاً حضرت صادقؑ سے قول حق تعالیٰ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُخْتَلِفٍ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ کی تفسیر میں روایت ہے کہ بیشک تم اپنے قول میں مختلف ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کی گفتگو ولایت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں تھی۔ وہ شخص جنت سے پھیر دیا جاتا ہے جو علیؑ کی ولایت سے پھرتا ہے۔

ایضاً۔ کلینی اور ابن ماہیار نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ إِلَّا كُفُورًا یعنی انکار کیا اکثر لوگوں نے ولایت علیؑ سے اور فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ آلَ مُحَمَّدٍ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا یعنی اے رسولؐ کہہ دو کہ حق اور قول درست ولایت علیؑ کے بارے میں تمہارے پروردگار کی جانب سے ہے تو جو شخص چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہو جائے۔ اور ہم نے آل محمد کے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے جس کے پردوں نے ان کا احاطہ کر لیا ہے۔

کتاب تاویل الاحادیث میں اخطب خوارزمی جو علمائے عامہ سے ہے روایت کی ہے کہ اس نے ابن عباس سے روایت کی ہے ایک جماعت کے لوگوں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے حق میں نازل ہوئی ہے وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا یعنی خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ ان لوگوں سے کیا ہے جو ایمان لائے اور اچھے اعمال بجا لائے حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک علم نور سفید درست کیا جائے گا اور منادی ندا دے گا کہ مومنوں کا سردار اٹھے اور اس کے ساتھ وہ لوگ بھی اٹھیں جو محمدؐ کے مبعوث

قرآن مجید سے "بولایتہ علی" کے الفاظ نکال دیئے گئے

قد اخرجت من القرآن الفاظ بولایۃ علی

THE WORDS "IMAMT OF ALI" HEAVE BEEN SUPPRESSED FROM THE HOLY QURAN.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲ — ۱۹۳ — فصل ۱: آیت نور کی تفسیر اہلبیت کے ساتھ

کے مانند جو آفتاب کے نور کو اپنے منہ سے پھونک کر بجھانا چاہے اور خدا اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کفار ناپسند کریں۔

کلینی وغیرہ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے اس آیت کی تفسیر اُن حضرت سے دریافت کی حضرتؑ نے فرمایا کہ لوگوں نے چاہا کہ ولایت امیرالمومنین کو اپنی باتوں سے مٹادیں اور خدا امامت کو کامل کرتا ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا۔ اس جگہ نور سے مراد امامت۔ لوگوں نے اس کے بعد کی آیت هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ (آیت ۹ سورہ مذکور) کی تفسیر دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو اُن کے وصی علی بن ابی طالب کی ولایت کے لیے حکم دیا کہ ولایت دین حق ہے تاکہ اس کو حضرت قائم آل محمدؑ کے سبب تمام دینوں پر غالب کر دے جیسا کہ فرمایا ہے کہ خدا اپنے نور کو ولایت قائم آل محمدؑ کے ساتھ پورا کرے گا۔ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ بِوَلَایَةِ عَلِیٍّ۔ ہر چند کہ کفار ولایت علی کو پسند نہ کریں۔ لوگوں نے پوچھا کیا آیت اس طرح نازل ہوئی ہے فرمایا ہاں۔ علی بن ابراہیم نے وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ میں روایت کی ہے کہ خدا اپنے نور کو قائم آل محمدؑ کے ذریعے سے کامل کرے گا جب وہ ظاہر ہوں گے تو خدا اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کرے گا یہاں تک کہ خدا کے سوا کسی مقام پر غیر خدا کی عبادت نہ ہو گی جیسا کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ وہ (قائم آل محمدؑ) زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے کہ وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

اکمال الدین میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے زمین کبھی ایسے حجت خدا سے خالی نہیں رہتی جو دانا ہوتا ہے اور وہ زمین پر امور حق سے اس چیز کو زندہ اور قائم کرتا ہے جس کو لوگ ضائع اور برباد کر دیتے ہیں۔ پھر اس آیت یریدون لیطفوا نور اللہ کی آخر تک تلاوت کی۔

محمد بن العیاش نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے اسی آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم لوگ دین حق اور ولایت اہلبیتؑ سے دست بردار ہو جاؤ تو خدا

شیعہ عقیدہ ہے کہ اہل تشیع کے نزدیک قرآن پاک سے لفظ آل محمد اور دیگر الفاظ نکال دے گئے

یعقون اهل التشیع انه قد اخرج من القرآن اللکلمات آل محمد و غیر ذالک

"AA LAY MUHAMMAD" AND MANY OTHER WORDS HAVE BEEN SUPPRESSED FROM THE HOLY QURAN(SHI'ITE BELIEF"

علی بن ابراہیمؒ نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وال ابراهیم وال عمران وال محمد علی العالمین۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔

شیخ طوسیؒ نے مجالس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبد الصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحًا وال ابراهیم وال عمران وال محمد علی العالمین لیکن آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الآیات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ وائے ہو ان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیم و آل عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمدؐ کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مکدر ہو جاتے ہیں اُسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہوگا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نامہ عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت و ولایت نہ ہو۔

ایضاً۔ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمایئے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو وحی کی کہ وہ مجھ سے وصیت فرمائیں تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے علیؑ میری وصیت یاد رکھو میرے امان کی رعایت کرنا۔ میرے عہد کو وفا کرنا میرے وعدوں کو پورا کرنا میری سنت کو زندہ رکھنا اور لوگوں کو میرے دین کی طرف دعوت دینا کیونکہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو برگزیدہ کیا اور پسند کیا تو مجھے اپنے بھائی موسیٰؑ کی دعا یاد آگئی اور میں نے دعا کی کہ خداوندا میرے واسطے میرے اہل سے ایک وزیر قرار دے جس طرح جناب موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ کو وزیر قرار دیا تھا تو خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ علیؑ کو میں نے تمہارا وزیر اور مددگار اور تمہارے بعد تمہارا خلیفہ

تحریف قرآن کریم کا اقرار

الاعتراف بتحریف القرآن

AN ACCEPTANCE OF TEHRIF (ALTERED) QURAN

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۸۷ فصل ۳۔ حدیث ثقلین اور اسکے مثل حدیثیں

کوثر پر وارد ہوں اور صفار نے بصائر الدرجات میں اور عیاشی نے تفسیر میں حدیث ثقلین کو بسند ہائے بسیار طرق اہل بیت سے روایت کی ہے اور بصائر میں حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ خدا نے زمین میں تین محترم چیزیں قرار دی ہیں۔ قرآن۔ میری عترت اور خانۂ خدا ہے۔ لیکن قرآن میں لوگوں نے تحریف کی اور تغیر کر دیا۔ اسی طرح کعبہ کو بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے ساتھ ضم کرنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا خاص کر عترت کا کچھ دخل نہ ہوگا بلکہ ہر شخص اور ہر چیز اسی طرح ہے کہ جب کتاب کے موافق ہو تو حجت ہو گی لہٰذا عترت کی تخصیص کرنا اور یہ قطعی فرما کروہ اور کتاب آپس سے تا روز قیامت جدا نہ ہوں گے اس بات کی دلیل ہے کہ اُنہی کا قول تنہا حجت ہے۔ اور خاتمہ نے اس حدیث میں یہ احتمال کیا ہے کہ اجماع اہلبیت علیہم السلام حجت ہے مگر اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ معلوم ہے کہ اُن کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد جناب رسول خداؐ بلا فاصلہ ان کے خلیفہ ہیں لیکن شاذ و نادر اس اجماع سے کسی کا خارج ہو جانا ضرر نہیں رکھتا باوجودیکہ اسی حدیث سے یہ استدلال کرنا ممکن ہے کہ ہر زمانہ میں ایک معصوم امام کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے ہم کو صرف اس لئے اس کلام سے مخاطب فرمایا تاکہ ہمارا عذر قطع کر دیں اور امر دین میں ہم پر حجت تمام کر دیں اور ہماری رہنمائی اس چیز کی طرف فرما دیں جس کے سبب ہم شک و شبہ سے نجات پائیں اور زید بن ثابت کی روایت میں جو کچھ مذکور ہے وَ هُمَا الْخَلِيْفَتَانِ مِنْ بَعْدِيْ یعنی کتاب و عترت دونوں میرے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہیں کیونکہ معلوم ہے کہ اس سے یہی مراد ہے کہ جس چیز کو میری حالت حیات میں میری طرف رجوع کرتے تھے چاہیے کہ میرے بعد ان کی طرف رجوع کرو ہم کہتے ہیں کہ یہ امر دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ ان کا اجماع حجت ہے جیسا کہ مخالفین نے سمجھا ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر زمانہ میں ان کے درمیان ایک معصوم رہتا ہے جس کا قول حجت ہے تو اگر قول اول مراد ہو تو اس صورت میں جناب رسول خدا نے حجت ہم پر تمام نہیں کی اور ہمارا عذر قطع نہیں کیا اس لئے کہ ہمارے درمیان اپنا ایسا کوئی خلیفہ نہیں چھوڑا جو ان کا قائم مقام ہو کیونکہ ہر مسئلہ میں واجب نہیں کہ ان کا اجماع منعقد ہو اور جس پر اُن کا اجماع ہو گیا ہے وہ شاید مسائل شریعت ہزار اجزاء میں سے ایک جزو بھی ہوا ہو۔ لہٰذا کس طرح شریعت میں ہم پر حجت تمام ہوتی ہے اس شخص کے بارے میں جس سے ہماری کوئی حاجت پوری نہ ہو سکے لیکن بہت میں سے کم اس سلئے یہ دلیل اس پر ہے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸ پر)

فصل الخطاب
في تحريف كتاب رب الأرباب
حسين بن محمد تقي النوري
الطبرسي

سورۃ البقرہ میں من گھڑت الفاظ شامل کردیئے گئے۔

قد ادخلة الکلمات المخترعة فی سورہ البقرہ

SELF CREATED WORDS ARE ADDED INTO THE QURANIC VERSE AL BUKRA.

٢٥٦

بأسمائهم وقالوا حطة سجدا انما بنو حنظلة حمراء نستقونها احب الينا من هذا الفعل وهذا القول فبدلنا
على الذين ظلموا غيروا وبدلوا ما قيل لهم ولم ينقادوا لولاية محمد وعلي وآلهما الطيبين رجزا من السماء بما كانوا
يفسقون يخرجون عن امر الله وطاعته قال والرجز الذي اصابهم انه مات منهم بالطاعون في بعض يوم مائة
وعشرون الفا وهم من علم الله منهم انهم لا يؤمنون ولا يتوبون ولم ينزل هذا الرجز على من علم انه يتوب او
يخرج من صلبه ذرية طيبة يوحد الله ويؤمن بمحمد ويعرف موالاة علي وصيه واخيه صلى الله عليهما وآلهما
وفي الكافي عن الصادق عليه السلام اما والله ما هلك من كان قبلكم وما هلك من هلك حتى يقوم قائمنا الا
في ترك ولايتنا وجحود حقنا الخبر ويؤيده قول امير المؤمنين عليه السلام فيما رواه الشيخ شرف الدين النجفي عن
خط الشيخ الطوسي يا سلمان انا الذي دعيت الامم كلها الى طاعتي فكفرت فعذبت بالنار وانا الاشارة
بولايتي وانا باب الحطة اناس بهذا المضمون اخبار كثيرة ط الكليني ره عن علي بن ابراهيم عن احمد بن محمد
البرقي عن ابيه عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل عن جابر عن ابي جعفر عليه السلام قال نزل جبرئيل بهذه
الاية على محمد صلى الله عليه وآله هكذا بئسما اشتروا به انفسهم ان يكفروا بما انزل الله في علي بغيا ى
العياشي قال ابو جعفر عليه السلام نزلت هذه الاية على رسول الله صلى الله عليه وآله بئسما اشتروا الخ يا الخبر
عن محمد بن سنان مثله يب في انتخاب تفسير محمد بن جعفر بن محمد الهرازي عن القاسم بن الربيع عن محمد بن
سنان مثله يج ابن شهرآشوب في المناقب كما نقله في البحار عن كتاب المنزل عن الباقر عليه السلام بئسما اشتروا به
الاية مثله يد الكراجكي عن محمد بن علي بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل بن جميل عن جابر الجعفي عن ابي عبد الله ع
في قوله عز وجل واذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله في علي قالوا نؤمن بما انزل علينا الاية العياشي قال جابر قال
ابو جعفر عليه السلام نزلت هذه الاية على محمد صلى الله عليه وآله هكذا والله واذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله
في علي يعني بني امية قالوا نؤمن بما انزل علينا يعني في قلوبهم بما انزل الله عليه يكفرون بما وراءه
بما انزل الله في علي وهو الحق مصدقا لما معهم يعني عليا كذا عنه في البحار ودخل البرهان واذا قيل لهم ماذا انزل
ربكم في علي الخ وفيه سهو اما من النساخ او من قلم العياشي والله العالم يو العياشي عن عمر بن يزيد قال
سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قوله تعالى ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها فقال كذبوا ما هكذا
هي اذا كان ينسخها ويأتي بمثلها لم ينسخها قلت هكذا قال الله قال ليس هكذا قال تبارك وتعالى قلت فكيف
قال قال ليس فيها الف ولا واو قال ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها مثلها يقول ما نميت من امام او ننسه ذكره

حلیۃ المتقین

از تألیفات

عالم ربانی

مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

درمحاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه

با تصیح کامل

چاپ افست

حق چاپ ونقل از این نسخه عکسی محفوظ و مخصوص است به

کتابفروشی اسلامیه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن ـ ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

قرآن پاک کی معنوی تحریف

التحريف المعنوى فى القرآن الكريم

FALSE INTERPRETATION OF THE HOLY QURAN.

حیلۃ المتقین تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

۳۶

الله (وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل) الى آخر الاية عليا واباد جانه ثم قال رسول الله (ص) ايها الناس انكم رغبتم بانفسكم عني ووازرني علي وواساني فمن اطاعه فقد اطاعني ومن عصاه فقد عصاني وفارقني في الدنيا والاخرة . قال وقال حذيفة ليس ينبغي لاحد يعقل ويشك فيمن لم يشرك بالله انه افضل ممن اشرك به ومن لم ينهزم عن رسول الله (ص) افضل ممن انهزم وان السابق الى الايمان بالله ورسوله افضل وهو علي بن ابي طالب « ع »

(فرات) قال حدثني الحسين بن سعيد معنعنا عن حذيفة اليمان عن رسول الله (ص) مثله فرات قال حدثني الحسين بن علي بن بزيغ معنعنا عن ابي رجا العطاردي قال لما بايع الناس ابابكر دخل ابو ذر المسجد فقال ايها الناس ان الله اصطفى آدم ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم) فاهل بيت نبيكم هم الآل من آل ابراهيم والصفوة والسلالة من اسماعيل والعترة الهادية من محمد فمحمد (ص) شرف شريفهم فاستوجبوا حقهم ونالوا الفضيلة من ربهم كالسماء المبنية والارض المدحية والجبال المنصوبة والكعبة المستورة والشمس الضاحية والنجوم الهادية والشجرة الزيتونة اضاء زيتها وبورك ما حولها فمحمد (ص) وصي آدم ووارث علمه وامام المتقين وقائد الغر المحجلين وتاويل القرآن العظيم ، علي بن ابي طالب (ع) الصديق الاكبر والفاروق الاعظم ووصي محمد (ص) ووارث علمه واخوه فما بالكم ايتها الامة المتحيرة بعد نبيها لو قدمتم من قدم الله وخلفتم الولاية لمن خلفها النبي (ص) لما عال ولي الله ولا اختلف اثنان في حكم ولا سقط سهم من فرائض الله ولا تنازعت هذه الامة في شيء من امر دينها الا وجدتم علم ذلك عند اهل بيت نبيكم لان الله تعالى يقول في كتابه العزيز « الذين آتيناهم الكتاب يتلونه حق تلاوته » فذوقوا وبال ما فرطتم وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون »

(فرات) قال حدثني محمد بن عيسى بن زكريا الدهقان معنعنا عن عبيد بن وايل قال رأيت اباذر بالموسم وقد اقبل بوجهه على الناس وهو يقول يا ايها الناس من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا جندب اليمان ابوذر الغفاري سمعت رسول الله (ص) يقول كما قال الله تعالى ان الله اصطفى آدم ونوحاً وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم فمحمد « ص » من نوح والآل من ابراهيم والصفوة

تذکرۃ الائمہ «ع»

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تألیف:

عالم بزرگوار محمّد باقر مجلسی «رض»

خدا نے جبرائیل کو علیؓ کی طرف بھیجا وہ غلطی محمدؐ کی طرف چلے گئے

خدا نبی اور علیؓ فاطمہؓ حسنؓ حسینؓ میں اتر آیا اور علی اللہ ہیں

و ان اللہ قد نزل فی محمد و علی فاطمہ والحسن والحسین و ان علیا اللہ

HAZRAT GABRAIEL (AS) BY MISTAKEN VISITED MUHAMMAD(SAW) INSTEAD OF ALI (RA). A GOD HAS DESCENDED IN PUNJTAN PAK AND ALI IS GOD.

تذکرۃ الائمہ یا ائمہ معصومین تالیف محمد باقر مجلسی ایران

ملا محمد باقر مجلسی ۶۲

فارسی ابوذر غفاری مقداد بن اسود کندی جابر بن عبدالله انصاری مالک اشتر نخعی اویس قرنی محمد بن ابی بکر یعنی حجر بن عدی اسدی عزیز بن عدی حاتم الطائی عمرو خزاعی عروه المرادی عمار بن یاسر صعصعه بن سوهان العبدی عامل بن وائله کنابی احنف بن قیس تمیمی حارث بن قدامه سعدی خالدبن معمر السدوسی خلق جهان در وجود شریف آن حضرت چهار طایفه شدند طایفه درمحبت افراط کردند واو را خدا دانستند که ایشان را غالی میگویند و اینها پنج فرقه شدند اول رامفوضه گویند وایشان قایلند که واگذاشت حقتعالی اکثر کارها را بعلی مثل قسمت ارزاق عباد و حاضر شدن در احتضار عباد و غیره هر چه می‌خواهد میکند و ایجاد مینماید خدارا در آن دخلی نیست دویم سبابیه است گویند عبدالله سبا از نصیریان بآنحضرت گفت:

انت انت یعنی انت اله و از آنحضرت گریخت و بساباط مداین رفت. پیر لشکر فرستاد و برخی از اصحاب او را گرفت آوردند و آن حضرت فرمود گوری کندند و در آنجا کردند و ایشان رابسوزانیدند و ایشان گفتند که یقین زیاد شد که تو خدائی و ما را بآتش میسوزانی و چون آنحضرترا کشتند گفتند مرده است بلکه درزیر ابر است و رعد او از اوست و برق تازیانه او بزیر خواهد مد و دشمنان را خواهد کشت و آنکه ابن‌ملجم کشت علی نبود بلکه شیطان‌بود بصورت علی شده بود.

طایفه سیم عرابیه گویند وایشان گویند خدا جبرئیل را بعلی فرستاد او بغلط بمحمد رفت از آنکه بمحمد بعلی غراب‌که بغراب ماند چهار مرد راشریفیه گویند ایشان گویند خدا در نبی وعلی و فاطمه و حسن و حسین فرود آمد و علی الهست وطایفه پنجمین قایلند به پنج نفر که‌مراد سلمان و مقداد و اباذر وعمار و عمروبن امیه ضمیری باشد گویند این پنج نفر موکلند بر مصالح عالم ازجانب علی که‌او اله است بقدمه که در بصره واقع شد هفتادنفر از طایفه هنود آمدند بخدمت آنحضرت و گفتند بزبان هندی که تو خدایی حضرت فرمود که من خدا نیستم من بنده خدایم ایشان قبول نکردند حضرت ایشان را در چاهها کرد واز دودکشت وآنچه قلندران میگویند که هفتاد مرتبه نصیر را کشت و زنده کرد و او میگفت اوخدائی بود بعداز آن از جانب خدا ندارسید که کل عالم بنده منند گویا این بنده تو باشد معاذالله که کفر و زندقه است خدا بی نیاز استاز آنکه شریک داشته باشد.

اصلی قرآن حضرۃ علیؓ کے پاس تھا اسے ابوبکر نے قبول نہ کیا

القران الاصلی کان لدی سیدنا علی رضی اللہ عنہ ولم یقبلہ سیدنا ابوبکرؓ

HAZRAT ABU BAKR REJECTED THE ORIGINAL HOLY QURAN COMPILED BY HAZRAT ALI

۱۸ تذکرۃ الائمہ جلد دہم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران

روی آن قرآنہا نوبسانیدند .

و صاحب جامع اصول از زید بن ثابت نقل میکند که بعد از آنکه مصاحف را نوشتیم آیه" رجال صدقوا ماعاهدالله علیه‌را بآخر نمیته ابن ثابت یافتیم و ملحق کردیم و منقولست از حضرت صادق علیه السلام که در سوره" احزاب‌فضایح مردان بسیار از قریش بود بزرگتر بزرگتر از سوره" البقره بود ایشان تحریف‌دادند و کم کردند و در احادیث مسطور است که اگر قرآن امیر المو"منین که در نزد ائمه علیهم السلام است بمو"منان میدادند که بخوانند و مصحف جمع عثمان رانخوانند مفاسد عظیم بر این مترتب میشد اول اینکه کتاب خدا دو تامیشد جمعی قبول میکردند و بعضی قبول نمیکردند . خلایق یکسر بکفر اصلی خود برمیگشتند دوم آنکه مخالفان برقرآن صحیفها نوشتند . سیم آنکه آنحضرت نمیتوانست که قرآن خود را رواج دهد از برای آنکه عالم را ظلمت کفر و غلبه معاندان گرفته بود و چهارم آنکه مو"منان قبول‌میکردند از ترس خلفای ثلثه و اعیان وانصار اظهار نمیتوانستند نمود وهمیشه قرآن مخفی بود و کمتر قبول میکردند این قرآنرا برای آنکه قرآن ایشان شهرت کرده بود . پنجم آنکه امیرالمو"منین بعد از وفات‌حضرت رسول (ص) قرآنرا جمع‌کرد و در کیسه گذاشت و سر آنرا مهر کرد و آورد بنزد ابوبکر قبول نکردند گفتند ما را بقرآن تو احتیاجی نیست و در صحاح سته ایشان مشهور است

و علی هذا القیاس و از تفسیر گازرو مولانا فتح الله رحمۃ الله

بعضی از آیات دزدیده را و در سوره از سوره قرآنی از صحف عبدالله بن مسعود نوشته بودند و در این رساله بیان مینماید :

السوره" النورین بسم الله یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالنورین الذی انزلنا هما یتلون علیکم آیاتی و یحذرانکم عذاب یوم عظیم نوران بعضها من بعض وانا السمیع العلیم ان الذین یوفون بعهدالله و رسوله لهم جنات النعیم و الذین یکفرون من بعد ماآمنوا بنقض میثاقهم وما عاهدهم الرسول علیهم یقذفون بالجحیم اذ ظلموا انفسهم و عصوا الوصی اولئک یسقون من الحمیم ان الله نور السموات والارض بما شاء و اصطفی من الملائکة و الرسل و جعل من المو"منین اولیاء من خلقه یفعل ما یشاء لا اله الا هوالرحمن الرحیم قد مکر الذین من قبلهم برسلهم

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمد للہ کہ دریں اوان برکت اقتران کتاب مستطاب راہ نمائے حق و ایمان

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبےٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible] پریس لاہور [illegible]
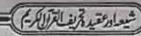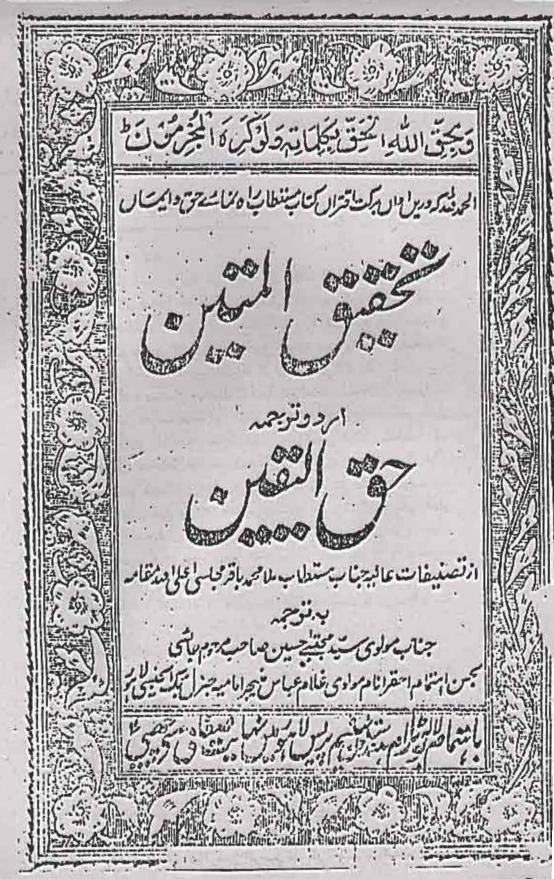
قرآن سے عقیدہ رجعت کا بے بنیاد الزام

التحریف فی القرآن لاثبات عقیدة الرجعة .

A FALSE DOCTRINE OF RAJJAT THROUGH WRONG INTERPRETATION OF THE HOLY QURAN.

تحقیق الیقین اردو ترجمہ حق الیقین از باقر مجلسی طبع غلام عباس مینجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

۲۷۴ — باب ۵ مقصد ۹ حدیث مفضل در باب رجعت

میں نے عرض کیا کہ اے میرے سید و مولا آپکے شیعوں کا ایک گروہ ہے جو اس امر کے قائل نہیں ہیں کہ آپ اور آپکے دوست اور آپ کے دشمن اوس دن زندہ ہونگے۔ فرمایا کیا اونھوں نے ہمارے جد بزرگوار حضرت رسول کا کلام اور ہم اہلبیت کا کلام نہیں سُنا ہے کہ ہم نے مکرر رجعت کی خبر دی ہے۔ کیا اونھوں نے یہ آیت نہیں سُنی ہے وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ فرمایا کہ عذاب پست تر عذاب رجعت ہے اور عذاب بزرگتر عذاب قیامت ہے۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کا ایک گروہ جنہوں نے کہ ہمارے پہچاننے میں تقصیر و کوتاہی کی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ رجعت کے معنی یہ ہیں کہ بادشاہی ہماری طرف رجوع کرے اور ہمارا مہدی بادشاہ ہو۔ اون بیچاروں نے ہو کر دین و دنیا کی بادشاہی کس نے ہم سے چھین لی ہے جو ہماری طرف پھر آئے نبوت و امامت و وصایت کی بادشاہی ہمیشہ ہمارے پاس ہے۔ اے مفضل ہمارے شیعہ اگر قرآن میں غور و فکر کریں ہر آئینہ ہماری فضیلت میں شک نہ کریں گے۔ کیا اونھوں نے یہ آیت نہیں سنی وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ تا آخر آیہ جس کا ترجمہ پیشتر مذکور ہو چکا۔ واضح کہ اس آیت کی تنزیل بنی اسرائیل کی شان میں ہے اور اس کی تاویل ہم اہل بیتؑ کی رجعت میں ہے۔ اور فرعون و ہامان ابوبکر اور عمر ہیں۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ بعد اس کے میرے جد بزرگوار حضرت علی ابن الحسینؑ اور میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ اوٹھیں گے اور اپنے جد بزرگوار یعنی حضرت رسولؐ سے اون ظلموں کی شکایت کریں گے جو کہ ظالموں کے ہاتھ سے اون پر واقع ہوئے ہیں۔ بعد اس کے میں اوٹھونگا اور اون چیزوں کی شکایت کرونگا جو کہ منصور دوانقی سے مجھ پر پہنچی ہیں۔ بعد اس کے میرا فرزند امام موسیٰ کاظمؑ اوٹھیگا اور اپنے جد بزرگوار سے ہارون الرشید کی شکایت کریگا۔ بعد اس کے علی بن موسیٰ الرضاؑ اوٹھیں گے اور مامون کی شکایت کرینگے۔ بعد اس کے امام محمد تقیؑ اوٹھیں گے اور مامون وغیرہ کی شکایت کریں گے۔ بعد اس کے امام علی نقیؑ اوٹھیں گے اور متوکل کی شکایت کرینگے۔ بعد اس کے امام حسن عسکریؑ اوٹھیں گے اور معتضد کی شکایت کرینگے۔ بعد اس کے مہدی آخر الزمانؑ اوٹھیں گے جو کہ اپنے جد بزرگوار حضرت رسولؐ کے ہمنام ہیں۔ وہ حضرتؐ کا جامہ خون آلود پہنے ہونگے جو کہ جنگ احد میں خون آلود ہوا تھا جبکہ آنحضرتؐ کی پیشانی انور کو

انسائیکلوپیڈیا حضرت علی

براہین الطالب عن علی بن ابی طالب

جلد ۲

وسیلہ انبیاء

مصنفہ

محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کربلائی

جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ سانڈہ کلاں لاہور

علیؓ قرآن سے افضل ہیں

سیدنا علی أفضل من القرآن الكريم ·

ALI (RA) IS SUPERIOR TO QURAN.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ ساندہ لاہور

اضطراب اور تمام بے چینی یکسر کافور ہو گئی ہے۔

ان عبارات سے واضح ہوا کہ جب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہ لائے حضرت علی علیہ السلام نے آنکھیں نہ کھولیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام خدا کی طرف سے پڑھ کر آئے تھے کہ جب تک رسول اکرمؐ تشریف نہ لائیں آنکھیں نہیں کھولنا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارے بچوں میں اور اہل بیت نبوت کے بچوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو لینے نہیں گئے بلکہ آگے آگے رسول ہیں پیچھے پیچھے قرآن ہے لیکن جو نبی قرآن کو لینے نہیں گیا وہ آج علی کو لینے کے لئے آ رہے ہیں اب فیصلہ آپ فرمائیں کہ قرآن افضل ہے یا حضرت علی علیہ السلام

بدرُ الدجیٰ کی پہلی نظر شمسُ الضحیٰ پر

- کشفی / سید محمد صالح　　کوکب دری ص۲۲۳ سطر۲۰　　امامیہ کتب خانہ　　لاہور

جب محبوب آفریدگار کے گیسوئے مشکبار کی خوشبو مشام حیدر کرار میں پہنچی آپ کے جمال جہاں آرا کی زیارت کے لئے آنکھیں کھول دیں اور سلام و تحیت کی رسم ادا فرما کر آپ کے مدح و ثنا میں زبان کھولی

- صائم چشتی　　مشکل کشا جلد ۱ ص۱۱۶ سطر آخر　　چشتی کتب خانہ　　فیصل آباد

بچے نے فوراً اپنی خوبصورت آنکھیں کھول کر اپنے بھائی کے چہرے پر گاڑ دیں اور مسکرانے لگا۔ بیبیاں یہ معاملہ دیکھ کر متحیر رہ گئیں۔

ص۱۱۸ سطر۲۔ اس واقعہ سے صاف طور پر واضح ہے کہ جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا میں آنے کے بعد اپنی پہلی نگاہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کے سوا کسی اور چیز پر ڈالنا گوارا ہی نہ کرتے تھے اور یہ بھی جناب علی علیہ السلام کا ایک مخصوص اعزاز ہے۔ جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا۔

اُن کی صائمؔ ہے ولادت کی جگہ حرم کعبہ ❊ آنکھ کھولی ہے تو چہرۂ محمد دیکھا

- جیلانی، سید امیر　　حادثہ کربلا ص۵۱ سطر ۲۲　　کوٹ کلاں　　فیصل آباد

ان کی آواز سن کر بچہ لپک کر ان کی گود میں چلا جاتا ہے اور اس کا اضطراب اور تمام بے چینی یکسر کافور ہو گئی ہے، آنکھیں کھول دیں اور مکمل سکون سے چہرۂ پُر نور کی طرف دیکھنے لگ گیا۔ گویا زبان حال سے کہہ رہا ہے۔

تو خورشیدی و من سیارۂ تو ❊ سراپا نورم از نظارۂ تو
آغوش تو دورم نا تمام ❊ تو قرآنی و من سیپارۂ تو

۱۰۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل هذه سبيلي أدعو إلى الله على بصيرة أنا ومن اتبعني وسبحان الله وما أنا من المشركين

[illegible] (یوسف)

کتاب مستطاب

اصول الشریعۃ
فی
عقائد الشیعۃ

از افادات عالیہ

صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامہ الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ [illegible]

صدر مؤتمر علماء شیعہ پاکستان

ناشر

مکتبۃ السبطین، کوٹ فرید سرگودھا

قیمت [illegible] روپے

شیعہ کی طرف سے راویوں کے بارہ میں جھوٹ بولنے کا اقرار

الاقرار بکذب رواۃ الشیعۃ .

AN ACCEPTANCE OF ENTERING FALSE NARRATION INTO SHIA BOOKS BY SHIA NARRATORS

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از شیخ محمد حسین نجفی العصر صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان

۵۲

آئمہ اطہار کو بھی ان کی ان عیارانہ کارستانیوں کا علم تھا اس لئے وہ بار بار اپنے مخلص نام لیواؤں کو ان لوگوں کی دسیسہ کاریوں و کار گزاریوں سے آگاہ فرماتے رہتے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں انا اھل بیت صادقون لا نخلو من کذاب یکذب علینا ویسقط صدقنا بکذبہ عند الناس اھ ہم سچا خانوادہ ہیں لیکن ہم جھوٹ بولنے والوں سے کبھی خالی نہیں رہتے۔ جو اپنے جھوٹ سے ہمارے سچ کو بھی لوگوں کی نظروں میں گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ رجال کشی صفحہ ۱۹۵ (اسی رجال کشی صفحہ ۱۹۵ پر جناب امام رضا علیہ السلام سے ان کذابوں میں سے بعض کا تفصیلی تذکرہ بھی موجود ہے۔ کہ بنان امام زین العابدین پر جھوٹ بولتا تھا۔ ابو الخطاب امام جعفر صادق علیہ السلام پر۔ محمد بن بشیر امام موسیٰ کاظم پر اور محمد بن فرات مجھ پر افتراء پردازی کرتا ہے۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں خدا مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے جو میرے والد پر جھوٹ بولتا تھا (رجال کشی صفحہ ۱۹۵) نیز انہی بزرگوار سے مروی ہے فرمایا لا تقبلوا علینا حدیثا الا ما وافق القرآن والسنۃ او تجدون معہ شاھدا من احادیثنا المتقدمۃ فان المغیرۃ بن سعید لعنہ اللہ قد دس فی کتب اصحاب ابی احادیث لم یحدث بہا ابی فاتقوا اللہ . ولا تقبلوا علینا ما خالف قول ربنا تعالیٰ وسنۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانا اذا حدثنا قلنا قال اللہ عزوجل وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رجال کشی صفحہ ۱۳۶ منہاج البراعۃ ج ۲ صفحہ ۴) جو حدیثیں ہماری طرف منسوب ہوں۔ ان میں سے صرف ان کو قبول کرو۔ جو قرآن و سنت کے موافق ہوں۔ یا جن کی تائید میں ہماری سابقہ حدیثوں سے کوئی شاہد ہو۔ کیونکہ مغیرہ بن سعید نے خدا اس پر لعنت کرے، میرے والد (امام محمد باقر) کے اصحاب کی کتب حدیث میں کئی جعلی حدیثیں داخل کر دی ہیں جو کبھی میرے والد نے بیان نہیں فرمائی تھیں۔ خدا سے ڈرو ہمارے متعلق کوئی ایسی بات قبول نہ کرو جو قول خدا و سنت پیغمبر کے خلاف ہو۔ کیونکہ ہم جب کچھ بیان کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ خدا و رسول نے یوں فرمایا ہے۔" (یعنی اپنی رائے و قیاس سے کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی غیر معصوم کا قول نقل کرتے ہیں) ان حقائق کی موجودگی میں ہر وہ روایت جو ان ذوات مقدسہ کی طرف منسوب ہو کیونکر آنکھیں بند کر کے اسے قبول کیا جا سکتا ہے ؟

عصر حاضر کے جدید مؤلفین کی تلون مزاجیاں

اس دور جدید کے بعض جدت پسند جدید مؤلفین کی حالت بھی عجیب ہے جب اپنے پہ آئیں تو یہ کہہ کر "فرمان معصوم کو تسلیم کرنا واجب ہے" "خطبۃ البیان" جیسے بے سروپا اور بے اصل و بے بنیاد خطبات کو بھی تسلیم کر کے ان پر اپنے اعتقاد کی بنیاد قائم کر لیتے ہیں۔ اور جب انکار پر آمادہ ہوں تو منہج التحقیق کے حوالے سے بحار میں درج شدہ حدیث امام جس میں خلقت نوری سے خلقت روحی مراد لی گئی ہے کو مجہول الحال مؤلف کی تالیف کہہ کر ٹھکرا دیتے ہیں۔ بلکہ اصول کافی کی یونس بن عبدالرحمٰن والی صحیح السند روایت جس میں عمود نور کی تشریح فرشتہ کے ساتھ

الباب الثالث

الشّيعةُ و عقيدةُ ختمِ النبوّةِ واهانةِ الانبياءِ

Chapter III

The Shias and the beleief of the finality of the Prophethood and insult of the Prophets (Alaihim-us-Salaam).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی تیس (30) کتابوں کے چونتیس (34) حوالہ جات ہیں۔

الأُصول

من

الكَافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى في سنة ۳۲۸ / ۳۲۹ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

بهض بمشروعه
الشيخ محمد الآخوندي

الطبعة الثالثة
۱۳۸۸

الجزء الأول

الناشر
دار الكتب الإسلامية
مرتضى آخوندي
تهران - بازار سلطاني
تلفن ۲۰۴۱۰

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جھوٹ (تقیہ)

الا فتراء على رسول الله ﷺ

HADIATH AND FALSE HOOD (TAQQIYA).

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج ۱ كتاب فضل العلم -۵۳-

۱۴ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عمر بن عبدالعزيز عن هشام بن سالم وحمّاد بن عثمان وغيره قالوا : سمعنا أبا عبدالله عليه السلام يقول: حديثي حديث أبي ، وحديث أبي حديث جدّي ، وحديث جدّي حديث الحسين ، و حديث الحسين حديث الحسن ، و حديث الحسن حديث أمير المؤمنين عليه السلام و حديث أمير المؤمنين حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وحديث رسول الله قول الله عزّ وجلّ .

۱۵ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن الحسن بن أبي خالد شينُولة قال : قلت لأبي جعفر الثاني عليه السلام : جعلت فداك إنّ مشايخنا رووا عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام و كانت التقيّة شديدة فكتموا كتبهم ولم تُرو [1] عنهم فلمّا ماتوا صارت الكتب إلينا فقال : حدّثوا بها فإنّها حقّ .

﴿ باب التقليد ﴾

۱ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عبدالله بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : «اتّخذوا أحبارهم ورهبانهم أرباباً من دون الله [2]» فقال : أما والله ما دعوهم إلى عبادة أنفسهم، ولو دعوهم ما أجابوهم، ولكن أحلّوا لهم حراماً ، وحرّموا عليهم حلالاً فعبدوهم من حيث لا يشعرون.

۲ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن إبراهيم بن محمّد الهمداني، عن محمّد بن عبيدة قال : قال لي أبو الحسن عليه السلام : يا محمّد أنتم أشدّ تقليداً أم المرجئة ؟ قال: قلت قلّدنا وقلّدوا ، فقال : لم أسألك عن هذا ، فلم يكن عندي جواب أكثر من الجواب الأوّل فقال أبو الحسن عليه السلام : إنّ المرجئة نصبت رجلاً لم تفرض طاعته وقلّدوه وأنتم نصبتم رجلاً وفرضتم طاعته ثمّ لم تقلّدوه فهم أشدّ منكم تقليداً .

۳ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ ابن عبد الله ، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله جلّ وعزّ : « اتّخذوا أحبارهم ورهبانهم أرباباً من دون الله [2]» فقال : والله ما صاموا لهم ولا صلّوا لهم ولكن أحلّوا لهم حراماً وحرّموا عليهم حلالاً فاتّبعوهم .

(۱) في بعض النسخ « لم يرووا » . (۲) التوبة : ۳۱ .

الاصول

من

الکافی

تألیف

ثقة الاسلام ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق

الکلینی الرازی رحمہ اللہ

المتوفی سنة ۳۲۸ / ۳۲۹ ھ

مع تعلیقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححہ و علق علیہ علی اکبر الغفاری

نهض بمشروعه

الشیخ محمد الآخوندی

الجزء الثانی

الطبعة الثالثة
۱۳۸۸ ھ

الناشر
دار الکتب الاسلامیة
مرتضی آخوندی
تهران - بازار سلطانی
تلفن ۲۰۴۱۰

سیدنا آدم علیہ السلام پر کفر کا الزام

اتهام سيدنا آدم عليه السلام با الكفر

SYEDNA ADAM (AS) WAS INFIDEL (SHIA' TE.)

(الاصول من الکافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ ۔ طبع ایران)

ج۲ — كتاب الايمان والكفر — ۲۸۹

﴿ باب ﴾

☆(فى اصول الكفر وأركانه)☆

١ ــ الحسينُ بن محمّد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمّد ، عن أبي بصير قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : اُصول الكفر ثلاثة : الحرص ، والاستكبار ، والحسد ، فأمّا الحرص فانّ آدم عليه السلام حين نُهي عن الشجرة ، حمله الحرص على أن أكل منها وأمّا الاستكبار فا بليس حيث اُمر بالسجود لآدم فأبى ، وأمّا الحسد فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه (١).

٢ ــ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال النبيُّ صلى الله عليه وآله : أركان الكفر أربعة : الرَّغبة والرهبة (٢) والسخط والغضب .

٣ ــ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن نوح بن شعيب ، عن عبدالله الدّهقان ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله : صلّى الله عليه وآله إنَّ أوَّل ماعُصي الله عزَّوجلَّ بست : حبُّ الدنيا ، وحبُّ الرِّئاسة وحبُّ الطعام ، وحبُّ النوم ، وحبُّ الرَّاحة ، وحبُّ النساء (٣) .

٤ ــ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن طلحة بن زيد ، عن

(١) كان المراد باصول الكفر ماصار سببا للكفر أحيانا و للكفر ايضا معان كثيرة منها مايتحقق با نكار الرب سبحانه و الالحاد فى صفاته ومنها مايكون بمعصية الله ورسوله ومنها مايكون بكفران نعم الله تعالى الى أن ينتهى الى ترك الاولى فالحرص يمكن أن يصير داعيا الى ترك الاولى اوارتكاب صغيرة أوكبيرة حتى ينتهى الى جحود يوجب الشرك والخلود فما فى آدم عليه السلام كان من الاول لم تكمل فى اولاده حتى انتهى الى الاخير . فصح أنه اصل الكفر وكذا سائر الصفات (آت ملخصا) .

(٢) الرغبة : الحرص فى متاع الدنيا . والرهبة : الخوف من زوال متاع الدنيا .

(٣) أى الافراط فى تلكم الصفات بحيث ينتهى الى ارتكاب الحرام اوترك السنن والاشتغال عن ذكر الله . أو حب الحياة الدنيا الملعونة وحب الرئاسة بالجور والظلم وحب الطعام بحيث لا يبالى حصل من حلال أوحصل من حرام وحب النوم بحيث يصير مانعا من الطاعات الواجبة والمندوبة وكذا حب الراحة وحب النساء .

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھرپلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

محمد اور آل محمد ﷺ اولاد آدم سے نہیں ہیں

محمد ﷺ و آل محمد ﷺ لیسوا من اولاد آدم علیہ السلام

۵۹

اِنِّی قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ (عمران) بے شک میں تمہارے پاس آیا ہوں سر تمہارے رب کی آیات لے کر بیشک میں پیدا کرتا ہوں تمہارے لئے پرندے مٹی سے ان میں پھونک مارتا ہوں وہ پرندے جاندار بن جاتے ہیں اللہ کے حکم سے اور میں اکمہ اور برص کے مریض کو شفا دیتا ہوں مردے کو زندگی دیتا ہوں اور جو تم کھاتے ہو وہ میں بتاتا ہوں جو جو تمہارے گھروں میں پوشیدہ ہے وہ میں جانتا ہوں میں یہ کام کیوں کرتا۔ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ میں اللہ کا عبد ہوں انبیاء کرام کو قرآن نے عباد کہا ہے اور اللہ کے یہ عبد ہوتے فعل عبادت اور اللہ معبود مگر مولوی نے ان افعال کو معجزہ کہہ کے تمام مفہوم عبادت بدل دیا۔ حالانکہ یہ معجزہ نہیں ان کی عبادت ہیں اور جو ان عباد الرحمٰن کا سردار یہ امور سکھانے والا وہ ان جیسا ہے مگر ان جیسا نہیں لال پتھر ہے مگر پتھر جیسا نہیں یہ عبد ہیں اور وہ عبدہٗ ہے اسی لئے کہا گیا ہے عبد دیگر عبدہٗ چیزے دیگر۔ انسانی برادری کو بھولا ہوا سبق یاد دلا کر در معبود پر جھکا دیا ایک مسجد کی ڈیوڑھی پر سجدہ ریز کر دیا غفلت کو دور کر دیا۔ نفس کی نجاست کو دور کر کے پاک کر دیا ایمان کا لباس پہنا کر ایمان کا تمغہ ان کے چہروں پر لگا کر کے اللہ کا ایسا عبد بنا جیسا اللہ چاہتا تھا اور یہ جماعت کہلاتی عِبَادُ اللّٰهِ الصَّالِحِیْن۔ اور ان کے سردار میں وہ جو عبد نہیں بلکہ عبدہ ہیں۔ ہر مسلمان کیلئے لازم ہے یہ کہنا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں بیشک محمد اس کے عبد ہیں اور اس کے رسول ہیں۔ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْن۔ جماعت کے سردار ہیں محمد اور آل محمد علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے روز ازل آدم اور اولاد آدم سے وعدہ لیا تھا کہ میری عبادت کرنا۔ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ جب انسان بھول گئے تو یاد دلایا محمد آل محمد نے جس سے یہ پتہ چلتا ہے جب آدم اور اولاد آدم سے اللہ وعدہ لے رہا تھا تو محمد و آل محمد علیہم السلام اس وقت آدم اور اولاد آدم سے علیحدہ تھے یعنی آدم اور اولاد ان کی جنس سے نہیں اور محمد و آل محمد علیہم السلام ان کی جنس سے نہیں اگر یہ بھی اولاد آدم میں آتے بشر ہوتے ایک جنس ہوتے تو روز ازل وعدہ میں بھی آ جاتے مگر یہ آتے نہیں جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آدم اور اولاد آدم اور ہے محمد و آل محمد علیہم السلام اور ہے۔

حضرت علیؓ تمام انبیاء سے افضل ہیں

الافضل من الانبیاء العلی

HAZRAT ALI (RA) IS SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

۲۰

خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی وجہ سے ولکن رسول اللہ وخاتم النبین (احزاب) بعد آپ کے آپ کی اہل بیت کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ انما ولیکم اللہ ورسولہٗ والذین امنو الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (مائدہ) سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے .... قائم کرتے ہیں نماز اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ سنیوں اور شیعوں کا اس پر اتفاق ہے یہ آیت جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں ہے ان کے علاوہ کسی نے حالت رکوع میں زکوٰۃ نہیں دی۔ زیر آیت تفسیر کبیر اگرچہ لوگوں نے رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دے کر کوشش بھی کی۔ کہ کوئی ایک آیت ان کے متعلق بھی نازل ہو حضرت عمرؓ خطاب فرماتے ہیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو مجھے بھی آرزو ہوئی۔ کہ ایک ایسی میرے متعلق بھی نازل ہو۔ اس خیال سے میں نے چالیس انگوٹھیاں حالت رکوع میں سائلین کو دیں۔ مگر کبھی وہ آیت نازل نہ ہوئی۔ پس جناب امیرؑ اور دیگر اہل بیت رسول بھی بعد رسول مثل رسول بقول اس آیت کے ولی ہیں۔ اور تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ اور ان پر اطلاق نبوت ورسالت اس لئے نہیں کہ نبوت جناب محمد مصطفیٰ پر ختم ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں بلکہ معیار نبوت ورسالت سب اہل بیت میں تھا۔ اگر نبوت ورسالت ختم نہ ہوتی تو یہ بارہ کے بارہ ائمہ اہل بیت نبی و رسول ہوتے۔

معیار ولایت مطلقہ معلوم ہو کہ لفظ ولی کے معنی بادشاہ۔ متصرف، غالب ہادی نگہبان وارث دوست کے ہیں۔ اور قرآن پاک سے بھی یہی معنی مراد ہیں فاللہ ھو الولی (شوریٰ) پس خدا ہی بالذات اور حقیقی بادشاہ ہے۔ مالھم من دونہٖ من ولی ولا یشرک فی حکمہٖ احد (الکہف) نہیں ہے ان کے لئے سوائے اس خدا کے کوئی بادشاہ۔ پس چاہئے کسی کو اس کے حکم میں شریک کیا جائے قل اغیر اللہ اتخذ ولیا فاطر السموات والارض وھو یطعم ولا یطعم (انعام) اے رسول فرما دے سوائے خدا کے میں کسی کو کیوں اپنا بادشاہ بناؤں وہ ہی آسمانوں زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ مالک من اللہ من ولی ولا واق (رعد) نہیں تیرے لئے کوئی بھی خدا کے سوا بادشاہ اور نگہبان۔ وھو الولی الحمید (شوریٰ) اور وہی متصرف۔ غالب تعریف کیا ہوا ہے ومن یضلل اللہ فما لہٗ من ولی من بعدہ (شوریٰ) اور جس کو

انبیاء اوصیا کا حمل پیٹ میں نہیں ہوتا۔ (عقیدہ الاثناء عشری

لا یکون حمل الانبیاء والاوصیا فی بطون امھاتھم

۳۰۴

وہ ہی اور اپنی خدمت نہ لوں گی بلکہ میں تمہاری خدمتگزاری کروں گی۔ اور ممنون و متشکر ہوں گی۔ جب حضرت امام حسن عسکری نے میرا یہ کلام سنا کہا۔ اے پھوپھی خداوند عالم آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ پس میں شام تک بخدمت آنحضرت حاضر رہی پھر اپنی کنیز کو آواز دی کہ میرا جامہ حاضر کر۔ اپنے گھر جاؤنگی۔

ولادت باسعادت حضرت صاحب العصر علیہ السلام حضرت حکیمہ خاتون فرماتی ہیں جب میں اپنے گھر جانے کیلئے تیار ہو گئی حضرت امام حسن عسکری نے فرمایا اے پھوپھی اس رات میرے گھر میں تشریف رکھیے کہ اس شب وہ فرزند گرامی متولد ہوگا جس کے سبب سے خداوند عالم زمین کو پھر ایمان و ہدایت سے اسکے بعد کہ وہ کفر و ضلالت سے مردہ ہو گئی ہوگی زندہ کریگا۔ میں نے کہا۔ وہ فرزند کس سے متولد ہوگا۔ حالانکہ نرجس خاتون میں حمل کا اثر بھی نہیں دیکھتی ہوں۔ حضرت نے فرمایا نرجس خاتون ہی سے وہ فرزند متولد ہوگا۔ یہ سن کے میں اٹھی اور شکم و پشت نرجس خاتون کو دیکھا مطلق اثر حمل کا نہ پایا۔ امام حسن عسکری سے میں نے آکے بیان کیا حضرت نے تبسم کر کے فرمایا۔ صبح کو اثر حمل ان میں ظاہر ہونگے۔ مثل نرجس مثل مادر موسیٰ ہے کہ ہنگام ولادت تک والدہ حضرت موسیٰ میں کچھ تغیر نہ ہوا۔ اور کوئی شخص ان کے حمل سے واقف نہ تھا۔ اسلئے کہ فرعون شکم زنانہ حاملہ بطلب موسیٰ چاک کرتا تھا۔ اس فرزند کا حال بھی ان امور میں مثل احوال حضرت موسیٰ کے ہے دوسری روایت میں اسطرح منقول ہے کہ حضرت علی نقی نے فرمایا۔ کہ حمل ہم اوصیائے پیغمبران کا شکم میں نہیں ہوتا۔ بلکہ پہلو میں ہوتا ہے اور ہم ان اور سے متولد ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ ہم نور حق تعالیٰ ہیں۔ اس نے ہم سے چرک و نجاست و کثافت کو دور کیا ہے۔ حکیمہ خاتون نے کہا۔ میں نرجس خاتون پاس گئی۔ اور یہ حال ان سے بیان کیا۔ اے خاتون مطلق اثر حمل اپنے میں نہیں پاتی ہوں۔ پس میں اس جگہ رہی۔ اور نماز پڑھ کے نزدیک نرجس خاتون آرام ... میں ہر وقت ان کے حال کی خبر لیتی تھی۔ مگر نرجس خاتون بکمال خود آرام کر رہی تھی ہر لحظہ مجھے حیرت زیادہ ہوتی تھی۔ اس شب اور راتوں سے پہلے نماز تہجد کو اٹھی۔ اور نماز شب ادا کی جب نماز وتر

... امام نے تمام آل محمد پر ایک زبردست ملامت آواز دے دی۔ اور رسول پاک سے بھی یہ فرمان ثابت ہے کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسطرح بھر دیگا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ غلام احمد قادیانی جس نے مہدی موعود کا دعویٰ کر کے امت کو گمراہ کیا اور خود جہنم کی سند حاصل کر لی۔ اس فرمان رسول اور امام کے مطابق کاذب نہیں بلکہ کذاب و دجال ثابت ہو رہا ہے کیونکہ اس کے دور سے اور آج تک فتنہ و فساد فسق و فجور، ظلم و ستم، چوری، جوا بازی، زنا بڑھتا جا رہا ہے اور قائم آل محمد وہ ہونگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا لہذا مسلمانوں کو مرزائیوں سے بچنا چاہیئے۔ ایسے جھوٹے امامت و مہدیت کے دعویدار بہت ہونگے خداوند کریم سب مومنین کا ایمان سلامت رکھے۔ اور برحق قائم آل محمد کی زیارت نصیب کرے۔

(دکو فوٹو بھی دیکھیں)

کتاب

حق الیقین

از تألیفات

مرحوم علامہ مجلسی قدہ

بسرمایہ

آقای حاج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیہ اسلامیہ طہران

خیابان ناصر خسرو

تلفن ۲۳۳۰۰

چاپخانہ حیدری

امام مہدی کے ہاتھ پر سب سے پہلے محمد بیعت کرینگے

اوّل من یبایع علی ید الامام المھدی ھو محمد ﷺ

PROPHET MUHAMMAD (SAW) WILL BE THE FIRST WHO WILL SWEAR THE OATH OF ALLEGIANCE TO IMAM MEHDI

رقی که گفت بخدمت امام جعفر صادق (ع) عرضکردم کهمن پیر شده‌ام و استخوانهایم باریك شده است و میخواهم ختم اعمال من بآن باشد که درراه شما کشته شوم حضرت فرمود کهچارهٔ از این نیست که اگر در این وقت نشود در رجعت خواهد شد و شیخ حسن بن سلیمان ازکتاب خطب امیرالمؤمنین(ع) خطبهٔ طولانی از آن حضرت روایت کرده است و در عرض آن خطبه فرمود که ضبط نمیکنند احادیث ما را مگر قلعه‌های حصین یا سینه‌های امین یا عقلهای متین رزین پس فرمود ای‌عجب و کل عجب از آنچه واقع خواهد شد در میان ماه جمادی ورجب پس مردی از شرطةالخمیس پرسید که این چه تعجب است که می‌فرمائید حضرت فرمود تعجب نکنم ازآن کهمردهٔ چندزنده خواهندشد وشمشیر بر سرزنده‌ها خواهند زد و بحق خداوندی که حبه را شکافته و گیاه را بیرون آورده و خلایق را خلق فرموده گویا می‌بینم ایشان را که در میان بازارهای کوفه راه می‌روند و شمشیرهای برهنه بردوش‌گذاشته باشند و بزنند برسردشمنان خدا و رسول و مؤمنان و این است معنی آنچه خدا فرموده‌است: یا ایهاالذین آمنوالاتتولوا قوماً غضب‌الله علیهم قد یئسوا من الاخرة کما یئس الکفار من اصحاب القبور یعنی ای‌گروه مؤمنان دوستی مکنید با قومی که غضبکرده است خدا بر ایشان بتحقیق که ناامید گردیده‌اند از آخرت چنانچه ناامیدگردیده‌اند کافران از اصحاب قبرها وابن‌بابویه در علل‌الشرایع روایت کرده است از حضرت امام محمد باقر(ع) که چون قائم ما ظاهرشود عایشه را زنده کند تا بر او حدبزند و انتقام فاطمه را از او بکشد و شیخ مفید در ارشاد ازحضرت امام جعفر صادق (ع) روایت کرده است که چون وقت قیام قائم آل محمد ﷺ بشود درجمادی الاخر وده روز از ماه رجب، بارانی ببارد که خلایق مثل آن را ندیده باشند پس برویاند خدا به‌آن باران‌گوشت‌های مؤمنان وبدن‌های ایشان‌را در قبرهای ایشان وگویا نظر می‌کنم بسوی ایشان کهآیند از جانب قبیلهٔ جهنیه و خاك قبررا از سرهای خود افشانند و ایضا ازآنحضرت روایت‌کرده است که بیرون می‌آید با قائم ازپشت‌کوفه یعنی نجف بیست‌وهفت‌نفر با پانزده نفر از قوم موسی از آنها که حقتعالی فرموده است که هدایت می‌کردند بحق وبحق عدالت می‌کردند و هفت نفر از اصحاب کهف و یوشع بن نون و سلمان و ابوذر و جابر انصاری ومقداد و مالك‌اشتر پس‌درپیش روی آن‌حضرت خواهند بود ویاوران وحاکمان اوخواهندبود وعیاشی نیز اینحدیثرا ذکرکرده‌است و نعمانی روایتکرده است ازحضرت امام محمد باقر(ع) که چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند بملائکه و اول‌کسیکه با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی و شیخ طوسی و نعمانی ازحضرت امام رضا (ع) روایت کرده‌است

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

جس میں

پیغمبر آخر الزمان کے تمام وکمال حالات، خلقت نور، ولادت، معجزات ارضی وسماوی، غزوات وسرایا، معراج، مباہلہ، علمائے نجران کا آپس میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوت اسلام، نیز دیگر واقعات تا وفات آنحضرت و فضائل ومناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۶ لاہور ۸

حضرۃ علیؓ تمام انبیاء سے افضل ہیں

سیدنا علی أفضل من جمیع الانبیاء .

HAZRAT ALI IS SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم — ۷۸۷ — اڑتالیسواں باب ۔ حجۃ الوداع تک کے تمام واقعات

کوئی ذی رُوح ایسا نہ ہوگا جس کا دل خوف سے پھٹ نہ جائے۔ وہ اپنے گناہوں کو یاد کرے گا اور اپنے معاملات میں مشغول رہے گا۔ وہ دوسروں کے حالات سے بے خبر ہوگا سوائے اس کے جس کو خدا چاہے کہ مطمئن اور بے خوف رہے۔ اے عمرو تو اس فزع سے کیا خبر و اطلاع رکھتا ہے اور تو نے ایسا ہول کہاں دیکھا ہے۔ اس نے کہا یہ خبر عظیم کیسی خبر ہے جو سُن رہا ہوں۔ پھر خدا پر ایمان لایا اور وہ لوگ بھی ایمان لائے جو اس کے ساتھ آئے تھے اور اپنی قوم کے پاس واپس ہوئے۔ اتفاقاً عمرو کی ملاقات ابی بن عثعث خثعمی سے ہوگئی۔ وہ اس کو پکڑ کر حضرت کی خدمت میں لایا اور کہا کہ میرا اور اس فاجر کا فیصلہ کیجئے کیونکہ اس نے میرے باپ کو قتل کیا ہے۔ حضرت نے

(بقیہ از گزشتہ صفحہ) اور دوسروں کے علاوہ جس کو انفسنا سے تعبیر کیا جائے علیؑ بن ابی طالب کے سوا کوئی نہ تھا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ خداوند عالم نے انفسنا میں علیؑ کی ذات اور محمدؐ کی ذات مراد لی ہے۔ اور اتحاد حقیقی نفس میں محال ہے لہٰذا چاہیئے کہ مجاز ہو۔ اور یہ اُصول میں طے ہے کہ سب سے زیادہ قریب مجاز پر حقیقت کا اجرا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت سب سے زیادہ دُور مجاز کے۔ اقرب مجازات تمام اُمور میں برابری اور تمام کمالات میں شرکت ظاہر کرتا ہے سوائے اس کے جو دلیل سے خارج ہو۔ اور جو اجماع سے خارج ہے وہ پیغمبری ہے جس میں علیؑ شریک نہیں ہیں مگر دوسرے کمالات میں شریک ہیں۔ اور پیغمبرؐ کے تمام کمالات میں سے ایک کمال یہ ہے کہ وہ تمام پیغمبروں سے اور تمام صحابہ سے افضل ہیں تو چاہیئے کہ جناب امیرؑ بھی تمام صحابہ اور سارے نبیوں سے افضل ہوں اور جبکہ فخرالدین رازی نے یہ دلیل نہایت وضاحت کے ساتھ بعض علمائے شیعہ سے نقل کی ہے اس کے بعد کہا ہے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اس پر اجماع ہے کہ محمدؐ علیؑ سے افضل ہیں اسی طرح یہ بھی اجماع ہوچکا ہے کہ انبیاء غیر انبیاء سے افضل ہیں لیکن صحابہ پر افضلیت کا کوئی جواب نہیں پایا جا سکا اس لیئے کہ اس کا جواب نہیں رکھتے تھے۔ اور وہ جواب جو پیغمبروں کے بارے میں دیا ہے اس کا بھی باطل ہونا ظاہر ہے کیونکہ شیعہ اس اجماع کو قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر امام رازی کہتے ہیں کہ اہلسنت نے اجماع کر لیا ہے تو تنہا ان کا اجماع کیا وقعت رکھتا ہے۔ اور اگر وہ کہتے ہیں کہ تمام امت نے اجماع کر لیا ہے تو تسلیم نہیں کیونکہ زیادہ تر علمائے شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب امیرؑ اور تمام ائمہ علیہم السلام تمام انبیاء سے افضل ہیں اور انہوں نے احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ اس باب میں اپنے ائمہ سے روایت کی ہے اُنھوں نے کہ روایت خاصہ و عامہ مشتمل ہے اس پر کہ یہ گروہ جس کو میں مباہلہ کے لیئے لایا ہوں خلق میں خدا کے نزدیک میرے بعد سب سے بلند مرتبہ ہیں۔

واضح ہو کہ تمام احادیث مباہلہ اور دلائل مذکورہ کی تفصیل کتاب فضائل امیرالمؤمنینؑ میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کی جائیں گی۔ اس مقام پر میں نے اتنے ہی پر اکتفا کی ہے اور طالب حق کے لیئے اسی قدر کافی ہے۔
وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ ٥

(صفحہ ۷۸۶ کا حاشیہ ختم ہوا)

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد سوم

در بیان امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

انبیاء سے اماموں کا رتبہ بلند ہے ، ختم نبوت کے انکار کا اقرار

انکار ختم النبوة ، درجة الائمة فوق درجات الأنبياء .

IMAMAT IS SUPERIOR THAN PROPHETHOOD.

حیات القلوب جلد سوئم از محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۱ — ۱۰ — فصل ۱ ... وجوب امام و ہر زمانہ میں امام کا ہونا۔

اشاعرہ اور اصحاب حدیث اور اہلسنت اور بعض معتزلی قائل ہیں کہ امام کا مقرر کرنا خلق پر سمعی دلیل سے واجب ہے عقلی سے نہیں۔ اور معتزلہ کے ایک گروہ کا اعتقاد یہ ہے کہ امام کا مقرر کرنا فتنوں سے بچنے کے لئے امن کی حالت میں انسانوں پر واجب ہے۔ اگر مقرر کرنے میں فتنوں کا خوف ہو تو واجب نہیں ہے اور بعضوں نے اس کے برعکس بھی کہا ہے۔

عرب کی لغت میں امام کے معنی پیشوا اور مقتدا کے ہیں اور فرقہ ناجیہ امامیہ کی اصطلاح میں جب نماز کے بارے میں امام کا ذکر آتا ہے تو غالباً پیش نماز کے معنی میں ہے۔ اور علم کلام میں امام سے مراد وہ شخص ہے جو خدا کی جانب سے جناب رسالتمآب کی خلافت و نیابت کے لئے معین ہوا ہو اور کبھی پیغمبر پر امام کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور بعض معتبر حدیثوں سے انشاء اللہ معلوم ہوگا جو اس کے بعد بیان ہوگی کہ مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے جیسا کہ خدا نے نبوت کے بعد حضرت ابراہیم سے خطاب فرمایا ہے إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا (ترجمہ) سورہ بقرہ پ ۱ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ امام وہ ہے جو خدا کی جانب سے خلق پر مثل پیغمبر آدمی کے واسطے سے اُن کے امور دین و دنیا میں حاکم ہو لیکن پیغمبر وہ ہے جو کسی آدمی کے واسطہ کے بغیر (براہ راست) خدا سے احکام نقل کرتا ہو اور امام آدمی کے واسطہ سے جو پیغمبر ہوتا ہے۔ [1]

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ تعریف بھی مشکل ہے کیونکہ بہت سے غیر اولوالعزم پیغمبر اولوالعزم پیغمبروں کے تابع ہوئے ہیں اور ان کی شریعت پر عمل کرتے رہے اور لوگوں کو احکام پہونچاتے رہے۔ اور بہت سی حدیثیں بیان کی جائیں گی کہ آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم جنہیں ملائکہ اور روح القدس کے توسط سے خدا نے ہی و تیوم سے علوم کا استفادہ کرتے تھے۔ اور حدیثوں میں امام اور نبی کے درمیان چند فرق واقیاد مذکور ہیں جو انکے بعد انشاء اللہ بیان ہونگے۔ لیکن حق یہ ہے کہ کمالات اور شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان سوائے اس کے جو حدیثوں میں مذکور ہوگا۔ کوئی فرق نہیں ہے جس سے عظمت و بلندی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم ہوتی ہے اور یہ کہ وہ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس لئے ان حضرت کے بعد کسی پر امام نبی اور ایسے مترادف لفظ کے اطلاق کی ممانعت ہے اور شیخ مفید علیہ الرحمہ کتاب مسائل میں انکے قائل ہوئے ہیں اور اس کی نسبت فرقہ ناجیہ امامیہ کی طرف دی ہے اور ظاہر ہے کہ سابقہ امتوں میں ایک صاحب شریعت پیغمبر کی وفات کے بعد دوسرے صاحب شریعت پیغمبر کے مبعوث ہونے تک بہت سے پیغمبر ہوتے تھے جو سابق پیغمبر کے اوصیاء اور اُسکی ملت اور شریعت کے محافظ تھے لہذا جناب سرور انبیاءؐ سے روایت ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے مانند ہیں اور بعض روایتوں میں علماء کی تفسیر آئمہ علیہم السلام سے کی گئی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو فائدہ وجود رسول و نبی سے مرتب ذاتی سمجھیں

جزء دوم تفسیر کبیر

فی الزام المخالفین

تالیف عالم ربانی مولی فتح اللہ کاشانی قدس سرہ

با مقدمہ و پاورقی دانشمند محترم آقای حاج سید ابوالحسن مرتضوی

و تصحیح جناب آقای علی اکبر غفاری

از انتشارات:

کتابفروشی علمیہ اسلامیہ

طہران خیابان ناصر خسرو

تلفن ۵۰۳۰۰

WITNESS

اہل تشیع کے نزدیک جو شخص چار مرتبہ ... کرے وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔

عندالشیعة من تمتع اربعا فدرجته کدرجة النبی ﷺ (والعیاذ باللہ)

HE WHO PERFORM MUTTA (LEGALISED PROSTITUTION) FOUR TIMES WILL REACH TO THE STATUS OF THE HOLY PROPHET. (SHIA BELIEF)

منہج الصادقین (تفسیر کبیر) جلد دوم تالیف عالم ربانی فتح اللہ کاشانی (طبع ایران)

(ج۲) جزء پنجم (۴۹۳)

دوزخ آزاد شود وهر کسه دو بار متعه کند چهار دانگ او از آتش دوزخ آزاد شود وهر کسه سه بار متعه کند همه او از آتش دوزخ آزاد شود. ونیز آورده که قال النبی ﷺ من تمتع مرة امن من سخط الجبار ومن تمتع مرتین حشر مع الابرار ومن تمتع ثلاث مرات زاحمنی فی الجنان، یعنی هر که یکبار متعه کند ایمن شود از خشم خدای قهار وهر که دو بار متعه کند محشور شود با نیکوکاران وهر که سه بار متعه کند مزاحمت ومقارنت وهمنشینی کند بامن در روضهٔ جنان ودر جهٔ رضوان. وایضا آورده که ومن تمتع مرة کان درجته کدرجة الحسین ؑ ومن تمتع مرتین فدرجته کدرجة الحسن ؑ ومن تمتع ثلاث مرات کان درجته کدرجة علی بن ابیطالب ؑ ومن تمتع اربع مرات فدرجته کدرجتی، یعنی هر که یکبار متعه کند درجهٔ او چون درجهٔ حسین ؑ باشد وهر که دو بار متعه کند درجهٔ او چون درجهٔ حسن ؑ باشد وهر که سه بار متعه کند درجه او چون درجهٔ علی بن ابی طالب ؑ باشد وهر که چهار بار متعه کند درجهٔ او مانند درجه من(۱) باشد. وایضاً قال من خرج من الدنیا ولم یتمتع جاء یوم القیمة وهو اجدع، یعنی هر که از دنیا بیرون رود ومتعه نکرده باشد روز قیامت گوش وبینی بریده وبدخلقت محشور شود و این حدیث با حدیث اول اگر چه سابقا مذکور شد اما بجهت تعدد رواة مکرر واقع شد. و از سلمان فارسی ومقداد اسود کندی وعمار یاسر رضی اللہ عنهم مرویست که گفتند روزی نزد رسول اللہ ﷺ بودیم که آنحضرت برخاست وخطبهٔ برخواند وآداب حمد وثنای الهی بتقدیم رسانید ونفس نفیس خود را یاد فرموده برخود صلوات داد وبعد از آن بوجه کریم خود بما التفات فرموده گفت بدرستی که برادرم جبرئیل ؑ نزد من آمد وتحفهٔ از نزد پروردگار بمن آورد وآن تمتع زنان مؤمنه است وپیش از من این تحفه را بهیچ پیغمبری ارزانی نداشته ومن شما را بآن امر میکنم پس آن سنت من است در زمان من وبعد از من هر که آنرا قبول کند وبآن عمل کند واحیای آن نماید از من باشد ومن از وی و هر که مخالفت نماید بآنچه بآن امر کرده ام بخدای مخالفت کرده وبدانید ای مردمان که از اهل این مجلس کسی باشد که تکذیب آن نماید بجهت بغض او بمن پس من گواهی میدهم که او از اهل دوزخ است پس لعنت خدای بر کسی باد که مخالفت من کند در این هر که انکار آن کند انکار نبوت من

۱ - احادیث را که شیخ جلیل عظیم الشأن محقق ثانی شیخ علی بن عبدالعالی کرکی اعلی اللہ مقامه در رسالهٔ متعهٔ خود ذکر فرموده مدار سعادت عامی وعوام بلند محقق در تحقیق وتدقیق که عبد مصطفی ... .

المجلد الاول

من كتاب البرهان
في تفسير القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسينى البحرانى التوبلى الكتكانى المتوفى فى سنة ١١٠٧ او ١١٠٩ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفى المخلص الصفى

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقى

المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقد اعتنى على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوى الزرندى

بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نجى الله بن كريم الله القرشى الباذربانى

تهران در ... چاپخانه آفتاب بطبع رسيد

حضرت یونسؑ کو ولایت علی کے انکار کی سزا ملی

عوقب یونس علیہ السلام لانکار ولایۃ علی رضی اللہ عنہ

PROPHET YUNUS (AS) WERE PUNISHED DUE TO THE DENIAL OF ALI'S WILAYAT.

باب الالف بعده السين من البطون والتاويلات　　　　-٧٥-

والائمة كثيرة و مما يدل على تأويله بالشيعة صريحاً ما سيأتي في التراب من تفسير العياشي عن الصادق عليه السلام انه قال في حديث له عند تفسير قوله تعالى : فيأتيه الناس يعني في العلم الخارج من الائمة عليهم السلام شنة للشيعة و هم الناس و غيرهم والله اعلم بهم ماهم الخبر . وما يؤيد ما نحن فيه ما سيأتي في الحمير والقردة ونحوهما مما يدل على كون المخالفين بالطباع تلك الانواع لامن نوع الانسان كما صرح به خبر الشمالي ايضاً .

ثم مما يدل على الاخير اعني ارادة المخالفين من الناس في بعض الآيات ما في كنز الفوائد عن ابي الحسن الاول عليه السلام انه قال في قوله تعالى : و لتكونوا شهداء على الناس اي بما قطعوا يعني الناس من رحمكم وضيعوا من حقكم ومزقوا من كتاب الله و عدلوا حكم غيركم بكم الخبر فافهم .

يونس ـ هو من انبياء بني اسرائيل ذكره الله في القرآن باسمه و بلقبه وهو ذوالنون الذي حبسه الله في بطن الحوت كما سيأتي قصته مفصلة في سورته وفي سورة الصافات وقد مرت في الفصل الرابع من المقالة الثانية من المقدمة الاولى رواية حبة العرني وفيها ان يونس انكر ولاية علي عليه السلام فحبسه الله في بطن الحوت حتى اقر بها و في خبر آخر يأتي في سورة الصافات انه قال لما كلف بالولاية : كيف اتولى من لم اره ولم اعرفه .

وفي خبر آخر انه توسل في بطن الحوت بمحمد وعلي و آلهما الائمة عليهم السلام فانجاه الله تعالى .

الارض ـ قد ورد تأويلها بالدين و بالائمة عليهم السلام و بالشيعة وبالقلوب التي هي محل العلم وقراره و باخبار الامم الماضية والنساء انها قد استعملت في بعض التأويلات بل في مواضع عديدة بمعناها المتعارف ايضاً فلنكتف مقام مايناسبه و ان اردت الادلة .

فدليل الاول ما في تفسير القمي في قوله تعالى : الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها حيث قال اي دين الله و كتاب الله واسع فتنظروا فيه و دلالته ايضاً على تأويل المهاجرة بالتمسك بالقرآن والدين و النظر فيهما ظاهرة . وما رواه الصدوق باسناده عن ابي عبدالله عليه السلام انه سئل عن قوله تعالى : اولم يسيروا في الارض قال معناه اولم ينظروا في القرآن الخبر . ودلالته على تأويل السير بالنظر ايضاً واضحة كما سيأتي في السير ولاح من الخبر الاول فلا تغفل .

و دليل الثاني ما رواه الصدوق ايضاً في كتاب الاختصاص كما مر في الفصل الرابع من المقالة الثانية من المقدمة الاولى عن جابر عن الباقر عليه السلام انه قال في قوله تعالى : فانتشروا في الارض يعني بالارض الاوصياء امر الله بطاعتهم و ولايتهم كما امر بطاعة الرسول صلى الله عليه وآله و امير المؤمنين صلوات الله عليه كنى الله في ذلك عن اسمائهم فسماهم بالارض .

اقول الظاهر ان مراده عليه السلام تأويل الانتشار ايضاً بالولاية والاطاعة و يحتمل ان يكون المراد الانتشار اليهم واطاعتهم . ومن مؤيدات هذا التأويل ما رواه فرات بن ابرهيم في تفسيره عن ابي عبدالله عليه السلام انه قال في قوله تعالى : اولم يسيروا في الارض فينظروا الآية اي اولم ينظروا في اخبار الامم الماضية .

اقول مبنى هذا الاستدلال على ما هو المتبادر من ظاهر الخبر اعني تأويل السير بالنظر كما هو المصرح به في سند التأويل الاول ، واما احتمال ان يكون المراد بيان معنى قوله تعالى : فينظروا الى آخر الآية فبعيد غير موافق لمفاد ذلك الحديث فتأمل ولا تغفل عن احتمال ان يكون المراد في هذا الخبر باخبار الامم مافي القرآن منها وحينئذ يتوافق الخبران ويتحد التأويلان والله يعلم . و سيأتي في الجنة والظلمات ما يدل على تأويل الارض بالنساء حيث روى ما يدل على تأويل قوله تعالى : ولا حبة في ظلمات الارض بالولد في بطن امه و يؤيده قوله تعالى : نساؤكم حرث لكم فافهم . و ما يدل على الاخير من استعمالها في بعض التأويلات بمعناها المتعارف ما رواه جابر عن الباقر عليه السلام انه سئله عليه السلام عن قوله تعالى : اولم يسيروا في الارض فقال هل لك في رجل يسير

آئمہ خود ذات محمد ہیں (العیاذ باللہ من ذالک)

الائمة كمثل محمد ﷺ (العياذ بالله)

IMAMS AS PROPHET MUHAMMAD (SAW)

الفصل الرابع في عرض التوحيد والولاية على الخلق جميعاً — ٢٥٠ —

وذلك يوم القيمة ' ثم قال بعد كلام كنت انا ومحمد نوراً واحداً من نور الله فامر الله ذلك النور ان يشق فقال للنصف كن محمداً وقال للنصف كن علياً فمنها قال رسول الله ﷺ علي مني و انا من علي ولا يؤدي عني الا علي

ثم قال بعد كلام طويل يا سلمان و يا جندب انا محمد ومحمد انا وانا من محمد و محمد مني ثم قال ايضاً بعد كلام: ياسلمان و يا جندب انا امير كل مؤمن و مؤمنة ممن مضى و ممن بقي و قال ايضاً بعد كلام: يا سلمان و يا جندب انا احيي و اميت باذن ربي و انا عالم بضمائر قلوبكم و الائمة من اولادي يعلمون و يفعلون هذا اذا احبوا و ارادوا لانا كلنا واحد اولنا محمد و آخرنا محمد و وسطنا محمد وكلنا محمد فلا تفرقوا بيننا ونحن اذا شئنا شاء الله واذا كرهنا كره الله الويل كل الويل لمن انكر فضلنا وخصوصيتنا وما اعطانا الله ربنا لان من انكر شيئاً مما اعطانا الله فقد انكر قدرة الله ومشيته الخبر. والاخبار من هذا القبيل كثيرة جداً وقد مر بعض منها وسيأتي بعض آخر ايضاً مع كثير من الشواهد انشاء الله تعالى.

WITNESS

الفصل الرابع

في بيان بعض الاخبار التي وردت في خصوص ان الولاية عرضت مع التوحيد على الخلق جميعاً و اخذ عليها الميثاق و بعث بها الانبياء و انزلت في الكتب و كلف بها جميع الامم و فيه مايدل على انها سبب ايجاد الخلق ايضاً

و في تفسير الامام ؑ انه قال ان ولاية محمد و آل محمد صلوات الله عليهم هي الغرض الاقصى والمراد الافضل ماخلق الله احداً من خلقه ولابعث احداً من رسله الا ليدعوهم الى ولاية محمد وعلي و خلفائه ويأخذ عليهم العهد ليقيموا عليه وليعلموا بسائر عوام الامم الخبر. وسيأتي خبر آخر صريح ايضاً في ترجمة الحجة ؑ فلاتغفل.

وفي امالي الشيخ باسناده عن محمد بن عبدالرحمن قال سمعت ابا عبدالله ؑ يقول ولايتنا ولاية الله التي لم يبعث نبي قط الا بها. وقد روى الكليني مثله في الكافي والعياشي في تفسيره.

وفي الكافي ايضاً باسناده عن عبدالاعلى قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول: ما من نبي جاء قط الا بمعرفة حقنا وتفضيلنا على من سوانا.

وفيه ايضاً عن ابي الحسن ؑ قال ولاية علي مكتوبة في جميع صحف الانبياء ولم يبعث الله رسولا الا بنبوة محمد و وصيه علي. وقد مر في ثاني فصول المقالة الاولى عن تفسير العياشي عن الحسن بن علي ؑ انه قال من دفع فضل امير المؤمنين ؑ فقد كذب بالتورية والانجيل والزبور و صحف ابراهيم و موسى وسائر كتب الله المنزلة فانه ما نزل شيئ منها الا واهم ما فيه بعد الاقرار بتوحيد الله عز وجل والاقرار بالنبوة الاعتراف بولاية علي والطيبين من آله ؑ قال قال رسول الله ﷺ ما قبض الله نبياً حتى امره ان يوصي الى عشيرته من عصبته وامرني ان اوصي فقلت الى من يارب؟ فقال الى ابن عمك علي بن ابيطالب ؑ فاني قد اثبته في الكتب السالفة وكتبت فيها انه وصيك وعلى ذلك اخذت ميثاق الخلائق ومواثيق انبيائي ورسلي اخذت مواثيقهم لي بالربوبية ولك يا محمد بالنبوة ولعلي بالولاية. وفي البصائر باسناده عن ابي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ما بعث الله نبياً الا وقد دعاه الى ولايتك طائعاً او كارهاً.

وعن حذيفة بن اسيد قال قال رسول الله ﷺ ما تكاملت النبوة لنبي في الاظلة حتى عرضت عليه ولايتي وولاية اهل بيتي ومثلوا له فاقروا بطاعتهم وولايتهم.

وعن حبة العرني قال قال امير المؤمنين ؑ ان الله عز وجل عرض ولايتي على اهل السموات وعلى اهل الارض اقر بها من اقر بها وانكرها من انكرها يونس فحبسه في بطن الحوت حتى اقر بها.

وفي كتاب سليم بن قيس الهلالي عن المقداد رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: و الذي نفسي بيده ما استوجب آدم ان يخلقه الله وينفخ فيه من روحه وان يتوب عليه ويرده الى جنته الا بنبوتي والولاية لعلي بعدي والذي نفسي بيده ما ارى ابرهيم ملكوت السموات ولا اتخذه الله خليلا الا بنبوتي ومعرفة علي بعدي والذي نفسي بيده

المجلد الاول

من كتاب البرهان

في تفسير القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني

البحراني التوبلي الكتكاني المتوفى في سنة ١١٠٧ او ١١٠٩ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقي

المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقد اشرف على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوي الزرندي

بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نجى الله بن كريم الله القرشي البازدهاني

تهران در «چاپخانه آفتاب» بطبع رسيد

حضور ﷺ کی توہین (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

اھانۃ رسول اللہ ﷺ (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

REVILE OF THE HOLY PROPHET MUHAMMAD (SAW)

رسول الله يقول ان الله لم يقبض نبيا حتى يخيره، فلما احتضر رسول الله صلى الله عليه وآله كان آخر كلمة سمعتها منه: بل الرفيق الاعلى، فقلت اذاً والله لا يختارنا، وعلمت ان ذلك ما كان يقوله من قبل. وروى الارقم بن شرحبيل قال سألت ابن عباس رحمه الله: هل أوصى رسول الله صلى الله عليه وآله؟ فقال لا، قلت فكيف كان؟ فقال ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال في مرضه: ابعثوا الى علي فادعوه، فقالت عائشة لو بعثت الى أبي بكر، وقالت حفصة لو بعثت الى عمر، فاجتمعوا عنده جميعا، هكذا لفظ الخبر على ما اورده الطبري في التاريخ، ولم يقل فبعث رسول الله صلى الله عليه وآله اليهما. قال ابن عباس فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: انصرفوا فان تكن لي حاجة أبعث اليكم، فانصرفوا، وقيل لرسول الله الصلاة، فقال: مروا أبا بكر أن يصلي بالناس، فقالت عائشة ان أبا بكر رجل رقيق فمر عمر، فقال مروا عمر، فقال عمر ما كنت لاتقدم وأبو بكر شاهد، فتقدم أبو بكر، فوجد رسول الله صلى الله عليه وآله خفة فخرج، فلما سمع أبو بكر حركته تأخر، فجذب رسول الله صلى الله عليه وآله ثوبه فأقامه مكانه، وقعد رسول الله صلى الله عليه وآله فقرأ من حيث انتهى أبو بكر. قلت عندي في هذه الواقعة كلام ويعترضني فيها شكوك واشتباه، اذا كان قد أراد أن يبعث الى علي ليوصي اليه، فنفست عائشة عليه فسألت أن يحضر أبوها، ونفست حفصة عليه فسألت أن يحضر أبوها، ثم حضرا ولم يطلبا، فلا شبهة ان ابنتيهما طلبتاهما، هذا هو الظاهر، وقول رسول الله صلى الله عليه وآله وقد اجتمعوا كلهم عنده: انصرفوا فان تكن لي حاجة بعثت اليكم، قول من عنده ضجر وغضب باطن لحضورهما وتهمة للنساء في استدعائهما، فكيف يطابق هذا الفعل وهذا القول ما روي من أن عائشة قالت لما عين على أبيها في الصلاة: ان أبي رجل رقيق فمر عمر، وأين ذلك الحرص من هذا الاستعفاء والاستقالة، وهذا يوهم صحة ما تقوله الشيعة من ان صلاة أبي بكر كانت عن أمر عائشة، وان كنت لا أقول بذلك ولا أذهب اليه الا أن تأمل هذا الخبر ولمح مضمونه يوهم ذلك، فلعل هذا الخبر غير صحيح. وأيضا ففي الخبر ما لا يجيزه أهل العدل، وهو أن يقول: مروا أبا بكر، ثم يقول: مروا عمر، لان هذا نسخ الشيء قبل تقضي وقت فعله. فان قلت: قد مضى من الزمان مقدار ما يمكن الحاضرين فيه أن يأمروا أبا بكر، وليس في الخبر الا انه أمرهم أن يأمروه، ويكفي في صحة ذلك مضي زمان يسير جدا يمكن فيه أن يقال: يا أبا بكر صل بالناس. قلت: الاشكال ما نشأ من هذا الامر، بل من كون أبي بكر مأمورا بالصلاة وان كان بواسطة، ثم نسخ عنه الامر بالصلاة قبل مضي وقت يمكن فيه أن يفعل الصلاة. فان قلت: لم قلت في صدر كلامك هذا انه أراد أن يبعث الى علي ليوصي اليه، ولم لا يجوز أن يكون بعث اليه لحاجة له؟ قلت: لان مخرج كلام ابن عباس هذا المخرج، ألا ترى ان الارقم بن شرحبيل الراوي لهذا الخبر قال: سألت ابن عباس هل أوصى رسول الله صلى الله عليه وآله؟ فقال لا، فقلت فكيف كان؟ فقال ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال في مرضه: ابعثوا الى علي فادعوه، فسألته المرأة أن يبعث الى أبيها، وسألته الاخرى أن يبعث الى أبيها، فلولا أن ابن عباس فهم من قوله صلى الله عليه وآله: ابعثوا الى علي فادعوه، انه يريد الوصية اليه لما كان لاخبار الارقم بذلك متصلا بسؤاله عن الوصية معنى. وروى القاسم بن محمد بن أبي بكر عن عائشة قالت: رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله يموت وعنده قدح فيه ماء يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه بالماء، ويقول: اللهم أعني على سكرة الموت. وروى عروة عن عائشة قالت: اضطجع رسول الله صلى الله عليه وآله يوم موته في حجري، فدخل علي رجل من آل أبي بكر في يده سواك أخضر، فنظر رسول الله صلى الله عليه وآله اليه نظرا عرفت انه يريده، فقلت له: أتحب أن أعطيك هذا السواك؟ قال: نعم، فأخذته فمضغته حتى ألنته، ثم أعطيته اياه فاستن به كأشد ما رأيته يستن بسواك قبله، ثم وضعه، ووجدت رسول الله صلى الله عليه وآله يثقل في حجري، فذهبت أنظر في وجهه، فاذا بصره قد شخص وهو يقول: بل الرفيق الاعلى من الجنة، فقلت: لقد خيرت فاخترت، والذي بعثك بالحق. وقبض رسول الله صلى الله عليه وآله. قال الطبري: وقد وقع الاتفاق على انه كان يوم الاثنين من شهر ربيع الاول، واختلف في أي الاثانين كان، فقيل لليلتين خلتا من الشهر، وقيل لاثنتي عشرة خلت من الشهر، واختلف في تجهيزه أي يوم كان، فقيل يوم الثلاثاء الغد من وفاته، وقيل انما دفن بعد وفاته بثلاثة أيام، اشتغل القوم عنه بأمر البيعة. وقد روى الطبري ما يدل على ذلك عن زياد بن كليب عن ابراهيم النخعي ان أبا بكر جاء بعد ثلاث الى رسول الله صلى الله عليه وآله وقد اربد بطنه، فكشف عن وجهه وقبل عينيه وقال: بأبي أنت وأمي طبت حيا وطبت ميتا. قلت: وأنا أعجب من هذا، هب ان أبا بكر ومن معه اشتغلوا بأمر البيعة، فعلي بن أبي طالب والعباس وأهل البيت بماذا اشتغلوا حتى يبقى النبي صلى الله عليه وآله مسجى بينهم ثلاثة أيام بلياليهن

یا فتاح — یا ناصر

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی بلاکلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ افتخار بکڈپو دھرم چند بلڈنگ سٹریٹ کرشن نگر لاہور

آنحضرت نے فرمایا حضرت علی اور اولاد علی خانہ کعبہ میں شب باشی کر سکتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ یجوز لعلی واولادہ ان یجامعو فی الکعبۃ

HAZRAT MUHAMMAD (SAW) ALLOWED HAZRAT ALI AND HIS FAMILY TO PERFORM MARITAL PRACTICE DURING NIGHT AT KA ABATULAH.

ــــــــــــــ

یونس ۱۰ | ۴۳۴ | یعتذرون ۱۱

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَوْحَيْنَآ

اور ہمکو اپنی رحمت سے کافروں (کے ظلم) سے نجات دے اور ہم نے موسےٰ اور

اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا

انکے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ مکان بناؤ

وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ

اور اپنے ان مکانوں کو نماز کی جگہ قرار دو اور (ان میں) نماز پڑھا کرو اور مومنین کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ

خوشخبری سنا دو اور موسےٰ نے عرض کی کہ اے ہمارے پروردگار بالتحقیق تو نے

وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا

فرعون اور اسکے درباریوں کو زندگانی دنیا میں سامان آرائش اور مال بہت کچھ دیا

عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ

اے ہمارے پروردگار اسلئے کہ وہ تیری راہ سے بھٹکائیں اے ہمارے پروردگار انکے مال غارت

عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

کر دے اور انکے دل سخت کر دے کہ وہ جبتک دردناک عذاب نہ دیکھیں گے ایمان

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰۗنِّ

نہ لائینگے خداتعالے نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول ہوگئی پس تم دونوں ثابت قدم رہو

سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

ہرگز جاہلوں کی راہ نہ چلو اور ہمنے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتار دیا

منزل ۳

ــــــــــــــ

لہ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ۔ تفسیر قمی میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل ظالموں سے خائف تھے (اور خدا کی عبادت کے لئے عبادت خانہ قائم نہ کر سکتے تھے) خداتعالے نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ تم اپنے اپنے گھروں ہی میں عبادت کرو۔ اور وہیں نمازیں پڑھو۔ علل الشرائع اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا جس میں فرمایا کہ اے لوگو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ مکانات بنائیں اور ان دونو کو حکم دیا کہ انکی مسجد میں سوائے ہارون اور اولاد ہارون کے نہ کوئی جنب حالت میں شب باش ہو سکے نہ عورتوں کے پاس جا سکے۔ اور بلاشک علی علیہ السلام کی منزلت مجھ سے وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ پس سوائے علی علیہ السلام اور اولاد علی علیہ السلام کے اور کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے اور جنب حالت میں شب باش ہو۔ اور جس کو یہ بات بری لگے تو اسکا راستہ یہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا۔ (قول مترجم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ جنکو علی اور اولاد علی کی وہ منزلت جو عطیۂ خدا ہے بری لگے وہ یہودی ہو جائیں جیسے معاویہ شامی ہو گئے اور انکو قوت اسی خطے میں ہوئی جدھر آنحضرت نے اشارہ کیا تھا اسکے متعلق باقی روایتیں ضمیمہ میں ملاحظہ ہوں) ۱۲ سلہ اِطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ لفظی معنی ہیں کہ ان کے مالوں کو ایسا بدل دے کہ ان سے نفع اٹھا نہ سکیں۔ چنانچہ روایت میں وارد ہے کہ انکے مال پتھر ہو گئے تھے۔ ۱۲ سلہ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا۔ ایک روایت کے بموجب موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ مگر خدا نے دونو کو دعا کرنیوالا قرار دیا۔ کافی میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ موسےٰ علیہ السلام نے تو دعا کی تھی اور ہارون علیہ السلام اور فرشتوں نے آمین کہی تھی۔ خدا نے فرمایا قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا اور یہ بھی

WITNESS

مقدمة

تفسير مرآة الانوار

و

مشكوة الاسرار

با

ترجمه وشرح حال مؤلف و فهرست كتاب

امامت علی کا منکر نبوت محمد کا منکر ہے

منكروا امامة على رضى الله عنه ينكروا نبوة محمد ﷺ

DENIER OF ALI' IMAMAT IS THE DENIER OF HAZRAT MUHAMMAD (SAW) APOSTLEHOOD.

۱۹۔ الفصل الثالث فى ان الاقرار بالولاية تالى الاقرار بالنبوة

وفى الكافى عن الصادق عليه السلام من انكر الائمة منا كان كمن انكر معرفة الله و معرفة رسوله ﷺ

و فى كنز الفوائد عن الصدوق باسناده الى محمد بن الفيض بن المختار عن الباقر عليه السلام عن ابيه عن جده عليه السلام قال خرج رسول الله ﷺ ذات يوم وهو راكب وخرج على وهو يمشى فقال له يا ابا الحسن اما ان تركب او ان تنصرف فان الله عز وجل امرنى ان تركب اذا ركبت و تمشى اذا مشيت و تجلس اذا جلست الا ان تكون فى حد من حدود الله تعالى لابد لك من القيام والقعود فيه وما اكرمنى الله بكرامة الا واكرمك بمثلها و خصنى الله بالنبوة والرسالة وجعلك وليى فى ذلك تقوم فى حدوده و صعب اموره والذى بعثنى بالحق نبياً ما آمن بى من انكرك ولا اقر بى من جحدك ولا آمن بالله من كفر بك و ان فضلك لمن فضلى وان فضلى لفضل الله وهو قول الله عز وجل: قل بفضل الله و برحمته فبذلك فليفرحوا[1] ففضل الله نبوة نبيكم، ورحمته ولاية على بن ابيطالب فبذلك اى بالنبوة والولاية فليفرحوا يعنى الشيعة هو خير مما يجمعون يعنى مخالفيهم من الاهل والمال والولد فى دار الدنيا الخبر. الى ان قال: ولقد امرنى ربى ان افترض من حقك ما افترض من حقى وان حقك لمفروض على من آمن بى ولولاك لم يعرف عدو الله ومن لم يلقه بولايتك لم يلقه بشىء وان الذى اقول لمن الله انزله فيك الخبر.

وفى معانى الاخبار عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ لما نزل: اوفوا بعهدى اوف بعهدكم لقد خرج آدم من الدنيا وقد عاهد على الوفاء لولده شيث فما وفى له وساق الحديث الى ان قال: ايها الناس من اختار منكم على على اماماً فقد اختار على نبياً ومن اختار على نبياً فقد اختار على الله عز وجل رباً

وفى اكمال الدين باسناده عن الرضا عن آبائه عليهم السلام قال قال رسول الله ﷺ يا على انت والائمة من ولدك حجج الله على خلقه واعلامه فى بريته فمن انكر واحداً منهم فقد انكرنى ومن عصى واحداً منهم فقد عصانى ومن اطاعكم فقد اطاعنى الخبر.

وفى عقايد الصدوق قال النبى ﷺ من ظلم علياً مقعدى هذا بعد وفاتى فكانما جحد نبوتى و نبوة الانبياء من قبلى ومن تولى ظالماً فهو ظالم وقال رسول الله ﷺ من جحد علياً امامته من بعدى فانما جحد نبوتى ومن جحد نبوتى فقد جحد الله ربوبيته.

وفى امالى الصدوق ايضاً عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ لعلى عليه السلام يا على مامن عبد لقى الله وهو جاحد ولايتك الا لقى الله بعبادة صنم او وثن.

وفى كنز الفوائد باسناده عن على بن الحسين عن ابيه عن على عليه السلام قال قال رسول الله ﷺ ان الله فرض عليكم طاعتى ونهاكم عن معصيتى كما نهاكم عن معصيته الخبر.

وفى الكافى عن محمد بن الفضيل عن ابى الحسن عليه السلام قال سئلته عن قوله تعالى: ذلك بانهم آمنوا ثم كفروا[2] قال ان الله تعالى سمى من لم يتبع رسوله فى ولاية على وصيه منافقين، وجعل من جحد وصيه امامته كمن جحد محمداً و انزل بذلك قرآناً فقال اذا جاءك المنافقون السورة. والخبر طويل اخذنا منه موضع الحاجة

وفى تفسير فرات بن ابراهيم باسناده عن الباقر عليه السلام انه قال فى حديث له: ان الائمة كانوا نوراً مشرقاً حول العرش فامرهم الله ان يسبحوا فسبح اهل السموات بتسبيحهم فمن اوفى بذمتهم فقد وفى بذمة الله ومن عرف حقهم فقد عرف حق الله ومن جحد حقهم فقد جحد حق الله الخبر.

وفى تفسير الامام عليه السلام انه قال: انه لايكون مسلماً من قال ان محمداً رسول الله فاعترف به ولم يعترف ان علياً وصيه وخليفته وخير امته وقال: [illegible] تمام الاسلام باعتقاد ولاية على عليه السلام ولاينفع الاقرار بالنبوة مع جحد امامة على كما لاينفع الاقرار بالتوحيد من جحد النبوة. و فى كتاب فضائل امير المؤمنين عن محمد بن صدقة ان سلمان الفارسى و ابا ذر الغفارى رضى الله عنهما سئلا علياً عليه السلام عن معرفة الامام بالنورانية فقال عليه السلام وساق الكلام الى ان قال: ومن لم يقر بولايتى لم ينفعه الاقرار بنبوة محمد ﷺ الا انهما مقرونان وذلك ان النبى ﷺ نبى مرسل و هو امام الخلق وعلى من بعده امام الخلق و وصى محمد فمن استكمل معرفتى فهو على الدين القيم كما قال الله تعالى

۱۔ سورہ یونس آیہ ۵۸ ۔ ۲ ۔ سورہ منافقون آیہ ۳

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب شمس العلماء مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام وسعی ہائے لاکلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

از مکتبہ افتخار بکڈپو دھرم چند نشتر دلشن ریٹ کرشن نگر لاہور

إِنَّ هٰذِهِ التَّذْكِرَةُ لِأُولِي الْأَبْصَار

برہان المتعہ

حسب الفرمائش سید رمضان علی و سید غضنفر علی سلمہم اللہ تعالیٰ

جواز متعہ کے لئے نبی کریمؐ پر متعہ کا بہتان عظیم

الافتراء العظيم على رسول الله صلى ﷺ انه تمتع لاثبات المتعة

A FALSE CHARGE OF MUT'A LAUNCHES AGAINST PROPHET MUHAMMAD (SAW) JUST TO DECLARE IT LAWFUL.

برحان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

متعہ باب اثبات

۴۶ ثواب متعہ

متعہ نکند اقول صریح حیث برآنکہ کمال ایمان بفعل متعہ ہست و ضعف ایمان
بکردن متعہ اگرچہ معتقد باشد بتحلیل آن سوم در ہدایت الامت است قال
علیہ السلام انی لاحب للمؤمن ان لا یخرج من الدنیا حتی
یتمتع ولو مرۃ یعنی ایشان علیہم السلام فرمودند من دوست تر دارم کہ مومن
از دنیا بر نیاید تا آنکہ متعہ نکند اگرچہ در عمر یک مرتبہ کردہ باشد چہارم در فقیہ
و وافی روایت فقال علیہ السلام انی لاکرہ للرجل المسلم
ان یخرج من الدنیا وقد بقیت علیہ خلۃ من خلال رسول
اللہ لم یقضہا ایشان علیہم السلام فرمودند من مکروہ دارم کہ مرد مسلمی از دنیا
برآید و بر او خصلتے از خصایل سید رسل باقی ماندہ و او را بعمل نیارد اقول
متعہ را از خصایل سید انبیاء شمردہ اند پنجم در صافی از فقیہ آوردہ قلت
ہل تمتع رسول اللہ فقال نعم وقراء ہذہ الایۃ واذ اسر النبی
الی بعض ازواجہ حدیثا الی قولہ تعالی ابکارا یعنی راوی گوید
از ایشان علیہم السلام پرسیدم کہ آیا خود سید انبیاء متعہ کردہ آنحضرت فرمود
بلی و آیۂ اذ اسر النبی شاہد بر آن آوردہ چنانچہ سابق در حدیث دیگر
گذشت اقول تمتع با حرار آنحضرت را در ظاہر جایز کردہ باشد ما نیز از ان
از کتب اصول و حدیث اصحاب خود ندیدیم ششم در کافی و وافی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ
القرآن المبین
یعنی
تفسیر المتقین
ناشران: شیعہ جنرل بک ایجنسی
انصاف پریس ریلوے روڈ
لاہور

اہل تشیع کی طرف سے رسول اللہ ﷺ پر اتہام کہ سیدنا ابراہیمؑ معاذ اللہ رسول اللہ کے حلالی بیٹے نہ تھے

التحريف المعنوى فى القرآن الكريم . واهانة ام المؤمنين عائشة و مارية القبطية ، واتهام الشيعة على النبى صلى الله عليه وسلم بأن ابراهيم لم يكن من صلبه .

INTERPOLATION OF THE HOLY QURAN. REVILE OF AIYSHA (ﷺ) AND MARIA QATBIA. (ﷺ) HAZRAT IBRAAHEEM WAS ILLEGITIMATE SON OF THE HOLY PROPHET MUHAMMAD (ﷺ).

القرآن المبین (تفسیر حقیقی)

قد افلح ١٨ — ٥٥ — النور ٢٤

اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُو بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ

[illegible]

لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم

[illegible]

مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ

[illegible]

عَظِيمٌ ﴿١١﴾ لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ

[illegible]

بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿١٢﴾ لَّوْلَا جَاءُو عَلَيْهِ

[illegible]

بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ

[illegible]

اللّٰهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

[illegible]

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ

[illegible]

عَظِيمٌ ﴿١٤﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم

[illegible]

مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللّٰهِ

[illegible]

عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن

[illegible]

نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ

[illegible]

[illegible]

حکومتِ اسلامی
امام خمینی
شائع کردہ : مکتبۃ الرضا کراچی

کوئی بھی ائمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا
چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو

NO ONE CAN REACH TO THE STATUS OF IMAM..

حکومت اسلامی از امام خمینی — شائع کردہ کتبہ الرضا کراچی

ولایت تکوینی

امام کے لئے ولایت وحکومت کے اثبات کا لازمہ نہیں ہے کہ امام مقام معنوی نہ رکھتے ہوں۔ امام کے لئے حکومت سے قطع نظر مقام معنوی بھی ہے جس کو زبان ائمہ میں کبھی خلافت کلی الہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ امام کے لئے خلافت "تکوینی" ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کا ہر ذرہ ان کا تابع فرمان ہے۔ ہمارے ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی ائمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو۔ وہ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اصولاً بنابر روایات حضور اکرمؐ اور ائمہ معصومینؑ اس عالم سے پہلے خلق عرش میں بصورت انوار تھے۔ یہ حضرات انعقاد نطفہ اور طینت میں بھی تمام انسانوں سے امتیاز رکھتے ہیں اور ان کے مقامات تو الا ماشاء اللہ ہیں چنانچہ حدیث معراج میں جبرئیل کہتے ہیں لو دنوت انملة لاحترقت ایک انگل بھی آگے بڑھ آؤں تو جل جاؤں۔ اور یہ فرمان تو معلوم ہی ہے کہ معصوم فرماتے ہیں ان لنا مع اللہ حالات لا یسعھا ملک مقرب ولا نبی مرسل. خدا کے ساتھ ہمارے ایسے حالات ہیں کہ جہاں تک ملک مقرب اور نبی مرسل کی بھی پہنچ نہیں ہو سکتی۔ ہمارے مذہب کے اصول کا جزو ہے کہ ائمہ کے لئے حکومت ولایت سے پہلے وہ معاملات معنوی حاصل ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ نیز یہ مقامات معنوی حضرت زہرا کے لئے بھی ہیں حالانکہ وہ معصومہ نہ قاضی ہیں نہ حاکم نہ خلیفہ۔ یہ معاملات حکومت سے علیحدہ چیزیں ہیں۔ اسی لئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت زہرا قاضی و خلیفہ نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارے اور آپ کی طرح ہیں یا یہ کہ ہمارے اوپر معنوی برتری نہیں رکھتیں۔ اسی طرح اگر کوئی کہے النبی اولی بالمومنین من انفسھم تو اس نے حضرت کیلئے ایک ایسی بات کہی جو مومنین پر حکومت وولایت سے بالاتر ہے۔ سردست ہم اس موضوع پر بحث نہیں کر رہے ہیں کیونکہ یہ دوسرے علم کا فریضہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ رسولؐ اور ائمہ کی جنس و فصل انسان کی جنس و فصل سے الگ ہے۔ (مترجم)

WITNESS

اتحاد و یکجہتی
امام خمینی کی نظر میں
خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران
ملتان (پاکستان)

تمام انبیائے کرامؑ حتی کہ ختم المرسلین جو انسانوں کی اصلاح کیلئے آئے تھے وہ اپنے زمانہ میں کامیاب نہ ہوئے تھے

لم ینجح الانبیاء و المرسلین کلھم بما فیھم رسول اللہؐ فی الغرض الذی بعثوا من اجلہ و ھو اصلاح البشریۃ قد فشل الرسولؐ و جمیع الانبیاء و المرسلین فی ھدفھم

ALL THE PROPHETS EVEN HAZRAT MUHAMMAD (SAW) REMAINED UNSUCCESSFUL IN THEIR MISSION.

خانہ فرہنگ ایران

۱۵

مستحکم بنانے کا باعث ہے ۔
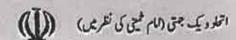
(انقلابی عدالتوں کے سرکاری وکلاء اور ملٹری پولیس کے افسروں سے خطاب بتاریخ ۲۷/۹/۶۰)

★ ★ ★

اسلام نے اجتماع اور "وحدت کلمہ" کے لئے ... بڑی تبلیغ کی ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے ۔ یعنی ایسے دلوں کو پیش کیا ہے کہ یہ دن بذات خود اور عاشورا و اربعین جیسے دن اتحاد و یکانگت کو مستحکم کرنے کا محرک بن جاتے ہیں ۔

(مذکورہ بالا ماخذ)

★ ★ ★

مہدویت پر اعتقاد

جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے ۔ ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں ۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین (ص) جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لئے آئے تھے ۔ انسان کی تربیت کے لئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے ۔ وہ آدمی جو اس معنی میں کامیاب ہو گا اور تمام دنیا میں انصاف کو نافذ کرے گا وہ بھی اس انصاف کو نہیں جیسے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ زمین میں انصاف کا معاملہ صرف لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہو ۔ بلکہ یہ انصاف انسانیت کے تمام مراتب میں ہو وہ چیز جس میں انبیاء کامیاب نہیں ہوئے باوجود اس کے کہ وہ اس خدمت کے لئے آئے تھے ۔ خدائے تبارک و تعالیٰ نے ان (حضرت ولی عصر ۔ ارواحنا لہ الفداہ) کا ذخیرہ کیا ہے ان ہی معنی میں جسکی تمام نبیوں کو آرزو تھی لیکن رکاوٹوں کی وجہ سے وہ ان کو نافذ نہ کرسکے تمام اولیا کی یہ آرزو تھی لیکن وہ بھی نافذ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے وہ اس بزرگوار کے ... ظہور جانے لہذا اس معنی میں (حضرت صاحب ۔ ارواحنا لہ الفداہ)

حقیقت فقہ حنفیہ
درجواب
حقیقت فقہ جعفریہ
از قلم حقیقت رقم
مدیر آل محمد حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق

آنحضرت ﷺ کی توہین - (والعیاذ باللہ)

اہانۃ رسول اللہ ﷺ والعیاذ باللہ
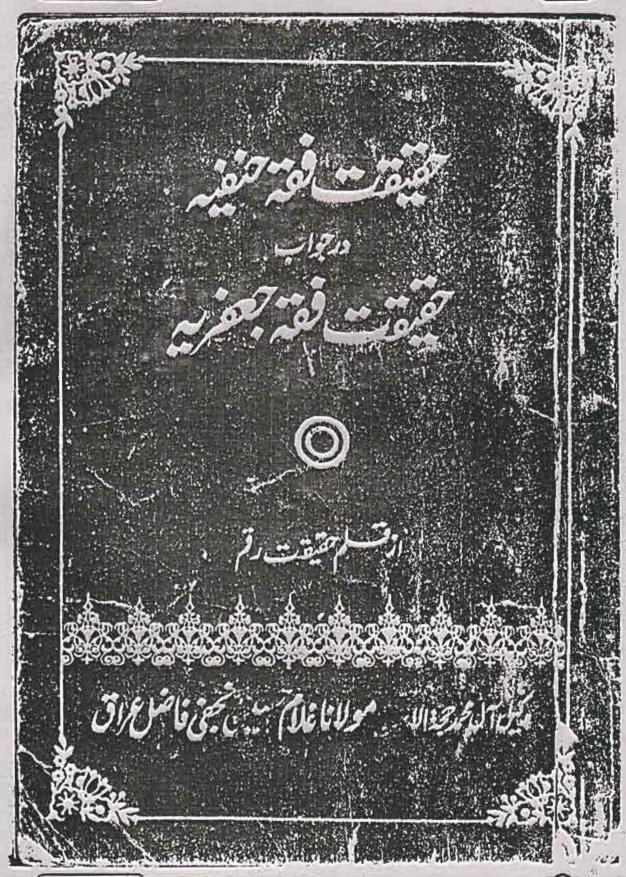
AN INSULT OF THE PROPHET MUHAMMAD (SAW)

۶۳

نے نبی کے گھر میں گڑیاں کھیل کھیل کر بیت النبوۃ کو بت خانہ میں تبدیل کر دیا۔

۲۵۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ ایک روز (حضور) میرے گھر میں گئے اور میرے پاس دو کنیزیں گا رہی تھیں۔ حضور منہ پھیر کر لیٹ گئے۔ اور ایک دن عید کا روز تھا حضور نے مجھے زفدہ کا تماشا اور گتگا بازی دکھائی۔ اس طرح کہ میرا رخسار نبی کے رخسار کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

بخاری شریف صفحہ ۳۹ باب فضل العبد

نوٹ۔ فقہ حنفیہ بتلے بلے۔ جس میں بیبوں سے سردار کے گھر کا سماں اس طرح دکھائی ہے جس طرح کسی مراثی کا گھر ہوتا ہے۔ کبھی تو حضور عائشہ کو حبشیوں کا ناچ دکھاتے ہیں اور بخوا زفدہ کی گتگا بازی دکھلاتے ہیں اور کبھی حضور کے گھر ڈھولک۔ دف۔ گھڑا۔ تھال بج رہا ہے۔ یہ سب خرافات ہیں تعقیلات عائشہ نہیں۔

۲۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ فیباشرو فی کانا حائض "کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور حضور میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔ بخاری شریف صفحہ ۴۰ کتاب الحیض

نوٹ۔ فقہ امام اعظم تیرے قربان نبی کی نو بیویاں تھیں ان سب کو ایک ہی دفعہ حیض نہیں آتا تھا۔ حضور پاک کو کیا مجبوری تھی کہ عائشہ سے حضور اس کی حائض کی حالت میں مباشرت کرتے تھے۔

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ
جلد ۲
وسیلہ انبیاء
مصنفہ
محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کربلاوی
جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ سانڈہ کلاں لاہور
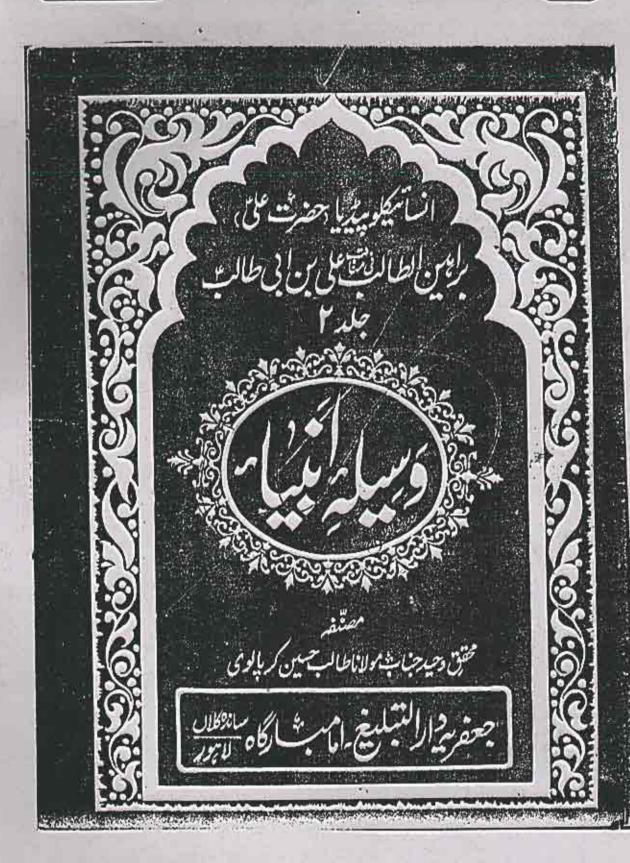
پنجتن پاک ساری مخلوق سے افضل ہیں

الخمسة الأطهار افضل من سائر خلق الله .

SUPERIORITY OF PUNJTAN PAK OVER ALL CREATURES.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ ساندہ لاہور

۹۰

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان حضرات کو وسیلہ بنانے کا حکم خدا نے دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر خدا کی بارگاہ میں اس کے پیاروں کا وسیلہ اختیار کیا جائے تو شرک نہیں ہے بلکہ حکم خدا کی تعمیل ہے۔

اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب حضرت آدم نے انوار خمسہ کا واسطہ دیا تو خدا نے حضرت آدم کی توبہ قبول فرمالی۔ اس سے واضح ہوا کہ جو کوئی بھی خدا کی بارگاہ میں انوار خمسہ کا واسطہ دے گا اس کی بخشش ہو جائے گی۔

اے آدمؑ یہ میری مخلوق کے برگزیدہ ہیں:

حموینی فرائد السمطین (دیکھئے گذشتہ ص۱) اور عبید اللہ امر تسری ارجح المطالب (ص۱۲) میں لکھتے ہیں کہ خدا نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ اے آدمؑ یہ میری مخلوق سے برگزیدہ ہیں۔

شیخ سلیمان قندوزی ینابیع المودت (ص۱۵) میں لکھتے ہیں کہ خدا نے فرمایا اے آدم یہ دو صورتیں ہیں جو میری تمام مخلوق اور میری تمام خلقت سے افضل ہیں۔

شیخ سلیمان قندوزی ینابیع المودۃ (ص۱۵) میں تحریر کرتے ہیں کہ خدا نے فرمایا کہ اے آدم یہ میری مخلوق کے بہترین اور بزرگ افراد ہیں۔

ان احادیث سے واضح ہوا کہ انوار خمسہ مطہرین تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ یہ دعویٰ ہمارا اور تمہارا نہیں ہے بلکہ اس خالق کا ہے جس نے ساری مخلوق کو خلق فرمایا ہے۔ اور یہ بات مسلم ہے کہ صانع اپنی مصنوعات اور استاد اپنے شاگردوں کی قابلیت وجہالت اور حسن وقبح سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ اپنی مخلوق کے بارے میں بخوبی جانتا ہے کہ کون افضل ہے اور کون مفضول۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ مصنوع کے بارے میں صانع اور شاگرد کے بارے میں استاد کا تجزیہ سب سے زیادہ قابل قبول ہوتا ہے تو جب خالق نے خود فیصلہ فرما دیا ہے کہ انوار خمسہ ساری مخلوق سے افضل ہیں تو اس میں مخلوق کو کیا حق حاصل ہے کہ نہیں فلاں اور فلاں افضل ہیں۔ حضور یہاں بات فلاں اور فلاں کی نہیں ہے۔ یہاں بات بکنے اور ماننے کی نہیں ہے یہاں بات برسہا برس کے بت پرستوں سے مقابلہ کرنے کی نہیں ہے بلکہ یہاں بات تو ساری مخلوق کی ہو رہی ہے۔ جس میں انبیاء محترم بھی شامل ہیں، رسل مقدس بھی اور نوری فرشتے بھی۔

خدا نے قبل سلسلہ بشریہ اعلان حضرت آدم کے سامنے فرمایا۔ لہٰذا اگر کسی اور نے افضل ہونا ہوتا تو خدا اس کو مستثنیٰ کر دیتا کہ یہ انوار ان کے سوا سب سے افضل ہیں۔ خدا کا بلا استثنا یہ اعلان کرنا وضاحت کر رہا ہے کہ یہ انوار خمسہ سب سے افضل ہیں۔

اس کتاب کو پڑھ کر سینکڑوں افراد حق کو پہچان گئے

عبدالکریم مشتاق

حضرۃ علیؓ رسول اکرم کے سوا تمام انبیاء مرسلین سے افضل ہیں۔

سیدنا علی افضل من جمیع الانبیاء والمرسلین ما عدا رسول اللہ ﷺ

HAZRAT ALI IS SUPERIOR TO ALL PROPHETS EXCEPT HAZRAT MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM)

- چودہ مسئلے از عبد الکریم مشتاق کراچی

۱۷۳

سرکار دو عالمؐ نے اس حدیث میں رات میں سورج کی روشنی دکھادی ہے کہ جو علوم، فضائل اور خواص انبیاء میں جزوی طور پر ہیں۔ علی علیہ السلام میں کُلی طور پر ملتے ہیں۔ لہٰذا علیؑ سوائے حضورؐ اکرم کے تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ جب انبیاء و مرسلین جیسے معصوم ہادیوں پر حضرت علیؑ کو فضیلت حاصل ہے تو پھر غیر معصوم اصحاب اور دیگر لوگوں کا کیا ذکر؟ چونکہ ہم تمام حوالہ جات کتب اہلسنت ہی سے نقل کر رہے ہیں لہٰذا یہ حدیث بھی ہم نے اہلسنت کے دو مقتدر علماء جناب گنجی شافعی اور کمال الدین شافعی کی کتابوں سے نقل کر کے ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔ قولِ رسولؐ ہے: "من اراد منکم ان ینظر الیٰ آدم فی علمہٖ والیٰ نوح فی حکمتہٖ وعلی ابراھیم فی حلمہٖ۔ فلینظر الیٰ علی ابن ابی طالب"۔

ترجمہ:- جو آدمؑ کو علم کے ساتھ نوحؑ کو حکمت کے ساتھ اور ابراہیمؑ کو حلم کے ساتھ.... دیکھنا چاہے وہ علیؑ کو دیکھے (کفایۃ الطالب یوسف گنجی شافعی مطالب السئول شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی)

نوٹ:- حدیث موصوف بہت طویل ہے۔ یہ مختصر سا حصہ ناظرین کے لئے کافی ہوگا۔

ہم نے سوال ۲ کے جواب میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت علیؑ کو خیر البریہ بیان کیا ہے۔ اب اسی حدیث پر امام اہلسنت احمد بن حنبل کا بیان مناقب سے لکھتے ہیں کہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے حضرت علیؑ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا "ذالک خیر البشر"۔ اب یہ واضح بات ہے کہ "خیر البشر" کے مفہوم میں انسان آجاتے ہیں لہٰذا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو حضرت امیرؑ کے مربّی اور مرشد ہیں کے سوا یہ حدیث حضرت علی علیہ السلام کو ہر بشر سے بہتر ثابت کرتی ہے کہ شان امیر المومنینؑ یہ ہے کہ ـــــ "بعد از نبی بزرگ توئی قصہ مختصر"

امہات امّہ علیہم السلام

از مولانا ملک غلام حیدر صاحب کلّو

مکتبۃ الساجد
۸۵ شمس آباد کالونی ملتان

ناشر
مکتبۃ الساجد ملتان
(مغربی پاکستان)

علی انبیاء اور مرسلین اور فرشتوں سے افضل ہیں۔

علی افضل من الانبیاء والمرسلین والملائکه

ALI (RA) IS SUPERIOR TO ALL.

افضلیت محمدؐ و آل محمدؐ بر انبیائے ما سبق و ملائکہ مقربین

چھٹی دلیل

قرآن و حدیث کی رو سے یہ ثابت ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ گذشتہ انبیاء و

اعجاز احمد از مولانا ملک غلام حیدر کلو ملتان

۳۰

مرسلین اور ملائکہ مقربین سے افضل ہیں۔ غالباً گذشتہ سال کی محمدیہ خیبری دارالعلوم سرگودھا کا ایک مضمون بھی اس عنوان پر شائع ہوا تھا، اور واقعی بہترین دلائل کے ساتھ مضمون کو قلمبند کیا گیا تھا، مجھے یاد آتا ہے کہ بعض علمائے گرامی قدر کے اسماء کی فہرست لگائی تھی کہ جن کا عقیدہ دریں باب یہی ہے کہ یہ خانوادہ عصمت گذشتہ انبیاء اور ملائکہ سے افضل رہا ہے، وہاں ایک یہ دلیل بھی پیش فرمائی تھی۔ ماخذ دلیل سفینۃ البحار محدث قمیؒ قرار دیا تھا کہ جناب رسول اکرمؐ نے جناب امیر المومنینؑ سے فرمایا تھا کہ خداوند عالم نے انبیاء و مرسلین کو ملائکہ پر افضلیت دی اور مجھ (محمدؐ) کو تمام انبیاء و مرسلین پر فضیلت دی ہے۔ والفضل وبعدی لك یا علی وللائمة من ولدك وان الملائكة لخدامنا وخدام محبينا یعنی اے علیؑ میرے بعد تو ان انبیاء و مرسلین سے افضل ہو اور تیری اولاد سے ائمہ بھی افضل ہیں، اور ملائکہ کی حقیقت ہی کیا ہے، وہ تو ہمارے اور ہمارے محبوں کے خادم ہیں۔

زیارت میں بھی کہا ہے الحجج علی الخلق اجمعین اور کہیں الحجة علے من فوق الارض ومن تحت الثریٰ اور کہیں الحجة علے اهل السموات و الارض کہا ہے، اب جب تمام خلق پر، اہل سموات پر ائمہ علیہم السلام حجت ہوئے تو گویا سب کے حاکم ہوئے اور سب انبیاء و ملائکہ محکوم، تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ حضرات ان سے افضل ہیں، میرے عقیدے میں تو تمام انبیاء و ملائکہ آل محمدؐ کے سامنے شاگرد کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہیں (بجز سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے) بعض روایات میں انبیاء میں ایک ایک صفت اور حضرت علیؑ میں تمام

WITNESS

WITNESS

ذاکرین عظام و مقررین کیلئے

نایاب تحفہ

المجالس الفاخرہ

فی

اذکار العترۃ الطاہرہ

علامہ حسین بخش جاڑا

نبیوں کو نبوت امامت کے اقرار سے ملی

اعطیت النبوة للانبیاء لاقرارهم بالامامة .

APOSTLEHOOD WAS GIVEN TO THE PROPHETS AFTER THE ACCEPTANCE OF IMAMAT

المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ از علامہ حسین بخش جاڑا

١٢

غلام کا نہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ بے شک اگر غلام کا گھر ہوتا تو یہ آزادی نہ ہوتی
جب کنیز نے واپس جا کر اپنے مولا کو امام کے یہ کلمات سنائے تو وہ شخص تائب
نیک نصیب ہے وہ انسان جو بروز قیامت یہ کہنے کی جرأت رکھے کہ
اللہ میں نے اپنے اعضاء کو تیری غلامی میں استعمال کیا تھا۔ اور بدنصیب ہوگا
جس کے پاس یہ جواب نہ ہوگا۔

بعض غلام اپنے آقا کے سو فیصدی، بعض اسی فیصدی، بعض اس سے کم
بعض صفر فیصدی برا کرتا ہے۔ پس سو فیصدی غلام حلال رزق کھاتے ہیں۔ باقی
یا بہت حرام خوری رہتے ہیں۔ ہم اپنے اندر جھانکیں کہ ہم اللہ کے عبد کس نسبت
بے شک جو غلام غلاموں میں سے سو فیصدی غلام ہو وہ باقی غلاموں کا
ہے۔ یہی وجہ ہے حضرت محمد و آل محمد چونکہ مقام عبدیت میں سو فیصدی کی حیثیت رکھتے
حتیٰ کہ ان سے ترک اولیٰ بھی نہیں ہوا۔ تو لولاک لما خلقت الافلاک کے خلعت
سے خدا نے ان کو نوازا۔ اور تمام جہان کی سرداری انکو عنایت فرمائی اور حضور نے
فرمایا۔ کوئی نبی بھی نبی نہیں بن سکا جب تک اس نے ولایت علی کا اقرار نہیں کیا۔ ما
لم یبعث نبی قط الا بولایۃ علی بن ابی طالب اور شب معراج حضرت رسالتمآب نے
تمام ارواح انبیاء سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم سے تین اقرار لیے گئے
رسالت جناب محمد۔ ولایت علی (برہان)

کیسا آباد دنیا میں صحن ناطقی ہوا۔ کس کی نظر لگی کہ یہ گھر ماتمی ہوا۔

اسی تبلیغ عبدیت کے لیے سادانیاں جنگلوں پہاڑوں میں ماری ماری پھرتی رہیں
ممالک اسلامیہ میں کوئی پہاڑ، جنگل، آبادی، ویرانہ۔ ایسا نہیں جہاں کسی غریب مسافر
سید یا سیدزادی کی مزار نہ ہو۔ دیکھئے کہاں شہید، کہاں دفن، کہاں قم، کہاں مدینہ،
دہلی وغیرہ القیاس۔ امام موسیٰ کاظم کی چھتیس اولادوں میں سے کہیں بھی دو کی مزار اکٹھی
نظر نہیں آتی۔ ہائے غریب بغداد کی شہزادی فاطمہ خدا معلوم قم میں کیسے پہنچی ہوگی
اور بی بی کو دفن کس نے کیا ہوگا؟ جب کہ اپنا محرم قریب موجود نہ تھا۔ شہر ساوہ

دنیا کے حضرت عباس شاہ ہیں
حسن وفا پہ مشک و علم دو گواہ ہیں

ذکر العباس علیہ السلام

از

قبلہ وکعبہ مولانا سید نجم الحسن صاحب

۱۹۵۶ء

شیعہ جنرل بک ایجنسی

نے شائع کیا

انبیاء سے بلند حضرت عباسؑ کا درجہ ہے

سیدنا العباس افضل من الانبیاء

A RANK OF HAZRAT ABBAS IS SUPERIOR TO ALL PROPHETS

ذکر عباس از سید نجم الحسن ۱۹۵۶ء شیعہ بک ایجنسی لاہور

۹۲

حضرت عباسؑ کا عبد صالح ہونا یہ ظاہر ہے کہ عبدیت کا درجہ بہت بلند ہے۔ کہ ایسے انبیاء بھی گزرے ہیں جنہیں خدا نے اپنا عبد قرار دیا ہو کیونکہ عبد اپنے معبود سے ایسا مستحکم رشتہ رکھتا ہے۔ جو بڑے بڑے انبیاء کو بھی نصیب نہ ہوسکا۔ قرآن مجید میں چند انبیاء ایسے نظر آتے ہیں۔ جنہیں اس خاص لقب سے خدا نے نوازا ہے۔ ان میں خاص طور پر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب، حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس لقب وخطاب سے ممتاز قرار دیئے گئے ہیں۔" حضرت عباسؑ جو اپنے کمالات نفسی و نفسی کی وجہ سے اس خاص خطاب کے قابل تھے۔ انہیں عبد صالح قرار دیا گیا۔ جس کی سند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس زیارت مخصوصہ میں دے رہے ہیں، جس کے راوی ابو حمزہ ثمالی ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں :

السلام علیک یا ایھا العبد الصالح

اے عبد صالح آپ پر خدا کی طرف سے سلامتی ہو

علامہ عبدالرزاق موسوی اپنی کتاب قمر بنی ہاشم ؑ کے ص۲۸ و ص۵۶ میں لکھتے ہیں کہ

"حضرت عباسؑ کو یہ وہ بلند درجہ نصیب ہوا ہے۔ جس سے بہت سے انبیاء بھی محروم رہ گئے۔

حضرت عباسؑ آئمہ طاہرین کی نظر میں

اہل عصمت ہی سمجھتے ہیں تری شان وفا

دُنیا میں بہت کم ایسے افراد ہوں گے جو کسی بلندی پر فائز ہونے کے بعد دوست اور دشمن طرفدار وہمدرد اور مخالف نظر رکھتے ہوں۔ لیکن مدح اسی طرح اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ جو خود بلند ترین درجہ کا مالک ہو۔ اگر کوئی ایسی شخصیت موجود ہے۔ جس کی مدح خدا کرے۔ جس کی ستائش محمد کریں اور جس کی تعریف میں آئمہ معصومین رطب اللسان ہوں تو پھر اس کی فضیلت کی کوئی حد نہ ہوگی۔ حضرت عباس علیہ السلام کی ہستی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ خداوند عالم تذکرۃ الشہداء میں آپ کو سراہ رہا ہے۔ اور لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ کہہ کر مرنے کے بعد بھی آپ کو دیگر شہداء کی طرح زندگی دے رہا ہے اور غذا پہنچانے کا وعدہ فرما رہا ہے اور شہادت کے بعد بقول معصوم دونوں ہاتھوں کے بجائے دو پر پرواز دے کر جنت میں اڑنے کا موقع دے رہا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پیدائش سے پہلے آپ کی شہادت کی

حبابِ رسولؐ

صحابِ رسولؐ

علامہ حسین بخش جاڑا

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار

انکار حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔

DENIAL OF HADITH.

احباب رسول بجواب اصحاب رسول از علامہ حسین بخش جاڑا

۲۲

احکام کو نافذ کرنے والی پارٹی اور پیغمبرؐ کی طرف منسوب کر کے روایت کرنے والے مجوسی راوی سب اس زد میں آ گئے۔

جعلی احادیث کا پس منظر

- خیر القرون قرنی الخ ۔ میرا زمانہ سب زمانوں سے اچھا ہے (میرے صحابہ اچھے لوگ ہیں)
- صحابی کالنجوم الخ ۔ میرے اصحاب ستارگان سماوی کی طرح ہیں۔
- لاتسبوا اصحابی ۔ میرے اصحاب کو سب نہ کرو۔
- اکرموا اصحابی ۔ میرے اصحاب کی قدر کرو۔
- لاتجعلوهم غرضًا ۔ میرے اصحاب کو (سب و شتم کا) نشانہ نہ بناؤ

شرح عقائد نفی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی میں تفتازانی نے یہ اور اس قسم کی حدیثیں نقل کی ہیں اور "اصحاب رسول" میں بخاری صاحب نے بھی ان میں سے کچھ نقل کی ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ ان احادیث مذکورہ میں حضرت پیغمبرؐ صحابہ کو خطاب فرما رہے تھے یا بعد میں آنے والی نسلوں کو خطاب تھا۔ یقیناً بعد میں آنے والے مسلمان تو مخاطب ہو نہیں سکتے بلکہ براہ راست مخاطب وہی حاضر مسلمان تھے۔ جن کو صحابہ کہا جاتا ہے اور بعد میں آنے والے تبعاً اس خطاب میں شامل ہیں۔ پس احادیث مذکورہ میں جن صحابہ کو خطاب کیا جا رہا تھا کیا انہوں نے خود ان احادیث پر عمل کیا؟

- کیا جنگ جمل میں فریقین سے مارے جانے والے ہزاروں کی تعداد میں صحابی نہیں تھے؟

اشاعت دوم مارچ ۱۹۸۳ء

جامعہ علمیہ "باب النجف" جاڑا کی پہلی پیش کش

شیعان آل محمد خصوصاً واعظین و مبلغین کے لئے نادر و نایاب تحفہ

مقدمہ تفسیر

انوار النجف فی اسرار المصحف

حجۃ الاسلام علامہ حسین بخش مدظلہ بانی و سرپرست جامعہ علمیہ باب النجف

پرنسپل جامعہ جعفریہ جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ

و درسگاہِ امامیہ دریا خان۔ ضلع بھکر

ناشر مکتبہ انوار النجف دریا خان ضلع میانوالی۔ رجسٹریشن نمبر ۲۴

ہدیہ: -/۳۶

ائمہ معصومین سید المرسلین ﷺ کے قائم مقام ہیں اور وہ انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں

الائمۃ المعصومین قائم مقام سید المرسلین ﷺ و ھم افضل من الانبیاء ؑ

IMAMAS ARE SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

انوار النجف فی اسرار مصحف (مقدمہ تفسیر القرآن) از علامہ حسین بخش جاڑا سرپرست جامعہ علمیہ باب النجف

۱۹

(۲) تفسیر برہان میں امالی صدوق سے منقول ہے کہ حضرت رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مومن مرجائے اور کوئی ایک ورقہ کاغذ دنیا چھوڑ جائے جس پر علمی مطالب مکتوب ہوں تو وہی کاغذ بروز محشر اس کے اور جہنم کے درمیان حائل ہوگا اور اس کے ہر ہر حرف کے بدلہ میں خدا اسے ایک ملک عطا کرے گا جو پوری دنیا سے سات گنا بڑا ہوگا۔

(۳) کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ عالم جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے ستر ہزار عابد سے افضل ہے۔

(۴) تفسیر برہان میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ تمام خلق سے ائمہ ہدیٰ کے بعد کون افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ علمائے صالحین۔ پھر پوچھا گیا کہ تمام خلق خدا سے ابلیس، فرعون اور تمہارے اولاد کے بعد کون بدترین مخلوق ہے تو فرمایا کہ وہ علمائے فاسدین ہیں۔ جو باطل کو ظاہر کرتے ہیں اور حق پر پردہ ڈالتے ہیں۔

توضیح جس طرح مادی دنیا میں خلق خدا کے درمیان ظاہری اصلاحات کے ذمہ دار افراد کو سلاطین یعنی بادشاہ کہا جاتا ہے اسی طرح روحانی دنیا میں خلق خدا کے نفوس کی اصلاح کے ذمہ دار افراد روحانی حکمران و بادشاہ سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی بادشاہت و سلطنت ظاہری طاقت و اقتدار کے بل بوتے پر نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ دولت علم و معرفت سے سرفراز فرما کر خدا خود انہیں اس عہدہ کے لئے نامزد فرماتا ہے اور حضرت آدم ابو البشر سے لے کر حضرت خاتم الانبیاء جناب محمد مصطفےٰ تک کل ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین اور ان کے بعد ان کے اوصیاء طاہرین علیہم السلام سب کے سب خدا کی جانب سے روحانی حکمران ہیں۔

چونکہ جناب رسالتمآبؐ اس سلسلہ میں سلطان السلاطین کی حیثیت رکھتے ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین کے مقدس لقب سے ملقب ہیں۔ لہٰذا ان کے اوصیاء طاہرین ان کے قائمقام ہونے کی حیثیت سے صرف گذشتہ اوصیاء سے افضل نہیں۔ بلکہ تمام انبیائے سابقین سے بدرجہا افضل و اشرف ہیں۔

کیونکہ بادشاہ کے وزراء یا قائمقام صرف اپنے بادشاہ ہی کے ماتحت ہوا کرتے ہیں اور باقی تمام رعایا کے حاکم ہوا کرتے ہیں اور رعایا سب ان کی محکوم ہوتی ہے۔ خواہ عام انسان ہوں یا ان میں افسر وغیرہ ہوں۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ تمام انبیاء سابقین حضور سرور کائنات کے سامنے رعایا کی حیثیت سے ہیں۔ لہٰذا وہ ان کے اوصیاء کی بھی رعایا ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت قائم عجل اللہ فرجہ علیہ السلام کے انتظار میں موجود ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کرکے دنیا والوں کو اپنے عمل سے بتائیں گے کہ حاکم کون ہے اور محکوم کون ؟ جب حضرت خاتم الانبیاء کے آخری جانشین گذشتہ انبیاء کے سردار اور حاکم ہیں تو ان کے پہلے جانشین کیونکر نہ ہوں گے؟

پس جس طرح مادی حکمرانوں کی دفتری ملازمتیں اور عہدہ جات ظاہری عزت و وقار اور چندروزہ وجاہت کی خاطر

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ
جلد ۵
مسلم اوّل
مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ۔ امام بارگاہ سانڈہ کلاں لاہور

حضرۃ علیؓ کی فضیلت انبیاء اور ملائکہ پر

فضیلة سيدنا على ، على الانبياء والملائكة .

SUPERIORITY OF HAZRAT ALI (RA) OVER PROPHETS AND AN ANGELS.

مسلم اول جلد پنجم از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ سانده لاہور

۵۹

● خدائے ذوالجلال نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخلاق کا نمونہ بنا کر بھیجا تھا، اور خلق عظیم کے اس مجسمے نے واقعی عرب کی کایا پلٹ دی تو جو تیس چالیس سال کی عمر گزارنے کے بعد حضور اکرمؐ سے آن کے ملے حالانکہ اس عمر میں تبدیلی بہت مشکل ہوتی ہے لیکن پھر بھی اتنی تبدیلی آئی کہ حضور اکرمؐ کی محفل میں بیٹھنے والے اللہ کے محبوب انسان بن گئے تو جو بچہ پیدا ہوتے ہی صغیر سنی کے عالم میں حضور کی گود میں آگیا تھا اور حضور اکرمؐ نے اپنے لعاب دہن کے ساتھ اس کی جسمانی و روحانی تربیت کی تھی اگر وہ بڑا ہو کر خدا کی مرضیوں کا مالک اور قسیم جنت و نار ہوگیا تو اس میں تعجب کیا

● گذشتہ عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ جس طرح پرندہ اپنے پوٹے میں جمع شدہ غذا چوں کی توں اپنے بچے کے منہ میں منتقل کرتا ہے اسی طرح حضور اکرمؐ نے خدا کے تفویض کردہ علوم جوں کے توں حضرت علیؓ کے سپرد کر دیئے۔ اور یہ پھر صرف انہی علوم تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے ہر ایک دروازے سے مزید ایک ایک ہزار دروازے کھول دیئے۔

● جب بچہ کسی مربی کے ہاں تربیت پاتا ہے۔ یا کسی استاد کے پاس پڑھتا ہے تو اپنے آقا و استاد کے افعال کی نقل کرتا ہے اور انہیں اپنے دل و دماغ میں جگہ دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت علی بھی حضور اکرمؐ کے تمام طور و اطوار اپنے آپ میں ڈھال دیئے۔ گویا کہ حضرت علی علیہ السلام سیرت مصطفوی کا عکس ہیں۔ اگر کسی نے سیرت محمدی کو دیکھنا ہے تو وہ حضرت علی علیہ السلام کو دیکھے بلکہ حضور اکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک فرما دیا کہ۔

جس نے حضرت اسرافیل کو اس کی ہیبت میں حضرت میکائیل کو اس کے رتبے میں حضرت جبرائیل کو اس کی جلالت میں حضرت آدم کو اس کے علم میں حضرت نوح کو اس کے خدا سے خوف کرنے میں حضرت ابراہیم کو خلیل خدا ہونے میں حضرت یعقوب کو حزن و ملال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کی مناجات پروردگار میں حضرت ایوب کو اس کے صبر میں حضرت یحییٰ کو اس کے زہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی عبادت میں حضرت یونس علیہ السلام کو اس کی پرہیزگاری میں حضرت محمدؐ کو اس کے کمال حسب و خلق میں دیکھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کی طرف نظر کرے۔ کیونکہ ان میں پیغمبروں کی نوے خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں جمع کی ہیں اور ان کے سوا اور کسی میں ان کو جمع نہیں کیا۔

[1] انشاء اللہ جلد ۳۲ میں اس کا بالتفصیل ذکر کیا جائے گا۔

یہ کتاب
خاص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی ہے
حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ نہ فرمائیں!!

کتاب
ردِ ھفواتِ شیعہ
بہ مکابراتِ شنیعہ
کا
حصہ اوّل، دوم
موسوم بہ،

تنزیہ الانساب
فی قبائل الاعراب شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مترجمہ و مصنفہ عفی عنہ
قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصہ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت مجدد ملت ماحی بدعت
عالم جلیل فاضل نبیل لا نام مقتدانا جناب مولوی محمد ماہ عالم صاحب قبلہ و کعبہ مصطفوی چشتی
رضی اللہ عنہ

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی توھین

اھانۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

DESECRATION OF PROPHET MUHAMMAD

تنزیہ الانساب فی شیوخ الاصحاب جلد دوم از مولوی مرزا عالم مصطفوی چشتی طبع ۱۹۱۹ء لکھنؤ

روشنوات عجیبہ ۱۰ بکابرات غریبہ

الریاسۃ وحمل عمود الخلافۃ وبعث والنبی وخفقان الهوا فی قعقعۃ الرایات واشتباک ازدحام الخیول وفتح الامصار وسنتا ھم کاس الهوا ثم حملهم الی الخلافۃ فعادوا الی الخلاف لاولی فنبذوہ وسارعوا بهم الیہ اشتبوا بہ فنبذوا فتبھا فیشن ما یشترون

انتقال پیغمبر کے بعد محبت حکومت نے غلبہ کیا اور وبال الریاست حکومت پر چلا اور خلافت کا ہاتھ آنا اور شہروں اور مصاروں میں حکومت کا جھنڈا گڑ جانا علم کے پھریروں کا ہوا میں اڑنا سوار دنکا جلوس میں چلنا گھوڑوں کی اژدہام کا مشغلہ کے معلوم ہونا شہروں کا فتح ہونا ان سب ارادات نے ان کو یعنی شیخین کو جام خواہش نفسانی پلا دیا پس خواہش نے خلافت پر حملہ کیا اور پہلے قبل قبول اسلام مخالف ظاہر تھے ایسے ہی دشمن ظاہر ہو گئے اور اس عہد شکنی کو جو غدیر خم پر کی تھی اس کے بدلے میں ادنی چیز کو خرید لیں کیا بری چیز خرید لی۔ انتہی مصلاً

نفس الامر میں پیغمبر خدا کا خاتمہ خاندان ابوبکر کے ہاتھوں شوال ۱۱ھ ہجری میں بمقام عقبہ ہو جاتا کیونکہ حضرت عائشہ نے آنحضرت سے پوچھا کہ یوم احد سے بڑھکر بھی آپ پر کوئی مصیبت پڑی ہے

قال لقد لقیت من قومك ما لقیت وکان اشد ما لقیت منهم یوم العقبۃ (بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم (عینی کی آٹھویں حدیث)

آپ نے فرمایا تیری قوم کی طرف سے جو مصائب پڑے ہیں ان کو میرا دل ہی جانتا ہے سب سے زیادہ مصیبت کا دن عقبہ کا تھا۔ انتہی

لیکن عقبہ سے بچے تو کیا ہوا تین ماہ بعد زہر سے تمام کر دیے گئے (دیکھو شارق الانوار باب الثالث اور بخاری جزو ثالث کتاب الطب باب الدواء) چونکہ اس وقت عوام کو حکومت کی تبدیلی کا انتشار تھا کہ دیکھیں اب حکومت کی باگ کس کے ہاتھ رہتی ہے اور اس انقراض سلطنت سے کیا کیا فساد پیدا ہوتے ہیں اور مہاجرین و انصار کو اپنی اپنی حکومت ہونے کی خواہش تھی اس وجہ تمام دوکانات بند ہڑتال ہو گئی تھی نہ سقہ میسر تھا نہ کفن نہ گورکن کیونکہ تمام ساکنان مدینہ سقیفہ میں بنی ساعدہ پہنچکر خلافت کی بحث میں بدل مصروف تھے اور دو رات تین دن سب وہیں رہے اور زہر خورانی کے سبب میت بکس گئی اور پیٹ پھول گیا تھا جو توں نہلا کر کفن تو پہنا دیا مگر

اماموں میں انبیاء والے اوصاف ہوتے ہیں۔

الائمة متصفون بصافات الانبیاء

IMAMS POSSESS THE ATTRIBUTES OF PROPHETS

جودہ ۔۔۔ ے ۵۶۸

وسے بیاؤ ہوں گے۔ بیٹا ورکرث والا کنیز خدا (نرجس) کا بیٹا ہوگا۔ توریت کے سفر انبیاء میں ہے کہ مہدی ظہور کریں گے۔ عیسیٰ آسمان سے اتریں گے، دجال کو قتل کریں گے۔ انجیل میں ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دجال اور شیطان کو قتل کریں گے۔ اسی طرح کل واقعہ جس میں شہادت امام حسینؑ اور ظہور مہدی علیہ السلام کا اشارہ ہے۔ انجیل کتاب دانیال باب ۱۲ فصل ۹ آیت ۲۴ رویائے ۱۷ میں موجود ہے (کتاب الوسائل صفحہ ۱۲۹ طبع بمبئی ۱۳۳۹ ہجری)۔

امام مہدیؑ کی غیبت کی وجہ

مذکورہ بالا تحریروں سے علماء اسلام کا اعتراف ثابت ہو چکا یعنی واضح ہو گیا کہ امام مہدیؑ کے متعلق جو عقائد اہل تشیع کے ہیں وہی منصف مزاج اور غیر متعصب اہل تسنن کے علماء کے بھی ہیں اور مقصد اصل کی تائید قرآن کی آیتوں نے بھی کر دی، اب رہی غیبت امام مہدی کی ضرورت اس کے متعلق عرض ہے کہ (۱) خلاق عالم نے ہدایت خلق کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور کثیر التعداد ان کے اوصیاء بھیجے۔ پیغمبروں میں سے ایک لاکھ تیئس ہزار ۹ سو ننانوے انبیاء کے بعد چونکہ حضور رسول کریمؐ تشریف لائے تھے۔ لہٰذا ان کے جملہ صفات و کمالات و معجزات حضرت محمد مصطفیٰ صلعم میں جمع کر دیئے گئے تھے اور آپ کو خدا نے تمام انبیاء کے صفات کا جلوہ دار بنایا بلکہ خود اپنی ذات کا مظہر قرار دیا تھا اور چونکہ آپ کو بھی اس دنیائے فانی سے ظاہری طور پر جانا تھا۔ اس لیے آپ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علیؓ کو ہر قسم کے کمالات سے بھر پور کر دیا تھا۔ یعنی حضرت علی اپنے ذاتی کمالات کے علاوہ نبوی کمالات سے بھی ممتاز ہو گئے تھے۔
سرور کائنات کے بعد کائنات عالم میں صرف ایک علی کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حامل تھی آپ کے بعد سے یہ کمالات اوصیاء میں منتقل ہوتے ہوئے امام مہدی تک پہنچے۔ بادشاہ وقت امام مہدی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ اگر وہ قتل ہو جاتے تو دنیا سے انبیاء و اوصیاء کا نام و نشان مٹ جاتا اور سب کی یادگار ایک ضرب شمشیر ختم ہو جاتی اور چونکہ انھیں انبیاء کے ذریعے سے خداوند عالم متعارف ہوا تھا۔ لہٰذا اس کا بھی ذکر ختم ہو جاتا۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ایسی ہستی کو محفوظ رکھا جائے جو جملہ انبیاء اور اوصیاء کی یادگار اور تمام کے کمالات کی مظہر ہو۔ (۲) خداوند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے "وجعلها کلمة باقیة فی عقبه" کہ ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دے دیا ہے۔ نسل ابراہیم دو فرزندوں سے چلی ہے ایک اسحاق اور دوسرے اسمٰعیل۔ اسحاق کی نسل سے خداوند عالم جناب عیسیٰ کو زندہ و باقی قرار دے کر آسمان پر محفوظ کر چکا تھا۔ اب بمقتضائے انصاف ضرورت تھی کہ نسل اسمٰعیل سے بھی کسی ایک کو باقی رکھے اور وہ بھی زمین پر کیونکہ آسمان پر ایک باقی موجود تھا۔ لہٰذا امام مہدی کو جو نسل اسمٰعیل سے ہیں زمین پر زندہ اور باقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمدۃ المطالب
جلد اول

ترجمہ بہ مناقب آل ابی طالب

از

ملک العلماء مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی
ملتان

الناشر

مکتبۃ السّاجد ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

38/ ہدیہ

(بار دوم)

علی تمام کائنات میں افضل ہیں۔ (عقیدہ امامیہ عقیدہ الاثناء عشری مہ

ان علیا یکون افضل من الکائن قائلین مفسرین۔

ALI (RA) IS SUPIRIOR TO THE WHOLE UNIVERSE.

۵۳۴

من یشافی وجمعتہ (۴) ایمان کا دانا فی منہ رجمۃ (۵) نبی کا وما ارسلناک الا رحمۃ (۶) علی کا قل بفضل اللہ وبرحمتہ اللہ نے حضرت علی کے حرکات وسکنات کی مدح کی ہے۔ علی کی نماز الا المصلین۔ تمرت امن ھو قانت روزہ وجزاھم بما صبروا زکوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ۔ صدقات الذین ینفقون اموالھم حج واذان من اللہ ورسولہ۔ جہاد اجعلتم سقایۃ الحاج صبر الذین اذا اصابتھم مصیبۃ ذکر الذین یذکرون اللہ وفا یوفون بالنذر خیرات انما نطعمکم لوجہ اللہ۔ خوف انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء صدق وکونوا مع الصادقین آپ کے آباؤ اجداد کی۔ وتقلبک فی الساجدین آپکی اولاد کی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت آپکے ایمان کی مدح کی۔ السابقون السابقون آپ کے علم کی ومن عندہ علم الکتاب قال النبی صلعم یا علی ما عرف اللہ حق معرفتہ غیری وغیرک وما عرف حق معرفتک غیر اللہ وغیری نبی اکرم نے فرمایا اے علی! اللہ تبارک وتعالی کو کما حقہ میرے اور تیرے سوا کسی نے نہیں پہچانا۔ اے علی اور میرے سوا تجھے کما حقہ کسی نے نہیں پہچانا۔

— نبی اکرم نے فرمایا۔ علی آسمان میں ایسے ہیں جیسے سورج زمین پر۔ آسمان دنیا میں اس طرح ہیں جیسے رات میں چاند زمین پر۔ نبی اکرم نے فرمایا علی کی مثال بیت اللہ الحرام کی طرح ہے ہر شخص اسکی زیارت کو جاتا ہے وہ کسی کی زیارت نہیں کرتا۔ جب چاند نکلتا ہے تو تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ علی کی مثال سورج کی طرح ہے جب طلوع ہوتا ہے تو دنیا روشن ہو جاتی ہے۔ نبی نے فرمایا اے علی اگر میری طرف سے میرے پیغامات پہنچاؤ گے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تبلیغ نہیں کی؟ آپ نے فرمایا میں نے تبلیغ کی ہے۔ لیکن تم میری طرف سے تفسیر تو آپ تبلیغ کرو گے رسول اکرم نے علی کو شب ہجرت اپنا جانشین بنایا۔ اور جنگ تبوک کے روز [illegible] اور تحویل امانت کے لئے اپنا خلیفہ بنایا یہ بات علی کی امامت کی دلیل ہے۔ نبی اکرم کے نزدیک علی کو وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی۔ علی کو اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ ہجرت کے وقت اپنے بستر پر سلایا۔ رسول نے علی کو مواخات میں [illegible] کے بعد مقدم کیا۔ آپ نے فرمایا میں انبیاء کا سردار ہوں اور علی سرداروں ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح: نبی پیدائش میں تمام انبیاء سے مقدم تھے اور بعثت کے لحاظ سے موخر تھے۔ نبی اکرم نے فرمایا ہم لوگ آنے میں موخر ہیں۔ اور قیامت کے روز سابق ہوں گے۔ نیز آپ نے فرمایا میں اور علی ایک نور سے پیدا کئے گئے ہیں فرمایا ہم ابتداء میں مقدم ہیں۔ اور انتہا میں مؤخر ہیں۔ محمد نے حمد کو زیادہ کیا اور علی نے بلندی کو زیادہ کیا۔ لوگوں نے علی کا حق غصب کیا اللہ نے اسکے بدلے آپ کو جنت عطا کی۔ وجزاھم بما صبروا جنۃ۔ انہوں نے صبر کیا۔ جنت دنیا سے آپ کو لوگوں نے علیحدہ کیا۔ اللہ نے آپ کو آخرت کا ملک عطا کیا۔ واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا اگر تم دیکھو تو بہت بڑا ملک اور نعمتیں ملاحظہ کرو گے۔ علی نے ایک گروہ کو روٹیاں کھلائیں۔ اللہ نے ان کے بدلے آٹھ آیتیں دیں۔ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا۔ نیک لوگ جنت کی ایسی شراب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ اللہ کی محبت میں لوگوں کو کھانا کھلایا۔ اللہ نے آپ کی محبت لوگوں پر واجب قرار دی اللہ کی رضا جوئی میں اپنے نفس کو صرف کیا۔ اللہ نے اپنی رضا کو علی کی رضا قرار دیا۔ شیخ اول نے کہا میں تمہارا خلیفہ تو ہو گیا ہوں لیکن تم سے افضل نہیں ہوں۔ اللہ نے علی کی شان میں فرمایا۔ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریۃ۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ تمام لوگوں سے افضل ہیں علی تمام کائنات سے افضل ہیں پانی کی دو قسمیں ہیں پاک اور نجس۔ علی پاکیزہ پانی ہیں۔ وھو الذی خلق من الماء بشرا۔ پانی سے انسان پیدا کیا علی کے دشمن نجس ہیں۔ انما المشرکون نجس۔ مشرک ناپاک ہیں۔

پاکیزہ چیز خود پاک ہوتی ہے اور دوسری چیزوں کو پاک کرتی ہے۔ نجس چیز جب خود نجس ہے تو دوسری چیز کو کس طرح پاک کر سکتی ہے۔ محمد طہور ہیں علی صعید پاک مٹی ہیں۔ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا۔ پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کرو۔ محمد ابو الطاہر ہیں اور علی ابو تراب ہیں۔ قرآن مجید میں امن افمن اور امن دس مقامات پر آئے ہیں یہ سب علی کے دشمنوں کے حق میں ہیں۔ مثلا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا کیا مومن اور فاسق برابر ہیں۔ امن ھو قانت افمن کان علی بینۃ۔ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام

امہات الامۃ علیہم السلام

از مولانا ملک غلام حمید صاحب کلو

مکتبۃ الساجد
۸۵ شمس آباد کالونی ملتان

ناشر
مکتبۃ الساجد ملتان
(مغربی پاکستان)

رسول اللہ پر ولایت علی کے اقرار کا بہتان

الافتراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاقرار بولایۃ علی کرم اللہ وجھہ ۔

ALLEGATION OF ACCEPTING ALI'S WILAYAT BY HOLY PROPHET MUHAMMAD .

امامت ائمہ از مولانا ملک غلام حیدر کلو ملتان

۵۷

عبداللہ در قبر خود بنشست و گفت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ حضرت فرمود اکنوں شہادت بدہ کہ علی ولی من است عبداللہ شہادت بولایت امیر المومنین دادہ رسول خدا فرمود اکنوں برگرد در باغستان خود کہ بودی پس نزد قبر مادر خود آمنہ خاتون آمد و باز چناں کرد قبر شگافتہ شدہ آمنہ درمیان قبر بنشست وے گفت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد ارسول اللہ حضرت فرمود ولی تو کی است اے مادر عرض کرد ولی توکیست اے فرزند حضرت فرمود شہادت بدہ کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ولی تو است، پس آمنہ شہادت داد حضرت فرمود اکنوں برگرد بہماں باغستانے کہ بودی۔ خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنے والدین کو بعد موت زندہ فرمایا اور وہ اپنی اپنی قبر میں آتے ہی شہادت توحید و رسالت ادا کرنے لگے آنحضرت نے فرمایا کہ ان دو شہادتوں کے بعد اب یہ بھی ضروری ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار کرو چنانچہ انہوں نے فوراً اقرار ولایت کیا تو فرمایا کہ اب اپنے اپنے باغوں میں جہاں تمہیں رکھا گیا ہے، جاؤ چنانچہ وہ بصورت اول ہو گئے،

اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد علامہ مجلسی نے نوٹ دیا ہے ، ازیں روایت ظاہر مے شود کہ ایشاں ایمان بشہادتیں داشتہ اند و برگردانیدن ایشاں برائے اقرار بولایت علی ابن ابی طالب بودہ تا ایمان ایشاں کامل بود کامل تر شود ، یعنی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اقرار شہادتین تو عین حیات میں یہ دونو حضرات رکھتے تھے لیکن زندہ کرنے کا صرف واحد مقصد یہ تھا کہ علیؑ کی ولایت

اسرار آل محمد (ص)

ترجمہ

اولین کتاب شیعہ در زمان امیرالمومنین (ع)

تالیف

سلیم بن قیس

متوفای ۹۰ ق ھ

امام صادق (ع):

ہر کس از پیروان و دوستان ما کتاب سلیم بن قیس ہلالی را نداشتہ باشد

چیزی از مسائل امامت ما نزد او نیست و از وسیلہ ہای ما ہیچ

آگاہی ندارد آن کتاب الفبای شیعہ و سری از اسرار آل محمد (ص) است

توہین رسول اللہ ﷺ وسیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا وسیدنا علی رضی اللہ عنہ

اهانة النبی صلی الله علیه وسلم و أم المؤمنين عائشة و سيدنا علی

DESECRATION OF THE HOLY PROPHET (ﷺ) SYEDA AISHA (RA) AND SYEDNA ALI (RA)

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

پیامبر (ص) در سفر یک لحاف داشت

ابان از سلیم جنین نقل می‌کند : از مقداد در بارهٔ علی (ع) پرسیدم، چنین گفت : همراه پیامبر (ص) قبل از آنکه به زنانش دستور حجاب دهد در سفر بودیم ، و خدمتکار پیامبر علی بود و خدمتکار دیگری نداشت . پیامبر هم یک‌لحاف بیشترنداشت و عایشه هم همراه وی بود . پیامبر (ص) بین علی (ع) و عایشه می‌خوابید ولحافی جز همان یکی نداشتند . شب هنگام که پیامبر (ص) بر می‌خاست لحاف را از وسط ، میان علی و عایشه پائین می‌آورد تا به فرش می‌چسبید ، بعد بر می‌خاست‌ونمازمیخواند.

بیماری علی (ع) و غمناک شدن پیامبر (ص)

یک شب ، علی (ع) را تب گرفت واورا بیدار نگهداشت . پیامبر هم به بیداری او بیدار ماند و سراسر آن شب ، گاهی نماز می‌خواند و گاهی نزدعلی علیه‌السلام می‌امد و به او تسلی می‌داد و به وی می‌نگریست تا صبح شد .

وقتی نماز صبح را با اصحابش خواند چنین فرمود : خداوندا ، علی را شفاوعافیت عنایت فرما ، او از دردش مرا بیدار نگه داشت .

علی (ع) جنان عافیت پیدا کرد مثل اینکه از بند آن مرضش رها شده باشد .

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ

براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ

جلد ۱

خلقت نورانیہ

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

جعفریہ دار التبلیغ امامیہ بارگاہ ساندہ کلاں لاہور
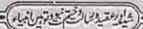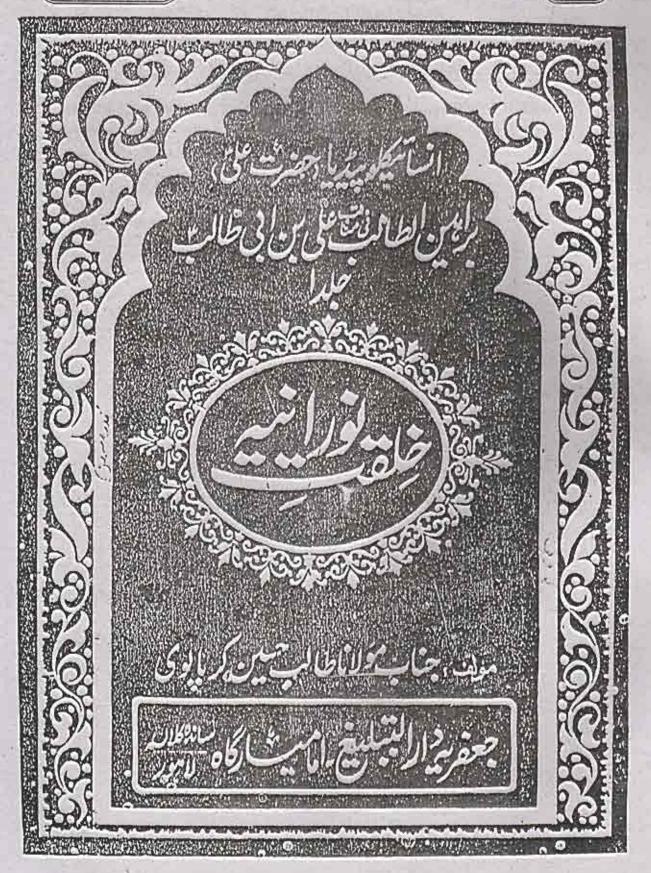
علیؓ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں

الرسل اولوا العزم فقراء مسؤلون علی باب علی

ARCH PROPHETS SEEKS HELP FROM HAZRAT ALI

خلقت نورانیہ جلد اول از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ امامبارگاہ لاہور

۲۰۱

بنی اور صلب ابوطالب سے نکالتے وقت علی کو امام بنا دیا۔

حدیث کے اس جملے سے واضح ہو گیا کہ خدا نے امامت علی کا اعلان خلقت ابوالبشر جناب حضرت آدم سے تقریباً چودہ ہزار سال پہلے کر دیا تھا۔ اور یہ فیصلہ فرما دیا تھا کہ یاد رکھو حضرت علی کو چھوڑ کر کسی اور کے در پر اپنی جبین نیاز خم نہ کرنا۔ بس محمد کے سوا جو ہے اس کا امام علی ہے لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ علم میں حلم میں فصاحت میں بلاغت میں شجاعت میں سخاوت میں بلکہ ہر صفات حسنہ میں حضرت علی سے رہنمائی حاصل کریں اور اس میں کوئی عار بھی نہیں ہے کیونکہ خدا نے خود انبیاء اور رب کتاب ہیں ان کے در پر آگئے اور اپنے مسائل حل کرانے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا آپ کو چاہیے کہ آپ [illegible] حضرت علی [illegible] حاصل ہوں اور جب آپ ان کے در پر آئیں گے تو وہاں آپ کو انبیاء جھولیاں پھیلائے ملیں گے، جنہوں کی صدائیں ملیں گی اور ملائکہ کی آوازیں سنائی دیں گی۔ کوئی مانگ رہا ہے اور کوئی مراد پوری ہونے پر شکریہ ادا کر رہا ہے غرضیکہ حضرت علی کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں آپ کیوں ترسا رہے ہیں۔ آپ کے قدموں میں زنجیریں کیوں پڑی ہیں۔ آپ ان کو توڑ کر آگے بڑھیے شہر علم کا در اور حکمت کا گھر آپ کے لیے کھلا ہے۔ آپ جھولی پھیلائیں اور بھر بھر کر لائیں پھر جائیں اور بھر کر لائیں یقیناً آپ تھک جائیں گے لیکن امام کے خزانے میں کمی نہیں آئے گی۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ اب نبوت ختم ہو گئی ہے اور امامت شروع ہو رہی ہے اور امامت جناب حضور اکرم کے امام حضرت علی اور ان کے بعد ان کی اولاد سے گیارہ امام ہیں جو کہ محافظ نظام مصطفیٰ اور دین کی بقا ہیں۔ حضور اکرم نے متعدد مقامات پر بالوضاحت فرما دیا کہ میرے بعد امامت کا وارث علی ہے۔ امامت کا مالک علی ہے، امامت کا داتا علی ہے۔ لہٰذا امام وہی ہوگا جو علی والا ہوگا۔ جو حضرت علی کی مخالفت کرے گا امام بننا تو کجا وہ مومن تک نہیں بن سکتا لہٰذا امام وہی ہوگا جس کا نام متعین علی کرے، اعلان نبی کرے اور تصدیق علی کرے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ امامت حضرت علی کا اعلان قبل از خلقت دو عالم نبوت جناب محمد مصطفیٰ کے ساتھ ہوا لہٰذا حضور اکرم کے سوا حضرت علی تمام مخلوق کے امام ہیں۔

حضور اکرم نے حدیث نور میں امامت کا ذکر فرما کر یہ واضح فرمایا کہ امام وہ ہوگا جو نور سے ہوگا لہٰذا لوگ جسے بھی امام بنانا چاہیں پہلے اس کا [illegible] ثابت کریں۔

تاریخی دستاویز

چوتھا باب

شیعہ کی طرف سے اہل بیت اور خاندانِ نبوت کی توہین

الباب الرابع

إِهانَةُ اهلِ البیتِ وآلِ النبوّةِ من قِبَلِ الشیعةِ

Chapter IV

Disgrace of the Members of the Family and Progen of the Holy Prophet by Shias.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی چھبیس (26) کتابوں کے چھتیس (36) حوالہ جات ہیں۔

الفروع
من
الكافي
تأليف
ثقة الاسلام ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق
الكليني الرازي رحمه الله
المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح
صححه وقابله وعلق عليه
علي اكبر الغفاري

الناشر
دار الكتب الاسلامية
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٥٤١٠-٢٠٤١٠

الجزء الخامس

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامة
في التصحيح
الشيخ محمد الآخوندي

١٣٩١ هـ ق
١٣٥٠ هـ ش

زنا بالجبر کے جواز کے لئے حضرۃ علی رضی اللہ عنہ پر الزام

الاتهام على سيدنا على بالقول بِإبَاحة الزنا (نعوذ بالله)

A FALSE ALLEGATION ON HAZRAT ALI (RA) TO PROVED RAPE LAWFUL

الاصول من الكافي جلد پنجم تاليف ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكليني المتوفى ٣٢٨ھ (طبع ايران)

ج٥ كتاب النكاح -٤٦٧-

٧ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن معمر بن خلاد قال : سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة متعة ليحملها من بلد إلى بلد ، فقال : يجوز النكاح الآخر ولا يجوز هذا (١).

٨ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن نوح بن شعيب ، عن علي بن حسان ، عن عبد الرحمن بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جاءت امرأة إلى عمر فقالت : إني زنيت فطهرني ، فأمر بها أن ترجم فأخبر بذلك أمير المؤمنين عليه السلام فقال : كيف زنيت ؟ فقالت : مررت بالبادية فأصابني عطش شديد فاستسقيت أعرابياً فأبى أن يسقيني إلا أن اُمكنه من نفسي فلما أجهدني العطش و خفت على نفسي سقاني فأمكنته من نفسي ، فقال أمير المؤمنين عليه السلام : تزويج ورب الكعبة (٢).

٩ ـ علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمار بن مروان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : رجل جاء إلى امرأة فسألها أن تزوجه نفسها فقالت : أزوجك نفسي على أن تلتمس مني ماشئت من نظر أو التماس و تنال مني ماينال الرجل من أهله إلا أنك لا تدخل فرجك في فرجي وتتلذذ بما شئت فإني أخاف الفضيحة ؟ قال : ليس له إلا ما اشترط.

١٠ ـ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ؛ ومحمد بن الحسين جميعاً ، عن الحكم بن مسكين ، عن عمار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام لي ولسليمان بن خالد : قد حرمت عليكما المتعة من قبلي مادمتما بالمدينة لأنكما تكثران الدخول علي فأخاف أن تؤخذا ، فيقال : هؤلاء أصحاب جعفر.

(١) ظاهره أنه سأل السائل عن حكم المتعة أجاب عليه السلام بعدم جواز أصل المتعة تقية و حمله الوالد العلامة ـ رحمه الله ـ على أن المعنى أنه يجب على المتعة إطاعة زوجها في الخروج من البلد كما كانت تجب في الدائمة . أقول : يحتمل على بعد أن يكون المراد بالنكاح الآخر المتعة أي غير الدائم أي يجوز أصل العقد ولا يجوز جبرها على الإخراج من البلد . (آت)

(٢) محمول على وقوع النكاح بينهما بمهر معين وهو سقاية الماء . (كذا في هامش المطبوع) وفي المرآة : لعل المعنى والمراد بهذا الخبر أن الاضطرار يجعل هذا الفعل بحكم التزويج ويخرجه من الزنا و الظاهر أن الكليني حمله على أنها زوجه نفسها متعة بشربة من ماء فذكره في هذا الباب وهو بعيد لأنها كانت مزوجة والإلم يستحق الرجم بزعم عمر إلا أن يقال أن هذا أيضاً كان من خطائه لكن الأمر سهل لأنه باب النوادر .
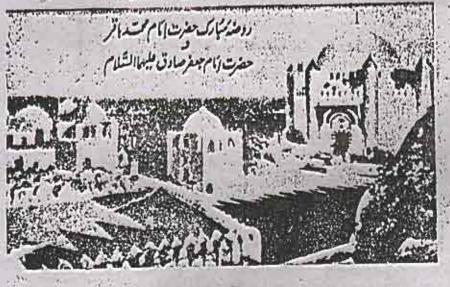
ترجمہ

اصول کافی جلد دوم

جنت البقیع ماضی

حال

حضرت ادیب اعظم
مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ
امروہوی
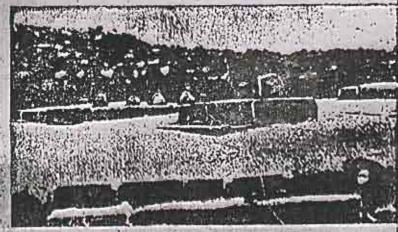
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اہل تشیع کے نزدیک گالی دینا جائز ہے

عند اهل التشيع يجوز سب علی رضی الله عنه

ABUSING HAZRAT ALI (RA) IS LAWFUL BY SHI'ITE

اشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم ۲۴۲ کتاب الایمان والکفر

الاعيا دو يشدون الزنانير فاعطاهم الله اجرهم مرتين

عالم ہوتے تھے۔ اور از روئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارا اجر عطا فرمایا۔

۹۔ قال استقبلت ابا عبد الله في طريق فاعرضت عنه بوجهي ومضيت فدخلت عليه بعد ذلك فقلت جعلت فداك اني لالقاك فاصرف وجهي كراهة ان اشق عليك فقال لي رحمك الله ولكن رجلا لقيني امس في موضع كذا وكذا فقال عليك السلام يا ابا عبد الله ما احسن ولا اجمل

راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے ملا میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں گیا۔ اور کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں آپ سے ملا تھا۔ اور میں نے کراہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا۔ تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے لیکن ایک شخص کل فلاں مقام پر مجھے ملا اور جگہ مخالفوں کا مجمع تھا۔ اس نے کہا علیک السلام یا ابا عبد اللہ اس نے یہ اچھا نہ کیا۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا۔ اور مجمع نے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مقصود تعظیم کا اظہار کیا مخالفوں کی موجودگی میں ایسا نہ کرنا چاہیے تھا۔ بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا۔

۱۰۔ قيل لابي عبد الله عليه السلام ان الناس يروون ان عليا قال على منبر الكوفة ايها الناس انكم ستدعون الى سبي فسبوني ثم تدعون الى البراءة مني فلا تبرؤوا مني فقال ما اكثر ما يكذب الناس على علي عليه السلام ثم قال انما قال انكم ستدعون الى سبي فسبوني ثم تدعون الى البراءة مني واني على دين محمد ولم يقل ولا تبرؤوا مني فقال له السائل ارايت ان اختار القتل دون البراءة فقال والله ما ذلك عليه وماله الا ما مضى عليه عمار بن ياسر حيث اكرهه اهل مكة وقلبه مطمئن بالايمان فانزل الله عز وجل فيه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان فقال له النبي عندها يا عمار ان عادوا فعد فقد انزل الله عز وجل عذرك وامرك ان تعود ان عادوا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا۔ کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا۔ کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے براءت ظاہر کرنے کو کہیں۔ تو نہ کرنا حضرت نے فرمایا۔ لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے۔ پھر فرمایا حضرت نے یہ فرمایا تھا۔ کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ سائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیے لہٰذا اس نے یہ کہا۔ پوچھا کیا برأت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ یقیناً نہ اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے۔ بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیے۔ جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہل مکہ نے انہیں مجبور کیا تھا کلمہ کفر کہنے پر اور ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔

مگر وہ جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا۔ اگر وہ لوگ پھر طلب کریں تو

شرح نهج البلاغة

الجامع لخطب ورسائل وحكم
أمير المؤمنين أبي الحسن علي بن أبي طالب
عليه وعلى آله السلام

لابن أبي الحديد

الجزء الأول

حضرت علی اور حضرت عباس منافق تھے۔ (اہل تشیع کا دعویٰ)

كان علي وعباس رضي الله عنهما منافقين (الاثنا عشرية)

HAZRAT ALI (RA) AND HAZRAT ABBAS WERE HYPOCRITE (SHI'IATE CLAIM)

٣٥٨ ﴿في ذكر من رووا أحاديث في منقصته﴾

الله بن الزبير يبغض عليا عليه السلام وينتقصه وينال من عرضه . وروى عمر بن شبة وابن الكلبي والواقدي وغيرهم من رواة السير أنه مكث أيام ادعائه الخلافة أربعين جمعة لا يصلي فيها على النبي صلى الله عليه وآله وقال لا يمنعني من ذكره إلا أن تشمخ رجال بآنافها وفي رواية محمد بن حبيب وأبي عبيدة معمر بن المثنى إن له أهيل سوء ينغضون رؤسهم عند ذكره وروى سعيد بن جبير أن عبد الله بن الزبير قال لعبد الله بن عباس ما حديث أسمعه عنك قال وما هو قال تأنيبي وذمي فقال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول بئس المرء المسلم يشبع ويجوع جاره فقال ابن الزبير إني لأكتم بغضكم أهل هذا البيت منذ أربعين سنة وذكر تمام الحديث وروى عمر بن شبة أيضا عن سعيد بن جبير قال خطب عبد الله ابن الزبير فنال من علي عليه السلام فبلغ ذلك محمد بن الحنفية فجاء إليه وهو يخطب فوضع له كرسي فقطع عليه خطبته وقال يا معشر العرب شاهت الوجوه أينتقص علي وأنتم حضور إن عليا كان يد الله على أعداء الله وصاعقة من أمره أرسله على الكافرين والجاحدين لحقه فقتلهم بكفرهم فشنؤه وأبغضوه وأضمروا له السيف والحسد وابن عمه صلى الله عليه وآله حي بعد لم يمت فلما نقله الله إلى جواره وأحب له ما عنده أظهرت له رجال أحقادها وشفت أضغانها فمنهم من ابتزه حقه ومنهم من ائتمر به ليقتله ومنهم من شتمه وقذفه بالأباطيل فإن يكن لذريته وناصري دعوته دولة تنشر عظامهم وتحفر أجسادهم والأبدان منهم يومئذ بالية بعد أن تقتل الأحياء منهم وتذل رقابهم فيكون الله عز اسمه قد عذبهم بأيدينا وأخزاهم ونصرنا عليهم وشفى صدورنا منهم إنه والله ما يشتم عليا إلا كافر يسر شتم رسول الله صلى الله عليه وآله ويخاف أن يبوح به فيكني بشتم علي عليه السلام عنه أما إنه قد تخطت المنية منكم من امتد عمره وسمع قول رسول الله صلى الله عليه وآله فيه لا يحبك إلا مؤمن ولا يبغضك إلا منافق وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون فعاد ابن الزبير إلى خطبته وقال عذرت بني الفواطم يتكلمون فما بال ابن أم حنيفة فقال محمد يا ابن أم رومان وما لي لا أتكلم وهل فاتني من الفواطم إلا واحدة ولم يفتني فخرها لأنها أم أخوي أنا ابن فاطمة بنت عمران بن عائذ بن مخزوم جدة رسول الله صلى الله عليه وآله وأنا ابن فاطمة بنت أسد بن هاشم كافلة رسول الله صلى الله عليه وآله والقائمة مقام أمه أما والله لولا خديجة بنت خويلد ما تركت في بني أسد بن عبد العزى عظما إلا هشمته ثم قام فانصرف وذكر شيخنا أبو جعفر الإسكافي رحمه الله تعالى وكان من المتحققين بموالاة علي عليه السلام والمبالغين في تفضيله وإن كان القول بالتفضيل عاما شائعا في البغداديين من أصحابنا كافة إلا أن أبا جعفر أشدهم في ذلك قولا وأخلصهم فيه اعتقادا أن معاوية وضع قوما من الصحابة وقوما من التابعين على رواية أخبار قبيحة في علي عليه السلام تقتضي الطعن فيه والبراءة منه وجعل لهم على ذلك جعلا يرغب في مثله فاختلقوا ما أرضاه منهم أبو هريرة وعمرو بن العاص والمغيرة بن شعبة ومن التابعين عروة بن الزبير روى الزهري أن عروة بن الزبير حدثه قال حدثتني عائشة قالت كنت عند رسول الله إذ أقبل العباس وعلي فقال يا عائشة إن هذين يموتان على غير ملتي أو قال ديني وروى عبد الرزاق عن معمر قال كان عند الزهري حديثان عن عروة عن عائشة في علي عليه السلام فسألته عنهما يوما فقال ما تصنع بهما وبحديثهما الله أعلم بهما إني لأتهمهما في بني هاشم قال فأما الحديث الأول فقد ذكرناه وأما الحديث الثاني فهو أن عروة زعم أن عائشة حدثته قالت كنت عند النبي صلى الله عليه وآله إذ أقبل العباس وعلي فقال يا عائشة إن سرك أن تنظري إلى رجلين من أهل النار فانظري إلى هذين قد طلعا فنظرت فإذا العباس وعلي بن أبي طالب وأما عمرو بن العاص فروي عنه الحديث الذي أخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما مسندا متصلا بعمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول إن آل أبي طالب ليسوا لي بأولياء إنما وليي الله وصالح المؤمنين وأما أبو هريرة فروي عنه الحديث الذي معناه أن عليا عليه السلام خطب ابنة أبي جهل في حياة رسول الله صلى الله عليه وآله فأسخطه فخطب على المنبر وقال لاها الله لا تجتمع ابنة ولي الله وابنة عدو الله أبي جهل إن فاطمة بضعة مني يؤذيني ما يؤذيها فإن كان علي يريد ابنة أبي جهل فليفارق ابنتي وليفعل ما يريد أو كلاما هذا معناه والحديث مشهور من رواية الكرابيسي قلت هذا الحديث أيضا مخرج في صحيحي مسلم والبخاري عن المسور بن مخرمة الزهري وقد ذكره المرتضى في كتابه المسمى تنزيه الأنبياء والأئمة وذكر أنه رواية حسين

الكرابيسي

جلاء العیون
در زندگانی و مصائب چہاردہ معصوم علیہم السلام
علامہ سید مولی محمد باقر مجلسی رہ
کتابفروشی اسلامیہ
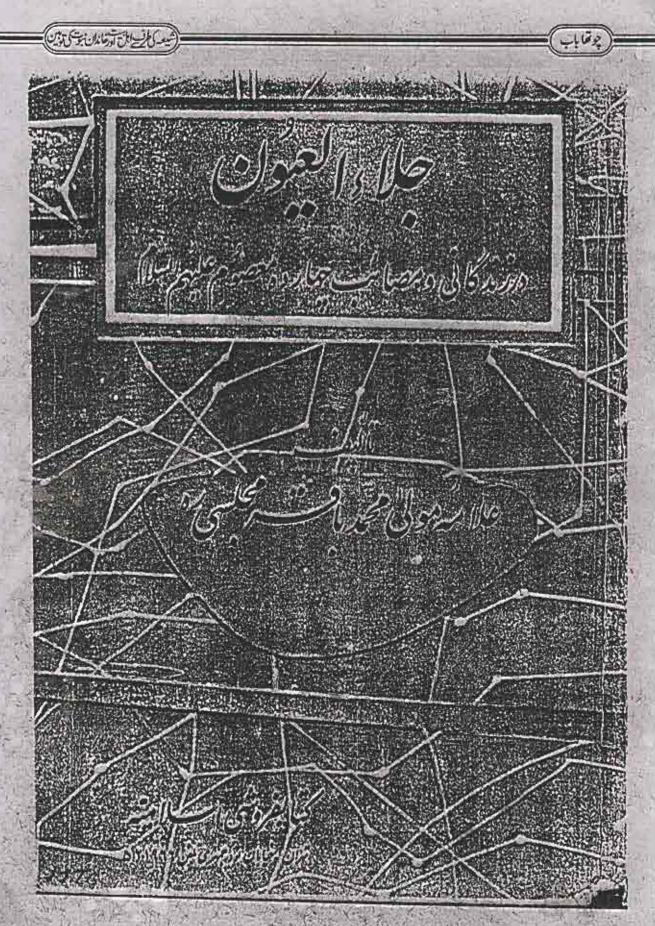
حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے کا الزام

اتهام اطعام السم رسول الله صلى الله عليه وسلم على عائشة و حفصة

AN ACCUSATION OF POISENING TO HAZRAT MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM) BY HAZRAT AYESHA (RA) & HAZRAT HAFSA (RA)

جلاء العیون (فارسی) مولی محمد باقر مجلسی کتاب فروشی اسلامیہ۔ ایران

-۱۱۸- زندگانی رسولخدا ﷺ ج

دادند آنحضرت را در دست بزغالهٔ چون حضرت لقمهٔ تناول فرمود آن گوشت بسخن آمد و گفت یارسول الله مرا بزهر آلوده‌اند پس حضرت درمرض موت‌خود می‌فرمود که امروز پشت مرا درهم شکست آن لقمه که درخیبر تناول کردم‌وهیچ پیغمبری و وصی پیغمبر نیست مگر آنکه بشهادت ازدنیا میرود. و در روایت معتبر دیگر فرمود که زن یهودیه آنحضرت را زهرداد درذراع گوسفندی چون حضرت قدری از آن تناول فرمود آن ذراع خبرداد که من زهر آلودم پس حضرت آنرا انداخت وپیوسته آن زهر در بدن آنحضرت اثر می کرد تا آنکه بهمان علت از دنیا رحلت نمود .

وعیاشی رحمه الله بسند معتبر از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که عایشه وحفصه علیهما اللعنه آنحضرت را بزهر شهید کردند ومحتملست که هر دو زهر درشهادت آنحضرت دخیل بوده باشد .

وشیخ مفید وشیخ طوسی وشیخ طبرسی وسایر محدثان خاصه و عامه روایت کرده‌اند که چون حضرت رسالت ﷺ از دنیا رحلت نمود منافقان مهاجران وانصار مانند ابوبکر و عمر و عبدالرحمن بن عوف وامثال ایشان اهلبیت آن حضرت را بر آنحال گذاشتند وبتعزیت ایشان نپرداختند ومتوجه تجهیز آنحضرت نگردیدند ورفتند بسقیفهٔ بنی ساعده ومتوجه غصب خلافت شدند وباین سبب اکثر ایشان نماز بر آنحضرت رادرنیافتند وامیرالمومنین علیه السلام بریده را بنزد ایشان فرستاد که بنماز آنحضرت حاضر شوند و ایشان نرفتند تا آنکه بیعت خود را وقتی تمام کردند که حضرت را دفن کرده بودند چون صبح شد فاطمه علیها السلام فریاد بر آورد که واسوء صباحاه یعنی روز بدیا که روز تست چون ابوبکر لعین این سخن را شنید از روی شماتت گفت که روز تو بدترین روزهاست، پس آن ملاعین فرصت را غنیمت شمردند که امیرالمومنین علیه السلام متوجه تغسیل وتجهیزودفن آنحضرتست وبنی هاشم بمصیبت آن حضرت درمانده‌اند، پس رفتند بایکدیگر اتفاق کردند که ابوبکر را خلیفه گردانندچنانچه درحیات حضرت رسول ﷺ چنین توطئه کرده

جلاء العیون
ناشرین
مکتبہ تعمیر ادب
نامی پریس بلڈنگ پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور
مجلسی کتب خانہ
محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ حضرۃ فاطمہؓ کی توہین

اہانۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وعلی و فاطمۃ رضی اللہ عنہما

AN INSULT OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM), HAZRAT ALI ﷛ AND HAZRAT FATIMA ﷛.

جلاء العیون ناشرین مکتبہ تعمیر ادب نامی پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور مجلسی کتب خانہ محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

۱۸۹

نے فرمایا میں غضب خدا و رسولؐ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔
کلینیؒ نے بسند ہائے معتبر امام محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت
امیرؑ نے ایک چادر کہنہ اور ایک زرہ جس کی قیمت تیس درہم تھی اور ایک بچھونا پوست گوسفند
کہ جب اس پر آرام کرنا چاہتے تو اُلٹا لیتے اور اس کے بالوں پر سو رہتے تھے جناب
فاطمہؑ کو مہر میں دیا۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول خداؐ جناب
فاطمہؑ کے پاس آئے اور انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ کیوں
روتی ہو۔ قسم بخدا اگر میرے اہلبیتؑ میں جناب امیرؑ سے کوئی بہتر ہوتا تو تجھے اس
سے تزویج کرتا اور میں نے تجھے اس سے تزویج نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے تزویج کیا۔ اور جب
تک آسمان و زمین باقی ہے پانچواں حصہ دنیا کا تیرے مہر میں دیا۔ ایضاً بسند حسن جناب
جعفر صادقؑ سے روایت ہے حلال چیز کے بیان کرنے میں شرم جائز نہیں ہے کیونکہ
رسول خداؐ نے شب زفاف جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں
کوئی کام نہ کرنا۔ جب حضرتؐ تشریف لائے اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان
دراز فرمائے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ لوگ زفاف فاطمہؑ میں مبارکباد بالرفاء والبنین
جس طرح اس میں مشہور تھا کہتے تھے۔ یعنی یہ مزاوجت اتفاق اور اولاد والی ہو۔ حضرت
رسولؐ نے فرمایا الیامت کہو بلکہ یوں کہو علی الخیر والبرکت۔ یعنی یہ مزاوجت با خیر و
برکت ہو۔ ابن شہر آشوب نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے
جناب امیرؑ پر جناب فاطمہؑ کی زندگی میں اور عورتیں حرام کی تھیں۔ کیونکہ وہ طاہرہ تھیں اور کبھی
حائض نہ ہوتی تھیں۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے سورہ هل اتیٰ میں بہشت
کی نعمتوں کی اقسام بیان فرمائی ہیں اور حوروں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ شاید اس
وجہ سے کہ یہ سورہ اہلبیتؑ کی شان میں نازل ہوا ہے۔ اس لیے حق تعالیٰ نے حضرت
فاطمہؑ کی رعایت کے سبب حوروں کا ذکر نہ کیا ہو۔

حق الیقین
از تالیفات
علامہ ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

حضرت فاطمہؓ پر حضرت علیؓ کی توہین کا الزام

افتراء اہانۃ علی رضی اللہ عنہ علی فاطمۃ الزہراء

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALI رضی اللہ عنہ BY HAZRAT FATIMA رضی اللہ عنہا.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (قدیم ایران)

(۲۰۳) در بیان مطاعن ابوبکر ( )

چون ترا ندیدند زمین را برما تنك كردند وبودی ماه تابان وآفتاب درخشان كه باوروشنی یافتیم برتو ونازلمیشد از جانب پروردگار عزت كتابها وجبرئیل بہ آیات قرآن مونس ما بودپس تو ناپیدا شدی وجمیع خیرات پنهان شد كاش پیش از تومارا مرك رو میداد چون رفتی وجمال خودرا ازما پوشیدی ما مبتلا شدیم ببلائی چند كه هیچ اندوهنا كی ازخلایق بمثل آن مبتلا نشده بود نه از عجم ونه ازعرب پس حضرت فاطمه بجانب خانه بر گردیدو حضرت امیر انتظار معاودت او میكشید چون بمنزل شریف قرار گرفت ازروی مصلحت خطابهای شجاعانه درشت باید اوصیاء نمود كه مانند جنین در رحم پرده نشین شده و مثل خائنان درخانه گریخته ای وبعداز آنكه شجاعان دهررا بخاك هلاك افكندی مغلوب این نامردان گردیده ای اینك پسر ابوقحافه بظلم وجبر بخشیده پدر مراومعیشت فرزندانم را ازمن میگیرد وبآواز بلند با من لجاج ومخاصمه میكند و انصار مرا یاری نمیكنند ومهاجران خود را بكنار كشیده اند وسایر مردم دیده ها پوشیده اند نه دافعی دارم و نه مانعی و نه یاوری و نه شافعی خشمناك بیرون رفتم وغمناك بر گشتم خودرا ذلیل كردی درروزی كه دست ازسطوات خود برداشتی گرگان می درند ومی برند و تو از جای خود حركت نمیكنی كاش پیش از این مذلت وخواری مرده بودم وای برمن در هرصبحی وشامی محل اعتماد من مرد یاور من سست شد شكایت من بسوی پدرمنست و مخاصمهٔ من بسوی پروردگار منست خداوندا قوت تو از همه بیشتراست وعذاب ونكال تواز همه شدیدتراست پس حضرت امیر علیہ السلام فرمود ویل وعذاب برتو نیست بردشمن تواست صبر كن وآتش حزن خود را فرونشان ای دختر برگزیدهٔ عالمیان و ای باقیماندهٔ ذریهٔ پیغمبری من سستی درامردین خود نكردم وآنچه ازجانب خدا مأمور بودم بعمل آوردم وآنچه مقدور بود از طلب حق خود درآن تقصیر نكردم روزی تو و اولاد تورا خدا ضامنست و آنكه كفیل امر تو است مأمونست وآنچه حقتعالی مهیا كرده است در آخرت بهتر است از آنچه این اشقیاء از تو قطع كرده اند پس اجراز خدا طلب نما وصبر كن حضرت فاطمه گفت خدا بس است مراونیكو كیلیست ازبرای من وساكت شد .

مؤلف گوید كه در این مقام تحقیق بعضی از امور لازمست (اول) دفع شبهۀ چند كه ممكن است درخاطرها خطور كند اگر كسی گوید كه اعتراض حضرت فاطمه(س) با حضرت امیر علیہ السلام چه صورت دارد باوجواب گوئیم كه این معارضه محمول بر مصلحت است از برای آنكه مردم بدانند كه حضرت امیر علیہ السلام ترك خلاف برضای خود نكرده وبغصب فدك راضی

حق الیقین

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

کتاب مستطاب نغز ونغز وارتیاب روح بخش مردہ دلان نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلاصۂ موجودات صاحب المقام المحمود سیدنا ونبینا خاتم المرسلین ورحمۃ للعالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی الائمۃ الطاہرین من عترتہ

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین المتالہین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بحسن انطباع زیور یافت

حضرت عائشہؓ کافرہ تھیں

کانت السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا کافرۃ

HAZRAT AIYSHA (رضی اللہ عنہا) WAS AN INFIDEL WOMAN.

حیات القلوب جلد دوم | ۶۲۶ | باب پنجاہ و دیگر در ذکر اولاد و ... [illegible]

تو باد یا رسول اللہ مرا بکاری کہ میفرستی زود مثل آہن تافتہ باشم مانند سیخ سرخ کردہ کہ در میان پشم شتر فرو میرود یا آنکہ تامل و تثبت کنم تا حقیقت آن امر بر من ظاهر شود حضرت فرمود کہ تثبت و تامل بکن و مبادر مت
آن منافق پس حضرت امیر بسوی جریج رفت و بیک روایت جریج در باغی بود حضرت چون در باغ را زد
جریج آمد کہ در بگشاید از رخنہ در آثار غضب از جبین مبارک حضرت مشاہدہ کرد و شمشیر برہنہ در دست
آنجناب دید ترسید و در را نگشود حضرت از دیوار باغ بالا رفت و جریج گریخت و آنجناب از عقب او
شتافت چون نزدیک شد کہ حضرت باو برسد بر درخت خرما بالا رفت چون حضرت نزدیک او رسید
خود را از درخت انداخت چون بر زمین افتاد عورتش گشودہ شد و نظر آنجناب بی اختیار بر عورتش
افتاد و دید کہ آلت مردان و زنان ہیچیک ندارد و بروایت دیگر حضرت بسوی غرفہ ام ابراہیم رفت
و از دیوار غرفہ بالا رفت چون نظر جریج بر آنجناب افتاد گریخت و خود را بزیر افگند و بر درخت خرما بالا رفت
و چون حضرت بپای درخت رسید فرمود کہ از درخت بزیر آی جریج گفت یا علی از خدا بترس و گمان بد مبر کہ آنچہ تو میخواہی [illegible] مرا پاک بریدہ اند پس عورت خود را گشود و نظر حضرت بر عورت او افتاد و دید خالی است
حضرت او را برداشت و بخدمت حضرت رسول آورد حضرت از او پرسید کہ ای جریج حال خود را
بگو گفت یا رسول اللہ قاعدہ قبطیان آنست کہ از خدمتگاران ایشان ہر کہ داخل خانہ ایشان
میشود او را خواجہ میکنند و چون قبطیان مرا بفرستادند مرا بخدمت شما فرستادند کہ نزد او
و خدمت او کنم و مونس او باشم پس حضرت رسول فرمود کہ شکر میکنم خدا وندی را کہ ہمیشہ از ما اہل بیت دور میگرداند کذب و دروغ گویان را انکار میکنند پس حقتعالی این آیہ را فرستاد یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین
مولف رسالہ گوید کہ چون این آیات را ذکر کردیم پس حقتعالی آیات قذف را اگر ایشان میگویند کہ برای عائشہ نازل شدہ از برای
بیان کفر عائشہ و نفاق او فرستاد و علی بن ابراہیم بسند معتبر دیگر روایت کردہ است کہ عبد اللہ بن بکیر از
حضرت امام جعفر صادق پرسید کہ فدای تو شوم آیا حضرت رسول در وقتی کہ امر فرمود کہ جریج قبطی را بکشد
آیا میدانست کہ این نسبت را بر او افترا است یا آنکہ نمیدانست و حقتعالی بسبب تثبت کردن حضرت
امیر المومنین کشتن را از آن قبطی دفع کرد حضرت فرمود کہ آری حضرت رسول میدانست کہ آن افترا است
و از برای مصلحت آن امر را فرمود اگر حضرت رسول حکم جزم بکشتن او می فرمود حضرت امیر تا او را
نکشتہ برنمیگشت و لیکن حضرت برای آن این حکم را فرمود کہ شاید عائشہ منافقہ چون بداند کہ
او کشتہ میشود از گناہ خود برگردد پس آن منافقہ برنگشت و پروا نکرد و ... [illegible] شود و کشتہ [illegible]

حضرۃ عائشہؓ پر امام مہدی حد جاری کریں گے

يقيم المهدى الحد على ام المؤمنين عائشة ·

IMAM MEHDI WILL PUNISH HAZRAT AIYSHA (RA) WITH STRIPS

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مولف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

شیخ طوسی و سید ابن طاؤس نے بسند معتبر حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود تھے۔ میں بھی آنحضرتؐ کے اور عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہ نے کہا میری اور آنحضرتؐ کی گود کے سوا کہیں اور جگہ نہ تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا خاموش اے عائشہ علیؑ کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وہ آخرت میں میرا بھائی ہے اور مومنوں کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روزِ قیامت صراط پر بٹھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جنہوں نے جناب رسولِ خدا پر جھوٹ بہت باندھا ہے۔ ابوہریرہ، انس بن مالک اور عائشہ۔ اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آلِ محمدؐ ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اُن پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں اُن پر کس سبب سے حد جاری کریں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ مادرِ ابراہیمؑ پر جو افترا کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرتؐ نے اُن پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور کیوں قائم آلِ محمدؐ تک ملتوی کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظر کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔

(بقیہ از صفحہ ۹۰۰) اگرچہ وہ نسبت اشرفِ خلق کے ساتھ ہو جو انبیاء و مرسلینؑ ہیں اور ایمان ہونے کے سبب سے کافروں کے ساتھ نسبت ہونا کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اگرچہ وہ کافر فرعون کے مانند ہو۔

واضح ہو کہ ابتدائے سورۃ میں جو خدا وندِ عالم نے جناب رسولِ خدا پر عتاب فرمایا وہ ظاہر ہے کہ انتہائی لطف و رحمت ہے یعنی اے حبیب کیوں اپنی عورتوں کی خاطر سے اُن لذتوں کو اپنے اوپر حرام کرتے ہو جو خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن لذتوں کو خود ترک کرنا خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ مصلحت ہو حرام نہیں تھا اور نہ وہ فعل حضرتؐ کا معصیت ہو سکتا ہے اور عتاب جو آنحضرتؐ پر آیت سے ظاہر ہوتا ہے حقیقت میں وہ بھی اُنہی دونوں بیویوں پر تعریض ہے کہ اُن کی خاطرداری کے لیے کیوں اپنے کو چند لذتوں سے محروم کرتے ہو۔ اور اُن دونوں کا ابوبکر و عمر کی خلافت کے بارے میں کہنا اگر واقعی حدیث ہو تو بہت سی مصلحتیں ہیں جس میں اُن کا امتحان اور اُن کے کفر و نفاق کا اظہار ہے اور بہت سی مصلحتیں ہیں جن کے ادراک سے اکثر انسانوں کی عقلیں قاصر ہیں مثل شیطان کو خلق کرنے کی مصلحت اور نفسِ انسانی میں خواہشیں اور اُن کا فساد پر قادر بنانا وغیرہ۔ اور مومن کو چاہیے کہ ہر معاملہ میں ایمان پر ثابت و قائم رہے اور شبہ و اعتراض کا دروازہ اپنے اوپر نہ کھولے اور شیطان کے وسوسوں میں نہ پھنسے اور ائمہ دین سے جو کچھ اس کو حاصل ہو اس سے انکار نہ کرے اور اُن معاملات کا علم اُنہی پر چھوڑ دے۔ ۱۲

ام المومنین حضرۃ عائشہؓ کیلئے کفریہ کلمات

الكلمات الكفرية على ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

UNISLAMIC REMARKS ABOUT HAZRAT AYESHA (رضی اللہ عنہا)

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم — ۸۷۹ — باونواں باب آنحضرتؐ کی ازواج کے حالات

حضرتؐ درخت کے نیچے بیٹھ فرمایا کہ پیچھے آ۔ جریحؓ نے کہا یا علیؑ خدا سے ڈریئے اور مجھ پر گمان بد نہ کیجئے کیونکہ میرے آلہ مردی قطعی کاٹ ڈالے گئے ہیں۔ پھر اپنی شرمگاہ کھول دی اور حضرت کی نگاہ اس پر پڑی۔ غرض حضرتؐ اس کو پکڑ کر جناب رسولؐ خدا کے پاس لاتے۔ حضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ اپنا حال بیان کر کہ کیوں تو ایسا ہو گیا ہے اس نے کہا یا رسولؐ اللہ قبطیوں کا یہ قاعدہ ہے کہ خدمت گاروں میں سے جو شخص بھی ان کے گھروں میں جاتا آتا ہے اس کو خواجہ سرا بنا دیتے ہیں۔ اور چونکہ قبطی غیر قبطی کو پسند نہیں کرتے ماریہ کے باپ نے مجھ کو اس کی خدمت کے لیئے آپ کے پاس بھیجا تھا تاکہ اس کی خدمت کروں اور اس کا مونس وہمدم رہوں۔ یہ سنکر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں شکر کرتا ہوں اس خدا کا جو ہم اہلبیتؑ سے ہمیشہ برائیوں کو دور رکھتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والوں پر ان کا جھوٹ وافترا ظاہر کر دیتا ہے۔ اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ (آیت ۶ سورۃ الحجرات پ ۲۶) جس کا ترجمہ سابقاً مذکور ہو چکا۔ تو خداوند عالم نے آیات قذف نازل کیں جن کو اہل سنت کہتے ہیں کہ عائشہ کے حق میں نازل ہوئی وہ عائشہ کے کفر ونفاق کے اظہار کے لیئے خدا نے بھیجی ہے۔

علی بن ابراہیم نے بسند معتبر دیگر روایت کی ہے کہ عبداللہ بن بکیر نے جناب امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ آپ پر فدا ہوں کیا جناب رسولؐ خدا نے کسی وقت فرمایا تھا کہ جریح کو قتل کر دیں کیا حضرتؐ جانتے تھے کہ یہ اس کی نسبت افترا ہے یا نہیں جانتے تھے۔ اور خداوند عالم نے محض ثابت کرنے کے لیئے جناب امیرؑ کے ہاتھ سے اس قبطی کے قتل کو دفع فرما دیا۔ حضرتؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ جانتے تھے کہ یہ بات افترا ہے لیکن مصلحتاً وہ حکم دیا اگر آنحضرتؐ نے تاکیداً وہ حکم دیا ہوتا تو جناب امیرؑ بغیر اس کو قتل کئے واپس نہ آتے۔ لیکن حضرتؐ نے صرف اس لیئے یہ حکم دیا تھا کہ شاید عائشہ جب یہ سنیں گی کہ ان کے کہنے سے ایک شخص ناحق قتل کیا جا رہا ہے تو اپنے گناہ سے توبہ کر لیں گی۔ لیکن وہ اپنے قول سے نہ پھریں اور ان کو ایک مسلمان کا ناحق قتل ہونا ناگوار نہ ہوا۔

باونواںؐ باب

آنحضرتؐ کی ازواج کی تعداد اور اُن کے مختصر حالات

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے پندرہ عورتوں سے تزویج فرمایا اور تیرہ عورتوں سے مقاربت کی جب دنیا سے آنحضرت کی جانب رحلت فرمائی تو نو عورتیں آپ کی

حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کافرہ اور منافقہ عورتیں تھیں

كانت عائشة و حفصة كافرتين و منافقتين ۔

HAZRAT AISHA (RA) AND HAZRAT HAFZA WERE HYPOCRITE AND INFIDEL WOMEN.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمۂ حیات القلوب جلد دوم ۹۰۰ پچپنواں باب حضرت عائشہ وحفصہ کے حالات

فرمایا کہ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ (آیت ۴، ۵ سورۂ تحریم پ ۲۸) یعنی اے عائشہ وحفصہ اگر خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو اُس گناہ سے جو تم نے کیا (تو تمہارے واسطے بہتر ہے) کیونکہ بلاشبہ تمہارے قلوب کفر وضلالت کی طرف مائل ہوگئے۔ اور اگر آنحضرتؐ کی اذیت پر تم ایک دوسرے کی آپس میں مددگار ہوجاؤ تو (کچھ پروا نہیں) پیغمبرؐ کا مددگار خدا ہے اور جبرئیلؑ اور صالح المومنینؑ ہیں جس سے مراد باتفاق خاصہ وعامہ امیرالمومنینؑ ہیں اور ان کے بعد تمام فرشتے مددگار ہیں۔ اگر پیغمبرؐ تم کو طلاق دے دیں تو خدا تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں عطا کرے گا جو مسلمان ہوں گی، ایمان والی ہوں گی، نماز پڑھنے والی، فرمانبردار، عبادت گذار اور روزہ رکھنے والی ہوں گی۔ ان میں سے بعض شوہر کرچکی ہوں گی اور بعض کنواری ہوں گی اس کے بعد خدا نے اس اشکال کو دُور کرنے کے لیے (جاہل لوگ یہ نہ کہیں کہ کیسے ممکن ہے کہ پیغمبرؐ کی بیویاں کافرہ ومنافقہ ہوں) خدا نے ایک مثال ان کے لیے بیان فرمائی جس میں ان کا کفر ہر عاقل پر ظاہر کردیا جیسا کہ ان آیتوں کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ (آیت ۱۰ سورۂ تحریم پ ۲۸) یعنی خدا نے ان کے لیے جو کافر ہوگئیں ایک مثال بیان کی ہے اور وہ نوحؑ ولوطؑ کی بیویوں کی مثال ہے وہ دونوں عورتیں ہمارے دو شائستہ بندوں کی زوجہ تھیں پھر ان دونوں نے میرے ان دونوں بندوں سے کفر ونفاق کے ساتھ خیانت کی تو ان دونوں پیغمبروں نے ان عورتوں سے خدا کا عذاب کچھ دفع نہیں کیا اور ان عورتوں سے قیامت کے روز کہا جائے گا یا عالم برزخ میں کہ کافروں کے ساتھ آتش جہنم میں داخل ہوجاؤ۔" علی بن ابراہیمؒ نے روایت کی ہے کہ ان کی ایک خیانت عائشہؓ کا طلحہ وزبیر کے ساتھ امیرالمومنینؑ سے جنگ کے لیے بصرہ جانا تھا اور حضرت صاحب الامرؑ عائشہ کو بحکم خدا زندہ کریں گے اور اس خیانت کے سبب حد جاری کریں گے۔[1]

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ جناب اقدس الٰہی نے ان آیتوں میں عائشہ وحفصہ کا کفر ونفاق اور ان کا آنحضرتؐ کی ایذا پر متفق ہونا اس طرح ظاہر وواضح فرمایا ہے جو کسی صاحب عقل سے پوشیدہ نہیں ہے اور ان آیتوں کی صراحت ووضاحت کی وجہ سے جو ان کے کفر کے بارے میں نمایاں ہے زمخشری اور فخر رازی نے انتہائی تعصب کے باوجود کہا ہے کہ ان دونوں مثالوں میں خداوند عالم نے جو اس آیت میں اور اس کے بعد کی آیت میں جو زن فرعون کے بارے میں بیان کی ہے عظیم اشارہ ان دونوں مومنین کی ماؤں کے بارے میں فرمایا ہے جو آنحضرتؐ کے آزار پر اتفاق اور حضرتؐ کے راز افشا کرنے میں ان سے صادر ہوا۔ اور حق تعالیٰ نے ان مثالوں میں ان کو بیان کیا ہے کہ بوجہ کفر ونفاق نسبی اور سببی رشتہ فائدہ نہیں دیتا (باقی بر صفحہ ۹۰۱)

امھات المومنین حضرۃ عائشہؓ حضرت حفصہؓ کافرہ تھیں

كانت ام المؤمنين عائشة و حفصة كافرتين !!

MOTHERS OF MUSLIMS, HAZRAT AYESHA (RA) AND HAZRAT HAFSA (RA) WERE INFIDELS.

حیات القلوب جلد اول از ملا محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد اوّل ۱۶۳ باب چہارم فصل دوم بعثت حضرت نوح علیہ السلام

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ کشتی سے اُترے ابلیس نے ان کے پاس آکر کہا کہ زمین میں کسی شخص کا احسان مجھ پر آپ کے احسان سے زیادہ نہیں ہے آپ نے اُن فاسقوں پر لعنت کی اور سب کو جہنم میں پہنچا دیا اور مجھ کو اُن کے گمراہ کرنے (کی محنت) سے راحت بخشی۔ لہٰذا دو خصلتیں آپ کو تعلیم کرتا ہوں۔ اوّل یہ کہ ہرگز کسی پر حسد نہ کیجئے کیونکہ حسد نے میرے ساتھ کیا جو کچھ کیا۔ دُوسرے حرص ہرگز نہ کیجئے کیونکہ حرص نے آدمؑ کے ساتھ کیا جو کچھ کیا۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ نے اپنی قوم پر بددُعا کی اور وُہ ہلاک ہو گئی تو شیطان نے آپ کے پاس آکر کہا کہ آپ کا مجھ پر ایک احسان ہے چاہتا ہوں کہ اس کا عوض دوں۔ نوحؑ نے کہا کہ میں اس بات سے نفرت رکھتا ہوں کہ تجھ پر احسان کروں۔ بتا دے کہ احسان کیا ہے۔ اس نے کہا یہ کہ آپ نے اپنی قوم پر نفرین کی اور غرق کر دیا۔ اب کوئی باقی نہیں ہے جسے میں گمراہ کروں۔ اور اب مجھ کو راحت ہے جب تک کہ دُوسرا قرن آئے پھر گمراہ کروں گا۔ نوحؑ نے فرمایا اس کا عوض کیا ہے؟ کہا بندوں پر میرے قابو کے مواقع یاد رکھیئے ان تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ہو تو میں اُن سے بہت قریب رہتا ہوں: جبکہ وُہ غصہ میں ہوں۔ جبکہ دُو آدمیوں کے درمیان حکم کرتا ہو۔ اور جس وقت بندہ کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے۔

بسند معتبر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب نوح علیہ السلام حیوانات کو کشتی میں داخل کر رہے تھے بکری نے نافرمانی کی آپ نے اُس کو کشتی میں پھینک دیا اُس کی دُم ٹوٹ گئی۔ اسی وجہ سے اُس کی شرمگاہ کھلی رہ گئی۔ اور گوسفند نے کشتی میں داخل ہونے میں سبقت کی تو نوحؑ نے اُس کی دُم اور پشت پر ہاتھ پھیرا اس سبب سے اس کی بڑی دُم پیدا ہو گئی جس سے اُس کی شرمگاہ پوشیدہ رہی۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ نجف دُنیا میں سب سے بلند ایک پہاڑ تھا اور

(بقیہ صفحہ ۱۶۱) ان کی ذلت کا باعث ہو۔ اسی طرح اس آیت میں حق تعالیٰ نے جس میں کہ حفصہ و عائشہ کی مثال بیان کی ہے فرمایا ہے کہ ان عورتوں کی مثال زنِ نوحؑ و لوطؑ کی سی ہے۔ وُہ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے تصرف میں تھیں پھر ان دونوں نے ان سے خیانت کی تو ان بندوں نے عذابِ خدا سے بچانے میں ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔ اور ان عورتوں سے کہا گیا کہ دوزخ کی آگ میں جہنم والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور عامہ و خاصہ کے طریق پر حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ ان (زنِ نوحؑ و لوطؑ) عورتوں کی خیانت یہ تھی کہ وُہ کافرہ تھیں اور کافروں سے مومنوں کی چغلخوری کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کو آزار پہنچاتی تھیں کوئی اور خیانت نہ تھی۔ ۱۲ (منہ)

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتاب مستطاب منیع و ارتیاب روح بخش مردہ دلان و نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلاصہ موجودات علة الغائی التمام احمد و محمود سیدنا و نبینا خاتم المرسلین رحمة للعالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علی الائمة الطاہرین

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوة المحدثین زین السالکین عمدة المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ و جعل الجنة مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کا رکنان مطبع

در مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ حسن انطباع یافت

حضرت عائشہؓ منافقہ تھیں

کانت السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا منافقۃ

HAZRAT AYESHA WAS HYPOCRITE.

افگندند و در میان خانه گذاشتند و هر گروهی که داخل خانه میشدند بدور آنجناب می ایستادند و صلوات
بر آنجناب میفرستادند و برای او دعا میکردند و بیرون میرفتند پس گروهی دیگر داخل میشدند چون همه
از صلوات بر آنجناب فارغ شدند حضرت امیرالمومنین داخل قبر آنجناب شد و فضل بن عباس
را نیز با خود بقبر برد و چون آنجناب را بر روی دست خود گرفت که داخل قبر کند در این حال مردی از
انصار از بنی الحبلی که او را اوس ابن خولی میگفتند از بیرون خانه نگاه کرد و گفت سوگند میدهم شما را که
حق ما را قطع مکنید و خدمتهای ما را فراموش مکنید و ما را نیز از این شرف بهره دهید پس حضرت
امیرالمومنین او را نیز طلبید و داخل قبر گردید و او در جنگ بدر حاضر شده بود راوی پرسید که جنازه آنجناب
را در کجای قبر گذاشتند حضرت فرمود که نزد پای قبر گذاشتند و از آنجا داخل قبر کردند و در کتاب احتجاج
و کتاب سلیم بن قیس هلالی از سلمان روایت کرده اند که چون حضرت امیرالمومنین از غسل و کفن حضرت
رسول فارغ شد داخل خانه کرد مرا و ابوذر و مقداد و فاطمه و حسن و حسین را و خود پیش ایستاد و ما در
عقب آنجناب صف بستیم و بر آنجناب نماز کردیم و عایشه منافقه هم در آن حجره بود و مطلع نشد
بر نماز کردن ما بسبب آنکه جبرئیل چشمهای او را گرفته بود پس ده نفر ده نفر مهاجران و انصار را داخل حجره
میگردانید و ایشان بر آنجناب صلوات میفرستادند و بیرون میرفتند تا آنکه همه مهاجران و انصار چنین کردند و نماز
بر آنجناب همان بود که در اول واقع شد و در کتاب کفایة الاثر بسند معتبر از عمار روایت کرده است
که چون هنگام وفات حضرت رسول شد علی بن ابیطالب را طلبید و راز بسیاری با او گفت پس فرمود
که یا علی تو وصی منی و وارث منی و حق تعالی بتو عطا کرده است علم و فهم مرا و چون من از دنیا بروم
ظاهر خواهد شد برای تو کینهای دیرینه که در سینهای جماعتی پنهان است و غصب حق تو خواهند نمود پس
حضرت فاطمه و حسن و حسین گریستند حضرت با فاطمه فرمود که ای بهترین زنان چرا میگریی گفت ای پدر
میترسم که حق ما را بعد از تو ضایع کنند و حرمت ما را رعایت ننمایند حضرت فرمود که بشارت باد ترا ای
فاطمه که تو اول کسی خواهی بود که از اهلبیت من بمن ملحق میگردد گریه مکن و اندوهناک مباش بدرستیکه
تو بهترین زنان اهل بهشتی و پدر تو بهترین پیغمبرانست و پسر عم تو بهترین اوصیای پیغمبرانست و دو پسر
تو بهترین جوانان اهل بهشت اند و حق تعالی از صلب حسین نه امام بیرون خواهد آورد که همه مطهر و معصوم
باشند و از ما خواهد بود مهدی این امت پس با علی بن ابیطالب خطاب کرد که یا علی متوجه غسل
و کفن من نشود کسی بغیر از تو حضرت امیر گفت یا رسول الله کی معاونت من خواهد نمود در غسل
تو فرمود که جبرئیل معاونت تو خواهد کرد و فضل بن عباس آب بدست تو بدهد و در نقد الرضا مذکور

(حقوق ترجمہ و تالیف محفوظ ہیں)

ہٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی وَّمَوْعِظَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ

اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ

الحمدللہ کہ ترجمہ بامحاورہ جسکی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولنا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی ملا کلام حاجی آغا شاد احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ: افتخار بکڈپو [illegible] کرشن نگر لاہور

بار پنجم — (استقلال پریس لاہور) — تعداد ۱۰۰۰

حضرۃ عائشہؓ کو فاحشہ مبینہ کی مرتکب تحریر کیا ہے (العیاذ باللہ)

التحريف المعنوى للقرآن .
واتهام عائشة باقتراف الفاحشة المبينة .

A GREAT INSULT OF HAZRAT AIYSHA (RA). SHE WAS CHARGED OF COMMOITING OPEN VULGARITY.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

ل یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ ... تا ... مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ تفسیر قمی میں ان آیتوں کی شان نزول یہ لکھی ہے کہ جب جناب رسولخدا غزوۂ خیبر سے واپس آئے اور یہودیوں کے بڑے بڑے خزانے حضرت کے ہاتھ آئے تو ازواج نے عرض کی کہ ہم کو بھی کچھ ملا ہے۔ اُس میں سے ہمیں بھی دیجئے۔ حضرت نے اُنسے فرمایا کہ مجھے جو کچھ ملا وہ تو میں نے بحکم خدا کے بموجب مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ سنکر وہ خفا ہوئیں اور کہنے لگیں کہ اس کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپ ہمیں طلاق دیدیں تو ہماری قوم میں ہمکو ہمارے ہمسر نہیں ملیں گے جو ہم سے شادی کریں۔ اُن کی یہ بات خدا تعالےٰ کو اپنے رسول کی خاطر سے بُری معلوم ہوئی۔ اپنے رسول کو حکم دیا کہ ان سے الگ رہو چنانچہ حضرت انتیس دن تک ان سے الگ رہے۔ مشربۂ ام ابراہیم میں سکونت گزیں تھے۔ اس عرصہ میں ان سب کو ایام بھی آئے اور پاک بھی ہو گئیں۔ اسکے بعد خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی۔ اور اختیار دینے والی آیت ہے کہ خواہ [illegible] حضرت ام سلمہ پہلی تھیں جنہوں نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میں تو اللہ اور اللہ کے رسول کو اختیار کرتی ہوں پھر اور بھی کھڑی ہوئیں اور یہی کہتی گئیں پس خدا تعالےٰ نے یہ آیت تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ (یعنی اب وہ اختیار جناب رسولخدا کو دیا گیا کہ تم ان میں سے جسکو چاہو طلاق دے دو اور جسکو چاہو رکھ لو) چنانچہ جناب امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ جس کو آنحضرت نے اسوقت رکھ لیا وہ تو نکاح میں رہی اور جسکو رخصت کر دیا وہ مطلقہ ہوگئی اور یہ آیت تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ الخ۔ آیت یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ الخ کے ساتھ تھی مگر قرآن مجید جمع کرنے کے وقت پیچھے ڈالدی گئی ۱۲۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ

اے نبی تم اپنی ازواج سے یہ کہدو کہ اگر تم زندگانی دنیا

تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ

اور اُس کی زینت کی خواستگار ہو تو آؤ میں تم کو

اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۸﴾

نفع پہنچا دوں اور پھر تمہیں نہایت خوبی سے رخصت کر دوں

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

اور اگر تم اللہ اور اُسکے رسول کی اور آخرت کے گھر کی خواستگار ہو تو

الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

اللہ نے تم میں سے جو نیک ہوں گی اُن کے لئے بہت بڑا

مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ

اجر مہیا فرمایا ہے اے نبی کی بیبیو! جو

مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ

تم میں سے کوئی کھلی بری کریگی تو اُس کو

یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَكَانَ

عذاب بھی دُہرا دیا جائے گا۔ اور اللہ پر یہ

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾

بات آسان ہے۔

ل مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ فاحشہ مبینہ سے مراد ہے تلوار لیکے لڑائی کے لئے نکلنا۔ قول مترجم جنگ جمل میں افواج بصرہ کی جرنیل کا لقب لگا حضرت عائشہ اس آیت کی رو سے فاحشہ مبینہ کی مرتکب ہیں جو جناب امیر المومنین وصی رسول رب العالمین کے خلاف فوج کشی کرنیکے سلسلے میں اپنے [illegible]

حِلْیَۃُ الْمُتَّقِیْن

از تألیفات

عالمِ ربّانی

مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

در محاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه

با تصحیح کامل

چاپ افست

کتابفروشی اسلامیّه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

تأليف

فرات بن ابراهيم بن فرات الكوفي
احد علماء الحديث
في القرن الثالث

« التفسير القيم الذي طالما تشوقت لرؤيته
نفوس العلماء ضم (على صغر حجمه)
ما لم تضمه التفاسير الكبيرة: مطابق تمام
المطابقة لأحاديث واخبار النبي والأئمة
عليهم الصلوة والسلام »

طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الأشرف

قرآنی آیات سے غلط استدلال

استدلال باطل من الایات القرانیة

WRONG LOGIC THROUGH QURANIC VERSES.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوئم تالیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ثالث (طبع نجف)
۳۹

(فرات) قال حدثنا جعفر بن احمد معنعنا عن علي (ع) قال نزلت هذه الاية على نبي الله وهو في بيته (انما وليكم الله ورسوله الى قوله وهم راكعون) خرج رسول الله (ص) فدخل المسجد ثم نادى سائل فسأل فقال له اعطاك احد شيئا قال لا الا ذاك الراكع اعطاني خاتمه يعني عليا

(فرات)قال حدثني عبيد بن كثير معنعنا عن ابن عباس في قوله (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الى قوله راكعون) فقال اتى عبد الله بن سلام ورهط معه من اهل الكتاب الى نبي الله (ص) عند الظهر فقال يا رسول الله بيوتنا قاصية ولا متحدث لنا دون هذا المسجد ان قومنا لما رأونا قد صدقنا الله ورسوله وتركنا دينهم اظهروا لنا العداوة واقسموا ان لا يخالطونا ولا يجالسونا ولا يكلمونا فشق علينا فبيناهم يشكون الى النبي (ص) اذ نزلت هذه الاية (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا فتلا عليهم فقالوا رضينا بالله وبرسوله وبالمؤمنين . واذن بلال بالصلوة وخرج رسول الله (ص) الى المسجد والناس يصلون بين راكع وساجد وقاعد واذا مسكين يسأل فدعاه النبي (ص) فقال هل اعطاك احد شيئا قال نعم قال ماذا قال خاتم فضة قال من اعطاك قال ذاك الرجل القائم فاذا هو علي بن ابي طالب « ع » قال اني اعطاك قال اعطانيه وهو راكع فزعموا ان رسول الله (ص) كبر عند ذلك يقول ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون) الاية

« فرات » قال حدثني ابو علي احمد بن الحسين الحضرمي معنعنا عن ابن عباس قال نزلت « انما وليكم الله ورسوله » الى آخر الاية جاء بالنبي « ص » الى المسجد فاذا سائل فدعاه قال من اعطاك من هذا المسجد قال ما اعطاني الا هذا الراكع والساجد يعني عليا فقال النبي (ص) الحمد لله الذي جعلها في من اهل بيتي قال وكان في خاتم علي (ع) الذي اعطاه السائل سبحان من فخري باني له عبد

« فرات » قال حدثني جعفر بن محمد بن سعيد معنعنا عن ابي هاشم عبد الله بن محمد بن الحنفية قال اقبل سائل فسأل رسول « ص » فقال هل سألت احدا من اصحابي قال لا قال فأت المسجد فسألهم ثم عد الي فاخبرني فاتى المسجد فلم يعطه احد شيئا قال فمر بعلي وهو راكع فناوله يده فاخذ خاتمه ثم رجع الى رسول الله « ص » فقال هل تعرف هذا الرجل قال لا قال فارسل معه فاذا هو علي بن ابي طالب « ع » قال

المجلد الاول

من كتاب البرهان
في تفسير القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني البحراني التوبلي الكتكاني المتوفى في سنة ١١٠٧ او ١١٠٩ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي
خادم احاديث الائمة المعصومين
الحاج ابو القاسم بن محمد تقي
المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقف على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوي الزرندي
بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نجي الله بن كريم الله القرشي البازدهاني

تهران در چاپخانه آفتاب به طبع رسيد

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مچھر کہا گیا۔ (العیاذ باللہ)

العلی رضی اللہ عنہ شبہ ببعوضۃ (أستغفر اللہ)

HAZRAT ALI (RA) WAS CALLED "A MOSQUITO"

الجزء الاول　　سورة البقرة (٢) آية ان الله لا يستحيي ان يضرب　　-٧٦-

و يهدي به كثيراً » اي يقول الذين كفروا ان الله يضل بهذا المثل كثيراً و يهدي به كثيراً اي فلا معنى للمثل لانه و ان نفع به من يهديه فهو يضر به من يضله به فرد الله تعالى عليهم قيلهم فقال «وما يضل به» يعني ما يضل الله بالمثل «الا الفاسقين» الجانين على انفسهم بترك تأمله وبوضعه على خلاف ما امر الله بوضعه عليه ثم وصف هؤلاء الفاسقين الخارجين عن دين الله و طاعته ثم قال عزوجل «الذين ينقضون عهد الله» المأخوذ عليهم بالربوبية ولمحمد ﷺ بالنبوة ولعلي عليه السلام بالامامة و لشيعتهما بالجنة والكرامة «من بعد ميثاقه» واحكامه و تغليظه «و يقطعون ما امر الله به ان يوصل» من الارحام والقرابات ان يتعاهدوهم و يقضوا حقوقهم وافضل رحم واوجبه حقاً رحم رسول الله ﷺ فان حقهم بمحمد كما ان حق قرابات الانسان بابيه و امه و محمد اعظم حقاً من ابويه و كذلك حق رحمه اعظم و قطيعته افظع وافضح «ويفسدون في الارض» بالبراءة ممن فرض الله امامته واعتقاد امامة من قد فرض الله مخالفته «اولئك» اهل هذه الصفة «هم الخاسرون» قد خسروا انفسهم واهليهم لما صاروا الى النيران وحرموا الجنان فيالها من خسارة الزمتهم عذاب الابد وحرمتهم نعيم الابد. وقال الباقر عليه السلام الا ومن سلم لنا ما لا يدريه ثقة بانا محقون عالمون لانقف به الا على اوضح المحجات سلم الله تعالى اليه من قصور الجنة ايضاً ما لا يقادر قدرها هو ولا يقادر قدرها الا خالقها او واهبها، الا ومن ترك المراء والجدال واقتصر على التسليم لنا و ترك الاذى حبسه الله على الصراط فاذا حبسه الله على الصراط فجاءته الملائكة تجادله على اعماله وتواقفه على ذنوبه فاذا النداء من قبل الله عزوجل يا ملائكتي عبدي هذا لم يجادل وسلم الامر لائمته فلا تجادلوه وسلموه في جناني الى ائمته يكون متبحبحاً فيها بقربهم كما كان مسلماً في الدنيا لهم و اما من عارض بلم وكيف و نقض الجملة بالتفصيل قالت له الملائكة على الصراط واقفنا يا عبد الله و جادلنا على اعمالك كما جادلت انت في الدنيا الحاكين لك عن ائمتك فيأتيهم النداء صدقتم بما عامل فعاملوه الا فواقفوه فيواقف و يطول حسابه و يشتد في ذلك الحساب عذابه فما اعظم هناك ندامته و اشد حسراته لا ينجيه هناك الا رحمة الله ان لم يكن فارق في الدنيا جملة دينه والا فهو في النار ابد الابدين. قال الباقر عليه السلام و يقال للموفي بعهوده في الدنيا في نذوره و ايمانه و مواعيده: يا ايها الملائكة و في هذا العبد في الدنيا بعهوده فوفوا له ههنا بما وعدناه وسامحوه ولا تناقشوه فحينئذ تصيره الملائكة الى الجنان واما من قطع رحمه فان كان وصل رحم محمد وقد قطع رحمه شفع ارحام محمد الى رحمه و قالوا لك من حسناتنا و طاعتنا ما شئت فاعف عنه فيعطونه منها ما يشاء فيعفى عنه و يعطي الله المعطين ما ينفعهم وان كان وصل ارحام نفسه وقطع ارحام محمد ﷺ بان جحد حقهم و دفعهم عن واجبهم وسمى غيرهم باسمائهم ولقبهم بالقابهم ونبز بالقاب قبيحة مخالفيه من اهل ولايتهم قيل له يا عبد الله اكتسبت عداوة آل محمد الطهر ائمتك لصداقة هؤلاء فاستعن بهم الآن يعينوك فلا يجد معيناً ولا مغيثاً ويصير الى العذاب الاليم المهين.

قال الباقر عليه السلام و من سمانا باسمائنا و لقبنا بالقابنا ولم يسم اضدادنا باسمائنا ولم يلقبهم بالقابنا الا عند الضرورة التي عند مثلها نسمي نحن ونلقب اعداءنا باسمائنا والقابنا فان الله تعالى يقول لنا يوم القيمة اقترحوا لاوليائكم هؤلاء ما تعينونهم به فنقترح لهم على الله عزوجل فما يكون قدر الدنيا كلها فيها كخردلة في السموات والارض فيعطيهم الله تعالى اياه ويضاعفه لهم اضعافاً مضاعفات، فقيل للباقر عليه السلام فان بعض من ينتحل موالاتكم يزعم ان البعوضة علي عليه السلام وان ما فوقها و هو الذباب محمد رسول الله ﷺ فقال الباقر عليه السلام سمع هؤلاء شيئاً لم يضعوه على وجهه انما كان رسول الله ﷺ قاعداً ذات يوم هو و علي اذ سمع قائلاً يقول ما شاء الله وشاء محمد، وسمع آخر يقول ما شاء الله و شاء علي، فقال رسول الله ﷺ لا تقرنوا محمداً وعلياً بالله عزوجل ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء محمد ثم شاء علي، ان مشية الله هي القاهرة التي لا تساوى ولا تكافى ولا تدانى وما محمد رسول الله ﷺ في الله

ترجمه جلد سیزدهم

از کتاب

(((بحـــار الانوار)))

از تالیفات

علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه

رحمة الله علیه

بسرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران ـ خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶ـ۵۳۵۴۴۸

۱۳۶۰ هجری شمسی

....

چاپ امت اسلامیه

امام قائم سیدہ عائشہؓ کو زندہ کر کے (کوڑے ماریں گے) حد جاری کریں گے (معاذ اللہ)

الامام الغائب یحیی ام المؤمنین عائشۃ و یجلدھا و یقیم علیھا الحد !!

IMAM MEHDI WILL MAKE HAZRAT AIYSHA (RA) ALIVE AND SCOURGE HER WITH STRIPES.

بحار الانوار نیز جلد دھم تألیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران

-۵۷۶- کیفیت اخلاق آنحضرت

مراهلبیت را جواب دهند: هست که بکرده های اهل خود شاهد است برای امثال ایشان شفاعت کنند - مولف گوید مراد از نجیب همه ائمه(ع) است یا قائم ﷺ است تنها و اول اظهر است در نظر شیخ صدوق در کتاب علل الشرایع از پدرش و ابن ولید دریکجا ایشان از برقی او از ابن زهیر شبیب بن انس او از بعضی اصحاب صادق ﷺ روایت نموده اند گفته که ابوحنیفه بخدمت آنحضرت داخلشد باو فرمود خبرده بمن از قول خدای تعالی « سیروا فیها لیالی وایاماً آمنین » یعنی در روی زمین شبها و روزها راه بروید در حالتی که در امن هستید آنحضرت از او پرسید این امنیت در کدام سرزمین است از بقعه های روی زمین ابوحنیفه درجواب گفت چنان گمان دارم که آن سرزمین مابین مکه ومدینه باشد پس آنحضرت باصحاب خود متوجه شده فرمود آیا میدانید درمیان مکه ومدینه سرراه خلایق بریده میشود واموالشان از ایشان گرفته میشود و از خودشان خاطرجمع نمیشوند تا اینکه کشته میگردند ایشان عرضکردند آری چنین است که میفرمائی - راوی گوید پس ابوحنیفه ساکت گردید بعد از آن آنحضرت نیز فرمود که یا اباحنیفه خبرده بمن از قول خدایتعالی « من دخله کان آمنا » یعنی هرکه بآنجا داخلشد در امن میباشد آنحضرت از او پرسید آن سرزمینی که هرکه بآنجا داخلشود درامن است کدامست ابوحنیفه گفت کعبه آنحضرت فرمود آیا ازاین قضیه خبرداری که حجاج بن یوسف پسرزبیررا درکعبه ببالای منجنیق گذاشت واورا کشت آیا بنابراین پسرزبیر در امن بود - راوی گوید پس ابوحنیفه نیز ساکت شد وقتیکه ابوحنیفه از مجلس آنحضرت بیرون رفت ابوبکر حضرمی بخدمت آنحضرت عرض کرد فدای تو شوم جواب این دومسئله چیست فرمود یا ابابکر آیه « سیروا فیها لیالی وایاماً آمنین » عبارتست از سیر کردن وراه رفتن باقائم ﷺ ما اهلبیت یعنی کسانیکه درایام ظهورش درخدمتش راه میروند درامن میباشند ومعنی آیه « ومن دخله کان آمنا » اینست که هرکه به بیعت قائم ﷺ داخل گردد وبدست مبارکش دست زند وداخل اصحاب آنحضرت شود هرآینه درامن میباشد تا آخر حدیث در کتاب علل الشرایع از ماجیلویه او ازعم خویش او از برقی او از پدرش او از محمد بن سلیمان او از داود بن نعمان او از عبدالرحیم قصیر روایت کرده او گفته ابوجعفر بمن فرمود آگاه باش هم گاه قائم ﷺ ما قیام نماید هرآینه حمیرا یعنی عایشه زنده گردانیده شده بخدمت آن حضرت آورده میشود تا اینکه باو تازیانه حد بزند و تا اینکه انتقام فاطمه (ع) دختر محمد ﷺ رااز او بستاند عرض کردم فدای تو شوم برای کدام معصیت باو حد میزند فرمود برای افترا گفتنش بمادر ابراهیم ﷺ رسولخدا ﷺ عرضکردم چگونه شد که خدایتعالی آن حد را تاقیام قائم ﷺ تأخیر نمود فرمود که تأخیر آن ازاین راهست که خدا محمد ﷺ را برای خلق رحمت فرستاده

بحار الانوار
حصہ سوم
در حالات حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا
تالیف
علامہ
مجلسی علیہ الرحمۃ
ترجمہ
حجۃ الاسلام علامہ مفتی سید طیب آغا جزائری مجتہد العصر
مقیم نجف اشرف عراق
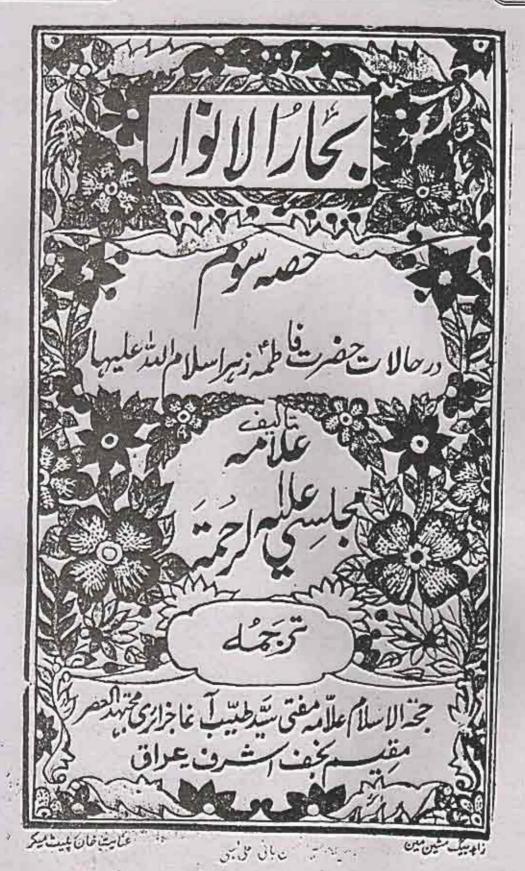
قریش کی عورتوں پر حضرت علیؓ کی توہین کا الزام

الافتراء علی نساء قریش باهانة علی کرم الله وجهه .

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALI (RA) BY QURESHI (A TRIBE) WOMEN.

بحار انوار حصہ سوئم از باز مجلسی ترجمہ مفتی سید طیب آغا جزائری

بحارالانوار — حصہ سوم

اس نے اس خوشی میں جنت کے درختوں کو حکم دیا کہ وہ زیورات اور حلے یاقوت موتی و زمرد ساکنین جنت پر نچھاور کریں چنانچہ انھوں نے اس نچھاور کو بے اندازہ اکٹھا کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے درخت طوبیٰ کو فاطمہ زہرا کے گھر میں قرار دیا ہے اور اس کو علیؓ کے گھر میں قرار دیا ہے۔

شب معراج علیؓ کے فضائل

تفسیر قمی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بھی فاطمہ زہرا کی خواستگاری کرتا تھا تو آپ اس سے اعراض فرما لیتے تھے یہاں تک کہ لوگ اس امید سے مایوس ہو گئے۔ پھر اس کے بعد جب آپ نے چاہا کہ فاطمہ کی شادی علیؓ سے کریں تو خلوت میں اس امر کے متعلق فاطمہ سے استفسار کیا حضرت زہرا نے جواب دیا یا رسول اللہ آپ کی رائے عالی ہے مگر یہی سب سے ادنیٰ ہے کہ قریش کی عورتیں علیؓ کے متعلق چہ میگوئیاں کرتی ہیں کہ ان کا پیٹ بڑا ہے ہاتھ لمبے ہیں ان کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں سر پہ بال بھی نہیں ہیں ان کی آنکھیں بھی بڑی بڑی ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں ان کے پاس مال بالکل نہیں، یہ سن کر جناب رسالت مآب نے فرمایا اے فاطمہ! کیا تم کو نہیں معلوم کہ اللہ نے ایک مرتبہ دنیا پر نگاہ کی تو مجھ کو عالمین کے مردوں میں سے چنا پھر دوسری مرتبہ نگاہ کی تو علی کو چنا اور تیسری مرتبہ نگاہ کی تو تم کو عالمین کی عورتوں میں سے انتخاب کیا اے فاطمہ! جس رات مجھ کو معراج کیلئے لے جایا گیا اس رات میں نے بیت المقدس کے پتھر پر لکھا دیکھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا خدا نہیں محمد اس کے رسول ہیں میں نے ان کی وزیر کے ذریعہ ان کی تائید و نصرت کی۔ اس وقت میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ میرا وزیر کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا علی ابن ابی طالبؑ۔

پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہونچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ میں وہ خدا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں اور محمد میری مخلوق میں سب سے برگزیدہ ہیں میں نے انکو ان کے وزیر کے ذریعہ مؤید و منصور گردانا۔

پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کے عرش الٰہی کے پاس پہنچا تو میں نے قائمہ عرش پر

انتباہ :- یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے۔
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

آثارِ حیدری

اردو ترجمہ عربی تفسیر پُرتنویر منسوب بہ

حضرت حُجّۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ

جناب مولوی سیّد شریف حسین صاحب بھریلوی

ناشران

امامیہ کتب خانہ لاہور ۸

مغل حویلی ۔ حلقہ ۷ ۔ اندرون موچی دروازہ
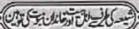
ولایت علی ابن طالب کا اقرار شرمگاہوں سے

اعلان ولایة علی من قبل الفروج .

EVEN REPRODUCTIVE ORGANS OF THE BODY ACCEPTED THE WILAYAT OF HAZRAT ALI (   )

آثار حیدری (اردو ترجمہ تفسیر حسن عسکری) موچی دروازہ لاہور

۵۵۶

اُس کے سامنے سے شق ہوگئیں اور راستہ بن گیا پھر از سر نو آکر باہم مل گئیں۔ کیا تم کو غدیر خم کا واقعہ کافی نہیں ہے جبکہ میں نے علیؑ کو اپنا جانشین کیا تم نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے تھے۔ اور فرشتے ان میں سے سر نکالے جھانک رہے تھے اور تم کو پکار رہے تھے یہ ولی خدا ہے اسکی متابعت کرو۔ ورنہ تم پر عذاب خدا نازل ہوگا۔ اس سے ڈرو کیا تم کو یہ بات کافی نہیں ہے کہ تم نے دیکھا کہ علیؑ چلتا تھا اور پہاڑ سامنے سے ہٹتے جاتے تھے تاکہ ٹھوکر کھانے کی ضرورت نہ پڑے جب وہ گزر گیا تو پہاڑ پھر اپنی جگہ پر آگئے۔ بعد ازاں علیؑ نے دعا کی کہ اے خدا ان لوگوں کو پھر اپنی نشانیاں دکھا کہ یہ امر تیرے نزدیک سہل ہے تاکہ تیری حجت ان پر اور زیادہ تاکید کرے الغرض جب وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا زمین نے انکے پاؤں پکڑ لیے اور ان کو اندر جانے سے روک دیا اور آواز دی کہ ہمارے اندر قدم رکھنا تم پر حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ تب انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہہ کر گھروں میں داخل ہونے پھر اندر جاکر دوسرے کپڑے بدلنے کے لیے اپنے لباس اُتارنے کا ارادہ کیا تب وہ لباس ان پر بھاری ہوگئے اور وہ ان کو نہ اُتار سکے اور کپڑوں نے انکو آواز دی کہ تم پر ہمارا اُتارنا آسان نہ ہوگا جب تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو۔ تب انھوں نے اس کی ولایت کا اقرار کیا اور کپڑوں کو اُتار دیا۔ پھر رات کا لباس پہننے کا ارادہ کیا تب وہ بھاری ہوگئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا پہننا حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انھوں نے اقرار کیا پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت لقمہ ان کے لیے بھاری ہوگیا اور جو لقمے بھاری نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں جاکر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو۔ تب انھوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا بعد ازاں وہ پیشاب و پاخانہ کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا دفعیہ ان کو متعذر ہوا اور ان کے پیٹوں اور آلات تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انھوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر ان میں سے بعض نے دلتنگ ہوکر اس طرح پر دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ

پارہ ۹
سورہ الانفال
ع ۴

پارہ ۹
سورۃ الانفال
ع ۴

WITNESS

شیعانِ علیؑ زندہ باد　　　دشمنانِ علیؑ مُردہ باد

یا علیؑ مدد

تحفہ حنفیہ

در جواب

تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علمائے اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹس:۔ اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت رقم

خادمِ مذہب شیعہ وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

حضرت عائشہؓ پر من گھڑت الزام۔ (استغفر اللہ)

افتراء المخترعة علیٰ عائشة رضی اللہ عنها (استغفر اللہ)

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT AYESHA (RA)

۲۷۲

حالت حیض میں بی بی عائشہ کے خصوصی پروگرام

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۶۳ کتاب الحیض

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۳۰۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۶۵ م عبدالوہاب شعرانی

پہلا پروگرام: بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں فیباشرنی رسول اللہ وانا حائض کہ میں جب حالت حیض میں ہوتی تھی تو رسول پاکؐ میرے ساتھ مباشرت فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ نے رسول پاکؐ پر مخالفت قرآن کی تہمت لگائی ہے

بیان: قرآن پاک پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۲۲۲ میں اللہ پاک نے فرمایا ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض" کہ جب عورتیں حالت حیض میں ہوں تو تم اُن سے دوری اختیار کرو اور انکے قریب نہ جاؤ انکے پاک ہونے تک" مطلب یہ ہے کہ ان سے ملاپ اور جماع نہ کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہے کہ میری حالت حیض میں میرے ساتھ نبی کریم مباشرت کرتے تھے اور مباشرت کا معنی بھی جماع کرنا ہے۔ کما فی قولہ تعالیٰ فالئن باشروھن آغاز اسلام میں مسلمانوں پر ماہ رمضان میں رات کے وقت جماع کرنا منع تھا۔ حضرت ابن عمر رات کے وقت جماع کر لیتے تھے اُسکے بعد پھر حکم ہوا کہ اللہ پاک تمہاری خیانت کو جانتا ہے۔ اور اب تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم رات کے وقت عورتوں سے جماع اور مباشرت کرو۔ بحکم قرآن مباشرت کا معنی ملاپ اور جماع ہے۔ پس عائشہ کا یہ کہنا کہ نبی پاک حیض میں میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے گویا بی بی جی نے مخالفت قرآن کی نبی پاکؐ

حضرت عائشہ کی لرزہ خیز توہین۔ (معاذ اللہ)

اھانة عائشة المتنرلزله الاعصاب۔ (معاذ اللہ)

REVILE OF HAZRAT AYESHA (RA)

۲۷۱

ہمارے اور عائشہ کے درمیان پردہ تھا۔ یہ فرمایا ہے کہ انما سترت اسافل بدنہا کہ وقت غسل عائشہ نے بدن کا نچلا حصہ چھپایا ہوا تھا مگر شارح بخاری نے نچلے حصہ کی حد بندی نہیں فرمائی کہ ناف سے نیچے یا چھاتی سے نیچے، لعنت خدا کی بخاری لکھنے والے پر اور اسکی شرح کرنے والے پر کہ ان دونوں کو نبی کریمؐ کی عزت کا کوئی خیال نہ تھا۔ حضرت عائشہ تو جیسی تھی اسی روایت سے اور دیگر روایات سے ظاہر ہے کہ وہ کیسی تھی۔ مگر ان دونوں کو تو کچھ خیال کرنا چاہئے تھا۔ ارباب انصاف اگر یہ روایت درست ہے تو پھر حضرت عائشہ کی ذہنیت معلوم ہو گئی کہ وہ کس مزاج کی خاتون تھی جب نبی کریمؐ نے لوگوں کو نیم برہنہ ہو کر غسل کا طریقہ نہیں سمجھایا تو حضرت عائشہ نبی پاک کے بعد کوئی نبیہ تو نہیں تھی کہ وہ نیم برہنہ ہو کر لوگوں کو غسل جنابت سکھاتی۔

مروان کی روحانی اولاد کو دعوت انصاف

وہ ملاجو سگہائے بنوامیہ ہیں اور شیعیان حیدر کرار کے مذہب کے بارے یوں عوعو کرتے ہیں کہ شیعوں نے لکھا ہے کہ جب امام مہدیؑ آئے گا تو برہنہ آئے گا، اسکا پہلا جواب امام مہدیؑ جب آئے گا تو علانیہ آئے گا دوسرا جواب کھلا کھلا آئے گا نہ کہ ننگا ہو کر آئے گا اور کپڑے اتار کر آئے گا امام مہدیؑ مرد ہے عورت نہیں ہے جس طرح بھی آئے گا وہ بعد کی بات ہے دیکھ لینا جس طرح بھی آئے گا اور حضرت عائشہ عورت ہے اور نیم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل کر کے دکھا چکی ہے ہمیں اہل سنت بھائی جواب دیں کہ اس نیم برہنہ غسل کرنے سے عائشہ نے سسرال کی شان بڑھائی ہے یا پیکے گھرانے کی عزت، بڑھائی ہے۔ یا دونوں کی عزت اتار کر انکے ہاتھ پکڑائی ہے۔

حضرت عائشہ پر بے بنیاد الزام ۔ (نعوذ باللہ)

افتراء المخترعة علی سیدہ عائشة (نعوذ باللہ)

A BASELESS ALLEGATION ON HAZRAT AYESHA (RA)

۲٦٨

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل ننگے ہو کر غسل کرتے تھے ۔

غسل جنابت حضرت عائشہ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۵ کتاب الغسل عن عائشة.
قالت کنت اغتسل آنا والنبی من اناء واحد ۔
ترجمہ :۔ حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل کرتے تھے ۔

(نوٹ) حضرت عائشہ نے یہ رپورٹ عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفاء گھرانوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں کرتی ۔ جیسی روح ویسے فرشتے

فقہ دیوبند میں بغیر غسل کے کئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۸ کتاب الغسل ۔
ترجمہ :۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات میں صرف ایک گھنٹہ میں اپنی گیارہ بیویوں سے ہمبستری فرما لیتے تھے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور پاک میں اتنی قوت باہ تھی انس نے کہا آنجناب میں تیس مردوں

حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی توہین

اہانۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا ومعاویۃ رضی اللہ عنہ - (العیاذ باللہ)

AN INSULT OF HAZRAT AYESHA (RA) AND HAZRAT MUAVIYA (RA)

۶۵

جناب معاویہ بی بی عائشہ کے قاتل ہیں

۷۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ حبیب السیر جزو سیم جلد اول ص۵۸
در تاریخ حافظ ابرو از ربیع الابرار و کامل السفینہ منقول
است کہ در شہور سنۃ ستہ و خمسین کہ معاویہ بن ابی سفیان
بہت بیعت یزید بمدینہ رفتہ حسین ابن علی عبداللہ بن عمر۔
عبدالرحمٰن بن ابی بکر۔ عبداللہ بن زبیر را برنجانید صدیقہ رضی اللہ
عنہا زبان ملامت و اعتراض بروئے بکشاد و معاویہ در خانہ
خویش چاہ کندہ سرآں را بخاشاک پوشید و کرسی آبنوس بر زبر
آں نہاد۔ آنگہ صدیقہ را جہت ضیافت طلب داشت و برآں
کرسی نشانند تا در چاہ افتاد و معاویہ سر چاہ را با آہک مضبوط
کردہ از مدینہ بمکہ رفت۔

ترجمہ

۵۷ھ میں معاویہ مدینے آیا بیعت یزید لینے کی خاطر امام
حسین علیہ السلام، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور
عبداللہ بن زبیر کو بیعت یزید کے بارے میں دکھ پہنچایا۔
بی بی عائشہ صدیقہ نے یزید کی بیعت لینے کے بارے میں
معاویہ کو ملامت اور توہ پھٹ کی۔ معاویہ نے کسی عزیز کے
گھر میں ایک کنواں کھدوایا اور گھاس سے اس کا منہ چھپا

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی

أكانت عائشة رضي الله عنها آنسة أمريكية أم سيد آروبية؟

HAZRAT AYESHA (RA) WAS NOT AN AMERCIAN OR EUROPEAN LADY.

حقیقت فقہ حنیفہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۶۴

۴۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ
عائشہ تو مجھے شادی سے پہلے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔
فرشتہ تجھے ریشمی چادر میں لایا۔ جب میں نے چادر کھولی فاذا ھی
انت نہیں تو اس میں تھی۔

بخاری شریف۔ جلد ۳ پ ۲۶ کتاب الرؤیا باب الحریر فی المنام

نوٹ۔ بی بی عائشہ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت
دور رہتی تھی اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا فوٹو دکھانا پڑا۔ حضور پاک
اور عائشہ دونوں مکہ میں رہتے تھے اور بقول اہلسنت وہ چھ سال کی لڑکی
تھی۔ پس حضور پاک تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تصویر والا
ڈھکوسلا من گھڑت ہے۔

۴۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ تزوجنا وھی بنت
ستہ سنین کہ حضور نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی
اور میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی۔

بخاری شریف جلد ۳ پ ۲۱ کتاب النکاح

نوٹ۔ مکہ کی زلیخا بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا کہ حضور پاک نے اپنی ہم عمر
بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود
چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔

شیعانِ علی زندہ باد
دشمنانِ علی مُردہ باد
یا علی مدد
تحفہ حنفیہ
تحفہ جعفریہ
در جواب
اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کیے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں۔
نوٹس :- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں
از قلم حقیقت رقم
خادمِ مذہب شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

ام المتومنین حضرت حفصہؓ بد خلق تھیں جس بد خلق عورت کو لینے کیلئے کوئی تیار نہیں تھا اس کیلئے فقہ میں اہل سنت نے ایک باب بنا دیا

كانت ام المؤمنين حفصة رضى الله عنها سيئة الأخلاق ولم يكد احد يقبلها وقد بوّب اهل السنة حول الموضوع فى الفقه

HAZRAT HAFZA (RA) WAS INDECENT WOMAN.

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۲۳

بخاری شریف کتاب النکاح صہ۱۴

نوٹ ۔ بی بی حفصہ بد خلق تھی جیسا کہ معارج النبوۃ میں ہے کہ اسی بد خلقی کے باعث حضور نے اسے طلاق دی تھی اور طلاق کے بعد حضرت عمر نے سر میں خاک ڈالی تھی ۔ سنی بھائیوں نے کیا مکاری کی ہے کہ جس بد خلق عورت کو لینے کے لئے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنا دیا کہ اپنی بہن اور بیٹی اہل خیر کو پیش کرنا چاہیئے ۔

۱۲۲) سنی فقہ میں ہے کہ شادی کے موقعہ پر گھر میں ڈھولک بجنی چاہیئے کیونکہ ربیع بنت معوذ سے جب حضور پاک نے نکاح کیا تھا تو اس موقعہ پر طبلہ نوازی ہوئی تھی ۔

بخاری شریف کتاب النکاح باب ضرب الدف فی النکاح صہ۱۹

نوٹ ۔ بلے بلے بخاری شریف ۔ صرف طبلے اور ڈھولک سے کیا بنے گا ۔ کچھ کنجریاں بھی اگر منگوا لی جائیں اور تھوڑا سا مزہ بھی کروا لیا جائے تو محفل کی رونق دوبالا ہو جائے گی اور پھر اس نیک عمل کا ثواب امام بخاری کی روح کو ہدیہ کر دیا جائے تو کیا حرج ہے ۔

۱۲۳) شادی سے پہلے دلہن کا فوٹو دولہا میاں کو دکھایا جائے کیونکہ رسول پاک کے پاس ریشمی رومال میں نکاح سے پہلے فرشتے بی بی عائشہ کی تصویر لائے تھے ۔ بخاری شریف کتاب النکاح النظر قبل التزویج صہ۱۲

نوٹ ۔ اسی بخاری شریف کتاب النکاح صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے کہ فرشتوں کو تصویر سے اتنی نفرت ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل ہی نہیں

حضرۃ عائشہؓ کے بارہ میں فحش کفریہ کلمات

كلمات الكفر حول ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

INDECENT AND VULGAR LANGUAGE USED AGAINST HAZRAT AIYSHA (RA).

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

اہل دیوبند کی بی بی عائشہ پر تہمت کی بی بی جی نے نیم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل جنابت سکھایا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۵ کتاب الغسل

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتب فتح الباری ص۲۶۵ باب الغسل بالصاع

بخاری شریف کی عبارت | دخلت انا واخو عائشة على عائشة فسألها اخوها عن غسل النبی فدعت باناء نحو من صاع فاغتسلت و افاضت على رأسها وبيننا وبينها حجاب .

ترجمہ :۔ عمر بن سعد قاتل امام حسینؑ کا پوتا ابوبکر بن حفص بیان کرتا ہے کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں اور کوئی بھائی عائشہ کا عائشہ کے پاس آئے پس عائشہ کے بھائی نے ان سے نبی کریمؐ کے غسل کے بارے سوال کیا عائشہ نے ایک برتن جس میں ایک صاع تقریباً تین سیر پانی آسکتا تھا منگوایا پھر اس پانی سے غسل کر کے ہمیں دکھایا اور پانی سر پر ڈالا اور ہمارے اور اسکے درمیان پردہ تھا (نوٹ) ارباب انصاف اس روایت میں علماء اہل سنت نے شرم و حیا کی تمام حدیں توڑ دیں۔ اور اس روایت نے گواہی دی کہ صحابہ کرام میں ایسے بے حیا لوگ تھے کہ وہ نبی کی بوڑھی بیویوں کو چھوڑ کر ان جناب کی محبوبہ اور جوان بیوی سے غسل جنابت کا طریقہ سیکھتے تھے اور اگر اس شریعت کی ٹھیکہ دار بیوی سے کوئی نبی کریمؐ کے جماع کرنے کا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کیا وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھا کر علمی دنیا میں اپنا نام روشن کرتی لاحول ولا قوۃ الا باللہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی نے بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں اس جملہ کی تشریح میں کہ۔

حضرۃ عائشہؓ کی ناقابل تحریر توہین

اهانة غليظة لام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

HUMILIATION AND INSULT OF HAZRAT AYESHA

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۳۳۴

مگر دونوں صورتوں میں مرد وعورت پر نہ کسی کفارہ کا ذکر ہے اور نہ ہی اُن کی اس حرکت کی مذمت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حالت نماز میں فقہ دیوبند میں عورت سے جماع کرنا جائز ہے صرف بے چاری عورت پر یہ نزلہ گرا ہے کہ عورت کی نماز باطل ہے وہ دوبارہ پڑھے یہ فتویٰ دہلوی دجال کے منہ پر ایک اور چوٹا ہے کہ مسائل ضرورت کے تحت ہوتے ہیں اہل سنت اپنی نمازی بیویوں سے اُنکی حالت نماز میں جماع کرتے تھے اسی لئے علماء اہل سنت کو ایسے مسائل بیان کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔

فقہ دیوبند بلکہ نبیؐ پاک کا نماز میں عائشہ کو پیار کرنا

دیوبندی احباب اب تو روشن ہو گیا کہ تمہاری فقہ میں عورت کو بحالت نماز چومنا اور اسکی شرمگاہ کی زیارت کرنا اور اس کو چومنا یہ سب جائز ہے اور تمہاری بخاری شریف ص ۸۲ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی الفراش میں یہ صاف لکھا ہے نبی کریمؐ جب نماز پڑھتے تھے تو بی بی اُن کے قبلہ کی طرف سو جاتی تھی آنجناب جب سجدہ میں جاتے تھے تو حضورؐ غمزنی کرمیرے ساتھ غمزہ کرتے تھے یعنی مجھے ہاتھ کے ساتھ دبا دیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ بحالت نماز اپنی بیوی کو فقہ دیوبند میں مٹھی بھرنا جائز ہے کیا ابوبکر و عمر و عثمان بھی اور دیگر صحابہ کرام بھی اور مشائخ دیوبند بھی اور شرفاء دیوبند بھی بحالت نماز بیویاں کو چومتے تھے اُنکی شرم گاہ کی زیارت کرتے تھے اُن کے ساتھ جماع کرتے تھے اور اُن کو مٹھیاں بھرتے تھے۔

شیعہ

اور

تحریفِ قرآن

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی مدظلہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگارام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو ہو چکا ہے ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا

فی القرآن کل ما کان وما یکون وما هو کائن .

QURAN IS THE MENIFESTAION OF PAST, PRESENT AND FUTURE.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۳

(۲) دوسرے حصے میں حرام کا تذکرہ۔
(۳) تیسرے حصے میں سنن و احکام ہیں۔
(۴) چوتھے حصے میں تم سے جو گزر گئے یا تمہارے آنے والوں کی خبریں ہیں۔
نیز ایسی چیز ہے جو تمہارے درمیان موجود اختلاف کو رفع (دور) کرنے کی موجب بنے گی[۱]

امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ قرآن چار حصوں میں نازل ہوا ایک حصہ ہمارے بارے میں ہے دوسرا ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے تیسرے حصے میں سنن و امثال ہیں اور چوتھا حصہ فرائض و احکام پر مشتمل ہے[۲]

۶۔ محمد بن سلیمان بعض اصحاب سے اور وہ امام ابوالحسنؑ سے نقل کرتے ہیں:

ہم نے امام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ پر فدا ہوں۔
ہم قرآن میں ایسی آیات سنتے ہیں کہ ہم نے ابھی تک جو قرآن سنا اُس میں وہ آیات نہیں ہیں۔
نیز جس طرح آپ اُن کی عمدہ انداز میں قرائت کرتے ہیں ہم اُس طرح قرائت بھی نہیں کر سکتے کیا ہم گناہگار ہیں؟

تو امامؑ نے فرمایا کہ نہیں تم گناہگار نہیں ہو البتہ قرآن کو ویسے پڑھو جیسے تمہیں تعلیم دی گئی ہے اور بہت عنقریب تمہارے پاس ایک شخص تمہیں تعلیم دینے اور سکھانے کے لیے آئے گا[۳]

۷۔ امام جعفر الصادقؑ سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا:

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ ہو چکا۔ ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا اس میں لوگوں کے نام بھی اور وہ مجھے بتائے گئے ہیں نیز اس میں ایک ہی نام اتنے طریقوں سے آیا ہے کہ قابلِ شمار نہیں اور اس کو فقط وصی ہی جانتے ہیں[۴]

۱۔ اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۴۵۹
۲۔ اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۴۵۹
۳۔ اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۴۶۳
۴۔ تفسیر عیاشی جلد ۱ صفحہ ۱۲

الشہید المسموم

فی تاریخ

حسن المعصوم

از

مولانا سید مظہر حسن سہارنپوری اعلی اللہ مقامہ

ومصنف

تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنینؑ
و دیگر سوانح عمری ائمہ معصومین علیہم السلام

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ، رتہ متہ، ضلع جھنگ

حضرۃ حسن رضی اللہ تعالیٰ کے بارہ میں کفریہ کلمات

كلمات كفرية حول سيدنا حسن ابن علي رضي الله تعالیٰ عنهما

A REMARKS OF INFIDELITY ABOUT HAZRAT HASSAN (RA)

الشہید المسموم فی تاریخ حسن المعصوم از سید مظفر حسن سہارنپوری ولی العصر ٹرسٹ لاہور

۲۲۸

اور حمص شہر سے فرار ہو کر امام حسنؑ تب سے قتل کی فکر میں ہیں۔ وہ خود پہلے سے خائف و ترساں تھی دشمن شلم
کا آمادہ کیا۔ مروان نے دو غلام جن تمنا کنیزیں انکو ہمراہ لیں اور معاویہ کو خط لکھا کہ اس عورت کو پوشیدہ رکھو
کسی سے بات نہ کرنے دو اگر قصہ زہر خورانی امام حسنؑ سے ذرا بھی اسکے لب آشنا ہوئے تو آتش فتنہ و فساد
روشن ہو جائے گی۔ خدا اور اہماد شام میں پہنچے تو معاویہ نے حکم دیا کہ موت حسنؑ میں آثار سوگ پر شہر کو دروازہ
سیاہ کریں۔ دوکانیں بند کریں اور تین شب و روز تمام شہر کے لوگ رسوم تعزیت ادا کریں۔ پھر و ہماد کو خلوت میں
بلا کر حال دریافت کیا۔ انکے ریزہ ہائے الماس پانی میں ڈالنے اور آپ کی تباہ پانے کی مفصل کیفیت
بیان کی۔ اور کہا یہ سب کام محبت یزید اور تمہاری فرزند امیدواری میں کئے۔ امیر شام نے کہا تو نے کیا فلاح دیکھی
جبکہ تجھکو خدا اور رسول سے شرم نہ آئی اور رضا گنہگار و گیسوئے تابدار اس فتنہ سے اغیار کا ذرا خیال نہ
کیا۔ جملہ خلق و کرم و طاعت و صاحت امام حسنؑ کو یاد کر کے رو پڑی۔ راوی کہتا ہے کہ تین شبانہ روز مشغول
گریہ و بکا رہی۔ چوتھے روز معاویہ نے حکم دیا کہ اسکو دم اسپ سے باندھ کر چار شخص اسکا سوار کر کے دوڑائیں اور
جب کہ اسکے حصہ بیل میں لپیٹیں اور دست و پا باندھ کر دریا میں ڈالدیں۔ ایک فرسخ ... جزیرہ میں گئے
تھے کہ طوفان نما بادیہ ... اور ایک مچھلے اسکو اٹھا کر لیگیا اور اس جزیرہ میں لیکر ڈالدیا۔ پھر اس کا
کہیں پتہ و نشان نہ ملا۔ و آنرا کہ چنان کند چنیں آمد پیش ؛

ازواج

بیبیاں جو آنحضرت کے عقد میں آئیں کثرت سے ہیں حتی کہ بعض روایات میں تعداد ازواج جنسے
ایک سو دو سو تک تجاوز ہوا تک بیان ہوئی ہے کنیزیں ان کے سوا تھیں ظاہر زیادہ تر باعث کا
یہ ہے کہ جا بجا بخیال آنحضرت صلوات اللہ علیہ کا دیکھ کر عورات خود فریفتہ ہوتیں اور اکثر ابتداء خواہش انکی
طرف سے کیجاتی۔ نیز فرزند رسولؐ خدا جان کر بقصد تبرک عورات آپکی ہم بستری کی خواہاں تھیں اور گمان
کرتے معلوم تھا کہ عرصہ دراز تک یہ شرف سے مشرف نہ رہیں گی تاہم تھوڑی مدت بھی اس سے سعادت
لینے سے کافی جانتی تھیں یہی باعث تھا کہ امیر المومنین نے جو اکثر تبہ بطور عذر خواہی سر منبر کہا کہ
کہا اہل عراق یا اہل کوفہ حسنؑ مطلاق ہیں یعنی ازواج کو کثرت سے طلاق دیتے ہیں تم اپنی لڑکیاں
ان سے باز رکھو۔ تو بعض اکابر قوم نے پروا نہ کی ... قبیلہ ہمدان سے کھڑے ہو کر کہا ...

سیاستِ آئمہ
علی اکبر شاہ
ماخوذ از
البلاغ المبین
ایک تاریخی تجزیہ
ماجدہ اکیڈمی

ازواج مطہرات کی توہین

اهانة الا زوج المطهرات رضى الله تعالى عنهن

DISOWNING THE WIVES OF RASUL ALLAH

سیاست راشدہ از علی اکبر شاہ ساجدہ اکیڈمی

۶۲

چند کے نام پیش کرتے ہیں۔
صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل اہلبیت مسند احمد ابن حنبل جزو اول جز و ثالث مستدرک حاکم جزو ثالث۔ صحیح ترمذی ک ۴۴ سورۃ ح۔ اشعۃ اللمعات شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد چہارم۔
آنحضرت نے چاہا کہ لوگوں کے دلوں میں یہ بات راسخ ہو جائے کہ اہلبیت میں ازواج شامل نہیں ہیں لہذا مسلسل نو مہینہ تک روزانہ بعد نماز پنجگانہ خانہ علی پر جاتے رہے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ دروازے ہی سے اہلبیت رسالت کہہ کر مخاطب ہوتے۔ تفسیر درمنثور میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ :۔
"ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جناب رسول خدا لگاتار نو مہینہ تک بعد نزول آیہ تطہیر حضرت علی کے دروازے پر ہر ایک نماز کے بعد تشریف لاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اے اہلبیت رسالت السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ پھر آیہ تطہیر تلاوت فرماتے پھر الصلوٰۃ رحمکم اللہ۔ روزانہ ہر نماز کے بعد پانچ وقت آنحضرت ایسا کرتے"۔
آیہ تطہیر پنجتن پاک کے لئے نازل ہوئی۔ اسکے راوی بڑے پائے کے صحابہ ہیں جن میں ازواج رسول بھی شامل ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں۔ انس بن مالک، سعد بن ابی وقاص عائشہ، ام سلمہ۔ ابوسعید خدری، عبداللہ ابن عباس۔ جابر ابن عبداللہ، زید بن ارقم اور حضرت علی۔
تقریباً سب ہی علماء اہل سنت اس بات کو تسلیم کرتے ہیں سوائے چند کے۔ ان چند نے یہ کیا تو انھوں نے ازواج کو بھی اہل بیت میں شامل کر کے پاک و طاہر کر دیا۔ اگر ہم اس کا جائزہ لیں تو بات صاف ہو جائے گی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آیت ازواج پر چسپاں بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ ازواج رسول کیلئے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ معصوم تھیں پھر یہ بات کتنی عجیب ہے کہ معصوم بھی نہ تھیں اور سر تا سر پاک بھی تھیں۔

کتاب مستطاب

مصنفہ

حضرت حجۃ الاسلام سید محمد سلطان الواعظین شیرازی دام ظلہ

مترجم

جناب الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع بارہ بنکی

ناشر

کتب خانہ شاہ نجف مغل حویلی لاہور

ملنے کا پتہ

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ ۔ لاہور۔

ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہؓ نبی کریمؐ کی رسالت و نبوت کے بارہ میں مشکوک تھیں

كانت ام المؤمنين عائشة فى ريب من نبوة الرسول

HAZRAT AYESHA (RA) WAS DOUBTFUL ABOUT THE APOSTLEHOOD OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM)

نور سید خاور خورشید خاور ترجمہ تہمارے پشاور حصہ دوم ۱۴۰ از سید محمد سلطان شیرازی افکار بک ڈپو لاہور حصہ دوم

ابوبکر اپنی بیٹی کے گھر پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ عائشہ سے ناراض ہیں، انہوں نے کہا کہ تمہارے درمیان جو قضیہ ہوا اس کو بیان کرو تا کہ میں فیصلہ کر دوں۔ پیغمبر نے عائشہ سے فرمایا تکلمین او اتکلم تم کہو گی یا میں بیان کروں؟

انہوں نے جواب دیا بل تکلم ولا تقل الاحقا تم ہی بتاؤ لیکن بات سچی ہی کہنا جھوٹ نہ بولنا،

اور اپنے دوسرے جملہ میں آں حضرتؐ سے کہا۔

انت الذی تزعم انک نبی اللہ۔

تم تو وہ ہو کہ اپنے کو واقعی خدا کا نبی کہہ بیٹھے ہو۔

آیا ان جملوں سے مقام نبوت پر حملہ نہیں ہوا؟ معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ شاید عائشہ رسول خدا کو حقیقی پیغمبر ہی نہیں سمجھتی تھیں اور جب تو آں حضرتؐ کی شان میں ایسے فقرے استعمال کرتی تھیں۔

اس قسم کی اہانتیں آپ کی کتابوں میں کثرت سے منقول ہیں جو سب کی سب آں حضرتؐ کے آزار و اذیت اور دلی رنجش کا باعث تھیں۔

آخر فریقین کے علماء و مؤرخین بلکہ غیروں نے بھی تاریخ اسلام میں دوسرے ازواج رسولؐ کے لئے کوئی بات کیوں نہیں لکھی؟ اور کوئی تنقید کیوں نہیں کی؟ حتیٰ کہ حفصہ دختر عمر کے لئے بھی اس قسم کے ایرادات نہیں کئے، فقط عائشہ ہی کے طور طریقے ان کی بدنامی کا سبب بنے اور ہم بھی عائشہ کے بارے میں وہی کہتے ہیں جو خود آپ کے اکابر علماء نے کہا ہے آیا آپ نے امام غزالی کی کتابیں، تاریخ طبری، مسعودی اور ابن اعثم کوفی وغیرہ کا مطالعہ نہیں کیا ہے کہ آپ کے بڑے بڑے علماء نے ان کو احکام خدا اور رسولؐ کے مقابلہ میں سرکش اور نافرمان قرار دیا ہے؟ آیا اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم سے انحراف نیک بختی اور سعادت کی دلیل ہے؟ اس کے بعد بھی آپ اس کی شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے ام المومنین کی تاریخ زندگی کو داغدار کیوں کیا؟ خدا و رسولؐ کے احکام سے سرکشی، خلیفۂ رسولؐ کے مقابلے میں بغاوت اور آں حضرتؐ کے تسلیم الثبوت وصی سے جنگ کرنے سے بڑھ کے اور کونسا تاریخی داغ ہو سکتا ہے؟

حالانکہ آیت ۳۳ سورہ ۳۳ (احزاب) میں خدا آں حضرتؐ کی تمام بیویوں سے خطاب فرماتا ہے۔

وقرن فى بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى۔

یعنی اپنے اپنے گھروں میں سکون سے بیٹھو اور پچھلے زمانۂ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو۔

چنانچہ آں حضرتؐ کی دوسری بیویوں نے اس حکم کی پابندی بھی کی اور بغیر کسی ضروری کام کے گھر سے باہر قدم نہیں رکھتی تھیں یہاں تک کہ اعمش نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نادِ علی ؑ

زنجانی منزل زنجانی سٹریٹ :

مکتبہ اثنا قسمت

مغلپورہ روڈ گڑھی شاہو لاہور ۔ ۵۵۸۴۰

حضرت علیؓ کے بارہ میں غلو

الغلو فی علی رضی اللہ عنہ

OVER PRAISING THE STATUS OF HAZRAT ALI (RA)

٩٦

ہی ہیں۔ سب سے پہلے یہ اسم مبارک خدا کی طرف سے انہی کو عطا ہوا۔
یہی وجود اقدس تمام انبیاء کے علاوہ بیت اللہ میں پیدا ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ خدا کا ہمنام فرشتہ اور ملک صدق اور ایلیا اسی وجود اقدس کے اسماء مقدسہ ہیں علی آپ کو خدا کا دیا ہوا نام ہے کہ خدا نے رکھا تھا اور ملک صدق وصفی نام تھا جو آپ کی سلامت روی سے مشہور ہوا یا انبیاء ما سلف کو ہر ہلاکت سے بچا کر سلامت رکھنے سے مشہور ہوا۔ فرشتہ آپ کو اس لئے کہا گیا کہ عالم دنیا میں اس وقت تک نہ آئے تھے اس واسطے وہ فرشتہ سیرت تھے۔

اس امر کو حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کرتے ہوئے بیان کیا تھا۔
پیدائش باب ۴۹۔ آیت ۱۰، ۱۱

"یہوداہ سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اس کے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہے گا جب تک سیلا نہ آئے۔"

یہ ترجمہ ۱۸۹۵ء کا ہے اس سے قبل اس لفظ سیلا کو شیلا اور شلو اور شیلو لکھا جاتا رہا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ یہوداہ کے قبیلہ کی حکومت شیلا یا کہ سیلا و شلو و شیلو کے آنے تک قائم رہے گی پھر ختم ہوگی۔

اس امر کو حضرت یسعیا اس طرح بیان فرماتے ہیں۔
یسعیا باب ۹۔ آیت ۶

"کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا (ہوگا) اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا (جائیگا) اور سلطنت اس کے کاندھے پہ ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب، مشیر خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کا کچھ انتہٰی نہ ہوگی۔

پس اس فرمان سے سیلا یا کہ سیلا کی آمد کا ثبوت ملتا ہے جو ملک صدق ہے جس کو سلامتی کا بادشاہ کہا گیا ہے۔ اسی آیت میں اس کو سلامتی کا شہزادہ کہا ہے اور وہی ہمنام خدا ہونے کی وجہ سے عجیب ہوا یعنی مظہر العجائب جس کو مشیر خدائے قادر کہا گیا ہے سیلا یا کہ شیلا عبرانی لفظ ہے جس کا عربی ترجمہ اسد اللہ، شیر خدا ہوتا ہے اور دوسری طرف شیلو یا شلو کا ترجمہ قاتل اژدر ہوتا ہے جس کو حی در یعنی کر

حضرت علی کی توہین

اھانة علی رضی اللہ

AN INSULT OF HAZRAT ALI (RA)

۹۷

حیدر کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تسمیہ کے باعث مرحب یہودی کے جواب میں حضرت علی نے فرمایا:

"انا الذی سمتنی امی حیدرہ"

"میں وہ ہوں جس کا نام ماں نے حیدر رکھا ہے"۔

حضرت عیسیٰؑ نے دنیا سے جانے کے قریب بنی اسرائیل کو فرمایا تھا۔

متی باب ۲۱۔ آیت ۴۳

"اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور ایک اور قوم کو جو اس کے میوے لائے، دی جائے گی اور جو اس پتھر پہ گرے گا چُور ہو گا اور جس پہ وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا"۔

"حضرت عیسیٰ کے بعد خدائی حکومت یا نبوت قوم عرب کو ملی۔ جن میں سے حضرت رسولِ خدا محمدؐ ہوئے جن کے ساتھ ان کے پیش کار و پیشرو خدا کے ہمنام حضرت علیؑ پیدا ہوئے جنہوں نے یہودی حکومت اور طاقت کا مرحب، عنتر اور حارث خیبریوں کو قتل کر کے ختم کر دیا۔ جو باوجود نبی و رسول نہ ہونے کے ابدی یعنی امام خلق ہوئے اور رہبر اور پیشوائے عالم پیدا کئے گئے جو سردار جہاں نبی موعود کے پیشکار و پیشرو تھے جن کے طریق پہ حضرت عیسیٰ بھی اُسی نبی موعود کے پیشرو تھے۔ یہی ملک صدق جو خدا کے ہمنام اور دربار کبریا کے ابدی کاہن تھے ان کے سوا اور کوئی وجود دنیا میں ان اوصاف کا نہیں پیدا ہوا۔ لہٰذا (ورڈ آف گاڈ اینڈ ورک آف گاڈ) کے مطابق خدا کے اس قول کا فعل ملک صدق ہمنام خدا کی اس درگاہ کا ابدی کاہن ہی وجود اقدس حضرت علیؑ ہی تھے اور ہیں جن کو ملاکی نبی اور حضرت عیسیٰ نے ایلیا کے مقدس نام سے یاد کیا۔ جن کی معرفت یسعیاہ نبی نے اپنے صحیفہ میں اس طرح کرائی ہے:

"جاگ جاگ توانائی پہن اے خداوند کے بازو جاگ۔ جیسا اگلے زمانے میں اور سلف کی پشتوں میں کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے راہب کو کاٹا اور اژدھے کو گھائل کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے سمندر اور بڑے گھراؤں کا پانی سکھا ڈالا۔ جس نے دریا کی تھاہ کو رستہ بنا ڈالا تاکہ وہ جن کا فدیہ لیا گیا پار اتریں"۔ (یسعیاہ باب ۵۱۔ آیت ۹)

عُمدۃُ المطالِب جلد اوّل

ترجمہ: مناقب آلِ ابی طالب

از

ملک العلماء مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ سولوی ملتان

(بار دوم)

تہذیب و ترجمہ اردو

کتاب سلیم بن قیس کوفی

متوفی حدود ۹۰ھ

از

مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ سعودی ملتان

ناشر

مکتبۃ المساجد ۵۸ شمس آباد کالونی ملتان (مغربی پاکستان)

بار اول تعداد ایک ہزار

عزیز پریس بیرون دہلی گیٹ ملتان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عائشہؓ، حضرت علیؓ کی توہین

اهانة الرسول صلى الله عليه وسلم و عائشة و على بن ابى طالب :

DESECREATION OF THE HOLY PROPHET (SAW), HAZRAT ALI (RA) AND HAZRAT AIYSHA (RA).

کتاب سلیم بن قیس کوفی متوفی ۷۰ھ از ملک شریف شاہ رسولوی ملتان

۱۹۰

نیزوں کو ان کے سینوں کے سامنے تان لیا تو حضرت کے علمبردار لشکر کو شکست ہوا کر محمد بن حنفیہ کے لشکر کے ساتھ مل کر حملہ کر دیا۔ یہ لوگ ان پر ٹوٹ پڑے۔ محمد اور محمد کے ساتھیوں نے سامنے سے حملہ کر دیا۔ ان کو ان کے مقام سے ہٹا دیا۔ اور ان میں کافی مارے گئے۔

جو اپنے لیئے مانگا۔ وہ تمہارے لیئے مانگا

ابان سلیم بن قیس سے روایت کرتے ہیں ... میں نے مقداد سے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا۔ مقداد نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ رسول اللہ نے اپنی عورتوں کو پردہ کا حکم نہیں دیا تھا۔ علی رسول اللہ کی خدمت کرتے تھے۔ رسول اللہ کے پاس اور کوئی خادم نہ تھا۔ رسول اللہ کے پاس صرف ایک ہی لحاف تھا۔ رسول اللہ کے ساتھ بی بی عائشہ بھی تھیں۔ رسول اللہ علی اور بی بی عائشہ کے درمیان ہوتے تھے۔ ان حضرات پر صرف یہی ایک لحاف ہوتا تھا جب رسول اللہ رات کو نماز شب کی خاطر قیام فرماتے تھے۔ تو رسول اللہ لحاف کو درمیان سے ... رکھتے تھے۔ رسول اللہ لحاف کو بستر کے نیچے دبا دیتے تھے۔ ... پیچھے کے کپڑے کے ساتھ لگ جاتا تھا اسی لحاف کے دو ... یہ حضرت علی اور بی بی عائشہ کے درمیان حد فاصل ہو جاتی تھی۔ رسول اللہ جب ... پہنچ گئے۔ حضرت علی کو ایک سخت بخار شروع ہو گیا ... بیدار رکھا۔ حضرت کی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ بھی بیدار رہے۔ رسول اللہ نے اس صورت میں رات بسر کی کہ کبھی نماز پڑھنے لگ جاتے تھے اور کبھی حضرت علی کی تسلی اور تیمارداری میں مصروف ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ صبح تک ایسا ہی کرتے رہے رسول اللہ نے

پانچواں باب

شیعہ اور عقیدہ امامت

الباب الخامس

الشّیعةُ و عقیدةُ الامامةِ

Chapter V

The Shias and the doctrine of Imaa-mat (The religions Guidance and Leadership).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی انتیس (29) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔

الاصول

من

الکافی

تألیف

ثقة الاسلام أبی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق

الکلینی الرازی رحمه الله

المتوفی سنة ۳۲۸/۳۲۹ ھ

مع تعلیقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق علیه علی أکبر الغفاری

نهض بمشروعه

الشیخ محمد الآخوندی

الناشر

دار الکتب الاسلامیة

مرتضی آخوندی

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰٤۱۰

الجزء الثانی

الطبعة الثالثة

۱۳۸۸ ھ

امام رسول اللہؐ کے برابر ہیں

الامام بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وسلم

ALL IMAMS ARE EQUAL IN RANK AND STATUS TO PROPHET MUHAMMAD (ﷺ)

الاصول من الكافي جلد اول تاليف ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكليني المتوفى ٣٢٨ طبع ايران

—٢٧٠—   كتاب الحجّة   ج ١

تبارك وتعالى بطاعتنا ونهى عن معصيتنا ، نحن الحجّة البالغة على من دون السماء و فوق الأرض .

٧ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبدالله بن بحر ، عن ابن مسكان ، عن عبدالرَّحمن بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن مسلم قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : الأئمّة بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وآله إلاّ أنّهم ليسوا بأنبياء ولا يحلّ لهم من النساء ما يحلّ للنبيّ صلى الله عليه وآله فأمّا ما خلا ذلك فهم فيه بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وآله .

﴿ باب ﴾

☆(أنّ الائمة عليهم السلام محدّثون مفهّمون)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن القاسم بن محمّد ، عن عبيد بن زرارة قال : أرسل أبوجعفر عليه السلام إلى زرارة أن يعلم الحكم بن عتيبة أنّ أوصياء محمّد عليه وعليهم السلام محدّثون .

٢ ـ محمّد ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن زياد بن سوقة ، عن الحكم بن عتيبة قال : دخلت على عليّ بن الحسين عليهما السلام يوماً فقال : ياحكم هل تدري الآية الّتي كان عليّ بن أبي طالب عليه السلام يعرف قاتله بها ويعرف بها الأمور العظام الّتي كان يحدّث بها النّاس ؟ قال الحكم : فقلت في نفسي : قد وقعت على علم من علم عليّ بن الحسين ، أعلم بذلك تلك الأمور العظام ، قال : فقلت : لا والله لا أعلم ، قال : ثمّ قلت : الآية تخبرني بها يا ابن رسول الله ؟ قال : هو والله قول الله عزّ ذكره : « وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ (ولا محدّث) » وكان عليّ بن أبي طالب عليه السلام محدّثاً فقال له رجل يقال له : عبدالله بن زيد ، كان أخا عليّ لأمّه ، سبحان الله محدّثاً !؟ كأنّه ينكر ذلك ، فأقبل علينا أبوجعفر عليه السلام فقال : أما والله إنّ ابن أمّك بعد قد كان يعرف ذلك ، قال : فلمّا قال ذلك سكت الرجل ، فقال : هي الّتي هلك فيها أبوالخطّاب[1] فلم يدر ما تأويل المحدّث والنبيّ .

(١) هو محمد بن مقلاص الاسدي الكوفي كان غاليا ملعونا ، كان يقول : ان الائمة أنبياء ثم انهم محدثون ولم يفرق بين المحدث والنبي ثم علا فيه ، وكان يقول : انهم آلهة (ذكره الشهرستاني في الملل والنحل) .

الاصول
من
الکافی
تألیف

ثقۃ الاسلام ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق
الکلینی الرازی رحمہ اللہ

المتوفی سنۃ ۳۲۸/۳۲۹ ھ
مع تعلیقات نافعۃ مأخوذۃ من عدۃ شروح

صححہ وعلق علیہ علی اکبر الغفاری
نهض بمشروعه
الشیخ محمد الآخوندی

الطبعۃ الثالثۃ
۱۳۸۸

الناشر
دار الکتب الاسلامیۃ
مرتضی آخوندی
تهران - بازار سلطانی
تلفن ۲۰۴۱۰

الجزء الاول

بحالت تقیہ (جھوٹ) جو امام کہے اس پر عمل کریں

ويسعهم أن يأخذوا بما يقول وان كان تقية

FOLLOW THE IMAM WHEN HE IS UNDER THE STATE OF TAQIYAH.

الاصول من الكافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ — كتاب فضل العلم — ـ ٤٠ ـ

﴿باب سؤال العالم وتذاكره﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن مجدور أصابته جنابة فغسّلوه فمات قال : قتلوه ألّا سألوا فإنّ دواء العيّ السؤال [1].

٢ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز عن زرارة ومحمد بن مسلم و بريد [2] العجليّ قالوا : قال أبو عبدالله عليه السلام لحمران بن أعين [3] في شيء سأله : إنّما يهلك النّاس لأنّهم لايسألون .

٣ ـ عليّ بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد الأشعريّ ، عن عبدالله بن ميمون القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : إنّ هذا العلم عليه قفل ومفتاحه المسألة .
عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثله .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس بن عبدالرحمن عن أبي جعفر الأحول ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لايسع النّاس حتّى يسألوا ويتفقّهوا ويعرفوا إمامهم . ويسعهم أن يأخذوا بما يقول وإن كان تقيّة .

٥ ـ عليّ ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : اُفّ لرجل لايفرّغ نفسه في كلّ جمعة لأمر دينه فيتعاهده ويسأل عن دينه ، و في رواية اُخرى لكلّ مسلم .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن

---

(١) المجدور : المصاب بالجدري ـ بضم الجيم وفتح الدال وكسر الراء ـ وهو داء معروف ، و قوله : « قتلوه » اى كان فرضه التيمم فمن أفتى بغسله او تولى ذلك منه فقد أعان على قتله . وقوله : « ألا » لى والإسألوا » ـ بتشديد اللام ـ حرف تحضيض واذا استعمل في الماضي فهو للتوبيخ واللوم ويمكن أن يكون بالتخفيف استفهاماً توبيخياً . والعي ـ بكسر المهملة وتشديد الياء ـ الجهل وعدم الاهتداء لوجه المراد والعجز عنه . آت .

(٢) بالباء المضمومة والراء المفتوحة والياء الساكنة والدال مصغراً .

(٣) بفتح الهمزة وسكون العين المهملة وفتح الياء بعدها النون .

الاصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الاسلام ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق

الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي اكبر الغفاري

نهض بمشروعه

الشيخ محمد الآخوندي

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الجزء الأول

الناشر

دار الكتب الاسلامية

مرتضى آخوندي

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

امام پر وحی نازل ہوتی ہے

الوحی ینزل علی الامام

SCRIPTURES OF GOD REVEAL TO IMAM.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ — کتاب الحجّة — ۱۷۶

﴿ باب ﴾

☆(الفرق بین الرسول و النبی والمحدث)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : «وكان رسولاً نبيّاً» ما الرسول وما النبيّ ؟ قال : النبيّ الّذي يرى في منامه ويسمع الصوت ولا يعاين الملك ، والرّسول الّذي يسمع الصوت ويرى في المنام ويعاين الملك ، قلت : الإمام ما منزلته ؟ قال : يسمع الصوت ولا يرى ولا يعاين الملك ، ثمّ تلا هذه الآية : وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ ولا محدّث [1] .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار قال : كتب الحسن بن العبّاس المعروفيّ إلى الرّضا عليه السلام : جعلت فداك أخبرني ما الفرق بين الرسول والنبيّ والإمام ؟ قال : فكتب أو قال : الفرق بين الرسول والنبيّ والإمام أنّ الرّسول الّذي ينزل عليه جبرئيل فيراه ويسمع كلامه وينزل عليه الوحي وربّما رأى في منامه نحو رؤيا إبراهيم عليه السلام ، والنبيّ ربّما سمع الكلام وربّما رأى الشخص ولم يسمع والإمام هو الّذي يسمع الكلام ولا يرى الشخص .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن الأحول قال سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرّسول والنبيّ والمحدّث ، قال : الرّسول الّذي يأتيه جبرئيل قبلاً [2] فيراه ويكلّمه فهذا الرّسول ، وأمّا النبيّ فهو الّذي يرى في منامه نحو رؤيا إبراهيم ونحو ما كان رأى رسول الله صلّى الله عليه وآله من أسباب النبوّة قبل الوحي حتّى أتاه جبرئيل عليه السلام من عند الله بالرسالة و كان محمّد صلّى الله عليه وآله حين جمع له النبوّة وجاءته الرسالة من عند الله يجيئه بها جبرئيل ويكلّمه بها قبلاً ، ومن الأنبياء من جمع له النبوّة ويرى في منامه ويأتيه الرّوح ويكلّمه ويحدّثه ، من غير أن يكون يرى في اليقظة ، وأمّا المحدّث فهو الّذي يحدّث فيسمع ، ولا يعاين ولا يرى في منامه .

(١) قوله : «ولا محدّث» انما هو على قراءة أهل البيت عليهم السلام وهو بفتح الدال المشددة (لي)
(٢) قبلا بضمتين و تحتين وكصرد وعنب أي عيانا و مقابلة. (ق)

اصول الکافی ـ ۱۱ ـ

ہم اس کی مخلوق میں اللہ کی آنکھ ہیں اور اس کے بندوں میں اول الامر ہیں

و نحن عین اللہ فی خلقہ ولاۃ امر اللہ فی عبادہ

WE ARE THE EYES OF GOD IN HIS CREATURES AND THE FINAL AUTHORITY IN ALL HUMAN BEINGS.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ — كتاب التوحيد — ـ١٤٥ـ

الأشياء ممّا يشاكل ذلك ، ولو كان يصل إلى الله الأسف والضجر ، وهو الّذي خلقهما وأنشأهما لجاز لقائل هذا أن يقول: إنّ الخالق يبيد يوماً ما ، لأنّه إذا دخله الغضب والضجر دخله التغيير، وإذا دخله التغيير لم يؤمن عليه الإبادة ، ثمّ لم يعرف المكوّن من المكوَّن ولا القادر من المقدور عليه ، ولا الخالق من المخلوق ، تعالى الله عن هذا القول علوّاً كبيراً ، بل هو الخالق للأشياء لا لحاجة ، فإذا كان لا لحاجة استحال الحدّ والكيف فيه ؛ فافهم إن شاء الله تعالى .

٧ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نصر ، عن محمّد بن حمران عن أسود بن سعيد قال : كنت عند أبي جعفر عليه السلام فأنشأ يقول ابتداء منه من غير أن أسأله : نحن حجّة الله ، و نحن باب الله ، و نحن لسان الله ، ونحن وجه الله ، ونحن عين الله في خلقه ، و نحن ولاة أمر الله في عباده .

٨ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن حسان الجمّال قال : حدّثني هاشم بن أبي عمارة الجنبيّ قال : سمعت أمير المؤمنين عليه السلام يقول : أنا عين الله ، وأنا يد الله ، وأنا جنب الله ، وأنا باب الله .

٩ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن عمّه حمزة بن بزيع ، عن عليّ بن سويد ، عن أبي الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام في قول الله عزّ وجلّ: «يا حسرتى على ما فرّطت في جنب الله[1]» قال : جنب الله : أمير المؤمنين عليه السلام و كذلك ما كان بعده من الأوصياء بالمكان الرّفيع إلى أن ينتهي الأمر إلى آخرهم[2] .

١٠ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن محمّد بن جمهور، عن عليّ بن الصلت ، عن الحكم وإسماعيل ابني حبيب، عن بُريد العجليّ قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : بنا عُبد الله ، وبنا عرف الله ، وبنا وحّد الله تبارك وتعالى، ومحمّد حجاب الله تبارك وتعالى[3] .

---

(١) الزمر : ٥٥ .

(٢) الجنب القرب وقوله : يا حسرتى على ما فرطت في جنب الله » أى في قرب الله و جواره ومنه قوله تعالى : «والصاحب بالجنب» وهو الرفيق في السفر الذى يصحب الانسان ، وكنى عنه بالجنب لكونه قريباً له ملاصقاً له وأول الجنب بعلى عليه السلام لشدة قربه من الله تعالى وكذا الائمة الصادرون من ولده عليهم السلام فانهم من أكمل أفراد المقربين .

(٣) يعنى بسبب تعليمنا و إرشادنا للناس و كوننا بينهم و بين الله يعبدونه ويعرفونه ؛ ومحمد حجاب الله يعنى أنه متوسط بينه و بين عباده بوصل الرحمة والهداية من الله الى عباده (فى) .

امام کی معرفت کے بغیر خدا کی حجت پوری نہیں ہو سکتی

لا تقوم حجة الله بغير معرفة الامام

THE HUJJAT (ULTIMATE PROOF) OF GOD CANNOT BE ESTABLISED WITHOUT IMAM.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج ۱ كتاب الحجّة -۱۷۷-

٤ ـ أحمد بن محمّد (١) ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليّ بن حسّان عن ابن فضّال ، عن عليّ بن يعقوب الهاشميّ ، عن مروان بن مسلم ، عن بريد، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام في قوله عزّ وجلّ : «وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ (ولا محدَّث)» قلت : جعلت فداك ليست هذه قراءتنا فما الرسول والنبيّ والمحدَّث؟ قال : الرّسول الّذي يظهر له الملك فيكلّمه و النبيّ هو الّذي يرى في منامه و ربما اجتمعت النبوّة والرسالة لواحد و المحدَّث الّذي يسمع الصوت ولا يرى الصورة، قال: قلت : أصلحك الله كيف يعلم أنّ الّذي رأى في النوم حقّ ، وأنّه من الملك ؟ قال : يوفّق لذلك حتّى يعرفه ، لقد ختم الله بكتابكم الكتب وختم بنبيّكم الأنبياء .

﴿ باب ﴾

☆(أنّ الحجّة لاتقوم لله على خلقه إلّا بإمام)☆

١ ـ محمّد بن يحيى العطّار ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن محبوب ، عن داود الرّقّيّ ، عن العبد الصالح عليه السلام قال : إنّ الحجّة لا تقوم لله على خلقه إلّا بإمام حتّى يُعرف (٢)

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء قال: سمعت الرضا عليه السلام يقول : إنّ أبا عبدالله عليه السلام قال : إنّ الحجّة لاتقوم لله عزّ و جلّ على خلقه إلّا بإمام حتّى يُعرف .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن الحسن ، عن عباد بن سليمان ، عن سعد بن سعد عن محمّد بن عمارة ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : إنّ الحجّة لاتقوم لله على خلقه إلّا بإمام حتّى يُعرف .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن البرقيّ ، عن خلف بن حمّاد ، عن أبان بن تغلب قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : الحجّة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق.

(١) كذا في النسخ . (آت)
(٢) في بعض النسخ [حتى يعرف] وكذا في الثاني والثالث .

امام کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی

لا تبقى الدنيا الا با الامام

THE WORLD CANNOT ENDURE WITHOUT AN IMAM.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

﴿ باب ﴾

۞(أن الأرض لاتخلو من حجة)۞

۱ــ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن أبي عمير ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : تكون الأرض ليس فيها إمام؟ قال : لا، قلت : يكون إمامان ؟ قال : لا إلّا وأحدهما صامت .

۲ــ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمّد بن أبي عمير ، عن منصور بن يونس وسعدان ابن مسلم ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : إنّ الأرض لاتخلو إلّا وفيها إمام ، كيما إن زاد المؤمنون شيئاً ردّهم ، وإن نقصوا شيئاً أتمّه لهم .

۳ــ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن ربيع بن محمّد المسلّي ، عن عبدالله بن سليمان العامريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : مازالت الأرض إلّا ولله فيها الحجّة ، يعرّف الحلال والحرام و يدعو الناس إلى سبيل الله .

۴ــ أحمد بن مهران ، عن محمّد بن عليّ ، عن الحسين بن أبي العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : تبقى الأرض بغير إمام ؟ قال : لا .

WITNESS

۵ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : قال : إنّ الله لم يدع الأرض بغير عالم ولولا ذلك لم يعرف الحقّ من الباطل .

۶ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله أجلّ و أعظم من أن يترك الأرض بغير إمام عادل .

۷ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي اُسامة ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي اُسامة وهشام بن سالم ، عن أبي حمزة ، عن أبي إسحاق ، عمّن يثق به من أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام أنّ أمير المؤمنين عليه السلام قال : اللّهمّ إنّك لاتخلي أرضك من حجّة لك على خلقك .

۸ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي حمزة ،

حضرت علی کی نبوت کا اعلان

اعلان نبوة علی رضی اللہ عنہ

THE DECLARATION OF ALI'S APOSTLE HOOD.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ — كتاب الحجّة — -۱۹۷-

فأُكنى ويستنطق وأُستنطق فأنطق على حدّ منطقه، ولقد أُعطيت خصالاً ما سبقني إليها أحد قبلي علمت المنايا والبلايا، والأنساب وفصل الخطاب[1]، فلم يفتني ما سبقني، ولم يعزب عنّي ما غاب عنّي، أُبشّر بإذن الله وأُؤدّي عنه، كلّ ذلك من الله مكّنني فيه بعلمه.

الحسين بن محمّد الأشعريّ، عن معلّى بن محمّد، عن محمّد بن جمهور العمّيّ، عن محمّد بن سنان قال: حدّثنا المفضّل قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول، ثمّ ذكر الحديث الأوّل.

٢ـ عليّ بن محمّد ومحمّد بن الحسن، عن سهل بن زياد، عن محمّد بن الوليد شباب الصيرفي قال: حدّثنا سعيد الأعرج قال: دخلت أنا وسليمان بن خالد على أبي عبدالله عليه السلام فابتدأنا فقال: يا سليمان ما جاء عن أمير المؤمنين عليه السلام يؤخذ به وما نهى عنه ينتهى عنه جرى له من الفضل ما جرى لرسول الله ﷺ ولرسول الله ﷺ الفضل على جميع من خلق الله، المعيّب[2] على أمير المؤمنين عليه السلام في شيء من أحكامه كالمعيّب على الله عزّ وجلّ وعلى رسوله ﷺ والرادّ عليه في صغيرة أو كبيرة على حدّ الشرك بالله، كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه باب الله الّذي لا يؤتى إلاّ منه، وسبيله الّذي من سلك بغيره هلك، وبذلك جرت الأئمّة عليهم السلام واحد بعد واحد، جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بهم، والحجّة البالغة على من فوق الأرض ومن تحت الثرى.

وقال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: أنا قسيم الله بين الجنّة والنار، وأنا الفاروق الأكبر وأنا صاحب العصا والميسم، ولقد أقرّت لي جميع الملائكة والرّوح بمثل ما أقرّت لمحمّد ﷺ ولقد حملت على مثل حمولة محمّد ﷺ وهي حمولة الربّ وإنّ محمّداً ﷺ يدعى فيكسى و يستنطق وأُدعى فأُكسى وأُستنطق فأنطق على حدّ منطقه، ولقد أُعطيت خصالاً لم يعطهنّ أحدٌ قبلي، علمت علم المنايا والبلايا، والأنساب و فصل الخطاب، فلم يفتني ما سبقني، ولم يعزب عنّي ما غاب عنّي، أُبشّر بإذن الله وأُؤدّي عن الله عزّ وجلّ، كلّ ذلك مكّنني الله فيه بإذنه.

WITNESS

٣ـ محمّد بن يحيى وأحمد بن محمّد جميعاً، عن محمّد بن الحسن، عن عليّ بن حسّان

(١) المنايا والبلايا: آجال الناس ومصائبهم وفصل الخطاب: الخطاب المفصول البيّن الّذي يتبيّنه، فلم يفتني ما سبقني أي علم ما مضى، ما غاب عنّي أي علم ما يأتي. (آت)

(٢) في بعض النسخ [المتعقّب] في الموضعين.

شب قدر میں امام پر سالانہ احکام نازل ہوتے ہیں

فی لیلۃ القدر تنزل الامور السنویۃ علی الامام

IN THE NIGHT OF POWER GOD SEND YEARLY COMMANDMENTS TO AN IMAM.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

۲۴۸ — كتاب الحجّة — ج١

الّذي حدّثك به عليٌّ ـ ولم تره عيناه ولكن وعا قلبه ووقر في سمعه[1] ـ ثمّ صفّقك بجناحه فعميت قال فقال ابن عبّاس : ما اختلفنا في شيء فحكمه إلى الله [2] ، فقلت له : فهل حكم الله في حكم من حكمه بأمرين ؟ قال : لا ، فقلت : ههنا هلكت وأهلكت [3]

٣ ـ وبهذا الإسناد ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال الله عزّ وجلّ في ليلة القدر « فيها يفرق كلّ أمر حكيم » يقول : ينزل فيها كلّ أمر حكيم ، والمحكم ليس بشيئين ، إنّما هو شيء واحد ، فمن حكم بما ليس فيه اختلاف ، فحكمه من حكم الله عزّ وجلّ ، ومن حكم بأمر فيه اختلاف فرأى أنّه مصيب فقد حكم بحكم الطاغوت إنّه لينزل في ليلة القدر إلى وليّ الأمر تفسير الأمور سنة سنة ، يؤمر فيها في أمر نفسه بكذا وكذا ، وفي أمر الناس بكذا وكذا ، وإنّه ليحدث لوليّ الأمر سوى ذلك كلّ يوم علم الله عزّ وجلّ الخاصّ والمكنون العجيب المخزون ، مثل ما ينزل في تلك اللّيلة من الأمر ، ثمّ قرأ : « ولو أنّ ما في الأرض من شجرة أقلام والبحر يمدّه من بعده سبعة أبحر ما نفدت كلمات الله إنّ الله عزيز حكيم » [4]

WITNESS

٤ ـ وبهذا الإسناد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليّ بن الحسين صلوات الله عليه يقول : « إنّا أنزلناه في ليلة القدر » صدق الله عزّ وجلّ أنزل الله القرآن في ليلة القدر « وما أدراك ما ليلة القدر » قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : لا أدري ، قال الله عزّ وجلّ « ليلة القدر خير من ألف شهر » ليس فيها ليلة القدر ، قال لرسول الله صلّى الله عليه وآله : وهل تدري لم هي خير من ألف شهر ؟ قال : لا ، قال : لأنّها تنزّل فيها الملائكة والروح بإذن ربّهم من كلّ أمر ، وإذا أذن الله عزّ وجلّ بشيء فقد رضيه « سلام هي حتّى مطلع الفجر » يقول : تسلّم عليك يا محمّد ملائكتي وروحي بسلامي من أوّل ما يهبطون إلى مطلع الفجر .

ثمّ قال : في بعض كتابه : « واتّقوا فتنة لا تصيبنّ الّذين ظلموا منكم خاصّة » [5] في « إنّا أنزلناه في ليلة القدر » وقال في بعض كتابه : « وما محمّد إلّا رسول قد خلت

(١) جملة معترضة من كلام أبي عبدالله عليه السلام استمراراً لقول أبيه « وثبته الله الملك » حيث أوهم في قلوب السامعين لهذا الحديث أن الملك ظهر على ابن عباس عياناً .

(٢) لقوله تعالى : « وما اختلفتم فيه من شيء فحكمه إلى الله » (٣) قد فرض المناظرة بين أبي جعفر (ع) وابن عباس في صغره (ع) و حياة أبيه السجاد فقد ولد أبو جعفر سنة ٥٧ ومات ابن عباس سنة ٦٨ ، وتوفي علي بن الحسين السجاد سنة ٩٥ . (٤) لقمان : ٢٧ . (٥) الانفال : ٢٥ .

امام اپنی موت کا وقت جانتا ہے - اور باختیار خود مرتا ہے -

ان الائمة يعلمون متى يموتون وانهم لايموتون الا باختيار منهم

IMAM KNOWS HIS HOUR OF DEATH AND HIS DEATH IS IN HIS CONTROL.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

—۲۵۸— كتاب الحجّة ج۱

﴿ باب ﴾

(أن الائمة عليهم السلام اذا شاؤوا أن يعلموا علموا)

١ـ عليّ بن محمّد و غيره ، عن سهل بن زياد ، عن أيّوب بن نوح ، عن صفوان ابن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن بدر بن الوليد ، عن أبي الرّبيع الشاميّ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّ الإمام إذا شاء أن يعلم علم .

٢ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان ، عن ابن مسكان عن بدر بن الوليد ، عن أبي الرّبيع ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّ الإمام إذا شاء أن يعلم أُعلم[1] .

٣ـ محمّد بن يحيى ، عن عمران بن موسى ، عن موسى بن جعفر ، عن عمرو بن سعيد المدائنيّ ، عن أبي عبيدة المدائنيّ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أراد الإمام أن يعلم شيئاً أعلمه الله ذلك .

﴿ باب ﴾

WITNESS

(أن الائمة عليهم السلام يعلمون متى يموتون ، وانهم لايموتون)
(الا باختيار منهم)

١ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن سليمان بن سماعة وعبدالله بن محمّد ، عن عبد الله بن القاسم البطل ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : أيّ إمام لايعلم مايصيبه و إلى مايصير ، فليس ذلك بحجّة لله على خلقه .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محمّد بن بشّار قال : حدّثني شيخ من أهل قطيعة الرّبيع من العامّة ببغداد ممّن كان ينقل عنه ، قال: قال لي : قد رأيت بعض من يقولون بفضله من أهل هذا البيت ، فما رأيت مثله قطّ في فضله ونسكه فقلت له : من ؟ وكيف رأيته ؟ قال : جمعنا أيّام السندي بن شاهك[1]

(١) كذا في جميع النسخ التي رأيناها .
(٢) أي أيام دولة ووزارته لهارون الرشيد . (آت)

آئمہ گذشتہ اور آئندہ تمام امور جانتے ہیں اور ان پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں

الائمہ یعلمون علم ما مکان وما یکون ولا یخفی علیھم شی ء

ACCORDING TO SHIAS, NOTHING CAN REMAIN HIDDEN FROM THE IMAMS. THEY HAVE A COMPLETE KNOWLEDGE OF PAST, PRESENT AND FUTURE.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج١ — كتاب الحجّة — ٢٦٠

٥ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن مُحمّد بن عيسى ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : إنّ الله عزّ وجلّ غضب على الشيعة (١) فخيّرني نفسي أوهم ؛ فوقيتهم والله بنفسي .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن مسافر أنّ أبا الحسن الرضا عليه السلام قال له : يامسافر هذا القناة فيها حيتان ؟ قال : نعم جعلت فداك ، فقال: إنّي رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله البارحة وهو يقول : يا عليّ ما عندنا خير لك (٢).

٧ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال ، كنت عند أبي في اليوم الّذي قبض فيه فأوصاني بأشياء في غسله وفي كفنه وفي دخوله قبره ، فقلت : ياأباه والله مارأيتك منذ اشتكيت (٣) أحسن منك اليوم ، مارأيت عليك أثر الموت ، فقال : يا بنيّ أما سمعت عليّ بن الحسين عليهما السلام ينادي من وراء الجدار يا محمّد تعال ، عجّل ؟ .

٨ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن عبدالملك بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أنزل الله تعالى النصر على الحسين عليه السلام حتّى كان [ما] بين السماء والأرض (٤) ثمّ خُيّر : النصر ، أو لقاء الله ، فاختار لقاء الله تعالى

﴿ باب ﴾

☆(أن الأئمة عليهم السلام يعلمون علم ما كان وما يكون وانه (٥))☆
☆(لا يخفى عليهم الشيء صلوات الله عليهم)☆

WITNESS

١ ـ أحمد بن محمّد ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن عبدالله بن حمّاد ، عن سيف التمّار قال : كنّا مع أبي عبدالله عليه السلام جماعة من

---

(١) لتركهم التقية أو عدم انقيادهم لامامهم وخلوصهم في متابعته . (آت)
(٢) أي علمي بحقيقة ما أنزل كناية بكون الحيتان في هذا الماء . (آت)
(٣) أي مرضت .
(٤) أي أنزل الله تعالى ملائكة ينصرونه على الاعداء حتى إذا صاروا بين السماء والارض خير بين الامرين . (في) .
(٥) في بعض النسخ [أنهم] .

امام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر صفات موجود ہیں

فی الامام صفات اکثر من النبی الکریم ﷺ

IMAM POSSESS MORE ATTRIBUTES THAN A PROPHET POSSESS.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج ۱ — کتاب الحجّة — ۳۸۸

يومها ذلك إن كان نهاراً، أوليلتها إن كان ليلاً ، ثمّ ترى في منامها رجلاً يبشّرها بغلام، عليم،حليم ، فتفرح لذلك ، ثمّ تنتبه من نومها ، فتسمع من جانبها الأيمن في جانب البيت صوتاً يقول: حلت بخير وتصيرين إلى خير وجئت بخير ، أبشري بغلام ،حليم عليم ، وتجدخفّة في بدنها ثمّ لم تجد بعد ذلك امتناعاً[1] من جنبيها و بطنها فإذا كان لتسع من شهرها سمعت في البيت حسّاً شديداً ، فإذا كانت اللّيلة الّتي تلد فيها ظهر لها في البيت نور تراه لا يراه غيرها إلّا أبوه ، فإذا ولدته ولدته قاعداً و تفتّحت له حتّى يخرج متربّعاً يستدير بعد وقوعه إلى الأرض ، فلا يخطىء القبلة حيث كانت بوجهه ، ثمّ يعطس ثلاثاً يشير بأصبعه بالتحميد ويقع مسروراً[2] مختوناً ورباعيتاه من فوق وأسفل ونابا وضاحكاه ومن بين يديه مثل سبيكة الذهب نور و يقيم يومه وليلته تسيل يداه ذهباً و كذلك الأنبياء إذا ولدوا و إنّما الأوصياء أعلاق من الأنبياء .

٦ـ عدّة من أصحابنا،عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن جميل بن درّاج قال روى غير واحد من أصحابنا أنّه قال: لاتتكلّموا في الإمام فإنّ الامام يسمع الكلام وهو في بطن أمّه فإذا وضعته كتب الملك بين عينيه «وتمّت كلمة ربّك صدقاً وعدلاً لامبدّل لكلماته وهو السّميع العليم» فإذا قام بالأمر رفع له في كلّ بلدة منار ينظر منه إلى أعمال العباد .

٧ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد قال : كنت أنا وابن فضّال جلوساً إذ أقبل يونس فقال : دخلت على أبي الحسن الرّضا عليه السلام فقلت له : جعلت فداك قد أكثر النّاس في العمود ، قال : فقال لي : يا يونس ما تراه ، أتراه عموداً من حديد يرفع لصاحبك ؟ قال: قلت : ما أدري ، قال: لكنّه ملك موكّل بكلّ بلدة يرفع الله به أعمال تلك البلدة ، قال : فقام ابن فضّال فقبّل رأسه وقال : رحمك الله يا أبا محمّد لاتزال تجيىء بالحديث الحقّ الّذي يفرّج الله به عنّا .

٨ـ عليّ بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن ابن أبي عمير ، عن حريز ، عن زرارة ،عن أبي جعفر عليه السلام قال: للامام عشر علامات : يولد مطهّراً مختوناً ، وإذا وقع على الأرض وقع على راحته رافعاً صوته بالشهادتين، ولايجنب ، وتنام عينيه ولاينام قلبه، ولايتثاءب ولايتمطّى ، ويرى من خلفه كما يرى من أمامه ، ونجوه كرائحة المسك والأرض موكّلة

(١) في بعض النسخ [امتناعاً] .

(٢) اى مقطوع السرة .

اماموں کی مظلومیت پر آنسو بہانا تسبیح اور راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے

إسباغ الدموع على مظلومية الأئمة تسبيح ، وكتمان السرجهاد فی سبیل الله .

TO HIDE SECRECT AND TO WEEP ON THE OPPRESSION OF IMMAMS IS JEHAD.

الاصول من الکافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ ۔ طبع ایران)

—۲۲٦— كتاب الإيمان والكفر ج٢

فتذاكروا الاذاعة ، فقال : احفظ لسانك تُعزّ ، ولا تمكّن النّاس من قياد رقبتك فتذلّ .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن خالد بن نَجيح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال ، إنّ أمرنا مستور مقنّع بالميثاق (١) فمن هتك علينا أذلّه الله

١٦ ـ الحسين بن محمّد ؛ ومحمّد بن يحيى ، جميعاً ، عن عليّ بن محمّد بن سعد ، عن محمّد بن مسلم ، عن محمّد بن سعيد بن غزوان ، عن عليّ بن الحكم ، عن عمر بن أبان ، عن عيسى بن أبي منصور قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : نفس المهموم لنا المغتمّ لظلمنا تسبيحٌ وهمّه لأمرنا عبادة و كتمانه لسرّنا جهاد في سبيل الله ، قال لي محمّد بن سعيد : اكتب هذا بالذهب ، فما كتبت شيئاً أحسن منه .

﴿ باب ﴾

☆(المؤمن و علاماته و صفاته)☆

(☆) ١ ـ محمّد بن جعفر ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن عبدالله بن داهر ، عن الحسن ابن يحيى ، عن قثم أبي قتادة الحرّاني ، عن عبدالله بن يونس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قام رجل يقال له : همّام ـ وكان عابداً ، ناسكاً ، مجتهداً ـ إلى أمير المؤمنين عليه السلام وهو يخطب ، فقال : يا أمير المؤمنين صف لنا صفة المؤمن كأنّنا ننظر إليه ؟ فقال :

يا همّام المؤمن هو الكيّس الفطن ، بشره في وجهه ، و حزنه في قلبه ، أوسع شيء صدراً (٢) وأذلّ شيء نفساً ، زاجر عن كلّ فان (٣) ، حاضّ على كلّ حسن (٤) ،

---

(١) المقنّع اسم مفعول على بناء التفعيل أى مستور أصله من القناع . « بالميثاق » اى بالعهد الذى أخذ الله ورسوله والائمة عليهم السلام أن يكتموه عن غير أهله (آت) .
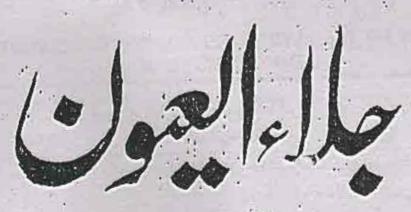
(☆) منقول فى النهج باختلاف كثير . (٢) فى بعض النسخ [قدرا] .

(٣) « زاجر » أى نفسه أوغيره .

(٤) « حاض » أى حريص .

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھربلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

چہار دہ معصومین ہر چیز پر قادر ہیں تمام انبیائے کرام اور ملائکہ کی توہین

المعصومون الاربعة عشر قادرون على كل شيئ .

اهانة جميع الانبياء والملائكة .

FOURTEEN IMAMS OF SHIA (INFALLIABLE) ARE THE MASTERS OF THIS UNIVERSE. A DESECRATION OF ALL PROPHETS AND AN ANGELS.

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۲۹

للظالمین بدلا (یعنی) کیوں میرے حکم کے سوا شیطان اور اس کی اولاد کو ولی پکڑتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہی ہیں اور ظالموں کے لئے بہت برا بدلہ ہے۔ اس آیت سے یہ بھی تعجب نکلتا ہے کہ علاوہ ابلیس اور اس کی ذریت کے انسانوں میں سے بھی اکثر لوگوں نے اپنا ولی و مرشد مقرر کیا ہے جن کا ولی ہونے کا شرعی کوئی حق نہ تھا اور وہ خدا کے نزدیک بمنزلہ ابلیس اور ذریت ابلیس ہی ہیں بیشک وہ انسان صورت ابلیس سیرت ظالم ہیں جن کے لئے برا بدلہ ہے۔ دن رات کا مشاہدہ ہے۔ کہ ابلیس اور ذریت ابلیس کو کسی نے ولی نہیں بنایا۔ بلکہ انسان انسانوں کو ولی مقرر کرتے ہیں اور یہاں وہی اولاد آدم مراد ہے۔ جو لوگوں کو اپنے آپ کو ولی و مرشد ظاہر کرکے گمراہ کر رہی ہے۔

اہل بیت کے سوا کوئی ولی نہیں خداوند عالم نے اپنے بعد ولایت مطلقہ خلیفہ کا حصر اپنے رسول مقبولؐ اور انکی اہل بیت ہی پر کیا ہے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا۔ اور تمام کے تمام قرآن میں دوسری آیت نہ ملے گی جس سے ثابت ہو کر باقی انبیاء اور ملائکہ بھی ولی ہیں اور ان کا تصرف بھی ماسوائے اللہ تمام پر ہے اور یہ پہلے ثابت ہو چکا۔ کہ فوق درجہ ولایت مطلقہ اور کوئی درجہ نہیں اور ولایت بمعنی تصرف غلبہ حکومت بادشاہی ہدایت و حفاظت ہے۔ پس خدا کے بعد رسول اور اس کے بعد اہل بیت ہی جملہ ماسوائے اللہ پر متصرف و غالب حاکم و بادشاہ اور ہادی و حافظ ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ معیار ولایت ان کو حاصل ہے۔ باقی انبیاء اور ملائکہ یہ منصب نہیں رکھتے۔ پس جبکہ انبیاء و ملائکہ اس عہدہ پر فائز نہیں۔ تو غیر معصوم عامت کیونکر اس عہدے کو لے سکتی ہے نیز یہ بھی ثابت ہو گیا۔ اور عقل سلیم نے تسلیم کیا۔ کہ تمام مخلوقات انس و جن ملائکہ و انبیاء سب کے درمیان واسطۂ فیض اور وسیلہ کاملہ جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اہل بیت ہیں۔ جب تک لوگ ان کی معرفت حاصل نہیں کرتے معرفت خدا حاصل نہیں ہو سکتی۔ عام امت کے لوگ نہ ہادی ہیں نہ امام اور نہ لوگوں پر ان کی اطاعت ضروری بلکہ جو اہل بیت رسولؐ کے سوا ہادی اور امامت کا دعویٰ کرے وہ اولاد شیطان سے ہو گا۔ رسولؐ اور اہل بیت رسول ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی اور جیسا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے مشرک ایسے ہی ان کی جگہ کسی کو بٹھلانے بنانے لانے اور شریک کرنے سے مشرک۔ چنانچہ حدیث معتبر متفق علیہ

RATHESS

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی
ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیتؑ وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

امام مہدی نے ماں کے پیٹ میں سورۃ قدر تلاوت کی (عقیدہ الاثناء عشریہ)

تلا الا امام المهدی فی بطن امه سورة القدر (عقیدہ الاثناء عشریة)

IMAM MAHDI RECITED THE SURAH QADR BEFORE BIRTH (SHI'ITE BELIEF)

۴۷۵

پڑھنے میں مشغول ہوئی نرجس خاتون جاگیں، اور وضو کر کے نماز شب پڑھی، اس وقت صبح کاذب تھی قریب تھا کہ میرے دل میں وعدہ حسن عسکریؑ سے شک گزرے۔ ناگاہ امام حسن عسکریؑ نے اپنے حجرے سے آواز دی کہ سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر نرجس پر پڑھیے۔ میں نے نرجس خاتون سے پوچھا، کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا۔ جو کچھ میرے مولا نے فرمایا تھا ظاہر ہوا۔ جب میں نے سورۂ انزلنا پڑھنا شروع کیا۔ اس طفل نے شکم نرجس میں تلاوت انا انزلناہ میں میرا ساتھ دیا۔ اور مجھے سلام کیا۔ میں ڈر گئی حضرت امام حسن عسکریؑ نے آواز دی کہ قدرت خدا سے تعجب نہ کیجیے۔ حق تعالیٰ ہمارے اطفال کو حکمت گویا فرماتا ہے اور ان کو حالت بزرگی زمین پر اپنا حجت کرتا ہے۔ جب امام حسن عسکریؑ یہ فرما چکے نرجس خاتون میری آنکھوں سے غائب ہو گئیں، گویا میرے اور ان کے درمیان ایک پردہ حائل ہو گیا۔ یہ دیکھ کر میں بہ فریاد و فغاں امام حسن عسکریؑ کی طرف دوڑی۔ حضرت نے فرمایا اے پھوپھی لوٹ جائیے۔ نرجس کو اپنی جگہ دیکھئے گا جب میں واپس آئی پردہ اٹھ گیا اور نرجس خاتون کو ایسا نورانی پایا کہ میری آنکھیں چکاچوند ہو گئیں۔ حضرت صاحب العصر کو دیکھا کہ قبلہ رُو سجدہ میں انگشتان سبابہ کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہہ رہے ہیں۔ اشهد ان لا اله الا الله وان جدی رسول الله وان ابی امیر المومنین علیہ السلام پھر ہر ایک امام کا نام لیا جب اپنے نام تک پہنچے فرمایا۔ اللهم انجز لی وعدی واتمم لی امری وثبت وطاتی واملاء الارض بی عدلا وقسطا۔ یعنی خداوند نصرت کا جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اسے وفا کر اور میرے امر خلافت و امامت کو تمام کر میرے انتقام کو دشمنوں سے لے اور قسط کو ظاہر اور زمین کو میرے سبب سے

لہ امر ہی دعویٰ و امر مخلوق میں یہ فرق ہے کہ خیر امر حدوث مخلوق است بتدریج ترقی کرتی ہے پہلے بچہ پھر طفل پھر جوان پھر بوڑھا بچے کے اعضاء ناک، پاؤں، زبان تمام اعضا ہوتے ہیں مگر کام نہیں کر سکتے۔ ہاتھ پکڑ نہیں سکتے زبان بول نہیں سکتی۔ پاؤں چل نہیں سکتے۔ برعکس معصوم کے یعنی نبی و رسول ان کے اعضاء اول ہی سے ایسے ہی ہیں جیسے بعد میں کام کرتے ہیں۔ ابراہیم کا پیدا ہو کر ... حضرت موسیٰ کا فرعون کی داڑھی پکڑنا۔ حضرت عیسیٰ کا پیدا ہو کر عصمت مادر کی گواہی اور اپنی نبوت کا اعلان کرنا اس پر دلیل ہے۔ ایسے ہی نائب رسول و نبی امام وہ بھی پیدا ہوتے ہی کلام کرتا ہے اگر ان کے اعضاء مثل پیغمبر کام نہ کریں تو جانشینی کا اہل نہیں ہو سکتا ہے حضرت علی کا پیدا ہو کر دست رسول پر صحف آسمانی کی تلاوت کرنا۔ انگوٹھے سے دودھ ... امام حسن کا ... بیان کرنا۔ ان سے امام حسین کا روزہ رکھنا فی کہ رمضان کے چاند کی تصدیق کرنا۔ اور امام العصر کا پیدا ہو کر انگشت شہادت بلند فرمانا اور کلمہ شہادت پڑھنا اسی امر کی واضح دلیل ہے یہ ان کی امامت کی پہچان ایک سبب ہے ان کے اعضاء اور رسول کے اعضاء کا انعام ... ایک سا ہے اور یہ برحق ولی شان رسول ہیں۔ شاہد ہیں کہ ہم سلامتی خداوندی ساتھ نہ ہو کوئی نبی و رسول کچھ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا یہاں معصوم کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ نرم و تحفہ تک امامت و خلافت کے لیے لازم نہیں۔ بلکہ طاقت و حمایت خدا کا ہونا لازم ہے جیسا کہ نبوت کے لیے حکومت بنی عباس اس تلاش میں تھی کہ امام حسن عسکریؑ کے بیٹے کا پتہ چلے تو فوراً ان کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ عورتیں میں چھوڑ دی گئیں۔ ... حمل معلوم کر کے ... لیں۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الاحتجاج

تألیف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي
من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات
السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

حضرت حسنؓ نے فرمایا خدا کی قسم مجھے ان شیعوں سے معاویہؓ اچھا ہے شیعوں نے میرے قتل کی کوشش کی

قال الحسن: والله ان معاوية خيرلى من هؤلاء الشيعة وانهم حاولوا قتلى

HAZRAT HASSAN SAID "BY GOD MAVIA IS BETTER THAN SHIAS.

THEY HAVE TRIED TO KILLED ME.

---

٢٩٠ .... إحتجاج الطبرسي ج٢

(الاحتجاج الطبرسی جلد اول تالیف ابی منصور احمد بن علی ابی طالب الطبری المتوفی قرن سادس (طبع نجف))

من رسول الله عليّ؟

قالوا : بلى .

قال : أما علمتم أنّ الخضر لما خرق السفينة ، وأقام الجدار ، وقتل الغلام كان ذلك سخطاً لموسى بن عمران «ع» إذ خفي عليه وجه الحكمة في ذلك ، وكان ذلك عند الله تعالى ذكره حكمة وصواباً؟ أما علمتم أنه ما منا أحد إلا يقع في عنقه بيعة لطاغية زمانه الا القائم «عج»؟ اللذي يصلّي خلفه روح الله عيسى بن مريم «ع» ، فإنّ الله عز وجل يخفي ولادته ويغيّب شخصه لئلا يكون لأحد في عنقه بيعة اذا خرج ، ذاك التاسع من ولد أخي الحسين ، ابن سيدة الاماء ، يطيل الله عمره في غيبته ثم يظهره بقدرته في صورة شاب دون أربعين سنة ، ذلك ليعلم أنّ الله على كلّ شيء قدير .

— عن زيد بن وهب الجهني[1] قال : لما طعن الحسن بن علي «ع» بالمدائن أتيته وهو متوجع ، فقلت : ما ترى يا ابن رسول الله فإنّ الناس متحيرون؟

فقال : أرى والله أنّ معاوية خير لي من هؤلاء يزعمون أنهم لي شيعة ابتغوا قتلي وانتهبوا ثقلي وأخذوا مالي ، والله لئن آخذ من معاوية عهداً أحقن به دمي وأومن به في أهلي ، خير من أن يقتلوني فتضيع أهل بيتي وأهلي ، والله لو قاتلت معاوية لأخذوا بعنقي حتى يدفعوني إليه سلماً ، والله لئن أسالمه وأنا عزيز خير من أن يقتلني وأنا أسير ، أو يمنّ عليّ فيكون سبة على بني هاشم آخر الدهر ولمعاوية لا يزال يمنّ بها وعقبه على الحي منا والميت .

قال : قلت : تترك يا ابن رسول الله شيعتك كالغنم ليس لها راع؟

قال : وما أصنع يا أخا جهينة إنّي والله أعلم بأمر قد أدى به إليّ ثقاته : إنّ أمير المؤمنين «ع» قال لي ـ ذات يوم وقد رآني فرحاً ـ : يا حسن أتفرح كيف بك إذا رأيت أباك قتيلاً؟! كيف بك إذا ولي هذا الأمر بنوا أمية ، وأميرها الرحب البلعوم ، الواسع الأعفجاج[2] ، يأكل ولا يشبع ، يموت وليس له في السماء ناصر ولا في الأرض عاذر ، ثم يستولي على غربها وشرقها ، يدين له العباد ويطول ملكه ، يستن بسنن أهل البدع والضلال ، ويميت الحق وسنة رسول الله «ص» يقسم المال في أهل ولايته ، ويمنعه من هو أحق به ، ويذل في ملكه المؤمن ، ويقوى في سلطانه الفاسق ، ويجعل المال بين أنصاره دولا ، ويتخذ عباد الله خولا .

---

(١) ذكره العلامة «ره» في أولياء علي عليه السلام في القسم الأول من خلاصته ص ١٩٤ والشيخ في رجاله ص ٤٢ في أصحاب علي «ع» وفي الفهرست ص ٩٧ فقال : «زيد بن وهب له كتاب : خطب أمير المؤمنين عليه السلام على المنابر في الجمع والأعياد وغيرها» وفي أسد الغابة ص ٢٤٣/٢ إنه كان في جيش علي «ع» حين مسيره إلى النهروان وقال ابن عبد البر في هامش الإصابة ص ٢١ ج١ : إنه ثقة ، توفي سنة (٩٦) .

(٢) أي : واسع الكرش والأمعاء .

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

امام مہدی برہنہ حالت میں ظاہر ہوگا

یظہر الامام المہدی عریانا

IMAM MEHDI WILL APPEAR NUDE

محمد باشد و بعد از آن علی و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا (ع) روایت کرده است
که از علامات ظهور حضرت قائم آنست که بدن برهنه در پیش قرص آفتاب ظاهر خواهد
شد و منادی ندا خواهد کرد که این امیرالمؤمنین است برگشته است که ظالمان را هلاک کند
و ایضا شیخ روایت کرده است از حضرت ابی عبدالله که چون قائم ما خروج کند نزد قبر هر
مؤمنی ملکی بیاید و او را ندا کند که ای فلان صاحب تو و امام تو ظاهر شده است اگر میخواهی
ملحق شوی باو ملحق شو و اگر میخواهی در نعمت وکرامت خدا باشی هم آنجا باش پس بعضی
بیرون آیند و بعضی در نعیم الهی بمانند و در زیارت جامعه مشهوره و اکثر زیارات منقوله
خصوصا زیارت حضرت امام حسین (ع) ذکر رجعت و اظهار اعتقاد به آن مذکور است و در
متهجد و مصباح الزائر وسایر کتب از حضرت امام جعفر صادق (ع) منقولست که هر که دعای عهد
نامه را چهل صباح بخواند از انصار حضرت قائم باشد و اگر پیش از ظهور آن حضرت بمیرد
حقتعالی او را از قبر بیرون آورد در وقت خروج آنحضرت و در عهد نامه مزبور مذکور است که
خداوندا اگر حایل شود میان من و آنحضرت مرگی که بر بندگان خود حتم و لازم کرده‌ای پس بیرون آور
مرا از قبر من در حالتی که کفن خود را بر کمر بسته باشم و شمشیر و نیزه خود را برهنه کرده باشم و لبیک
گویم دعوت کسی را که جمیع خلق را بسوی یاری او دعوت می‌نماید وشیخ در مصباح از حضرت
امام جعفر صادق (ع) زیارت بعید حضرت رسول ﷺ و ائمه (ع) را روایت کرده است و در
آن روایت مذکور است که من قائلم بفضل شما و اقرار دارم برجعت شما و انکار نمی‌کنم قدرت
خدا را بر هیچ چیز و قائل نمی‌شوم مگر به آنچه خدا خواسته است و صاحب کامل الزیاره از
حضرت امام جعفر صادق (ع) زیارتی از برای حضرت امام حسین (ع) روایت کرده است ودر
آن زیارت مذکور است که یاری من از برای شما مهیا است تا حکم کند خدا و مبعوث
گرداند شما را پس با شما خواهم بود نه با دشمنان شما پس من از آنهایم که ایمان دارم برجعت
شما و انکار نمیکنم هیچ قدرت خدا را و تکذیب نمیکنم هیچ مشیت او را و نمی‌گویم هیچ چیزی
را که خدا خواهد نمی‌تواند بود و بسند صحیح در زیارت دیگر همین مضمون را روایت کرده‌اند
و ایضا بسند معتبر زیارت دیگر از برای حضرت امام حسین (ع) وجمیع ائمه روایت کرده است
ودر آن زیارت مذکور است که خداوندا مبعوث گردان اورا در زمان پسندیده‌ای که انتقام بکشی
باو از برای دین خود و بکشی باو دشمن خود را بدرستی که تو اورا وعده کرده و توئی پروردگاری

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ

الحمد للہ کہ دوسری بار بہ برکت اقتران کتاب مستطاب واضع حق و ایمان

تحقیق المبین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیجناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible] پریس لاہور [illegible] چھپی

حق الیقین

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

امام مہدی ظہور کے بعد سب سے پہلے سنی علماء کو قتل کریں گے

یبداء الامام المهدی بقتل علماء اهل السنة بعد ظهوره قبل الاخرین

IMAM MEHDI WILL KILL ALL THE SUNNI SCHOLARS.

حق الیقین جلد اول ، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

(۵۲۷) جماعتی که داخل جهنم میشوند ( )

نخواهند بود و بخدا سوگند که میان بهشت ودوزخ نیز منزلی میباشد و من نمیتوانم از ترس مخالفان سخن بگویم وقتیکه قائم ؑ ظاهر می‌شود پیش از کفار ابتدا به سنیان خواهد کرد با علمای ایشان و ایشانرا خواهد کشت ودرمجمع البیان نیز مضمون این حدیثرا از آنحضرت روایتکرده‌است و ایضاً در کتاب زهد بسند صحیح از ابن ابان روایتکرده‌استکه امام ؑ در باب جهنمیان گفت که داخل جهنم می‌شوند بگناهان خود بیرون می آیند بعفو خدا و بسند صحیح از حضرت باقر ؑ منقولستکه آخر کسیکه از جهنم بیرون می آید مردی استکه اورا همام میگویند ودرجهنم عمری ندا خواهد کرد خدارا که یاحنان یامنان

مؤلف گوید که این جماعت که در این احادیث معتبر وارد شده استکه از جهنم بیرون می‌آیند و داخل بهشت می‌شوند محتمل استکه فساق شیعه دراین‌ها داخل بوده باشند وممکن استکه مخصوص مستضعفین بوده باشد وابن بابویه روایتکرده‌استکه در آنچه حضرت امام رضا ؑ از برای مأمون نوشته است از محض اسلام مذکور استکه خدا داخل جهنم نمیکند مؤمنی را وحال آنکه اورا وعده بهشت کرده‌است و بیرون نمیکند از جهنم کافری را وحال آنکه اورا وعید آتش فرموده‌است و مخلد بودن در آن و گناهکاران اهل توحید داخل آتش می‌شوند و بیرون می آیند از آن وشفاعت از برای ایشان جایز است ودر خصال در حدیث اعمش از حضرت صادق ؑ نیز اینرا روایتکرده‌است و ایضاً در کتاب فضایل الشیعه از حضرت صادق ؑ روایتکرده‌استکه باشیعیان خود فرمود که خانه‌های شما از برای شما بهشت است وقبر های شما از برای شما بهشت است واز برای بهشت خلق شده‌اید و باز گشت شما بسوی بهشت خواهد بود و بسند معتبر دیگر از آنحضرت منقول استکه فرمود که مردی شمارا دوست میدارد و نمیداند که چه میگوئید و اعتقاد شمارا نمیداند خدا اورا داخل بهشت میکند ومردی شمارا دشمن میداند و نمیداند که چه میگوئید و اعتقاد شمارا نمیداند خدا اورا داخل جهنم می کند و کلینی وعیاشی از ابن ابی یعفور روایتکرده‌اند که گفت بحضرت صادق ؑ عرض کردم که من اختلاط میکنم بامردم و بسیار می‌شود تعجب من از گروهی چند که ولایت شما ندارند وولایت ابوبکر وعمر دارند وایشانرا امانت وراستگوئی ووفا هست واز گروهی چند که ولایت شما دارند و امانت وراستگوئی ووفا ندارند پس درست نشست و رو بمن آورد غضبناک و فرمود که دینی نیست برای کسیکه عبادت کند خدارا با ولایت امام جائری که از جانب خدا نباشد امامت او وعتابی وغضبی نیست برای کسیکه عبادت کند خدارا با ولایت امام عادلیکه از جانب خدا منصوب باشد امامت او گفتم آنهارا دینی نیست وبراین‌ها عتابی نیست فرمود بلی مگر

(حقوق ترجمہ و تالیف محفوظ ہیں)

یا فتاح

یا ناصر

ہٰذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین

انہ لقرآن کریم فی کتٰب مکنون

قرآن مجید مترجم

لا یمسہ الا المطہرون

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولنا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی بلاکلام حاجی آغا شاہ احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ افتخار بکڈپو دھرم چند بلڈنگ دلش سٹریٹ کرشن نگر لاہور

بار پنجم (استقلال پریس لاہور) تعداد ۱۰۰۰

امام قائم آل محمد نئی شریعت لائیں گے اور نئے احکامات جاری کریں گے

الامام الغائب یاتی بشریعة جدیدة و یجری احکاما جدیدة

IMAM MEHDI WILL BRING NEW SHARIAH AND COMMANDMENTS.

بحار الانوار نیز جلد دہم تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران

علامات ظهور — ۵۸۷

درحالیکه اسباب جنگ در بر کرده اند و بآنحضرت میگویند که ازهرجاکه آمده بآنجابرگرد مارا باولاد فاطمه احتیاج نیست پس آنحضرت شمشیر کشیده وهمهٔ ایشان را بقتل میرساند بعداز آن داخل کوفه میشود جمیع منافقان را که شکا کند عرصهٔ تیغ بیدریغ میگرداند و قصرها و عمارتهایشانرا خراب میکند و آنانرا که یاری میجنگند بقتل میرساند تا بحدیکه خدای عزوجل راضی شود - در کتاب مذکور ذکرنموده که ابوخدیجه از صادق ﷺ روایتکرده که آنحضرت فرمود که چون قائم ﷺ قیام میکند امرتازه و احکام میآورد تازه چنانچه رسول خدا در اول اسلام خلایقرا بامر جدید دعوت نمود در کتاب مذکور آورده که علی بن عقبه از پدرش روایتکرده ارکنه وقتیکه قائم ﷺ قیام میکند با عدالت حکم مینماید ودرعصر او ظلم وستم ازمیان خلایق برداشته میشود و راهها امن میباشد و زمین برکتهای خویشرا بیرون میآورد وهرحق از باطل خود بر گردانده میشود واهل هیچ دین باقی نمیماند مگر اینکه اظهار اسلام میکنند و بالایمان مشهود و معروف میباشند آیا نشنیده قول خداوند سبحانه را « وله اسلم من فی السموات والارض طوعاً و الیه ترجعون » یعنی کسانیکه در آسمانها وزمین هستند از صمیم قلب بخداوند کردگار مطیع ومنقاد میشوند وبر گشت شما بسوی او خواهد شد ودرمیان خلایق بطریق داود و محمد ﷺ حکم میکند پس دراینوقت زمین خزینه های خود را ظاهر وبرکات خویشرا آشکار میگرداند و دراینوقت مردی ازشماها کسی پیدا نمیتواند بکند که صدقهٔ باو بدهد یااحسان در حق وی نماید زیراکه همهٔ مؤمنان غنی و مالدارمیباشند بعدازآن فرمود که دولت ما آخردولتها است وهیچ طایفه که برای ایشان سلطنت مقررشده باقی نمیماند مگراینکه پیشتر ازما سلطنت میکنند برای اینکه نگویند در وقتیکه حسن سلوك ورفتارمارا می بینند که اگر ما هم بسلطنت برسیم هرآینه بطریقه وسیرت ایشان رفتار میکنیم و اینست معنی قول خدای تعالی « والعاقبة للمتقین » یعنی عاقبت کار برای متقیانست پس آخر دولتها دولت ائمه (ع) میباشد

در کتاب مذکور ذکرنموده که ابی بصیر از باقر ﷺ درحدیث طولانی روایتکرده که آنحضرت فرمود که چون قائم ﷺ قیام میفرماید بکوفه میآید و چهار مسجد در آنجا خراب میکند و مسجد کنگره دار در روی زمین باقی نمیماند مگر اینکه کنگره های آنرا خراب میکند و آنهارا بی کنگره میگذارد وراههای بزرك را یعنی شاهراهها را وسیع میگرداند وهر پنجره که مشرف براهست آنرا میشکند و میزابها را و ناودانها را که مشرف براهها اند برهم میزند و بدعتی باقی نمیگذارد مگراینکه آنرا زایل میگرداند وبرمیدارد و سنتی باقی نمیگذارد مگر اینکه آنرا برپا میدارد وشهر قسطنطنیه و چین وکوههای دیلمرا مسخر میگرداند پس هفتسال

اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت!

امام غائب دعویٰ نبوت کریں گے کہ اللہ کے حکم سے نبی مرسل بنا کر بھیجا گیا ہوں

الامام الغائب سوف يدعى النبوة !!

IMAM MEHDI WILL DECLARE HIS PROPHET HOOD.

بحار الانوار تالیفات علامہ باقر مجلسی ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران طبع ۱۳۲۰ھ

۵۵۱　　　خروج آنحضرت

وعلامت همه اینها درعنق است در کتاب قرب الاسناد از ابن سعد اواز ازدی روایتکرده اوگفت که من وابو بصیر بخدمت صادق ﷺ داخل شدیم وعلی بن عبدالعزیز هم با مابود پس بخدمت آنحضرت عرضکردم که آیا توئی صاحب ما فرمود که آیا صاحب شما هستم یعنی صاحب شما نیستم زیراکه صاحب شما قائم ﷺ است یا اینکه صاحب شماجوانیست تازه۔ احمدطبرسی در کتاب احتجاج از یزیدبن وهب جهنی اوازحسن بن علی بن ابیطالب اواز پدرش سلام الله علیهما روایت نموده که آنحضرت فرمود که خدایتعالی در آخرزمان ودر روزگاریکه مانندسنك خاراست و درایام نادانی خلایق مردیرا مبعوث میگرداند واورا با ملائکهٔ خود موید میکند ویاران وی را از چیزهای بد نگهمیدارد ودرمقابل رنج وتعبش یار یاری میکند ونصرت میدهد و اورا بر همه اهل زمین غالب میگرداند تا اینکه از راه میل و رغبت یا ازراه اجبار و اکراه دین اسلام را قبول نمایند زمینرا پرازعدل وقسط ونور وبرهان میگرداند همه اهالی شهرها باطاعت بدین وی میآیند کافری نمیماند مگر اینکه ایمان میآورد و بدکرداری نمیباشد مگر صالح و نیکو کارمیشود ودرملك خود با درندگان مصالحه میکند و زمین نباتات خود را میرویاند وآسمان برکتشرا نازل میگرداند وخزاین زمین برای وی ظاهر وآشکارمیشوند چهل سال بمابین مشرق ومغرب مالك میشود پس طوبی باد برای کسیکه ایام آنحضرترا بیابد وکلام اورابشنود مؤلف گوید که اخبار مختلفه که درخصوص بیان مقدار ایام سلطنت آنحضرت وارد شده بعضی از آنها محمولست بهمه مدت سلطنتش یعنی همه مدت سلطنتش فلان مقدارمیشود وبعضی از آنها برزمان، استقرار ودولت محمولست وبعضی دیگر محمولست برحساب سال وماه که درنزد ما است وبعضی برسال وماه آنحضرت که طولانی اند محمولست والله یعلم۔ شیخ صدوق در کتاب کمال الدین از محمد بن ابراهیم بن اسحق اواز حسین بن منصور اواز محمدبن هرون هاشمی اواز احمدبن عیسی اواز احمدبن سلیمان بن هادی اواز معویة بن هشام اواز ابراهیم بن محمدبن حنفیه اواز پدرش محمداواز پدرش امیرالمؤمنین ﷺ روایت نموده که آنحضرت فرمود که رسولخدا ﷺ فرمود که مهدی از ما اهل بیت است خدا کار اورا دریکشب درست میکند و در روایت دیگر بدین نهج وارد است که خدا کار اورا دریك شب اصلاح میکند در کتاب مذکور ازطالقانی اواز جعفر بن مالك اواز حسن بن محمد سماعه او از احمد بن حرث اواز مفضل بن عمر او از صادق ﷺ او از پدرش ﷺ روایت نموده که آنحضرت فرمود که در وقتیکه قائم ﷺ قیام میکند این آیه را تلاوت میفرماید «ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکماً وجعلنی من المرسلین» یعنی از شما گریختم در وقتیکه از شما ترسیدم پس پروردگارمن شریعتی ونبوتی بمن عطا فرمود ومرا ازجمله فرستادگان۔

اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت!

امام قائم دعویٰ کریں گے کہ رب نے مجھے نبوت و پیغمبری عطا فرمائی ہے

ادعاء النبوة من قبل الشيعة .

سيدعى الإمام الغائب أن الله بعثنى نبيا و رسولا!!

IMAM MEHDI WILL DECLARE HIS PROPHETHOOD.

_۶۴۴ بحار الانوار سیز جلد دہم علامات ظهور قائم (ع) تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران

کردم اینها را دروقتی خواهم کرد که درعلم خود پنهان و مستور کرده‌ام و از واقع شدن اینها چاره نیست در آزمان ترا وهمه سوار گان و پیادگان لشکر ترا هلاك خواهم نمود پس برو هرچه میخواهی بکن پس بدرستیکه تو تا روز وقت معلوم از جملهٔ مهلت دادم شدگانی مولف گوید ظاهر اینست که این علامات مذکوره با هلاك نمودن شیطان و تابعان او درهمهٔ ایام پیغمبر وامت او واقع نمیشود بلکه کفایت میکند اینکه دربعضی اوقاتی که بعد از بعثت پیغمبراست واقع شود دراینوقت نیست مگر خلافت قائم ﷺ چنانچه در اخبار سابق گذشت و بعد از این هم مذکور خواهد شد ـ وسیدعلی بن عبدالحمید در کتاب الغیبه باسناد خود از باقر ﷺ روایت نموده که آن حضرت فرمود چون قائم ما اهلبیت ظهور میکند این آیه را تلاوت میفرماید ° ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکماً ° یعنی در وقتی که از شماها فرار نمودم پس پروردگار من نبوت وپیغمبری عطا فرمود پس از هلاکت نفس خود ترسیدم فرار کردم وقتی که خدای تعالی بمن اذن داد و کار مرا اصلاح نمود ظهور کردم وبنزد شما آمدم ـ وباسناد خود از احمد بن محمد آیادی او رفع حدیث بابی بصیر نموده او از صادق ﷺ روایت کرده که آن حضرت فرمود که اگر قائم ﷺ خروج نماید بعد از آنکه بسیاری از خلایق او را انکار کرده‌اند هر آینه درصورت جوان بنزد ایشان بر میگردد و در اعتقاد امامتش ثابت قدم نمی‌شود مگر هر آن مؤمنی که خدای تعالی در عالم ذر اول عهد و پیمان گرفته باشد ـ وباسناد خود تا سماعه او از صادق ﷺ روایتکرده که آن حضرت فرمود که گویا قائم را می‌بینم که در کوه ذی‌طوی با برهنه ایستاده مانند موسی بن عمران انتظار میکشد تا اینکه بمقام ابراهیم ﷺ میاید و در آنجا دعا میکند و باسناد خود از حضرمی او از باقر ﷺ روایت کرده که آنحضرت فرمود جبرئیل در سمت دست راست ومیکائیل ازجانب دست چپش راه میروند ونیز ازآن حضرت روایت نموده که آنحضرت فرمود که چون قائم ﷺ قیام میکند داخل کوفه میشود هرآینه در آنوقت هیچ مؤمن نمیماند مگر اینکه در آنجا میباشد ـ واز کتاب فضل بن شاذان او رفع حدیث نموده ازسعد او از امام حسن عسکری ﷺ روایت نموده که آن حضرت فرمود که محل و جای یکقدم از زمین کوفه دوست‌تر است در نظر من از یکباب خانه که درمدینه باشد ـ و از فضل بن شاذان او از صعدبن اصبغ روایت کرده او گفته که از صادق ﷺ شنیدم میفرماید که هر کس در کوفه خانه دارد آنرا نگه بدارد و از دست ندهد ـ و باسناد خود ازباقر ﷺ روایتکرده که آن حضرت فرمود که مهدی ﷺ درشهر حیره منهزم میگرداند سفیانی را در زیر درختی که شاخهایش کشیده و دراز است ـ و باسناد خود تا به بشیر نبال او از صادق ﷺ روایت کرده که آنحضرت فرمود آیا
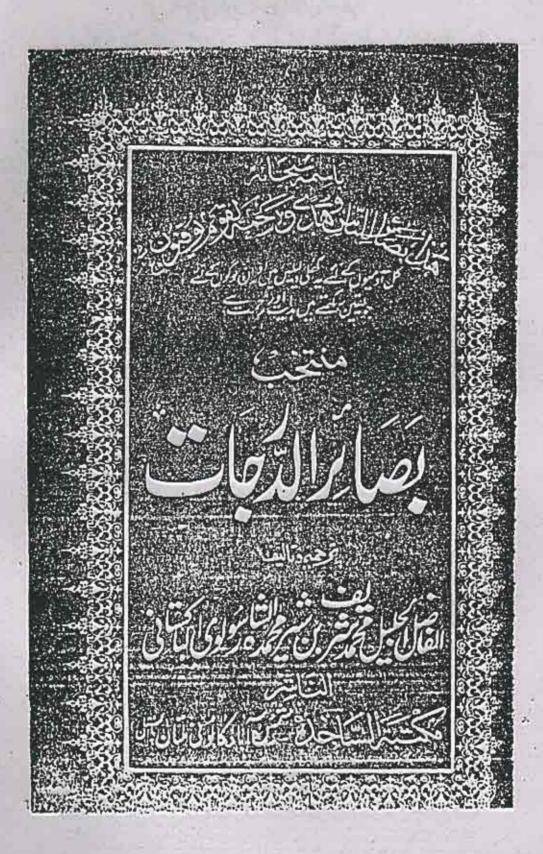
شیعہ امام مہدی حضرت "آدم سے لے کر خود اپنے دور تک کے تمام گناہ زنا' خیانت' خواہشات اور ظلم وجور کا قصاص لینگے" ۔

يقتص المهدى ابتداء من آدم حتى زمانه لكل جريمة من الزنا والخيانة والظلم والجور الخ .

SHIA IMAM MEHDI WILL RETALIATE ALL THE SINS, SINCE HAZRAT ADAM'S PERIOD.

بصائر الدرجات از فاضل الجليل محمد شريف بن شير محمد شاه رسولى الپاکستانى

۸۳

وبنى عمه وانصاره وبنى ذرارى رسول الله صلى الله عليه وآله واراقة دماء آل محمد (ص) وكل دم سفك وكل فرج نكح حرامًا وكل زنى وخبث وفاحشة واثم وظلم وجور وغشم منذ عهد آدم عليه السلام الى وقت قيام قائمنا (ع) كل ذلك يعدده عليهما ويلزمهما اياه فيعترفان به فيقتص منهما فى ذلك الوقت بمظالم من حضر ثم يصلبهما على الشجرة ويأمر نارًا تخرج من الارض فتحرقهما والشجرة ثم يأمر ريحا فتنسفهما فى اليم نسفا

قال المفضل يا سيدى ذلك آخر عذابهما

قال هيهات يا مفضل والله ليردن وليحضرن السيد الاكبر محمد رسول الله صلى الله عليه وآله والصديق الاكبر امير المؤمنين وفاطمة والحسن والحسين والائمة عليهم السلام وكل من محض الايمان محضًا او محض الكفر محضا وليقتص منهما بجميع فعلهما وليقتلن فى كل يوم وليلة الف قتلة ويردان الى ما شاء .

اور آپ کے انصار کو ذبح کیا ہو' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کا قیمتی ہر نا آل محمد کا خون بہانا' اور ہر خون کا بہانا ہر نکاح حرام کا ذکر کرنا' ہر زنا' نجاست فاحشہ' گناہ' ظلم وجور کا آدم علیہ السلام سے لیکر قائم آل محمد تک سب کا ان سے ذکر فرمائیں گے' حاضرین کی موجودگی میں ان سب کا ان سے قصاص لیں گے پھر آگ کو حکم دیں گے وہ زمین سے نکل ان کو اور درخت کو جلا دے گی. پھر ہوا کو حکم دیں گے وہ ان کی راکھ کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی

مفضلؒ ۔ مولا! یہ ان کے لئے آخری عذاب ہوگا؟

امامؑ ۔ اے مفضلؓ! سید اکبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ' فاطمہ حسن حسین ائمہ علیہم السلام کچے مومن' پرلے درجہ کے کافر دوبارہ دنیا میں آئیں گے' ان سے ان کے ہر برے کام کا بدلہ لیا جائے گا' ہر رات اور ہر دن میں ہزار دفعہ قتل ہوں گے' جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا' ان سے یہ سلوک ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودہ (۱۴) ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلفہ
تاج المتکلمین نجم العلماء الاعظمین مورخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی مدظلہ
ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران
امامیہ کتب خانہ
مغل حویلی اندرون موچی دروازہ
لاہور

ملائکہ شب قدر اماموں پر نازل ہوتے ہیں۔

تنزل الملائكة على الائمة فى ليلة نصف من شعبان

AN ANGEL REVEALS ON IMAMS IN THE NIGHT OF POWER SHAB -I- QADR"

۵۶۹

رکھا اور انھیں بھی اسی طرح دشمنوں کے شر سے محفوظ کردیا جس طرح حضرت عیسیٰ کو محفوظ کیا تھا (۲) یہ مسلمات اسلامی سے ہے کہ زمین حجتِ خدا اور امام زمانہ سے خالی نہیں رہ سکتی (اصول کافی ۱۰۳ طبع نولکشور) چونکہ حجتِ خدا اُس وقت امام مہدی کے سوا کوئی نہ تھا، اور انھیں دشمن قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے اس لیے انھیں محفوظ و مستور کردیا گیا۔ حدیث میں ہے کہ حجتِ خدا کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ اور انھیں کے ذریعہ سے روزی تقسیم کی جاتی ہے (بحار) (۴) یہ مسلّم ہے کہ حضرت امام مہدی جملہ انبیاء کے مظہر تھے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ انھیں کی طرح اُن کی غیبت بھی ہوتی یعنی جس طرح بادشاہِ وقت کے مظالم کی وجہ سے حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہدِ حیات میں مناسب مدت تک غائب رہ چکے تھے۔ اسی طرح یہ بھی غائب رہتے۔ (۵) قیامت کا آنا مسلّم ہے اور واقعہ قیامت میں امام مہدی کا ذکر بتاتا ہے کہ آپ کی غیبت مصلحتِ خداوندی کی بنا پر ہوئی ہے (۶) سورۃ انا انزلناہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول ملائکہ شبِ قدر میں ہوتا رہتا ہے یہ ظاہر ہے کہ نزولِ ملائکہ انبیاء و اوصیاء ہی پر ہوا کرتا ہے۔ امام مہدی کو اس لیے موجود اور باقی رکھا گیا ہے تاکہ نزولِ ملائکہ کی مرکزی غرض پوری ہوسکے، اور شبِ قدر میں انھیں پر نزول ملائکہ ہوسکے۔ حدیث میں ہے کہ شبِ قدر میں سال بھر کی روزی وغیرہ امام مہدی تک پہنچادی جاتی ہے اور وہی اسے تقسیم کرتے رہتے ہیں (۷) حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ عام لوگ اس کی حکمت و مصلحت سے واقف نہ ہوں۔ غیبت امام مہدی اسی طرح مصلحت و حکمت خداوندی کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ جس طرح طوافِ کعبہ، رمی جمرہ وغیرہ ہے، جس کی اصل مصلحت خداوندِ عالم ہی کو معلوم ہے (۸) امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانا ہے کہ امام مہدی کو اس لیے غائب کیا جائے گا تاکہ خداوند عالم اپنی ساری مخلوقات کا امتحان کرکے یہ جانچے کہ نیک بندے کون ہیں اور باطل پرست کون لوگ ہیں (اکمال الدین) (۹) چونکہ آپ کو اپنی جان کا خوف تھا اور یہ طے شدہ ہے کہ "من خاف على نفسه احتاج الى الاستتار" کہ جسے اپنے نفس اور اپنی جان کا خوف ہو وہ پوشیدہ ہونے کو لازمی جانتا ہے۔ (المرتضیٰ) (۱۰) آپ کی غیبت اس لئے واقع ہوئی ہے کہ خداوند عالم ایک وقتِ معیّن میں آلِ محمدؐ پر جو مظالم کئے گئے ہیں۔ ان کا بدلہ امام مہدی کے ذریعہ سے لے گا یعنی آپ عہدِ اوّل سے لے کر بنی اُمیہ اور بنی عباس کے ظالموں سے مکمل بدلہ لیں گے۔ (اکمال الدین)۔

غیبتِ امام مہدی جفر جامعہ کی روشنی میں

علامہ شیخ قندوزی بلخی حنفی رقمطراز ہیں کہ شدر صیرفی کا بیان ہے کہ

امام مہدی جب ظاہر ہو گا سورج مغرب سے نکلے گا.

تطلع الشمس من المغرب عند ظهور الامام المهدی

THE SUN WILL RISE FROM THE WEST AT THE TIME OF IMAM MAHDI'S APPEREANCE.

۵۸۵

کا زور ہوگا (۸) زنا عام ہوگا (۹) اچھی اچھی عمارتیں بہت بنیں گی (۱۰) جھوٹ بولنا حلال سمجھا جائے گا۔
(۱۱) رشوت عام ہوگی (۱۲) شہوتِ نفسانی کی پیروی کی جائے گی (۱۳) دین کو دنیا کے بدلے بیچا جائے گا
(۱۴) عزیزداری کی پرواہ نہ ہوگی (۱۵) احمقوں کو عامل بنایا جائے گا (۱۶) بردباری کو کمزوری و بزدلی
پر محمول کیا جائے گا (۱۷) ظلم فخر کے طور پر کیا جائے گا (۱۸) بادشاہ و اُمرا فاسق و فاجر ہوں گے۔
(۱۹) وزیر جھوٹے ہوں گے (۲۰) امانت دار خائن ہوں گے (۲۱) ہر ایک کے مددگار ظلم پرور ہوں گے
(۲۲) قاریانِ قرآن فاسق ہوں گے (۲۳) ظلم و جور عام ہوگا (۲۴) طلاق بہت زیادہ ہوگی۔
(۲۵) فسق و فجور نمایاں ہوں گے (۲۶) فریبی کی گواہی قبول کی جائے گی (۲۷) شراب نوشی عام
ہوگی (۲۸) اغلام بازی کا زور ہوگا (۲۹) سحق یعنی عورتیں عورتوں کے ذریعہ شہوت کی آگ بجھائیں
گی (۳۰) مالِ خدا و رسول کو مالِ غنیمت سمجھا جائے گا (۳۱) صدقہ و خیرات سے ناجائز فائدہ
اٹھایا جائے گا (۳۲) شریروں کی زبان کے خوف سے نیک بندے خاموش رہیں گے (۳۳)
شام سے سفیانی کا خروج ہوگا (۳۴) یمن سے یمانی برآمد ہوگا (۳۵) مکہ اور مدینہ کے درمیان بمقام
'لُد' زمین دھنس جائے گی۔ (۳۶) رکن اور مقام کے درمیان آلِ محمدؐ کی ایک معزز فرد قتل ہوگی
(نور الابصار ص۱۵۵ طبع مصر) (۳۷) بنی عباس میں شدید اختلاف ہوگا۔ (۳۸) ۱۵ شعبان کو
سورج گرہن اور اسی ماہ کے آخر میں چاند گرہن ہوگا. (۳۹) زوال کے وقت آفتاب تا وقتِ عصر
قائم رہے گا۔ (۴۰) مغرب سے آفتاب نکلے گا (۴۱) نفس زکیہ اور ستر صالحین کا قتل (۴۲) مسجد
کوفہ کی دیوار خراب و برباد کر دی جائے گی (۴۳) خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے برآمد ہوں
گے (۴۴) مصر میں ایک مغربی کا ظہور ہوگا (۴۵) ترک جزیرہ میں ہوں گے (۴۶) روم رملہ میں
پہنچ جائیں گے (۴۷) مشرق میں ایک ستارہ نکلے گا جس کی روشنی مغرب تک پھیلے گی (۴۸) ایک
سرخی ظاہر ہوگی جو آسمان اور سورج پر غالب آجائے گی (۴۹) مشرق سے ایک زبردست آگ
بھڑکے گی جو ۳ یا ۷ روز باقی رہے گی اور بروایت قبلنجی ص۲۱ وہ آگ مغرب تک پھیل کر عالم کو
تہس نہس کر دے گی (۵۰) عرب مختلف بلاد پر قابو پالیں گے اور عجم کے بادشاہ کو مغلوب کر دیں گے
(۵۱) مصری اپنے بادشاہ و حاکم کو قتل کر دیں گے۔ (۵۲) شام تباہ و برباد ہو جائے گا (۵۳) قیس و
عرب کے جھنڈے مصر پر لہرائیں گے (۵۴) خراسان پر بنی کندہ کا پرچم لہرائے گا (۵۵) فرات کا پانی
اس درجہ چڑھ جائے گا کہ کوفہ کی گلی کوچوں میں پانی ہوگا (۵۶) ۶۰ عدد مدعیان نبوت ظاہر ہوں گے
(۵۷) ۱۲ نفر اولاد ابو طالب سے دعویٰ امامت کریں گے (۵۸) بنی عباس کا ایک عظیم شخص بمقام
حلوان و خانقین نذر آتش کیا جائے گا (۵۹) بغداد میں کرخ جیسا پل بنایا جائے گا (۶۰) سیاہ آندھی
کا آنا (۶۱) زلزلوں کا آنا (۶۲) اکثر مقام پر زمین کا دھنس جانا (۶۳) موت فجاۃ یعنی ناگہانی موت

صرف چالیس کامل مومن کے وقت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔

یظہر الا المھدی وعدذ المومنین الکاملین اربعون

IMAM MAHDI WILL APPEAR WHEN ONLY 40 TRUE MOMINS (SHI'A) WILL BE LEFT.

۵۴۱

ظہور کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ لوگ فرامین پیغمبر اور آئمہ علیہم السلام کی تکذیب کر رہے اور عوام مسلم بلا وجہ اعتراضات کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے مشہور ہے کہ جب دنیا میں چالیس مومن کامل رہ جائیں گے۔ تب آپ کا ظہور ہوگا۔ (۴) حضرت خضر جو زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک زندہ اور موجود رہیں گے۔ انھیں کی طرح حضرت امام مہدی بھی زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے اور جب کہ حضرت خضر کے زندہ اور باقی رہنے میں مسلمانوں کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ حضرت امام مہدی کے زندہ اور باقی رہنے میں بھی کوئی اختلاف کی وجہ نہیں ہے۔

غیبت صغریٰ و کبریٰ اور آپ کے سفراءؔ

آپ کی غیبت کی دو حیثیت تھی، ایک صغریٰ اور دوسری کبریٰ غیبت صغریٰ کی مدت ۶۵، یا ۷۴ سال تھی۔ اس کے بعد غیبت کبریٰ شروع ہو گئی۔ غیبت صغریٰ کے زمانہ میں آپ کا ایک نائب خاص ہوتا تھا۔ جس کے زیر اہتمام ہر قسم کا نظام چلتا تھا۔ سوال و جواب، خمس و زکوٰۃ اور دیگر مراحل اسی کے واسطے طے ہوتے تھے۔ خصوصی مقامات محروسہ میں اسی کے ذریعہ اور سفارش سے سفراء مقرر کیے جاتے تھے۔

سب سے پہلے جنہیں نائب خاص ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا نام نامی واسم گرامی حضرت عثمان بن سعید عمری تھا۔ آپ حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے معتمد خاص اور اصحاب خلص میں سے تھے۔ آپ قبیلہ بنی اسد سے تھے آپ کی کنیت ابو عمر تھی، آپ سامرہ کے قریہ عسکر کے رہنے والے تھے۔ وفات کے بعد آپ بغداد میں دروازہ جبلہ کے قریب مسجد میں دفن کیے گئے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد بحکم امام علیہ السلام آپ کے فرزند، حضرت محمد بن عثمان بن سعید اس عظیم منزلت پر فائز ہوئے، آپ کی کنیت ابو جعفر تھی۔ آپ نے اپنی وفات سے ۲ ماہ قبل اپنی قبر کھدوا دی تھی، آپ کا کہنا تھا کہ میں یہ اس لیے کر رہا ہوں کہ مجھے امام علیہ السلام نے بتا دیا ہے اور میں اپنی تاریخ وفات سے واقف ہوں۔ آپ کی وفات جمادی الاول ۳۰۵ھ میں واقع ہوئی اور آپ ماں کے قریب بمقام دروازہ کوفہ سر راہ دفن ہوئے۔

پھر آپ کی وفات کے بعد بواسطہ مرحوم حضرت امام علیہ السلام کے حکم سے حضرت حسین بن روح اس منصب عظیم پر فائز ہوئے۔ جعفر بن محمد بن عثمان سعید کا کہنا ہے کہ میرے والد حضرت محمد بن عثمان نے میرے سامنے حضرت حسین بن روح کو اپنے بعد اس منصب کی ذمہ داری کے متعلق امام علیہ السلام کا پیغام پہنچایا تھا۔ حضرت حسین بن روح کی کنیت ابو القاسم تھی آپ محلہ نو بخت کے رہنے والے تھے۔ آپ خفیہ طور پر ممالک اسلامیہ کا دورہ کیا کرتے تھے۔ آپ دونوں فرقوں کے نزدیک معتمد، ثقہ، صالح

WITNESS

امام مہدی کی حکمرانی اور عقیدہ امامیہ الاثناء عشریۃ

حکم الامام المہدی وعقیدہ الاثنا عشریۃ

RULE OF IMAM MEHDI AND SHI'ITE DOCTRINE

۶۰۳

علی مسجد میں سو رہے تھے، اتنے میں حضرت رسولِ کریم تشریف لائے، اور آپ نے فرمایا "قم یا دابۃ اللہ"۔ اِس کے بعد ایک دن فرمایا: "یا علی اذا کان اخرجک اللہ الخ" اے علی! جب دُنیا کا آخری زمانہ آئے گا، تو خداوندِ عالم تمھیں برآمد کرے گا۔ اس وقت تم اپنے دشمنوں کی پیشانیوں پر نشان لگاؤ گے۔ (مجمع البحرین ص۱۲۷) آپ نے یہی فرمایا: کہ علی "دابۃ الجنۃ" ہیں۔ لغت میں ہے کہ دابہ کے معنی پیروں سے چلنے پھرنے والے کے ہیں۔ (مجمع البحرین ص۱۲۷)۔

کثیر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آلِ محمدؐ کی حکمرانی جسے صاحب ارجح المطالب نے بادشاہی لکھا ہے اُس وقت تک قائم رہے گی جب تک دُنیا کے ختم ہونے میں چالیس یوم باقی رہیں گے۔ (ارشاد مفید ص۱۳۷ واعلام الوریٰ ص۲۶۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چالیس دن کی مدت قبروں سے مُردوں کے نکلنے اور قیامتِ کبریٰ کے لیے ہوگی جس میں حشر و نشر، حساب و کتاب، صور پھونکنا اور دیگر لوازم قیامتِ کبریٰ اسی میں ادا ہوں گے۔ (اعلام الوریٰ ص۲۶۵) اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو جنت کا پروانہ دیں گے۔ لوگ اُسے لے کر پل صراط پر سے گزریں گے۔ (صواعق محرقہ علامہ ابنِ حجر مکی ص۷۵ واسعاف الراغبین ص۷۵ برحاشیہ نور الابصار) پھر آپ حوضِ کوثر کی نگرانی کریں گے، جو دشمنِ آلِ محمدؐ حوضِ کوثر پر ہوگا، اُسے آپ اُٹھا دیں گے۔ ارجح المطالب ص۲۶۷) پھر آپ لوار الحمد یعنی محمدی جھنڈا لے کر جنت کی طرف چلیں گے، پیغمبرِ اسلامؐ آگے آگے ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء و صالحین اور دیگر آلِ محمدؐ کے ماننے والے پیچھے ہوں گے۔ (مناقب اخطب خوارزمی قلمی وارجح المطالب ص۶۶۲) پھر آپ جنت کے دروازے پر جائیں گے اور اپنے دوستوں کو بغیر حساب داخلِ جنت کریں گے اور دشمنوں کو جہنم میں جھونک دیں گے۔ (کتاب شفا قاضی عیاض و صواعق محرقہ) اسی لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور بہت سے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا تھا کہ علی زمین اور آسمان دونوں میں میرے وزیر ہیں اگر تم لوگ خدا کو راضی کرنا چاہتے ہو تو علی کو راضی کرو، اس لیے کہ علی کی رضا خدا کی رضا اور علی کا غضب خدا کا غضب ہے۔ (مودۃ القربیٰ ص۵۵-۶۲) علی کی محبت کے بارے میں تم سب کو خُدا کے سامنے جواب دینا پڑے گا اور تم علی کی مرضی کے بغیر جنت میں نہ جاسکو گے اور علی سے کہہ دیا کہ تم اور تمھارے شیعہ "خیر البریہ" یعنی خدا کی نظر میں اچھے لوگ ہیں۔ یہ قیامت میں خوش ہوں گے اور تمھارے دشمن ناشاد و نامراد رہیں گے، ملاحظہ ہو (کنز العمال جلد۶ ص۲۱۸ وتحفہ اثنا عشریہ ص۲۰۳ تفسیر فتح البیان جلد۱ ص۲۲۳)۔ والسلام

سید نجم الحسن کراروی

کوچہ مولانا صاحب، پشاور سٹی

اہل تشیع کا من گھڑت عقیدہ

عقیدہ اہل التشیع المخترعة

SELF CREATED DOCTRINE OF SHI'ITE

۶۰۲

میں اچھے برے زندہ کیے جائیں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہد میں جو لوگ زندہ ہوں گے ان کی تعداد چار ہزار ہوگی (غایۃ المقصود جلد ا صفحہ ۱۰۱) شہداء کو بھی رجعت میں ظاہری زندگی دی جائے گی تاکہ اس کے بعد جو موت آئے اس سے آیت کے حکم "کل نفس ذائقة الموت" کی تکمیل ہو سکے اور انھیں موت کا مزہ نصیب ہو جائے (غایت المقصود جلد ا صفحہ ۱۳۳) اسی رجعت میں بوعدہ قرآنی آلِ محمدؐ کو حکومتِ عامہ عالم دی جائے گی، اور زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جس پر آلِ محمدؐ کی حکومت نہ ہو، اس کے متعلق قرآن مجید میں "ان الارض یرثھا عبادی الصالحون" "و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلھم الوارثین" موجود ہے (حق الیقین صفحہ ۱۴۹)۔

اب رہ گیا یہ کہ کائنات کی ظاہری حکومت و وراثت آلِ محمدؐ کے پاس کب تک رہے گی؟ اس کے متعلق ایک روایت آٹھ ہزار سال کا حوالہ دے رہی ہے اور پتہ یہ چلتا ہے کہ امیر المومنینؑ، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیر نگرانی حکومت کریں گے اور دیگر آئمہ طاہرین ان کے وزراء اور سفراء کی حیثیت سے ممالکِ عالم میں انتظام و انصرام فرمائیں گے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر امام علی الترتیب حکومت کریں گے۔ حق الیقین و غایۃ المقصود۔ حضرت علیؑ کے ظہور اور نظام عالم پر حکمرانی کے متعلق قرآن مجید میں بصراحت موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"اخرجنا لھم دابۃ من الارض" (پ ۲۰ رکوع ۱)

علمائے فریقین یعنی شیعہ و سنی کا اتفاق ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ ملاحظہ ہو میزان الاعتدال علامہ ذہبی و معالم التنزیل علامہ بغوی و حق الیقین علامہ مجلسی و تفسیر صافی علامہ محسن فیض اس کی طرف توریت میں بھی اشارہ موجود ہے۔ (تذکرۃ المعصومین صفحہ ۲۳۹)۔ آپ کا کام یہ ہوگا کہ آپ ایسے لوگوں کی تصدیق نہ کریں گے جو خدا کے مخالف اور اس کی آیتوں پر یقین نہ رکھنے والے ہوں گے۔ . . . وہ صفا اور مروہ کے درمیان سے برآمد ہوں گے ان کے ہاتھ میں حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا۔ جب قیامت قریب ہوگی تو آپ عصا اور انگشتری سے ہر مومن و کافر کی پیشانی پر نشان لگائیں گے۔ مومن کی پیشانی پر "ھذا مومن حقا" اور کافر کی پیشانی پر "ھذا کافر حقا" تحریر ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو (کتاب ارشاد الطالبین اخوند درویزہ صفحہ ۴۰۰ و قیامت نامہ قدوۃ المحدثین علامہ رفیع الدین صفحہ ۱۰۔ علامہ بغوی کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے صفحہ ۴۷۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض دوپہر کے وقت نکلے گا، اور جب اس دابۃ الارض کا عمل در آمد شروع ہو جائے گا تو باب توبہ بند ہو جائے گا اور اس وقت کسی کا ایمان لانا کارگر نہ ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت

• امام مہدی کی بیعت تمام ملائکہ جبرائیل اور میکائیل کریں گے۔

یبایعون جبرائیل و میکائیل وکلھم الملائکۃ الامام المھدی۔ (عقیدہ الاثناء عشریۃ)

ALL THE ANGELS WILL SWEAR THE ALLEGIANCE OF IMAM MEHDI (SHI'ITE FAITH)

۵۹۴

ظہورؑ کے بعد

ظہور کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں گے۔ ابر کا سایہ آپ کے سر مبارک پر ہوگا، آسمان سے آواز آتی ہوگی کہ "یہی امام مہدی ہیں" اس کے بعد آپ ایک منبر پر جلوہ افروز ہوں گے۔ لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیں گے اور دین حق کی طرف آنے کی سب کو ہدایت فرمائیں گے۔ آپ کی تمام سیرت پیغمبر اسلام کی سیرت ہوگی اور انہیں کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے۔ ابھی آپ کا خطبہ جاری ہوگا کہ آسمان سے جبرئیل و میکائیل آکر بیعت کریں گے، پھر ملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہوگی۔ ہزاروں ملائکہ کی بیعت کے بعد وہ ۳۱۳ مومنان بیعت کریں گے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہوں گے۔ پھر عام بیعت کا سلسلہ شروع ہوگا۔ دس ہزار افراد کی بیعت کے بعد آپ سب سے پہلے کوفہ تشریف لے جائیں گے، اور دشمنان آل محمدؐ کا قلع قمع کریں گے۔ آپ کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ ہوگا جو اژدھے کا کام کرے گا اور تلوار حمائل ہوگی۔ (عین الحیات مجلسی ص۹۲) تواریخ میں ہے کہ جب آپ کوفہ پہنچیں گے تو کئی ہزار کا ایک گروہ آپ کی مخالفت کے لیے نکل پڑے گا، اور کہے گا کہ ہمیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں، آپ واپس جائیے یہ سن کر آپ تلوار سے اُن سب کا قصہ پاک کر دیں گے اور کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔ جب کوئی بھی دشمن آل محمدؐ اور منافق وہاں باقی نہ رہے گا تو آپ ایک منبر پر تشریف لے جائیں گے اور واقعہ کربلا کا ذکر کریں گے یعنی مجلس حسینؑ پڑھیں گے۔ اُس وقت لوگ محو گریہ ہو جائیں گے اور کئی گھنٹے تک رونے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ پھر آپ حکم دیں گے کہ مشہد حسینؑ تک نہر فرات کاٹ کر لائی جائے اور ایک مسجد کی تعمیر کی جائے۔ جس کے ایک ہزار در ہوں، چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ زیارت سرور کائنات کے لیے مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے۔ (اعلام الوریٰ ص۲۶۳، ارشاد مفید ص۵۳۲ نور الابصار ص۱۵۵)۔

قدوۃ المحدثین شاہ رفیع الدین رقمطراز ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ جو علم لدنی سے بھرپور ہوں گے جب مکہ سے آپ کا ظہور ہوگا اور اس ظہور کی شہرت اطراف و اکناف عالم میں پھیلے گی تو افواج مدینہ و مکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گی اور شام و عراق و یمن کے ابدال اور اولیا خدمت شریف میں حاضر ہوں گے اور عرب کی فوجیں جمع ہو جائیں گی، آپ ان تمام لوگوں کو اس خزانہ سے مال دیں گے جو کعبہ سے برآمد ہوگا۔ اور مقام خزانہ کو "تاج الکعبہ" کہتے ہوں گے، اسی اثنا میں ایک شخص خراسانی عظیم فوج لے کر حضرت کی مدد کے لیے مکہ معظمہ کو روانہ ہوگا، راستے میں اس لشکر خراسانی کے مقدمہ الجیش کے کمانڈر منصور سے نصرانی فوج کی ٹکر ہوگی، اور خراسانی لشکر نصرانی فوج کو پسپا کرکے

WITNESS

ترجمہ

منتہی الآمال

تالیف

ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ

مترجم

مولانا سید صفدر حسین نجفی

امامیہ پبلیکیشنز ۱۷۔ نور چیمبرز گنپت روڈ لاہور پاکستان

امام مادر شکم میں باتیں کرتے ہیں۔

الائمۃ یتکلمون فی بطون امہاتہم

IMAM TALKS BEFORE BIRTH (SHI'ITE FAITH)

۴۴۷

پروازگی۔

پس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے اس کے سپرد کرتا ہوں کہ موسیٰ کی والدہ نے حضرت موسیٰ کو جس کے سپرد کیا تھا۔ پس نرجس خاتون رونے لگیں تو آپؑ نے فرمایا خاموش رہو اور گریہ نہ کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے علاوہ کسی کے پستان سے دودھ نہیں پیئے گا اور بہت جلدی اسے تیرے پاس لوٹا دیں گے کہ جس طرح کہ موسیٰؑ کو مادر موسیٰؑ کی طرف پلٹا دیا تھا جس طرح کہ خدا فرماتا ہے کہ پس میں نے موسیٰ کو اس کی ماں کی طرف پلٹا دیا تاکہ اس کی ماں کی آنکھیں روشن ہوں

پس حکیمہ نے پوچھا کہ یہ پرندہ کون تھا کہ صاحب الامرؑ کو آپؑ نے جس کے سپرد کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ روح القدس ہے جو کہ آئمہ علیہم السلام کے ساتھ موکل ہے جو انہیں خدا کی طرف سے موفق کرتا ہے اور خطا سے ان کی نگاہداری کرتا ہے اور انہیں علم کے ساتھ زینت دیتا ہے۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ جب چالیس دن گزر گئے تو میں حضرتؑ کی خدمت میں گئی۔ جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ ایک بچہ گھر کے اندر چل پھر رہا ہے تو میں نے عرض کیا اے میرے سید و سردار یہ دو سال کا بچہ کس کا ہے۔ حضرتؑ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ اولاد انبیاء و اوصیاء جب امام ہوں تو وہ دوسرے بچوں سے مختلف نشوونما پاتے ہیں اور وہ ایک ماہ کا بچہ دوسرے ایک سالہ بچے کی طرح ہوتا ہے اور وہ شکم مادر میں بات کرتے ہیں۔ اور قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ملائکہ ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ہر صبح و شام ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

پس حکیمہ فرماتی ہیں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں ہر چالیس دن میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتی یہاں تک کہ میں نے حضرتؑ کی وفات سے چند دن پہلے ان سے ملاقات کی تو انہیں مکمل مرد کی شکل و صورت میں دیکھ کر نہ پہچان سکی اور اپنے بھتیجے سے عرض کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ آپؑ مجھے فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس بیٹھوں۔ فرمایا یہ نرجس کا بیٹا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور میں عنقریب تمہارے درمیان سے جانے والا ہوں۔ تم اس کی بات کو قبول کرنا اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا۔

پس چند دنوں کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے عالم قدس کی طرف کوچ کیا۔ اور اب میں ہر صبح و شام حضرت صاحب الامرؑ سے ملاقات کرتی ہوں اور جس چیز کا میں ان سے سوال کرتی ہوں وہ مجھے اس کی خبر دیتے ہیں اور کبھی میں سوال کرنے کا ارادہ کرتی ہوں اور وہ مجھے سوال کرنے سے پہلے جواب دے دیتے ہیں۔

اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں حضرت صاحب الامرؑ کی ولادت کے تین دن بعد ان کی ملاقات کی مشتاق ہوئی تو میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے مولا کہاں ہیں۔ فرمایا میں نے اسے اس کے سپرد کیا ہے جو ہماری اور تمہاری نسبت اس کا حق دار و اولیٰ ہے۔ یعنی اس کا

ترجمہ

منتہی الآمال

تالیف

ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ

مترجم

مولانا سید صفدر حسین قبلہ نجفی

امامیہ پبلیکیشنز ۱۷۔ نور چیمبرز گنپت روڈ لاہور پاکستان

امام ماں کی ران سے پیدا ہوتا ہے

يخلق الامام من فخذ امه۔ (معاذ اللہ)

AN IMAM BORNS FROM MOTHER'S THIGH

۳۲۵

حملہ ولادت کے وقت تک کوئی تغیر اس میں ظاہر نہ ہوا، اور کوئی شخص اس کے حالات سے مطلع نہ ہوا کیونکہ فرعون حاملہ عورتوں کے شکم حضرت موسیٰ کی تلاش میں چاک کر دیتا تھا۔ اور اس فرزند کی حالت بھی اس امر میں حضرت موسیٰ سے مشابہ ہے۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم اوصیاء انبیاء کا حمل شکم میں نہیں بلکہ پہلو میں ہوتا ہے۔ اور رحم سے نہیں بلکہ اپنی ماؤں کی ران سے پیدا ہوتے ہیں، کیونکہ ہم نور الٰہی ہیں۔ اس نے گندگی اور نجاست کو ہم سے دور کر رکھا ہے۔

حکیمہ کہتی ہے کہ میں نرجس کے پاس گئی اور یہ حالت اس کو بتائی۔ وہ کہنے لگی اے خاتون معظم میں اپنے میں کوئی اثر محسوس نہیں کرتی۔ پس میں رات وہیں رہی اور افطار کرکے نرجس کے قریب لیٹ گئی اور ہر گھڑی اس کی خبر گیری کرتی رہی اور وہ اپنی جگہ سوتی رہی۔ اور ہر لحظہ میری حالت بڑھتی جاتی تھی۔ اور اس رات باقی راتوں کی نسبت زیادہ میں نماز اور تہجد کے لئے اٹھی اور نماز تہجد ادا کی۔ جب میں نماز وتر میں پہنچی تو نرجس بیدار ہوئی اور وضو کرکے نماز تہجد بجا لائی۔ جب میں نے نگاہ کی تو صبح کاذب طلوع کر چکی تھی پس قریب تھا کہ میرے دل میں اس وعدہ کے متعلق شک پیدا ہو جو حضرت نے فرمایا کہ اچانک امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے کمرے سے آواز دی کہ شک نہ کرو اب اس کا وقت قریب آ گیا ہے۔

پس اس وقت میں نے نرجس میں کچھ اضطراب کا مشاہدہ کیا۔ پس میں نے اسے سینے سے لگایا اور اس پر اسماء خدا پڑھے۔ دوبارہ آپ نے آواز دی کہ اس پر سورہ اِنّا انزلنا کی تلاوت کرو۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے۔ کہنے لگی کہ مجھ میں اس کا اثر ظاہر ہو چکا ہے جو میرے مولا نے فرمایا ہے۔

پس جب میں نے سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ پڑھنا شروع کی تو میں نے سنا کہ وہ بچہ بھی شکم مادر میں میرے ساتھ پڑھتا ہے۔ پھر اس نے مجھ کو سلام کیا تو میں ڈر گئی۔ حضرت نے آواز دی کہ قدرت خدا پر تعجب نہ کرو، کیونکہ وہ ہمارے بچوں کو حکمت سے گویا کرتا ہے اور ہمیں بڑے ہوتے ہی زمین میں اپنی حجت قرار دیتا ہے۔

پس جب حضرت امام حسنؑ کی گفتگو ختم ہوئی تو نرجس میری آنکھوں سے غائب ہو گئی، گویا میرے اور اس کے درمیان پردہ حائل ہو گیا، پس میں فریاد کرتی ہوئی دوڑ کر امام حسنؑ کے پاس گئی۔ حضرت نے فرمایا اے پھوپھی واپس جاؤ مت، اپنی جگہ پر پاؤ گی۔

جب میں واپس آئی تو پردہ ہٹ چکا تھا اور نرجس میں میں نے ایسا نور دیکھا کہ جس نے میری نگاہوں کو خیرہ کر دیا اور حضرت صاحب الامر کو دیکھا کہ وہ قبلہ رخ سجدہ میں زانو کے بل پڑے ہیں۔ اور اپنی شہادت کی انگلیاں آسمان کی طرف بلند کی ہوئی ہیں اور کہہ رہے ہیں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ اَبِیْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَصِیّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝

اور ہم نے اس کا فدیہ ایک بڑی قربانی عطا کی ہے

ذبحِ عظیم

مصنف

سید اولاد حیدر فوق بلگرامی، اعلی اللہ مقامہ

ناشر:- مکتبۂ رضویہ 16/B شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ملنے کا پتہ:- حق برادرز - انارکلی، لاہور

قیمت مجلد ۳۶/ چھتیس روپے

یزید علی اکبر بن حسین کا ماموں تھا

كان يزيد بن معاوية خال على الاكبر بن الحسين بن على

YAZID BIN MUAVIYA WAS THE REAL UNCLE . OF HAZRAT ALI AKBAR BIN HUSSAIN (RA).

ذبح عظیم از سید اولاد حیدر فوق بلگرامی ناشر مکتبہ رضویہ 16/B شاہ عالم مارکیٹ لاہور

گریہ وزاری کی یہ وجہ تھی جب لشکر پہنچی تھی کہ مروان ابن الحکم جو بنی امیہ کی حمایت کے لئے محضر میں شہید ہوئے ایک دفعہ جنت البقیع کی طرف گزرا۔ اور ان کے [illegible] کی جگہ خراش آ کر لشکر بے انتہا ہو گیا اور دھاڑیں مار کر رونے لگا۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شہادت

حضرت عباس علیہ السلام کے قتل ہو جانے کے بعد جناب امام حسین علیہ السلام کے پہلو میں سوائے ایک فرزند دلبند کے جو علی اکبر کے نام سے مشہور ہیں اور کوئی متنفس باقی نہیں رہا تھا۔ اب معاملہ جنگ کا چھوڑ کر قریب تھا کہ ہمیشہ کے لئے یکجا ہو جائے۔ حضرت علی اکبر علیہ السلام کے احوال میں علامہ کنتوری مدظلہ تحریر فرماتے ہیں۔

المشہور من القابہ علی الاکبر وھو الاوسط من ابناء الحسین علیہ السلام ویکنی بابی الحسن وامہ تسمی بام لیلیٰ بنت میمونۃ بنت ابو سفیان وعمرہ فی ذلک الیوم علی ما رواہ محمد ابن ابی طالب ثمانیۃ عشر سنین وھو المشہور وفی نور العین سماھا صحیحا انہ ولمانہ وکیف ما کان فامۃ لیست بخبیر بالتریکا علیہ الاتفاق وتقعن اھل انہ علیہ السلام کان اشبہ الناس خلقا وخلقا ومنطقا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاتی فی کلام الحسین علیہ السلام حین اذن لہ الی میدان الحرب کانت تلک التربیۃ لزینب بنت علی علیہا السلام کما ھو المشہور ولعل السبب فی تربیتہ لزینب علیہا السلام اعظم لما انا کانت جدتھا۔

مشہور لقب ان کا حضرت علی اکبر علیہ السلام ہے اور وہ منجھلے بیٹے تھے۔ جناب امام حسین کے کنیت ابی الحسن تھی۔ مادر گرامی کا نام لیلیٰ تھیں اور وہ میمونہ بنت ابو سفیان کی بیٹی تھیں اس رشتہ سے آپ یزید کے بھانجے تھے یعنی یزید بن معاویہ آپ کے ماموں تھے اور سن شریف آپ کا اس روز بروایت محمد ابن ابیطالب کے اٹھارہ برس کا تھا۔ اور مادر گرامی کی آپ کی لیلیٰ تھیں اور یہی مشہور بھی ہے۔ ملا ابو الحسن نے ناسخ التواریخ میں آپ کی مادر گرامی کا نام شہر بانو اور آمنہ بھی لکھا ہے شاید یہ نام اصلی ہوں۔ اور ام لیلیٰ کنیت ہو۔ بہر کیف آپ کی مادر گرامی کا کوئی نام کیوں نہ ہو مگر حضرت شہر بانو علیہا السلام آپکی والدہ نہیں تھیں۔ چنانچہ جمہور علمائے انساب کا اتفاق ہے

اس امر پر بھی مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت علی اکبر علیہ السلام خلقت۔ اخلاق اور گویائی میں جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہایت مشابہ تھے۔ چنانچہ وہ دعا جو جناب امام حسین علیہ السلام نے بروقت روانگی حضرت علی اکبر علیہ السلام کے واسطے [illegible] کی ہے اس میں یہی الفاظ ارشاد فرمائے ہیں اور جناب زینب بنت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے ان کی پرورش فرمائی تھی جیسا کہ مشہور ہے اور شاید ان کی صغر سنی میں پرورش فرمانے کا سبب یہ ہو کہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا اپنے نانا کی شبیہ کی تعظیم کی رعایت سے آپکی کفیل ہوئی ہوں۔ علامہ ابن شہر آشوب بذیل ذکر جناب علی اکبر علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

وکان مطیعا لابیہ متدینا عارفا بالاحکام والسنۃ بطلا ضرغاما واتقا علی اللہ سبحانہ کیسا وجیھا نبیھا لا یظلہ فی الحسن والبہاء

حضرت علی اکبر علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار کے بہت بڑے زاہد ورع تھے بڑے دیندار تھے۔ احکام قرآن وحدیث کو خوب جانتے تھے بہادر تھے اپنے محاذ جنگ میں خدائے سبحانہ وتعالیٰ پر تکیہ کرتے تھے بڑے عقیل بڑے خوبصورت بڑے دانا تھے حسن وخوبی میں ان کا نظیر کوئی نہ تھا۔ علامہ کنتوری مدظلہ جناب میرن صاحب قبلہ طاب اللہ مقامہ کے ارشاد سے تحریر فرماتے ہیں قال فی مختصر الانساب علی ما نقلہ الاستاذ فی المجالس المخیجات اھل الشام اعطی امانا من القتل لانہ کان ابن بنت البنت لابی سفیان فلم یقبلہ وقال لحرمۃ جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعظم من تبعات آل الزوان۔ مختصر الانساب کی اسناد سے میرے استاد ولیتین مکان جناب میرن صاحب قبلہ رحمہم اعلی اللہ مقامہ نے مجالس نجفیہ میں نقل کیا ہے کہ اہل شام حضرت علی اکبر علیہ السلام کے واسطے امان لائے تھے۔ اس لئے کہ وہ ابو سفیان کی نواسی کے بیٹے تھے لیکن آپ نے اسکو منظور نہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ میرے جد بزرگوار حضور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت آل ابو سفیان کی قرابت سے کہیں زیادہ ہے۔

حقیقت میں یہ امان بھی ایسی ہی تھی جیسی حضرت عباس علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کو شمر ملعون اپنی قرابت کی وجہ سے دینا چاہتا تھا۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله مثل أهل بيتي كمثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق

تاریخ الائمہ

مشہور بہ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ

حضرت حسینؓ کے لڑکے کا نام یزید ہے

كان اسم ابن سيدنا حسين رضى الله عنه يزيد

YAZID WAS THE NAME OF HAZRAT HUSSAIN'S SON.

تاریخ ائمہ مشہور بہ چہاردہ مجالس دلپذیر مطبع نولکشور

مجلس پنجم ۸۳ تاریخ الائمہ

جدول حالات جناب امام حسین علیہ السلام متعلقہ مجلس پنجم			
اسم مبارک	حسینؑ	تعداد اولاد	پسر: علی اکبر، علی اصغر، ابراہیم، محمد، جعفر، عمر — دختر: فاطمہ کبریٰ، زینب، سکینہ، فاطمہ صغریٰ
کنیت	ابو عبداللہ	نقش نگین	ان اللہ بالغ امرہ
لقب	سید الشہدا	یوم و تاریخ و سال شہادت	روز شنبہ و بقولے جمعہ ۱۰ محرم ۶۱ھ
جائے تولد	مدینہ منورہ	جائے شہادت	کربلائے معلیٰ
یوم و تاریخ و سال تولد	یوم پنجشنبہ ۳ شعبان ۴ھ مدت حمل آپ کی چھ ماہ دیکھی گئی	سبب شہادت	عداوت یزید لعین کے سبب شمر لعین نے خنجر سے مارا
نام والد ماجد	علی علیہ السلام	سن شریف	۵۷ برس و مہینہ ۵ یوم
نام والدہ بزرگوار	فاطمہ بنت رسول	بادشاہ وقت	یزید لعین
حاکم وقت پیدائش	یزدجرد	مدت امامت	۱۰ سال ۱۰ یوم
تعداد ازواج	۵ نفر علاوہ کنیزان — شہربانو مادر علی ۱۲، ام لیلیٰ مادر علی اکبر، رباب مادر عبداللہ شیرخوار عرف علی اصغر، قضاعیہ، ام اسحاق مادر فاطمہ صغریٰ، مادر جعفر	جائے دفن	کربلائے معلیٰ

تقیہ (جھوٹ) واجب ہے اس کا ترک کرنے والا مذہب امامیہ سے خارج ہے اور مخالفت کی اس نے اللہ رسول اور ائمہ کی

التقية واجبة فمن تركها فقد خرج عن دين الله وعن دين الا مامية وخالف الله و رسوله والائمه

TAQEEAH IS NECESSARY AND ONE WHO ABANDONS IS EXCLUDED FROM THE RELIGION OF IMAMAS.

احسن الفوائد فی شرح العقائد از علامہ محمد حسین (سرگودھا)

۴۲۶

هذه الاية فلا تسبوهم فلا نهم يسبوا عليكم وقال الصادق من سب ولی اللہ فقد سب اللہ و من سب اللہ اکبه اللہ علی منخریه فی نار جهنم قال النبی لعلی من سبک یا علی فقد سبنی و من سبنی فقد سب اللہ والتقية واجبة لا يجوز رفعها الی ان يخرج القائم فمن تركها قبل خروجه فقد خرج من دين الله تعالى ومن دين الامامية وخالف الله ورسوله والائمة

ان لوگوں پر سب وشتم نہ کرو ورنہ یہ لوگ تمہارے ملاء پر سب وشتم کریں گے۔ پھر فرمایا جو شخص ولی اللہ کو برا کہتا ہے۔ اس نے گویا خدا وند عالم کو برا کہا۔ اور جس نے خدا کو برا کہا خدا تعالیٰ اسے ناک کے بل آتش جہنم میں اوندھا ڈال دے گا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر علیہ السلام سے فرمایا یا علی! جو شخص تم پر سب کرتا ہے وہ مجھ پر سب کرتا ہے اور جو مجھ پر سب کرتا ہے وہ خدا پر سب کرتا ہے۔ تقیہ واجب ہے اور حضرت قائم آل محمد کے ظہور تک اس کا ترک کرنا جائز نہیں جو شخص ان کے ظہور سے پہلے تقیہ ترک کرے گا وہ دین خدا یعنی مذہب امامیہ سے خارج ہو جائے گا۔ اور خدا اور رسول و آئمہ ہدی کا مخالف متصور ہوگا۔

کرتے رہتے ہیں حالانکہ یہ ایک فطری امر ہے جسے بلا امتیاز مذہب وملت ہر ضعیف و کمزور انسان اپنی نگہداشت اور مال وجان کی حفاظت کے لئے ضرور عمل میں لاتا رہتا ہے۔ و من یکن بکرها باللسان وقلبه مطمئن بالایمان اگر کمزور انسان بوقت ضرورت تقیہ سے کام نہ لیں تو وہ ختم ہو جائیں اسلام جو کہ دین فطرت ہے۔ اس کے متعلق یہ کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ وہ انسان سے اس فطری حق کو اس سے سلب کرلے اور اس فطری تقاضے کو حرام قرار دے دے یہی وجہ ہے کہ بانی اسلام اور ان کے اوصیاء علیہم السلام نے تقیہ کو فقط جائز ہی نہیں بتایا۔ بلکہ اس کی اہمیت پر بہت کچھ زور بھی دیا ہے چنانچہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ ما علی وجه الارض من شئی احب الی من التقية بخدا روئے زمین پر مجھے تقیہ سے زیادہ کوئی چیز بھی محبوب نہیں ہے۔ (اصول کافی) بلکہ یہاں تک فرمایا کہ لا دین لمن لا تقية له (اصول کافی) جس میں تقیہ نہیں اس میں کوئی دین نہیں ہے۔

تقیہ کے جواز پر آیات متکاثرہ اور اخبار متظافرہ بلکہ متواترہ کتب میں فریقین میں موجود ہیں بنا بر اختصار ہم ذیل میں چند آیات و اخبار پیش کرتے ہیں۔

جواز تقیہ کی پہلی آیت

ارشاد قدرت ہے۔ من کفر باللہ من بعد ایمانه الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرا فعلیهم

عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول

وہ غیب دان ہے اور اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس پیغمبر کو پسند فرماتے۔ الجن ۲۷

مصباح الھدیٰ فی عظمۃ المصطفیٰ

عالم الغیب

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

الناشر: جعفریہ دار التبلیغ ۔ افضال روڈ ۔ سانده کلاں ۔ لاہور

حضرت علیؓ واقعی رسول کا حصہ ہیں اور انہیں علم غیب عطا کیا گیا

علی جزء من الرسول حقا ، ویعلم الغیب واطلعه الله علی الغیب

HAZRAT ALI (RA) IS A SUCCESSOR OF THE HOLY PROPHET (SAW) AND POSSESSED THE DIVINE KNOWLEDGE.

عالم الغیب از مولانا طالب حسین کرپالوی سانده، لاہور

امر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس سے متفرد ہے بندوں کو اس کے حصول کا کوئی طریقہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ بطریق وحی یا الہام کے بتائے یا بطریق معجزہ یا کرامات کے استدلال کرنا علامت ہے جس میں ممکن ہوا اس لئے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے کہ چاند کے ہالہ کو دیکھ کر کوئی غیب کا مدعی بن کر کہے کہ پانی برسے گا یہ کفر کی علامت ہے۔

تعالیٰ لا سبیل الیہ لعباد الا اعلام او الہام بطریق المعجزة او الکرامة او ارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن فیہ ذلک ولهذا ذکر الفتاوی ان قول القائل عند رؤیة هالة القمر یکون مطر ا مدعیا علم الغیب بعلامة الکفر

عقائد حنفیہ کے ترجمان کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ خدا اپنے بندوں کو معجزے اور کرامات کے طور پر وحی اور الہام کے ذریعے غیب کی تعلیم دے دیتا ہے۔

کتب شیعہ میں اس آیت کے ذیل میں یہ روایات تحریر ہیں کہ،

(۶) امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں "ومن ارتضاه" سے مراد نبی کریم ہیں۔ کتاب خرائج میں ہے کہ امام علی رضا نے فرمایا۔ کہ حضور صلعم خدا کے مرتضیٰ ہیں اور ہم اس رسول کے وارث ہیں۔ جسے خدا نے جو چاہا اپنے علم غیب سے آگاہ کیا پس ہم پہلے اور قیامت تک آنے والے واقعات کو جانتے ہیں۔

عن الباقر هذه الایة قال وکان محمد "ممن ارتضاه" وفی الخرائج عن الرضا فیها فرسول الله عند الله مرتضی و نحن ورثة ذلك الرسول الذی اطلعه الله علی ما یشاء من غیبه فعلمنا ما کان وما یکون الی یوم القیامة

اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۵۶ تفسیر صافی صفحہ ۴۶۵

قرآن مجید کی اس آیت میں "من رسول" سے مراد حضرت علی ہیں کیونکہ حضرت علی واقعی رسول کا حصہ ہیں (تفسیر برهان جلد ۱ صفحہ ۳۹۴)

"عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی" من رسول یعنی علیا المرتضی من رسول وهو منه

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی سے فرمایا: انا ذلك المرتضی من الرسول الذی اظهره علی غیبه کہ اس آیت میں اس رسول سے مرتضیٰ میں ہوں جس پر غائب کو ظاہر کیا گیا ہے۔ مراۃ الانوار صفحہ ۲۴۸

(۷) مجلسی محمد باقر مراۃ العقول صفحہ ۱۸۶ نولکشور لکھنؤ

علامہ طبرسی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے

قال طبرسی من الرسول فانه یستدل

۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

کتاب مستطاب

تجلیات صداقت

بجواب

جلد دوم

آفتاب ہدایت

تصنیف لطیف

صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامہ الحاج الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر مد ظلہ العالی

ناشر

مکتبہ اصغریہ: امام بارگاہ بلاک نمبر ۷ سرگودھا

ہفت روزہ صادق ۱۸۰، نور چیمبرز گنپت روڈ۔ لاہور

ظہور مہدی کے وقت 313 شیعہ مومن ہوں گے۔ (عقیدہ امامیہ الاثناء عشریہ)

یکون عدد ثلاثہ مائۃ و ثلاثۃ عشر المومنین من اهل التشیع (313) عند ظہور امام المہدی

ON APPEARENCE OF IMAM MEHDI, ONLY 313 MONIN (SHIA) WILL BE LEFT

۲۰

کا وقت ظہور معین کرنے والے جھوٹے ہیں جھوٹے ہیں (اصول کافی) خواہ اس کی وجوہ وہ ہوں جو مؤلف نے آفتاب کے ص۲۳ پر اصول کافی سے نقل کی ہے یا وہ وجوہ ہوں جو موصوف نے ص۲۴ پر علامہ حائری کی غایۃ المقصود سے پیش کی ہیں یا وہ اسباب ہوں جو ثالث عشر بحار، العبقری الحسان، نجم ثاقب، اکمال الدین و اتمام النعمۃ وغیرہ کتب میں مذکور ہیں ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ ہمارا کام تو بموجب ارشاد امام زمانہ "اکثروا الدعاء لتعجیل الفرج فان فیہ فرجکم" جس قدر ہو سکتا ہے۔ میرے ظہور کی تعجیل کی دعائیں کرو کیونکہ اسی میں تمہاری کشائش ہے (احتجاج طبرسی) ان کے تعجیل ظہور کی دعا کرنا ہے و بس۔ ع

در بند ایں مباش کہ شنید یا نشنید

بہر کیف ع

اسرار خدا نہ تو دانی و نہ من
ایں حرف معما نہ تو خوانی و نہ من

ایک غلط فہمی کا ازالہ مگر مؤلف کا صفحہ ۲۲ پر بیان کردہ وجہ سے یہ استنباط کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ خدا شیعہ پر ناراض ہے کیونکہ امام کے ظہور کا فائدہ صرف شیعوں کو نہیں بلکہ تمام اہل اسلام بلکہ تمام اہل عالم امکان کو پہنچتا ہے۔ اسلئے انکے عدم ظہور میں بھی سب کو دخل ہے حقیقت یہ ہے کہ "وجود الامام لطف و تصرفہ لطف آخر وعدمہ منا" (شرح تجرید) آہ۔ شامت اعمال ما صورت نادر گرفت۔ بہر حال اس تاخیر و تعویق کا سبب ہم ہی ہیں اس میں خدا اور امام کا ہرگز کوئی قصور نہیں ہے از ما است کہ بر ما است ع

اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست۔

ایک ضروری وضاحت مؤلف نے مخلصین امام کی تعداد تین سو تیرہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ہنوز تمام دنیا میں اتنے شیعہ موجود نہیں ہیں اسکے متعلق پہلی گذارش تو یہ ہے کہ روایۃ میں یہ درج نہیں ہے کہ جب اسقدر شیعہ ہو جائیں گے تو اسوقت فوراً امام ظہور فرمائیں گے بلکہ حدیث میں صرف اسقدر وارد ہے کہ امام کے ظہور کے وقت انکے مخصوص اصحاب کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر ۳۱۳ ہوگی ولیس الا اس سے یہ نتیجہ ہرگز برآمد نہیں ہوتا جو مؤلف برآمد کرنا چاہتے ہیں۔ دوم یہ کہ ہم اس سے پہلے مبحث میں ثابت کر چکے ہیں کہ ہر گروہ و جماعت میں نام نہاد آدمی زیادہ اور حقیقی باعمل بہت قلیل ہوا کرتے ہیں اس میں کسی فرقہ کی کوئی تخصیص نہیں ہے قرآن شاہد ہے کہ حضرت موسیٰ نے میقات پروردگار کیلئے ستر ہزار کلمہ گویوں سے منتخب و انتخاب کرکے ستر آدمی چنے تھے جو عند الامتحان سب ناکام ہوئے۔ پھر سب ... [illegible]
بکرم العجل او یعتدی ــــ والعاقل [illegible]

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب علی بن ابی طالب
جلد ۲
وسیلہ انبیاء
مصنفہ
محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ ساندہ کلاں لاہور

قوم عاد ثمود اور فرعون کو ہلاک کرنے والے اور موسیٰ کو نجات دینے والے علیؑ

الذی اهلک عاداً و ثمود و أنجی کلیم الله موسی هو علی بن ابی طالب

ALI WAS THE DESTROYER OF AAD, SAMAND NATIONS AND PHAROH WAS KILLED AND MOSES WAS SAKED BY HIM.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی ۱۱۰ جعفریہ دار التبلیغ سانده لاہور

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دریائے نیل کے پاس پہنچے تو گھبرانے لگے خدا نے فرمایا مت گھبراؤ میری توحید، محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت کا ذکر کرو دریا میں راستہ خود بخود بن جائے گا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی نسخے کو استعمال کیا اور فرمایا اللّٰھم بجاہ محمد جوزنا علی متن ھذا الماء حضرت موسیٰ کا یہ کہنا تھا کہ راستہ خود بخود بن گیا اور حضرت موسیٰ اپنی قوم کے سمیت دریا سے یوں گزر رہے تھے جیسے دریا نہ تھا صحرا تھا۔

(۱۸) کاشانی فتح اللہ تفسیر منہج الصادقین جلد ۷ ص۱۵۱

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضرت سلیمان کے دربار میں تخت بلقیس کو ملک سبا سے کس نے حاضر کیا تو حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم کے ذریعے حضرت علیؑ نے حاضر کیا۔

عن عبد الله بن سلام انه سئل النبی من الذی اتی بعرش بلقیس من السباء واحضره عند سلیمان فقال له النبی احضره علی بن ابی طالب باسم من اسماء الله العظام

(۱۹) البحرانی سید ہاشم ۱۱۰۶ھ البرہان ص۲۴۴

مجمع قدیم

میں وہی علی ہوں جس نے قوم عاد، ثمود، اصحاب رس اور ان کے مابین بہت زیادہ اقوام کو ہلاک کیا اور میں ہی وہ علی ہوں جس نے جابروں کو ذلیل کیا میں ہی صاحب مدین ہوں اور فرعون کو ہلاک کرنے والا ہوں اور حضرت موسیٰ کو نجات دینے والا ہوں

قال علی انا الذی اهلکت عاداً و ثموداً واصحاب الرس وقرونا بین ذلک کثیرا وانا الذی ذللت الجبابرة وانا صاحب مدین و مهلک فرعون ومنجی موسیٰ۔

(۲۰) یہ عبارت مختصر البصائر ص۳۳ اور طوالع الانوار کے ص۹۹ پر بھی ہے۔

(۲۱) در نجفی اکسیر العبادات ص۴۳۶

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ نمرود کی آگ میں میں حضرت ابراہیم کے ساتھ تھا۔ میں حضرت موسیٰ کے بھی ساتھ تھا اور ان کو تورات کی تعلیم میں نے دی، میں حضرت عیسیٰ کے ساتھ تھا اور انہیں انجیل کی تعلیم

قال علی کنت مع ابراهیم فی نار نمرود وجعلته علیه برداً وسلاماً وکنت مع موسیٰ وعلمته التوراة ومع عیسیٰ وعلمته الانجیل

ذاکرین عظام و مقررین کیلئے

نایاب تحفہ

المجالس الفاخرہ

فی

اذکار العترۃ الطاہرہ

علامہ حسین بخش جاڑا

حضرت علیؓ جبرائیل کے استاد ہیں

علیؑ استاذ و تلمیذہ جبریلؑ .

HAZRAT ALI(RA) WAS THE TEACHER OF HAZRAT GABRAEIL (AS).

المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ از علامہ حسین بخش جاڑا

-۱۲۶

ہوئے ہو؟ تو جبرئیل نے عرض کی اس کا میرے اوپر استادی کا حق ہے
آپ نے پوچھا۔ وہ کیسے؟ تو جبرئیل نے عرض کی۔ روزِ ازل جب ذات
پروردگار نے مجھے خلعتِ وجود سے نوازا اور زیورِ تخلیق سے آراستہ فرمایا
تو پہلا سوال اس کی جانب سے تھا مَنْ اَنَا وَمَنْ اَنْتَ بتاؤ تم کون ہو؟
اور میں کون ہوں؟ تو میں نے جواب میں عرض کیا۔ اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا۔ تو
تو ہے اور میں میں ہوں۔ پھر سختی کے لہجہ میں خطاب ہوا۔ صحیح بتاؤ۔ مَنْ
اَنَا وَمَنْ اَنْتَ پھر بھی میں نے اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا تو تو اور میں میں کا جواب
دیا۔ تو تیسری دفعہ پھر خطاب ہوا۔ میں حیران تھا کہ کیا جواب دوں اچانک
عالم انوار سے ایک نور برآمد ہوا۔ اور کہا جبرئیل وہ جواب نہ دہراؤ بلکہ کہو،
اَنَا عَبْدٌ ذَلِیْلٌ وَاَنْتَ رَبٌّ جَلِیْلٌ اِسْمُکَ الْجَلِیْلُ وَاسْمِیْ جِبْرِیْلُ میں عبد ذلیل ہوں اور
تو رب جلیل ہے۔ تیرا نام جلیل اور میرا نام جبرئیل ہے۔ چنانچہ میں نے یہ جواب
دیا تو تاجِ ملکوتیت میرے سر کی زینت بنا۔

اب جو یہ جوان در مسجد سے داخل ہوا ہے تو میں نے فوراً پہچان لیا
ہے کہ یہ وہی ہے جس نے مجھے عالم انوار میں درس دیا تھا اسلئے میرے
اوپر فرض ہے کہ اپنے استاد کی تعظیم کے لیے کھڑا ہوں۔

آپ نے دریافت کیا یہ کس زمانہ کی بات ہے۔ جب علی نے تجھے
زمینہ کا درس دیا تھا؟

جبرئیل نے عرض کی۔ میں اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ جانب عرش سے
ستر ہزار سال کے بعد ایک ستارہ طلوع کرتا ہے اور میں اپنی زندگی میں بھی
کہ ستر ہزار بار دیکھ چکا ہوں۔

اب انصاف فرمائیے علی اپنے آپکو محمد کا غلام ظاہر کرتے ہیں تو جو
جبرئیل محمد کے غلام کا عالم ازل میں شاگرد رہا ہے وہ اس سلطان کا استاد کیسے
ہو سکتا ہے جو علی کا بھی استاد و آقا تھا۔؟

WITNESS

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

الحمد للہ المنان کہ دریں زمان کتاب مستطاب از تصانیف عالم جلیل مصنف حجۃ بالغہ و شوا ہد السبیل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول فی المجد المناعۃ امام الجمعۃ و الجماعۃ فخر الحجیج و المعتمرین زائر حضرات چہاردہ معصومین جناب مولانا مولوی السید محمد مہدی صاحب

غفر اللہ الواہب

لوائج الاحزان

جلد دوم

نظر ثانی و حاشیہ

از تاج المتکلمین نجم العلماء الواعظین نادرۃ الزمن فخر العلماء حضرت مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب کراروی

حسب فرمائش

حمیت اہل بیت رفیقت شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

حیدری پریس ریلوے روڈ لاہور

معراج علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معراج علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ .

MAIRAJ (AN ASCENTION) OF HAZRAT ALI ﷺ.

لواعج الاحزان جلد دوم از مولوی سید نجم الحسن کراروی شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور

مجلس ۲　　　　۳۸　　　　کیفیتِ معراج

غسل کیا یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہوئے اور وہاں کی سیر فرمائی حضرت فرماتے ہیں میں نے بہشت میں ایک درخت دیکھا اتنا بڑا تھا کہ اگر ایک مرغ کو اُس کی جڑ کے پاس چھوڑ دیں تو سات سو برس میں بھی اس کے گرد نہیں گھوم سکتا کوئی گھر بہشت میں ایسا نہیں ہے جس میں اس کی شاخ نہ پہنچی ہو، جب میں نے پوچھا تو جبرئیل نے کہا یہی درخت طوبےٰ ہے جس کو خدا فرماتا ہے طُوبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ پھر وہاں سے پیغمبر خدا سدرۃ المنتہٰے تک پہنچے جب سدرۃ المنتہٰے سے آگے بڑھے جبرئیل ٹھہر گئے اور کہا اب یہاں سے آپ تنہا جائیے فرشتے آمد و رفت ہماری یہیں تک ہے اب ہماری مجال نہیں کہ آگے بڑھ سکیں ؎

اگر یک سرِ موئے برتر پرم　　　فروغِ تجلّے بسوزد پرم

صورت امیرالمومنینؑ آسمان پنجم پر

الغرض وہ جناب وہاں سے روانہ ہوئے اور قرب معنوی خدا تک پہنچے اور مرتبہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سے سرفراز ہوئے اور اپنے پروردگار سے مناجات کی اور حبیب و محبوب میں راز و نیاز کی باتیں ہوئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب میں آسمان پنجم پر تھا تو دور سے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ منبر نور پر بیٹھا ہے اور بہت سے فرشتے اُس کے گرد جمع ہیں میں نے پوچھا یہ کون فرشتہ ہے جبرئیل نے کہا نزدیک جا کر ملاحظہ کیجیے میں جو قریب گیا تو دیکھا کہ یہ تو میرے بھائی علیؑ بن ابی طالب ہیں۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کیا علیؑ میرے پہلے یہاں پہنچ گئے؟ جبرئیل نے کہا نہیں بلکہ فرشتوں نے خواہش کی تھی اور ہم نے خدا میں عرض کیا تھا کہ خداوند عالم روئے زمین پر تو انسان صبح و شام مشاہدۂ جمال علیؑ بن ابی طالب سے جو تیرا دوست، تیرا ولی، تیرے حبیب کا وصی ہے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر ہم سب محروم ہیں حق تعالیٰ نے التجا اُن کی قبول کی اور اپنے نور اقدس سے صورت امیرالمومنینؑ کو آسمان پر پیدا کیا کہ ہمیشہ فرشتے زیارت کیا کرتے ہیں اور تسبیح و تقدیس خدا بجا لاتے ہیں اور ثواب اُس کا دوستانِ علیؑ کو ہدیہ کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ ابو صالح ترمذی متخلص بہ کشفی کتاب مناقب مرتضوی میں لکھتے ہیں کہ جب پیغمبر خدا معراج کی آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں ایک شیر کو دیکھا جو نور کے حلقہ میں تھا جب پیغمبر نے آگے جانے کا قصد کیا تو وہ شیر حملہ کرنے لگا اور مانع ہوا۔ جبرئیل سے پوچھا یہ شیر کیا چاہتا ہے؟ کہا یہ تم کچھ آپ سے چاہتا ہے اگر کوئی چیز آپ کے پاس ہو تو اسے دیجئے انگوٹھی دست مبارک میں تھی حضرت نے اس کی جانب پھینکدی اور روانہ ہو گئے۔ جب حضرت معراج سے واپس ہوئے تو جناب امیرؑ

ذکار الاذہان بجواب جلاء الاذہان

تبرا تمہاری دشنام ہماری

مصنف

عبدالکریم مشتاق ادیب فاضل

شائع کردہ:-

رحمت اللہ بک ایجنسی (ناشران و تاجران کتب)

بمبئی بازار، نزد خوجہ مسجد وبڑا امام باڑہ، کھارادر۔ کراچی ۲

ولایت علیؓ کا رتبہ نبوت سے زیادہ ہے

رتبة ولاية علی فوق رتبة النبوة .

A RANK OF ALI'S WILAYAT IS HIGHER THAN PROPHETHOOD.

مزار تمہاری دس ہماری (ذکاء الاذھان بجواب جلاء الاذھان) مصنف عبد الکریم مشتاق رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی

۵۲

زمین پر۔[1] فافہم - ہم قریشی صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ پہلے اپنے گھر کی خبر اچھی طرح لے لیا کریں پھر اعتراض کرنے کے لئے قلم کو تکلیف دیں۔

اعتراض ۸۳:۔ خلافت و امامت کے سلسلے میں من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ بتائیے مولا کا معنی کہیں خلیفہ بلا فصل مذکور ہے۔

جواب ۸۳:۔ جی ہاں مولا کے معنی آقا و سید المطاع ہر جگہ ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں۔ خلیفہ چونکہ بادشاہ ہوتا ہے لہٰذا سید المطاع ٹھہرا۔ خلیفہ بلا فصل کے معنی حدیث منقولہ ہی میں مذکور ہیں کہ حضورؐ نے براہ راست حکم دیا کہ جس جس کا میں (محمدؐ) مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے۔ چونکہ اپنے اور علیؑ کے درمیان آپ نے کسی غیر کو شامل نہ کیا اور اپنے فوراً بعد علیؑ کو مولا بنایا لہٰذا بلا فصل قرار پائے ورنہ حدیث میں ثابت کر دیجئے کہ حضورؐ نے فرمایا ہو جس کا میں مولا اس کا فلاں فلاں فلاں اور علیؑ مولا ہے۔

اعتراض ۸۴:۔ اگر مولا کے معنی سردار لیا جائے تو کیا اس لحاظ سے حضرت علی مرتضیٰ جملہ انبیاء علیہم السلام سے افضل نہ ٹھہریں گے جبکہ سیدنا علی وصف نبوت سے موصوف نہیں اگر (چہ) درجہ نبوت یقیناً درجہ ولایت سے زیادہ ہے۔

WITNESS

○ جواب ۸۴:۔ ہمارے اعتقاد کے مطابق بلاشبہ حضرت علی علیہ السلام حضورؐ کے علاوہ جملہ انبیاءؑ سے افضل ہیں اور ولایت کا درجہ بے شک نبوت سے زیادہ ہے

[1] استقبال قبلہ نیت لوگ صف بستہ قرأت فرمائی رکوع کیا منبر پر رکوع سے سر اٹھا کر پچھلے پیروں پلٹے زمین پر اترے اور زمین پر سجدے کئے دونوں سجدوں سے فارغ ہوتے سر مبارک اٹھایا کھڑے ہوئے منبر پر چڑھ گئے پھر رکوع منبر پر اور سجدے نیچے اتر کر زمین پر یوں ہی نماز پوری کی۔ (صحیح بخاری جزاول ص۵ مطبوعہ مصر باب الصلوٰۃ علی السطوح والمنبر) ۔ قریشی صاحب آپ نے بخاری شریف دیکھی یا نہیں؟ ہماری تحریر آپ مزید دیکھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ یہ فعل کثیر ہوا یا نہیں۔ حضورؐ کی نماز اور امامت کا کیا انجام ہوا۔ نیز اہل جماعت کا کیا حشر ہوگا۔

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

الحمد للہ والمنہ کہ بعد کشاکش یک عالم رنج وغم و تراکم مصائب بیم کہ بوجہ انتقال دو فرزندان نوجوانان کہ یکی بسن ہیجدہ و دوم بسن بست و یکسالگی داغ مفارقت خویش بر قلب مؤلف و مترجم گذاشتند

ضمیمہ جات مقبول ترجمہ و حواشی

مرتبہ و مولفہ و مترجمہ

علامہ جناب فضائل مآب بطلیموس ربانی دقیقہ شناس رموز قرآنی نکتہ سنج حقائق و معانی متکلم مناظر لاثانی حضرت مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب قبلہ دہلوی مدظلہم العالی و دام فیضہم

بار دوم

آغا سلطان مرزا پرنٹرز اینڈ پبلشر

تعداد ۲۰۰۰

حضرت علیؓ کی معراج کا اعلان

ادعاء معراج علی رضی اللہ عنہ

A DECLARATION OF HAZRAT ALI'S ASCENTION (MAIRAGE)

ضمیمہ جات متبول ترجمہ وحواشی مرتبہ مولف و ترجمہ لوص ربانی رموز قرآنی متبول احمد دھلوی بار دوئم

منیر متبول قرآن دہشہ — ۵۳۸ — مشتمل صفحہ

کسی نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے سوال کیا یابن رسول اللہ! کیا خداوند عالم کے لئے کوئی خاص مکان قرار دینا جائز ہے؟ فرمایا نہیں۔ خدا مکان (اور مکانیات) سے منزا ہے اس نے عرض کی پھر حق سبحانہٗ وتعالےٰ نے آپنے رسولؐ کو آسمان پر کیوں بلایا؟ فرمایا اس لئے کہ آنحضرت کو آسمانوں کی سلطنت اور وہاں کے عجائبات اور نادر صنعتیں اور آسمانی مخلوقات دکھائے۔ اس نے عرض کی پھر قول باری تعالےٰ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کا کیا مطلب ہوگا؟ فرمایا مقصود یہ ہے کہ جس وقت جناب رسولؐ خدا حجاب نور کے پاس پہنچے تو وہاں آسمانوں کی سلطنت اور اس کا حسن انتظام اور خوبی) ملاحظہ فرمائی فَتَدَلّٰى پھر پیچھے کو گردن جھکا کے زمین کی شاہی دیکھی یہاں تک کہ آنحضرت کو یہ گمان ہوا کہ میں زمین سے اتنا قریب ہوں کہ جتنا چلّہ کمان گوشہ سے قریب ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی کم۔

انہی حضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ جب جناب رسولؐ خدا شب معراج بالائے آسمان تشریف لے گئے تو اس مقام پر پہنچے جہاں سے (عظمت) پروردگار میں اور آنحضرت میں گوشۂ کمان کا بلکہ اس سے کم فاصلہ تھا تو آنحضرت کے سامنے سے حجاب (نور) اٹھا دیا گیا تھا۔

امالی میں ہے کہ جناب رسولؐ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مجھے بالائے آسمان معراج ہوئی اور میں اپنے پروردگار (کے جلال) سے اتنا قریب ہوا کہ جیسے چلّہ کمان گوشۂ کمان سے قریب ہوتا ہے یا اس سے بھی کم تو آواز آئی کہ اے محمدؐ! تم ساری مخلوق میں کس سے زیادہ محبت رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی علی ابن ابیطالب سے۔ ارشاد ہوا اے محمدؐ! ذرا مڑ کے تو دیکھو۔ پس جونہی میں نے اپنی بائیں جانب نظر ڈالی تو علی بن ابی طالب علیہ السلام کو اپنے پہلو میں پایا۔

WITNESS

احتجاج طبرسی میں ہے کہ ایک مرتبہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا میں اس بزرگوار کا فرزند ہوں جو شب معراج اتنے بلند ہوئے کہ سدرۃ المنتہیٰ سے بھی گزر گئے۔ اور ان جناب کو (عظمت) پروردگار سے اتنا فاصلہ رہ گیا کہ جتنا چلّہ کمان اور گوشۂ کمان میں ہوتا ہے یا اس سے بھی کم۔

جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دَنٰى فَتَدَلّٰى کے معنی دریافت کئے گئے تو حضرت نے فرمایا یہ (فَتَدَلّٰى) قریش کا محاورہ ہے۔ ان میں سے جو کوئی اس امر کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ یہ ظاہر کرے کہ میں نے بھی سنا ہے تو کہتا ہے تَدَلَّيْتُ۔ تَدَلّٰى بمعنی فہم ہے یعنی سمجھنا۔ بنابریں دَنٰى فَتَدَلّٰى کے یہ معنی ہوں گے کہ جناب رسولؐ خدا اتنا قریب ہوئے کہ حقیقت حال ان کی سمجھ میں آگئی۔

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ

براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ

جلد ا

خلقت نورانیہ

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

جعفریہ دار التبلیغ امامیہ شارگاہ ساندہ کلاں لاہور
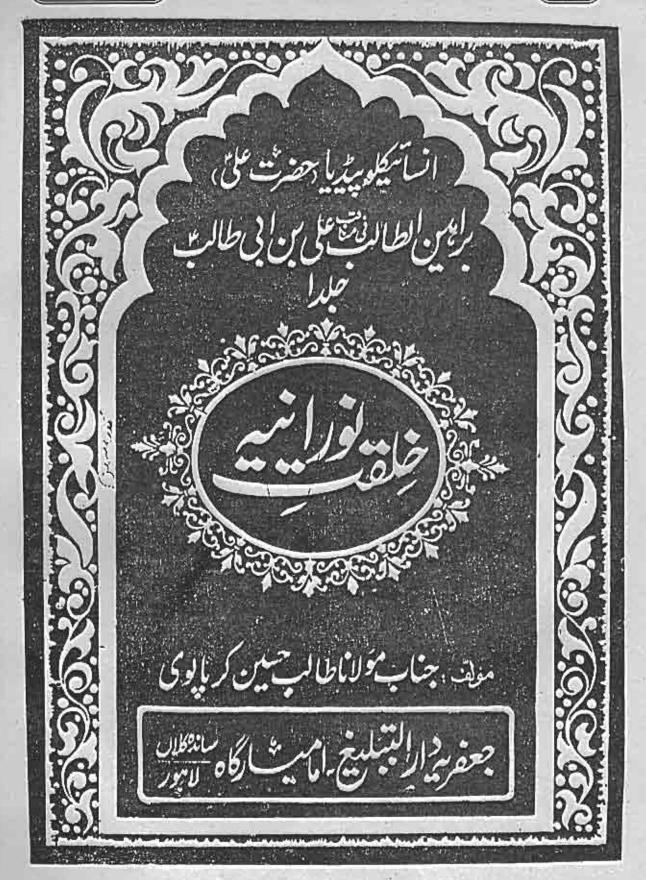
ائمہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں

ان الائمة يحلون ما يشاؤن ويحرمون ما يشاؤن

IMAM POSSESS AUTHORITY TO DECLARE ANYTHING LAWFUL OR UNLAWFUL.

خلقت نورانیہ جلد اول از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ امامبارگاہ لاہور

۱۵۵

اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے پھر فرمایا اے محمد یہ وہ دیانت الٰہیہ ہے کہ جو

ويحرمون ما يشاؤن ولن يشاؤا الا ان يشاء الله تبارك وتعالى ثم قال يا محمد هذه الديانة التي من تقدمها مرق ومن تخلف عنها محق ومن لزمها لحق خذها اليك يا محمد۔

اس سے آگے بڑھا دین اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ معطل رہا اور جو باطل پرست نہ بنا اور جو حق سے چمٹا رہا وہ ٹھیک رہا بس اے محمد تم یہی طریقہ اختیار کرو۔

(۲) کاشانی، ملا محسن ۱۰۹۱ھ وافی ص۱۵۵ سطر ۲۴ کافی کی مذکورہ روایت

(۳) مجلسی، محمد باقر۔ بحار الانوار جلد ۲۵ ص۲۵ سطر ۲ کافی کی مذکورہ روایت

" " " " " ۱۵۶ " ۱۹ " ۵ " " "

(۴) " " " حیات القلوب جلد ۲ ص۵ سطر ۱۲ " " "

(۵) " " " جلاء العیون جلد ۱ ص۱ سطر آخر " " "

(۶) کاشانی، ملا محسن ۱۰۹۱ھ تفسیر صافی جلد ۱ ص۱ " " "

(۷) عامہ میں سے شاہ عبد العزیز دہلوی نے تحفہ اثنا عشریہ کے ص۱ سطر ۲۰ پر یہ روایت تحریر کی ہے

محمد بن سنان نے کہا کہ میں امام محمد باقر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اختلاف شیعہ کا ذکر چھیڑا تو آپ نے فرمایا کہ اے محمد اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے وحدانیت کے ساتھ تنہا ہے۔ پھر اس نے محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو پیدا کیا اور یہ ہزار زمانے تک ٹھہرے رہے۔ پھر تمام اشیاء کو پیدا کیا اور ان کو ان چیزوں کی پیدائش دکھائی اور ان کی اطاعت ان سب پر واجب قرار دی اور ان کے کام انہیں کے سپرد کر دیے

بودم من نزد ابو جعفر پس سخن راندم از اختلاف شیعه پس گفت اے محمد ابن سنان بدرستے خدا یتعالی همیشه بود تنها بوحدانیت باز آفرید محمد را و علی را فاطمه را پس درنگ کردند هزار دهر پس آفرید چیزهائے دیگر و نمود ایشان را پیدائش آں چیزها و جاری کرد طاعت این جماعت بر خلائق و سپرد کارهائے خلائق بسوئے ایشان حلال کنند هرچه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا علیُّ انتَ وشیعتُکَ ھُم خیرُ البریّۃ

خیر البریّہ

فی

تاریخ الشیعہ

تصنیف

ممتاز الواعظین مولانا محمد حسین جعفری مولوی فاضل (پنجاب) ممتاز الافاضل (لکھنؤ)

ساہیوال ضلع سرگودھا

ناشر

تحریک تحفظ تعلیمات آلِ محمد (رجسٹرڈ) بلاک ۲ سرگودھا

امام بارگاہ قیمت 30 روپے فون نمبر ۱۱۳۰۳

نبوت ملنے کی شرطوں میں ولایت علی ایک شرط ہے
من شروط اعطاء النبوة ، الاقرار بولاية علی رضی الله عنه

AN ACCEPTANCE OF ALI'S WIALYAT IS OBLIGATORY FOR PROPHETHOOD

تاریخ الشیعہ از مولانا محمد حسین جعفری 19 تحریک تحفظ حقوق آل محمد سرگودھا

ہوئی چنگاریاں ایک دن نفرت کی ہوا سے سلگیں گی اور حسد کے شعلے خرمن اتحاد و یگانگت کو افتراق کی راکھ میں تبدیل کر دیں گے. زمانۂ رسالت میں شیعوں کے وجود کی خبر ما ینطق عن الھوٰی کے دہن مبارک سے صادر ہوئی. اس فرقہ کے صرف ظہور کی نہیں بلکہ جنتی، کامیاب اور فلاح یافتہ ہونے کی نوید مسرت بھی زبانِ رسالت سے ظاہر ہوئی.

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ حضرت علیؑ کے مقابل جب سے پیدا ہونے اور جب سے لوگوں نے حضرت علیؑ سے اختلاف کیا اور مقابلہ میں آئے خواہ صرف باتوں میں یا نظریات و عملیات میں اس وقت سے حضرت علیؑ کے ساتھیوں کو "شیعہ علیؑ" کا خطاب ملا. کیونکہ شیعہ پیروکار، مددگار اور محب کو کہتے ہیں. جب کسی نے حضرت علیؑ سے مقابلہ کیا اختلاف کیا تو کچھ لوگ حضرت علیؑ کے مخالف ہو گئے اور کچھ موافق جو موافق تھے وہ "شیعہ علیؑ" کہلائے اب یہ اختلاف و تقابل کہیں بھی ہو خواہ سقیفہ بنی ساعدہ میں ہو. یا مسجد نبوی میں مدینہ میں ہو یا یمن میں ہو جنگ جمل میں ہو یا صفین و نہروان میں ہر جگہ جناب علی کے موافق اور ساتھی موجود تھے اور وہ شیعہ علی کہلاتے تھے. لہٰذا شیعہ فرقہ کا وجود حضرت علی علیہ السلام کے زمانہ سے ہے. اور یہ فرقہ اس وقت ظاہر ہوا جب جناب علیؑ سے لوگوں نے اختلاف و مقابلہ کیا..

بقیہ حاشیہ ۱۰۔ ان ہر ایک نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار کیا بلکہ نبوت ملنے کی شرطوں میں ولایت علی ایک شرط ہے۔ اور جب شرط نہ ہو تو مشروط مفقود ہو جاتا ہے۔ انبیاء کو نبوت مل نہیں سکتی اگر اقرار نہ کرتے اور خاتم المرسلینؐ ... تمام عمر ... ولایت علیؑ کا اعلان نہ کریں تو کوئی مومن بغیر اقرار ولایت کے مومن کب بن سکتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ انبیاء کرام اگر شیعہ کہلاتے ہیں تو شیعہ کا وجود تا آدم اسی وقت سے ہے جس وقت سے انبیاء کا عالم ارواح میں وجود ہوا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ کائنات جب معرض وجود میں آئی شیعہ اسی وقت خلعت وجود پہنا۔ اسلام کی صحیح تصویر شیعہ ہیں اور قدیمی گروہ ہے۔

نبیوں کو نبوت علی ابن طالب کی ولایت کے اقرار سے ملی

اعطی اللہ الانبیاء النبوۃ لاقرار ھم بولایۃ علی رضی اللہ عنہ

ALL PROPHETS WERE AWARDED PROPHETHOOD AFTER THE ACCEPTANCE OF ALI'S WIALYAT

تاریخ الشیعہ از مولانا محمد حسین جعفری ۱۸ — تحریک تحفظ عملیات آل محمد سرگودھا

فرقہ کہلاتے ہیں۔ باقی فرقہ اسی وقت امتیاز حاصل کرتا ہے۔ جب اس کے مقابلہ میں کوئی نمایاں متقابل موجود ہو۔ جب مقابلہ ہی نہ ہو۔ اختلاف باہمی بھی نہ ہو۔ متضاد افراد بھی نہ ہوں تو افتراق کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ اور فرقوں کا وجود کیسے ظاہر ہو سکتا ہے۔

مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ میں فلاں شخص کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں تو ماننا پڑے گا کہ اس فلاں شخص کے مقابلے میں کوئی اور پارٹی موجود ہے۔ اور اس کا پارٹی لیڈر بھی موجود ہے۔ اگر اس کے مقابلہ میں کوئی لیڈر اور پارٹی موجود نہیں ہے۔ تو پھر تو ایک جماعت ہوئی ایک گروہ ہوا ایک ہی پارٹی اور ایک ہی پارٹی لیڈر۔ پھر اس قول کا کوئی مطلب ہی نہیں کہ میں فلاں فرقے سے تعلق رکھتا ہوں اور فلاں رہنما کے پیروکاروں میں سے ہوں۔

اگرچہ زمانۂ رسالت میں شیعہ فرقہ نمایاں نہ تھا۔ مگر خود رسول اکرمؐ نے اس کی نشاندہی کر دی تھی حضور رسولؐ پاک جناب علی علیہ السلام کے متعلق فرمایا کرتے تھے یا علی انت و شیعتک ھم الفائزون اے علی آپ اور آپ کے شیعہ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ جناب رسالت مآبؐ کو علم تھا کہ علی کا مقابلہ ہوگا۔ گو آج نہیں ہے مگر عقدہ ولیتہ کی دبی

بقیہ حاشیہ: اور میں نے ان کو نماز پڑھائی جب میں نے سلام پڑھ کر نماز ختم کی تو میرے پاس خداوند جلیل کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اے محمدؐ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اپنے مقتدی تمام پیغمبروں سے دریافت کرو کہ تم کس بنیاد پر رسول بنائے گئے ؟ پس میں نے کہا اے گروہ پیغمبران تمہیں کس چیز پر میرے رب نے مبعوث فرمایا مجھ سے پہلے تو ان نبیوں نے کہا کہ آپ کی نبوت کا اور علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار لیا۔

صاحب کتاب آگے تحریر فرماتے ہیں یہ تشریح اور تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی اور پوچھ ان پیغمبروں سے جو تجھ سے پہلے بھیجے گئے۔ ینابیع المودۃ ذکر بعثت انبیاء صفحہ مطبع اختر، استنبول۔

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہوا کہ تمام پیغمبروں کے سردار اور ختم المرسلینؐ (باقی حاشیہ صفحہ ۱۵ پر)

تحفہ نماز جعفریہ

جدید

(مع اضافہ)

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الموسوی الخوئی مدظلہ
حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخمینی الموسوی مدظلہ

مرتبہ

مولانا سید زوار الحسین ہمدانی (فاضل عراق)

افتخار بک ڈپو حسبرو اسلام پورہ لاہور

امامت بھی نبوت کی طرح منصب الٰہی ہے۔ امام کا معصوم ہونا ضروری ہے امام کا خطاء اور نسیان سے محفوظ ہونا واجب ہے امام کیلئے سارے زمانے پر فوقیت رکھنا ضروری ہے

ان الامامة منصب إلهی مثل النبوة .لابدو أن يكون الامام معصوما يجب حفظ الامام عن الخطأ والنسيان يجب تفوقه على كل زمانه!!

IMAMAT IS A DIVINE RANK LIKE PROPHETHOOD. HE SHOULD BE INFALLIABLE. EVERY PARTICLE IN THE UNIVERSE IS SUBJECT TO HIS COMMAND AND OBEDIENCE.

تحفہ نماز جعفریہ جدید (مع اضافہ) مطابق فتاوی آیۃ اللہ العظمی آقائے الحاج ابوالقاسم الموسوی الخوئی اور سید روح اللہ خمینی الموسوی

منِ النجا إلی اللہ کفاہ مہماتہ ، حفت بہ بیت ترتیب ، إن شاء اللہ

۴۔ امامت

◆ مخفی نہ رہے کہ جو دلیل نبوت کے لئے تحریر ہوئی ہے کہ خلق انبیاء کی محتاج ہے وہی امامت میں بھی جاری وساری ہے کیونکہ ولایت مطلقہ اور نصب امام ؑ کی جانب سے دین خاتم النبیین کے باقی رہنے کے لئے اور اللہ کی حجت کے بندوں پر تمام ہونے کے لئے اور احکام الٰہی کے بیان کے لئے ضروری ہے اور چونکہ امامت بھی نبوت کی طرح منصب الٰہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے چاہے نبوت اور رسالت کے جلیل القدر عہدہ کے لئے منتخب کرے۔ اسی طرح امامت کے معاملہ میں بھی کسی کو کوئی اختیار حاصل نہیں بلکہ خود پروردگار عالم جسے چاہتا ہے اسے اپنے نبی کے ذریعے محافظ دین معین کر لیتا ہے

◆ نیز معلوم ہونا چاہیے کہ جس طرح نبی کے لئے اس کا معصوم ہونا ضروری ہے اسی طرح امام کا معصوم ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر نبی کے لئے احکام الٰہیہ کو ہم تک پہنچانے میں امین اور خطاء ونسیان سے محفوظ ہونا ضروری ہے تو امام کو بھی حفظ احکام کے لئے امین اور خطاء ونسیان سے محفوظ ہونا بھی واجب ہے تاکہ اس دین کے احکام میں رد وبدل نہ کرے اور چونکہ مقصد امامت یہ ہے کہ انسانی دنیا کو منزل کمال تک پہنچایا جائے اور نفوس بشریہ کو علم وعمل صالح سے سنوارا جائے لہٰذا امام کے لئے بھی علوم، صفات، مکارم اخلاق اور تمام احکام الٰہیہ کی واقفیت کے لحاظ سے سارے زمانہ پر فوقیت رکھنا ضروری ہے اس

۲۸

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنۃ اللہ کہ یہ نسخۂ لاجواب وصحیفۂ انتخاب جامع مسائل

حرام وحلال حاوی وظائف واعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوائے سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام

مجتہد العصر جناب مولانا ومقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ

العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان

جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز وپبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

امامت نبوت کے مساوی ہے

الامامة تساوی النبوة ۔

IMAMAT IS EQUAL TO PROPHETHOOD

باب پہلا اصول دین میں ۷ تحفۃ العوام حصہ اول

السلام امام ہیں پس یہ بارہ امام معصوم ہیں اور جناب رسالت مآب اور جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا بھی معصوم ہیں انہیں کو چہاردہ معصوم کہتے ہیں اماموں سے گیارہ معصوم شہید ہوئے اور جناب امام مہدی علیہ السلام بارھویں امام بسبب ظلم ظالموں کے بامر خدا غائب ہوئے اور زندہ ہیں ۔ جب مصلحت ہوگی خدا کی تب ظاہر ہوں گے تمام عالم کو عدل سے معمور کریں گے بعد اس کے کہ ظلم سے بھر گیا ہوگا اور سب امام مثل انبیاء کے پاک و معصوم اور منزہ ہیں عمداً اور سہواً کوئی خطا ان سے صادر نہیں ہوئی اول عمر سے آخر عمر تک اور تمام انبیا اور رسل اور اوصیا کے ماں باپ مومن اور مومنہ ہیں پس جس نبی اور وصی کے ماں باپ مومن نہ ہوں گے ۔ وہ نبی اور وصی نہ ہوگا ۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے باپ تارخ تھے آذر بت تراش نہ تھا بلکہ یہ آپ کا چچا تھا چونکہ آذر نے حضرت ابراہیم کو پالا تھا اور عرب لوگ چچا کو بھی باپ کہتے ہیں اس سبب سے کلام اللہ میں لفظ اب آیا ہے اور اسی طرح جو نبی اور وصی عاصی اور خاطی ہوگا وہ نبی اور وصی نہ ہوگا اور اسی طرح وصی بھی چاہیے کہ معصوم ہو اگر عاصی مقام نبی پر حکمرانی کرے وہ ظالم اور غاصب ہوگا اور ایمان لانا رجعت پر بھی واجب ہے یعنی جناب صاحب الامر علیہ السلام ظہور اور خروج فرمائیں گے اس وقت مومن خاص اور کافر و منافق مخصوص سب زندہ ہوں گے عالم کو پُر از عدل و داد کریں گے ہر ایک اپنی داد و انصاف کو پہونچے گا اور ظالم سزا پائیں گے فصل پانچویں بیان میں قیامت کے مراد قیامت سے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ خاک سے جسموں کو پیدا کرے گا اور روحوں کو ان میں داخل کر کے زندہ کرے گا مومن دیندار داخل بہشت ہوں گے اور جو کافر بدکار ہے اسے دوزخ میں جگہ ملے گی اور پہلی صور کی آواز سے مردے قبر سے زندہ ہو کر نکلیں گے دوسری آواز میں سب جاندار مر جائیں گے سوائے ذات خدا کے کوئی باقی نہ رہے گا اور تیسری آواز میں صور کی پھر سب زندہ ہوں گے حساب و کتاب سب کا ہوگا اور بعد اس کے کبھی نہ مریں گے ۔ جو قابل بہشت ہے جنت میں رہے گا اور جو قابل دوزخ ہے جہنم میں جلا کرے گا اور جناب رسول خدا و ائمہ ہدیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم وقت موت اور در بارہ بشیر و قبر میں ہر شخص کی تشریف لاتے ہیں ۔ مومن کو بشارت آسانی موت کی دیتے ہیں ۔ اور کافر و منافق کو شدت عذاب و عقاب کی خبر

تاریخی دستاویز

شیعہ اور صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدین

الباب السادس

الشّیعةُ و الصّحابةُ و خلفاءُ الرّاشدینَ

Chapter VI

The Shias and Companions of the Prophet and the Righteous Caliphs.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی بہتر (72) کتابوں کے ایک سو تین (103) حوالہ جات ہیں۔

الاصول من الکافی

تالیف

ثقة الاسلام ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی الرازی رحمہ اللہ

المتوفی سنة ۳۲۸/۳۲۹ ھ

مع تعلیقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه و علق علیه علی اکبر الغفاری

بنفقة مشروعة الشیخ محمد الآخوندی

الطبعة الثالثة
۱۳۸۸

الناشر
دار الکتب الاسلامیة
مرتضی آخوندی
تهران - بازار سلطانی
تلفن ۲۰٤۱۰

الجزء الاول

حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے بارہ میں بدترین کلمات

كلمات قذرة حول سيدنا طلحة رضي الله عنه والزبير رضي الله عنه

AN INSULTING REMARKS AGAINST HAZRAT TALHA رضي الله عنه AND HAZRAT ZUBAIR رضي الله عنه

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ — كتاب الحجّة — ۲۴۵

إلّا لطمع الدنيا ، زعمتما وذلك قولكما : فقطعت رجاءنا،لا تعيبان بحمدالله من ديني شيئاً وأمّا الّذي صرفني عن صلتكما ، فالّذي صرفكما عن الحقّ و حملكما على خلعه من رقابكما كما يخلع الحرون لجامه وهوالله ربّي لا اُشرك به شيئاً فلا تقولا: «أقلّ نفعاً وأضعف دفعاً» فتستحقّا اسم الشرك مع النفاق ، وأمّا قولكما : إنّي أشجع فرسان العرب ، و هربكما من لعني ودعائي ، فإنّ لكلّ موقف عملاً إذا اختلفت الأسنّة و ماجت لبود الخيل وملأ سحراكما أجوافكما ، فثمّ يكفيني الله بكمال القلب ، وأمّا إذا أبيتما بأنّي أدعوالله فلا تجزعا من أن يدعو عليكما رجل ساحر من قوم سحرة زعمتما : اللّهمّ أقعص الزبير بشرّ قتلة واسفك دمه على ضلالة وعرّف طلحة المذلّة وادّخر لهما في الآخرة شرّاً من ذلك ، إن كانا ظلماني وافتريا عليّ و كتما شهادتهما وعصياك وعصيا رسولك فيّ ، قل : آمين ، قال خداش : آمين .

ثمّ قال خداش لنفسه : والله ما رأيت لحية قطّ أبين خطأ منك ، حامل حجّة ينقض بعضها بعضاً لم يجعل الله لها مساكاً ، أنا أبرأ إلى الله منهما ، قال عليّ عليه السلام : ارجع إليهما وأعلمهما ماقلت ، قال : لا والله حتّى تسأل الله أن يردّني إليك عاجلاً وأن يوفّقني لرضاه فيك ، ففعل فلم يلبث أن انصرف وقتل معه يوم الجمل رحمه الله .

٢ ـ عليّ بن محمّد ومحمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد؛ و أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد ابن حسّان جميعاً ، عن محمّد بن عليّ ، عن نصر بن مزاحم ، عن عمرو بن سعيد ، عن جرّاح بن عبدالله ، عن رافع بن سلمة قال: كنت مع عليّ بن أبي طالب صلوات الله عليه يوم النهروان فبينا عليّ عليه السلام جالس إذ جاء فارس فقال : السّلام عليك ياعليّ فقال له عليّ عليه السلام : وعليك السّلام مالك ثكلتك اُمّك لم تسلّم عليّ بإمرة المؤمنين؟ قال: بلى سأخبرك عن ذلك كنت إذ كنت على الحقّ بصفّين فلمّا حكّمت الحكمين برئت منك و سمّيتك مشركاً ، فأصبحت لا أدري إلى أين أصرف ولايتي ، والله لأن أعرف هداك من ضلالتك أحبّ إليّ من الدّنيا ومافيها فقال له : عليّ عليه السلام : ثكلتك اُمّك قف منّي قريباً اُريك علامات الهدى من علامات الضلالة، فوقف الرّجل قريباً منه فبينما هو كذلك إذ أقبل فارس يركض حتّى أتى عليّاً عليه السلام فقال : ياأمير المؤمنين أبشر بالفتح أقرّ الله عينك،قدوالله

الاُصول
من
اَلْکافی
تألیف

ثقة الاسلام ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق
الکلینی الرازی رحمه الله

المتوفی سنة ۳۲۸/۳۲۹ ھ
مع تعلیقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه و علق علیه علی اکبر الغفاری
نهض بمشروعه
الشیخ محمد الآخوندی

الطبعة الثالثة
۱۳۸۸

الناشر
دار الکتب الاسلامیة
مرتضی آخوندی
تهران - بازار سلطانی
تلفن ۲۰٤۱۰

الجزء الاول

خلفائے ثلثہؓ اور صحابہؓ کرام حضرت علیؓ کی ولایت کے انکار کی وجہ سے کافر ہوگئے

کفر ارتد الخلفاء الثلاثة و بقية الصحابة لانكار هم ولاية على .

SAHABAS BECAME INFIDEL BY DENYING THE DIVINE RIGHT (WILAYAT) OF HAZRAT ALI.

.. الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

-٤٢٠- کتاب الحجّة ج١

٤٠ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن محمّد بن جمهور ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت : أباعبد الله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : « الّذين قالوا ربّنا الله ثمّ استقاموا » فقال: أبوعبدالله عليه السلام استقاموا على الأئمّة واحداً بعد واحد « تتنزّل عليهم الملائكة ألّا تخافوا ولا تحزنوا وأبشروا بالجنّة الّتي كنتم توعدون[1] » .

٤١ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي حمزة قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن قول الله تعالى : «قل إنّما أعظكم بواحدة[2]» فقال : إنّما أعظكم بولاية عليّ عليه السلام هي الواحدة الّتي قال الله تبارك وتعالى : «إنّما أعظكم بواحدة » .

٤٢ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن محمّد بن أورمة وعليّ بن عبدالله، عن عليّ بن حسان ، عن عبدالرّحمن بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « إنّ الّذين آمنوا ثمّ كفروا ثمّ آمنوا ثمّ كفروا ثمّ ازدادوا كفراً[3] » « لن تقبل توبتهم[4] » قال : نزلت في فلان و فلان و فلان ، آمنوا بالنبيّ صلّى الله عليه وآله في أوّل الأمر و كفروا حيث عرضت عليهم الولاية ، حين قال النبيّ صلّى الله عليه وآله : من كنت مولاه فهذا عليّ مولاه ، ثمّ آمنوا بالبيعة لأمير المؤمنين عليه السلام ثمّ كفروا حيث مضى رسول الله صلّى الله عليه وآله ، فلم يقرّوا بالبيعة ، ثمّ ازدادوا كفراً بأخذهم من بايعه بالبيعة لهم فهؤلاء لم يبق فيهم من الإيمان شيء .

٤٣ـ وبهذا الإسناد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله تعالى : «إنّ الّذين ارتدّوا على أدبارهم من بعد ما تبيّن لهم الهدى[5] » فلان وفلان وفلان ، ارتدّوا عن الإيمان في ترك ولاية أمير المؤمنين عليه السلام قلت : قوله تعالى : «ذلك بأنّهم قالوا للّذين كرهوا ما نزّل الله سنطيعكم في بعض الأمر[6]» قال : نزلت والله فيهما وفي أتباعهما وهو قول الله

(١) فصلت : ٣٠ . (٢) السبأ : ٤٠ . (٣) النساء : ١٣٦ .
(٤) آل عمران : ٩٠ ، و هذا تنبيه على أن مورد اللوم في الايتين و احد ، وأن كل و احد منهما مفسر للاخرى لان قوله : «لن تقبل توبتهم» وقع في موقع «لم يكن الله ليغفر لهم» لافادته مفاده .
(٥) محمد(ص) ٢٥ . (٦) محمد (ص) : ٢٨ .

اسرار آل محمد ص

ترجمہ

اولین کتاب شیعہ در زمان امیر المومنین ع

تالیف

سلیم بن قیس

متوفای ۹۰ ق ھ

امام صادق ع:

ہر کس از پیروان و دوستان ما کتاب سلیم بن قیس ہلالی را نداشتہ باشد
چیزی از مسائل امامت ما نزد او نیست و از وسیلہ ہای ما ہیچ
آگاہی ندارد آن کتاب الفبای شیعہ و سری از اسرار آل محمد است

رسول اللہؐ کے بعد چار کے علاوہ سب مرتد ہو گئے ابوبکرؓ گوسالہ کی مثل عمرؓ سامری کے مشابہ ہے

ارتد الناس کلهم بعد النبی الا اربعة

ابوبکر مثل العجل و عمر مثل السامری .

AFTER THE SAD DEMISE OF THE PROPHET ALL SAHABAS TURNED APOSTATES EXCEPT FOUR.

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

حدیث ارتداد اصحاب ——————————— ۴۳

دربارهٔ عثمان

عثمان گفت : یااباالحسن ، آیا نزد تو این اصحاب راجع به من حدیثی هست ؟.
علی (ع) فرمود : آری ، از رسولخدا (ص) شنیدم ترا لعن کرد وطلب آمرزش نکرد
پس از لعن کردن عثمان خشمگین شد وگفت : من با تو کاری ندارم ، ولکن تو مرا در زمان
پیامبر (ص) وبعد ازاو رها نمی‌کنی ! .
علی (ع) فرمود : آری خداوند بینی ترا بزمین بمالد .

زبیر بی‌ایمان !!؟

عثمان گفت : قسم بخدا ، از رسولخدا (ص) شنیدم که‌فرمود : زبیر از اسلام سر
میگردد وکشته میشود .
سلمان میگوید : علی (ع) آهسته بمن فرمود : عثمان راست میگوید ، وقضیه اش
این است که بعد از قتل عثمان زبیر با من بیعت میکند ، وبعد بیعت مرا میشکند و مرتد
کشته میشود ! .

حدیث ارتداد اصحاب جز چهار نفر

سلمان می‌گوید : علی (ع) فرمود : همه مردم بعد از پیامبر (ص) از دین برگشتند
بجز چهار نفر .
مردم بعد ازپیامبر (ص) دو دسته‌میشوند : یکدسته بمنزلهٔ هارون و پیروانش ، و
دیگری بمنزلهٔ گوساله وپیروانش . علی (ع) شبه هارون است ، عتیق (ابوبکر) شبه
گوساله وعمر شبه سامری‌اند .
... وشنیدم ازرسول‌الله (ص) که‌میفرمود : گروهی ازاصحابم که از اشراف‌وصاحبان
منزلت ومقام از ناحیهٔ من هستند روز قیامت می‌آیند تا از صراط بگذرند . در این هنگام
من آنهارا می‌بینم ومیشناسم ، آنها نیز مرا می‌بینند ومی‌شناسند ، وبرد من اضطراب پیدا
میکنند .
دراین هنگام می‌گویم : پروردگارا ! اینها اصحاب من‌اند ! جواب میآید : نمیدانی
اینها بعد از توجه کردند . همهٔ اینها وقتی ازتو دور شدند به عقب برگشتند واز اسلام رو
گردان شدند . من هم میگویم : از رحمت خدا دور باشند .

سیدنا ابوبکرؓ وقت مرگ کلمہ نہ پڑھ سکے (نعوذ باللہ)

لم یتمكن سیدنا ابو بكر رضي الله عنه عند الموت بالنطق بالشهادتين (نعوذ بالله من ذالك)

SYEDNA ABU BAKR (RA) COULD NOT RECITE QALIMAH AT THE TIME OF HIS DEATH.

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

ابوبکر بر عمر لعنت کرد! ———————— ۲۱۱

آتش اسفل السافلین مژده ات باد ! وقتی عمر ، این کلمات را از ابوبکر شنید از نزد وی خارج شد در حالیکه می‌گفت : این مرد (ابوبکر) دیوانه شده !

ابوبکر ، پیامبر را ساحر می‌پنداشت

عمر گفت : تو ، دومی آن دو نفر (پیامبر و ابوبکر) هستی هنگامی که در غار بودند !

ابو بکر گفت : اما برای تو نقل نکردم ، وقتی که با محمد در غار بودیم بمن گفت : کشتی جعفر و یارانش را (که از راه دریا به حبشه می‌رفتند) می‌بینم که در میان دریا سیر می‌کند . به محمد گفتم : آنرا نشانم بده . آنحضرت دست بصورتم مالید و نگاه کردم و کشتی را دیدم ! با این عمل پیامبر یقین کردم که او ساحر است ! !

عمر ، با شنیدن این سخنان از ابوبکر ، رو به حاضران کرد و گفت : پدرتان هذیان می‌گوید ، آنچه از وی شنیدید پنهان کنید تا اهل بیت پیامبر (ص) شما را سرزنش نکند !

ابوبکر ، هنگام مرگ قدرت گفتن *لا اله الا الله* را نداشت .

محمد بن ابوبکر می‌گوید : سپس عمر با برادرم از اطاق خارج شدند تا برای نماز وضو بگیرند . پس از رفتن آنان سخنانی از پدرم شنیدم که اینان نشنیده بودند . وقتی اطاق خلوت شد به او گفتم : ای پدر ، بگو : *لا اله الا الله* . گفت : ابدا آنرا نخواهم گفت ، بلکه قدرت ندارم آنرا بگویم تا داخل تابوت شوم ! وقتی اسم تابوت بمیان آمد گمان کردم هذیان می‌گوید ، گفتم : کدام تابوت را می‌گوئی ؟ گفت : " تابوتی از آتش با قفل آتشین قفل شده است ، دوازده نفر در آنجا هستند که من و این رفیقم ازجمله آنها هستیم . گفتم : عمر رامیگوئی ؟ گفت : آری ، و ده نفر دیگر در چاهی ازجهنم هستیم . بر در آن چاه سنگ بزرگی است که هنگامی که خداوند اراده کند جهنم شعله‌ور شود آن سنگ را بر می‌دارد .

ابو بکر هنگام مرگ بر عمر لعنت کرد

محمد بن ابوبکر گفت : بپدرم گفتم : هذیان می‌گوئی ؟ گفت : نه بخدا ، هذیان نمیگویم . خداوند ابن صهاک (عمر) را لعنت کند ! او مرا از ذکر خدا باز داشت بعد آنکه بمن رسیده بود . بد رفیقی بود عمر ، خداوند او را لعنت کند . صورت مرا بزمین

سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے جس نے مسجد میں سب سے پہلے بیعت کی وہ شیطان تھا

كان الشيطان اول من بايع ابابكر فی المسجد !!

SATAN WAS THE FIRST TO SWORM THE OATH OF ALLEGIANCE FROM ABU BAKR ﷛ IN THE MOSQUE

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

۳۵ ———— وفاداران علی (ع)

بنی ساعده با ابوبکر بیعت خواهند کرد بعد از آنکه برسر حق ما اختلاف پیدا می‌کنند و با دلیل ما استدلال می‌کنند . بعد به مسجد می‌آیند واول کسی که با او بیعت می‌کند شیطان است که بصورت پیر سالخورده‌ای جدی خواهد بود که این حرفها را خواهد گفت. بعد خارج شده شیاطین خودرا جمع می‌کند ، آنها هم در مقابلش سجده‌کرده‌ومیگویند: ای رئیس بزرگ، تو همان کسی هستی که آدم را از بهشت راندی . اوهم می‌گوید "کدام امت بعد از پیامبرش گمراه نشد؟ ! خیال کرده اید من دیگر راهی برآنان ندارم . نقشه مرا چگونه دیدید آنگاه که امر خدا را مبنی بر اطاعت از علی ، وامر پیامبر را راجع به همین مطلب ترک کردند .

واین همان گفته خداوند است که فرمود: « ولقد صدق عليهم ابليس ظنه فاتبعوه ، الا فريقا من المؤمنين » یعنی : همانا شیطان حدسی که درباره آنان زده بود بمرحله عمل رسانید سپس اورا پیروی کردند جز گروهی از مؤمنان .

وفاداران علی (ع)

سلمان میگوید : چون شب شد علی (ع) فاطمه (ع) را بر الاغی سوار کرد و دست دو فرزندش حسن وحسین را گرفت وبر در خانه همه اهل جنگ بدر از مهاجرین وانصار برد وحق خویش را به آنان یاد آوری کرد واز آنها خواست که او را یاری کنند . هیچکس جواب مثبت نداد مگر چهل وچهار نفر . امام (ع) هم به آنان دستور داد تا هنگام صبح با سرهای تراشیده واسلحه دردست برای هم پیمانی با مرگ آماده شوند ! هنگام صبح جز چهار نفر به پیمان خود وفا نکردند . راوی گوید : به سلمان گفتم آن چهار نفر چه کسانی بودند ؟ پاسخ داد : من ، ابوذر ، مقداد ، وزبیر .

شب بعد ، باز علی (ع) به سراغ آنان رفت وآنها را از پیمانشان آگاه ساخت . آنها هم وعده فردا صبح را دادند . باز فردا صبح غیراز ما چهار نفر کسی حاضر نبود . شب سوم نیز نزد آنها رفت ، باز کسی جز ما حاضر نبود .

جمع آوری قرآن بدست امیر المؤمنین علی (ع)

امیر المؤمنین (ع) چون حیله گری وبی وفائی آنان را دید ، "خانه نشینی" را برگزید و مشغول جمع آوری وترتیب قرآن شد واز خانه خارج نشد تا آنرا جمع آوری نمود ، قرآنی که در اوراق ، وپراکنده وپاره پاره بود .

جلاء العیون
در زندگانی و مصائب چہاردہ معصوم علیہم السلام
علامہ مولی محمد باقر مجلسی
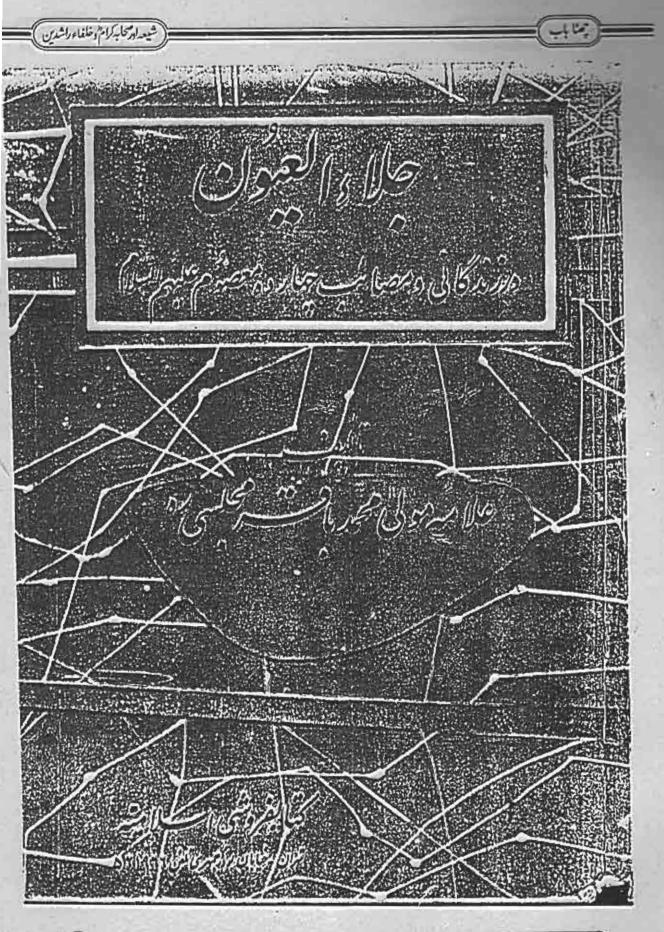
حضرت عمرؓ کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔

الشك فى كفر عمر ، كفر (نعوذ بالله من ذالك)

IT IS INFIDILITY TO DOUBT ABOUT THE INFEDILITY OF HAZRAT UMER (RA)

جلاء العیون (فارسی) مولی محمد باقر مجلسی کتاب فروشی اسلامیہ۔ ایران

ج ۱   جریان حدیث دوات و قلم   -۶۳-

بس است ، پس اختلاف کردند آنها که درآن خانه بودند بعضی گفتند که قول قول عمر است وبعضی گفتند که قول قول رسول خدا ﷺ است و گفتند در چنین حالی چگونه مخالفت رسول خدا ﷺ روا باشد، پس بار دیگر پرسیدند که آیا بیاوریم آنچه طلب کردی یا رسول الله فرمود که بعد ازاین سخنان که من از شما شنیدم مرا حاجتی بآن نیست ولیکن وصیت میکنم شمارا که با اهل بیت من سلوك کنید وروار ایشان نگردانید ایشان برخواستند .

مؤلف گوید : که این حدیث دوات وقلم درصحیح بخاری ومسلم و سایر کتب معتبره اهل سنت مذکور است بطرق متعدده چنین روایت کرده اند ایشان از ابن عباس که او گریست آن قدر که آب دیده اش سنگریزه مسجد را تر کردومی۔ گفت که روزپنجشنبه وچه روز پنجشنبه روزی که درد رسول خدا ﷺ شدید شد و گفت بیاورید دواتی و کتفی تابنویسم از برای شما کتابی که گمراه نشوید بعداز آن هر گز، پس نزاع کردند دراین و سزاوار نبود که نزاع کنند در حضور پیغمبر خود، پس عمر گفت که رسول خدا هذیان می گوید بروایتی دیگر گفت که درد براوغالب شده است نزد شما قرآن هست بس است مارا کتاب خدا .

پس اختلاف کردند اهل آن خانه وبایکدیگر مخاصمه کردند بعضی گفتند بیاورید تا بنویسد رسول خدا ﷺ برای شما کتابی که بعد از آن گمراه نشوید بعضی گفتند که قول قول عمر است چون آوازها بلند شد واختلاف بسیار شدنزد آن حضرت، دلتنگ شد وفرمود که برخیزیدازپیش من، پس ابن عباس می گفت که بدرستیکه مصیبت وبدترین مصیبتها آن بود که مانع شدند میان رسول خدا ﷺ ومیان آنکه آن کتاب را ازبرای ایشان بنویسد بسبب اختلافی که نمودند وآوازها که بلند کردند .

ای عزیز آیا بعداز این حدیث که همه عامه روایت کرده اند هیچ عاقل را مجال آن هست که شك کند در کفر عمرو کفر کسی که عمر را مسلمان داندا گر بقتالی باعلاقی خواهد که وصیت کند کسی مانع وصیت اوشود مردم براو طعنها می۔

الأنوار النعمانية

الجزء الأول

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ۱۱۱۲

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت — الحاج سيد هادي تبي هاشم

شارع تربيت — سوق المسجد الجامع

تبريز — ايران

مطبعة «شركت چاپ»

خلفائے ثلاثہؓ کی تکفیر

تکفیر الخلفاء الثلاثة رضی الله عنهم

VERDICT OF INFIDELITY ON FIRST THREE CALIPHS ﷺ

الانوار النعمانیہ جلد اول تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

ج ۱ - ب ۱ — نور مرتضوی — ۸۱

حالة ، ثمّ تزوّجها رسول الله ﷺ وهذا الإختلاف لأثر له لأنّ عثمان فی زمن النبیّ ﷺ قدکان ممّن اظهر الاسلام وأبطن النّفاق وهو ﷺ قدکان مکلّفا بظواهر الأوامر کحالنا نحن ایضاً وکان یمیل الی مواصلة المنافقین رجآء لأیمان الباطنی منهم مع انّه ﷺ لواراد الا یمان الواقعی لکان أقلّ قلیل ، فانّ أغلب الصّحابة کانوا علی النّفاق لکن کانت نار نفاقهم کامنة فی زمنه . فلمّا إنتقل الی جوار ربّه برزت نار نفاقهم لوصیّه ورجعوا القهقری ، ولذا قال ﷺ إرتدّ النّاس کلّهم بعد النّبیّ ﷺ إلاّ أربعة سلمان وأبوذر والمقداد وعمّار وهذا ممّا لااشکال فیه .

وانّما الإشکال فی تزویج علی ﷺ أم کلثوم لعمربن الخطّاب وقت تخلّفه (۱) لأنّه قد ظهرت منه المناکیر وارتدّ عن الدّین إرتدادا أعظم من کل من ارتدّ ، حتّی انّه قدوردت فی روایات الخاصّة أنّ الشیطان یغل بسبعین غلاً من حدید جهنّم ویساق إلی المحشر فینظر ویری رجلا أمامه تقوده ملائکة العذاب وفی عنقه مائة وعشرون غلا من أغلال جهنّم فیدنو الشیطان الیه و یقول ما فعل الشقی حتّی زاد علیّ فی العذاب

☆ فماتت بها وتزوج عثمان بعدها أختها أم کلثوم وتوفیت عنده وقیل تزوج عثمان اولا أم کلثوم ولم یدخل بها حتی توفیت ثم تزوج رقیه مکانها وتزوج أبوالعاص بن ربیعة زینب وتزوج أمیر المؤمنین علیه السلام فاطمة سیدة نساء العالمین علیها السلام

وجمع من أهل البحث والتنقیب من علماء الاسلام قالوا ان خدیجة ع۔ کانت عذراء ولم یتزوجها أحد قبل رسول الله ص ع ورقیة وزینب کانتا ابنتی هالة أخت خدیجة من أمها وکان عمرها عند ما تزوجها رسول الله ص ع ثمان وعشرین سنة ورسول الله ص ع فی الخامسة والعشرین قال المؤرخ الفقیه ابن العماد الحنبلی فی شذرات الذهب (ورجح کثیرون أنها ابنة ثمان وعشرین) أنظر ج ۱ ص ۱٤ ط مصر وهذا القول أقرب الی التحقیق والله العالم

(۱) ومما هو جدیر بالذکر هنا ان الشیخ الاعظم رئیس المذهب الشیخ المفید قدس سره أنکر تزویج عمر ام کلثوم فی (المسائل السرویة) وقال : ان الخبر الوارد بتزویج أمیر المؤمنین ع۔ ابنته من عمر لم یثبت وطریقه من الزبیر بن بکار ولم یکن موثوقا به فی النقل وکان متهماً فیما یذکره من بغضه لامیر المؤمنین ع۔ وغیر مأمون والحدیث نفسه مختلف فتارة یروی أن أمیر المؤمنین ع۔ تولی العقد له علی ابنته وتارة یروی عن العباس انه تولی ذلك عنه وتارة یروی انه کان عن اختیار وایثار وتارة یروی انه لم یقع العقد الا بعد وعید من عمر وتهدید لبنی هاشم ☆

الأنوار النعمانية

لمؤلفه

العالم العامل والكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء

السيد نعمة الله الجزائري

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

المتوفى سنة ١١١٢

الجزء الثاني

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص ب: ٧١٢٠

حضرت علیؓ کی خلافت اول کے منکرین کافر ہیں

منکرو الخلافة الا ولى لسيدنا على رضي الله عنه كفار

THOSE WHO DENY THE FIRST RIGHT OF HAZRAT ALI'S ARE INFIDELS.

(الانوار النعمانیہ جلد سوئم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

ج ٣ — نور في بعض احوال واقعة الطفوف — ٢٦٤

اليه الحكم الشرعي لإمكان الجهل بالضروريات لكثير من الناس ؛ خصوصا اهل القرى والصحارى ، ويؤيده قوله صلى الله عليه وآله الناس في سعة مما لم يعلموا فاذا عرفت هذا فنقول

انّ الحرّ لما خرج من الكوفة ما كان قصده القتال مع الحسين عليه السلام وانما أمره عبيدالله بن زياد لعنه الله بأن يأتي به الى الكوفة ؛ و اما منعه له عن الرجوع الى المدينة بعد ان طلب الحسين عليه السلام ان يأذن له فيه فقد كان جاهلا بأنّ مثل هذا يخرج من الدين ويكون الرجل مرتدا به ، ومن ثمّ لما رجع الى الحسين عليه السلام وتاب حلف بأنّي ما كنت أعلم انّ القوم يفعلون بك هذا ، وقد كان صادقا في يمينه ، وحينئذ فالذي صدر منه نوع من أنواع الكبائر فلما تاب منها قبل الحسين عليه السلام توبته منها ؛ ويؤيده انّ كثيرا من الشيعة ومن أقارب الائمة عليهم السلام كانوا يؤذون أئمتهم عليهم السلام بأنواع الأذى مثل العباس أخو الرضا عليه السلام ومثل أقارب مولانا الصادق عليه السلام ؛ وقد كان جماعة منهم يسعون بقتلهم و إهانتهم عند خلفاء الجور ، و مع هذا كله اذا أراد أحد من الشيعة ان يذكرهم بسوء في مجالس الائمة عليهم السلام يغضبون عليهم السلام ، ويبالغون في نفيه ؛ ويقولون انّ هؤلاء أقاربنا دعونا معهم لا تتعرضوا لهم بسوء من كلام خبيث وغيره ؛ فالذي صدر من الحرّ على تقدير العلم منه مثل الذي صدر من هؤلاء مع انّ الائمة عليهم السلام قبلوا احوالهم قبل التوبة فكيف لو تابوا

الثاني ان المراد من الدين المأخوذ في التعريف انما هو دين الاسلام على ما صرّحوا به لا دين الشيعة فقط ؛ وذلك انه لو كان المراد بالمرتدّ من انكر ما علم ثبوته من دين الشيعة ضرورة لكان مخالفونا كلهم مرتدين في هذه الدنيا ؛ لأنّ كون على بن ابي طالب عليه السلام هو الخليفة الاوّل بالنص والا تحقاق مما ثبت من دين الشيعة ضرورة ، فكان يجب ان يحكم على عامة أهل الخلاف بالارتداد والمصرح به من علمائنا بخلافه في هذه الدنيا ، وامّا في الآخرة فعذابهم أشدّ من المرتدّ و غيره ، وحينئذ منع الحسين عليه السلام عن الرجوع الى المدينة وان كان حراما الا انه ليس ضروريا من دين الاسلام ولا يقول مخالفونا بكفر مثل هذا ، نعم قالوا بكفر كلّ من خرج على إمام عادل وحاربه والحرّ في وقت الحرب كان للإمام عليه السلام لا عليه ، فلم يصدق عليه من هذه الجهة ايضا

الجزء الثالث

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري رہ

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچی حقیقت
سوق شیشه گرخانه
تبریز

الحاج سید هادی بنی هاشم
سوق المسجد الجامع
ایران

مطبعة «شرکت چاپ»

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی توہین

اهانة سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه

AN INSULTING REMARKS AGAINST HAZRAT UMAR ﷛

الانوار النعمانیہ جلد اول تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

ج ۱ - ب ۱ نور مرتضوى -۸۲-

وانا اغويت الخلق وأوردتهم مواردالهلاك ، فيقول عمر للشيطان مافعلت شيئاً سوى انّى غصبت خلافة على بن ابيطالب؏ والظاهر انه قداستقل سبب شقاوته ومزيد عذابه، ولم يعلم أنّ كل ماوقع فى الدّنيا الى يوم القيامة من الكفر و النّفاق و إستيلاء أهل الجور والظلم إنما هو من فعلته هذه ، وسيأتى لهذا مزيد تحقيق انشاءالله تعالى .

فاذا إرتد على هذا النحو من الارتداد فكيف ساغ فى الشريعة مناكحته وقدحرم الله تعالى نكاح أهل الكفر والارتداد واتّفق عليه علماء الخاصّة

فنقول قدتفصّى الأصحاب عن هذا بوجهين عامّى وخاصّى

امّا الأوّل فقد إستفاض فى أخبارهم عن الصادق ؑ لما سئل عن هذه المناكحة قال انّه اوّل فرج غصبناه ، وتفصيل هذا أنّ الخلافة قدكانت أعزّ على امير المؤمنين ؑ من الأولاد والبنات والأزواج والأموال ، وذلك لأنّ بها إنتظام الدين وإتمام السنّة ورفع الجور وإحياء الحقّ وموت الباطل ، وجميع فوائد الدنيا والاخرة ، فاذا لم يقدر على الدفع عن مثل هذا الأمر الجليل الّذى ماتمكّن من الدفع عنه زمان معاوية وقد بذل عليه الأرواح وسفك فيه المهج ، حتّى أنّه قتل لأجله ستّين ألفاً فى معركة صفّين وقتل من عسكره عشرون ألفا ، وواقعة الطفوف أشهر من أن تذكر ، فاذا قبلنا منه العذر فى ترك هذا الأمر الجليل وقدكان معذورا كما سيأتى الكلام فيه عند ذكر أسباب تقاعده ؑ عن الحرب فى زمان الثلاثة انشاءالله تعالى ، والتقية باب فتحه الله سبحانه للعباد وأمرهم بارتكابه وألزمهم به ، كما اوجب عليهم الصلوة والصيام حتّى أنّه ورد عن الأئمة الطاهرين عليهم

٭ ثم بعض الرواة يذكر ان عمر اولدها ولداً سماه زيداً وبعضهم يقول ان لزيد بن عمر عقباً ومنهم من يقول انه قتل ولاعقب له ومنهم من يقول انه وأمه قتلا ومنهم من يقول ان أمه بقيت بعده ومنهم من يقول ان عمر امهر ام كلثوم اربعين ألف درهم ومنهم من يقول أمهرها أربعة آلاف درهم ومنهم من يقول كان مهرها خمسمائة درهم وهذا الاختلاف مما يبطل الحديث ثم انه لو صح لكان له وجهان لاينافيان مذهب الشيعة فى ضلال المتقدمين على أمير المؤمنين ع- انظر الى آخر ماذكره قدس سره فى المجلد التاسع من البحار ص ٦٢٥ طـ أمين الضرب وللسيد المرتضى علم الهدى قدس سره ايضاً تحقيقات يناسب المقام فى كتابه الشافى (الشافى) فراجع.

کتاب

حق الیقین

از تألیفات

مرحوم علامہ مجلسی قدہ

بسرمایہ

آقای حاج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیۃ اسلامیہ طہران

خیابان ناصر خسرو

تلفن ۲۳۳۰۰

چاپخانہ حیدری

شیطان (ابلیس) سے بڑھ کر شقی ترین بدبخت ابوبکرؓ عمرؓ (نعوذ باللہ)

۱۔ ابوبکر و عمر أشقی من ابلیس (والعیاذ باللہ)

ABU BAKR AND UMAR WERE MORE TYRANT THAN SATAN.

حق الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

(۵۰۹) در بیان جهنم و عقوبات آن ( )

النفوس زوجت حضرت باقر علیه السلام فرموده است واما اهل بهشت پس ایشانرا جفت میکنند باخیرات حسان واما اهل جهنم را هریك ازایشان راجفت میکنند باشیطانی که اورا گمراه کرده است وحقتعالی فرموده است فانذرتکم نارا تلظی لایصلیها الا الاشقی الذی کذب و تولی یعنی پس ترسانیدم شما را از آتشی که پیوسته افروخته است و زبانه میکشد ملازم آن آتش نیست مگر شقی ترین مردم آنکس که تکذیب کرد پیغمبرانرا وپشت گردانید بر حق۔ وازعلی بن ابراهیم ازحضرت صادق علیه السلام مروی است در تفسیر این آیات که درجهنم وادئی هست ودرآن وادی آتشی هست که نمیسوزد بآن آتش و ملازم آن نمیباشد مگر شقی ترین مردم که عمراست که تکذیب کرد رسولخدا را درولایت علی علیه السلام وپشت گردانید ازولایت او وقبول نکرد بعد ازآن فرمود که آتشها بعضی ازبعضی پست تراست و آتش این وادی مخصوص ناصبیان ودشمنان اهلبیت است ومؤید این است آنکه شیخ مفید در کتاب اختصاص ازحضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام فرمود که روزی بیرون رفتم بپشت کوفه وقنبر درپیش روی من راه میرفت ناگاه ابلیس پیداشد گفتم من بداو که عجب پیر گمراه شقی هستی تو گفت چرا این را میگوئی یاامیرالمؤمنین علیه السلام بخدا سوگند ترا حدیثی نقل کنم ازخودم وازخداوند عزوجل ودر مابین ما ثالثی نبود بدرستیکه چون مرا بزمین فرستاد خدا بسبب آن خطائی که کردم چون بآسمان چهارم رسیدم ندا کردم که الهی وسیدی گمان ندارم که ازمن شقی تر خلقی آفریده باشی حقتعالی وحی فرمود بسوی من که بلکه آفریده ام خلقی را که از تو شقی تر است برو بسوی خازن جهنم تا صورت اورا و جای اورا بتو بنماید رفتم بسوی مالك و گفتم خداوند ترا سلام میرساند و میفرماید که بمن بنمای کسی را که ازمن شقی تر است مالك مرا برد بسوی جهنم وسرپوش بالای جهنم را برداشت آتشی سیاه بیرون آمد که گمان کردم که مرا ومالك را خواهد خورد مالك بآن گفت که ساکن شو ساکن شد پس مرا برد بطبقهٔ دویم آتشی بیرون آمد ازآن سیاه تر و گرم تر پس گفت ساکن شو ساکن شد وهمچنین بهر مرتبه‌ای که میبرد ازمرتبهٔ سابق تیره تر و گرم تر بود تا بطبقهٔ هفتم برد آتشی ازآن بیرون آمد که گمان کردم که مرا ومالك را وجمیع آنچه خدا آفریده است خواهد سوخت پس دست بر دیده‌های خود گذاشتم و گفتم ای مالك امر کن اورا که سرد و ساکن شود والا میمیرم مالك گفت تو نه خواهی مرد تا وقت معلوم پس صورت دو مرد را دیدم که در گردن ایشان زنجیرهای آتش بود وایشانرا بجانب بالا آویخته بودند وبرسر آنها گروهی ایستاده بودند و گرزهای آتش در دست داشتند و برسر ایشان میزدند گفتم مالك اینها کیستند گفت مگر نه

جہنم کے سات دروازوں سے ایک دروازہ ابوبکرؓ عمرؓ ہیں

سبعة ابواب جهنم منهم باب واحد ابوبكر عمر رضی الله عنهما

HAZRAT ABU BAKR (RA) AND HAZRAT UMER (RA) AMONG SEVEN DOORS OF THE HELL

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (قدیم ایران)

(۵۰۰) حق الیقین ( )

زقوم جهنم بعوض طعام خورند وبقلابهای آتش بدنهای ایشانرا دردند گرزهای آهن برسر
ایشان کوبند و ملائکه بسیار غلیظ بسیار شدید ایشانرا در شکنجه دارند و برایشان رحم
نمیکنند و بروی ایشانرا در آتش میکشند وباشیاطین ایشانرا در زنجیر میکشند ودرغلها
وبندها ایشانرا مقیدمیسازند اگردعا کنند دعای ایشان مستجاب نمیشود واگر حاجتی طلبند
بر آورده نمیشود و اینست حال جمعی که بجهنم میروند وازحضرت امام جعفر صادق علیه السلام
منقولست که جهنم راهفت دراست ازیك درفرعون وهامان وقارون که کنایه از ابوبکر وعمر
وعثمان است داخل میشوند وازیك در دیگر بنی امیه داخل میشوند که مخصوص ایشانست
وکسی با ایشان دراین باب شریك نیست ویکدر دیگر باب لظی است ویکدر دیگر باب سقر
و یکدر دیگر باب هاویه است کهعر که ازآن در داخل شود هفتاد سال درجهنم فرو میرود
پس جهنم جوشی میزند ایشانرا بطبقهٔ بالای جهنم میافکند پس هفتاد سال دیگر فرومیروند
وابدالاباد حال ایشان چنین است درجهنم و یك دردری است که ازآن دشمنان ما وهر که با
ما جنگ کرده وهر که یاری ما نکرده داخل جهنم میشوند و این در بزرگترین درها است و
گرمی وشدتش ازهمه بیشتر است

وبسند معتبر منقولست که ازحضرت صادق علیه السلام پرسیدند ازفلق فرمود که دره ایست درجهنم که
در آن هفتادهزار خانه است ودر هرخانه هفتادهزار حجره است ودرهر حجره هفتادهزار
مارسیاه است ودرشکم هرماری هفتادهزار سبوی زهر است وجمیع اهل جهنمرا بر این دره
گذار میافتد ودرحدیث دیگر فرمود که این آتش شما کهدر دنیاهست یکجزو است ازهفتاد
جزو از آتش جهنم که هفتادمرتبه آنرا بآب خاموش کرده اند وباز افروخته اند واگرچنین
نمیکردند هیچکس طاقت نزدیکی آن نداشت بدرستی که جهنم را درروز قیامت بصحرای
محشر خواهند آورد کهصراطرا برروی آن بگذارند پس جهنم فریادی درمحشر بر آورد که
جمیع ملائکهٔ مقربین وانبیاء مرسلین ازبیم آن بزانوی استغاثه آیند ودرحدیث دیگر منقولست
که غساق وادیست در جهنم که درآن سیصدوسی قصر است ودرهر قصری سیصد خانه است
ودرهر خانه چهل زاویه است ودر هرزاویه ماری است ودرشکم هرماری سیصدوسی عقربست
ودرنیش هرعقربی سیصدوسی سبوی زهر است واگر یکی ازآن عقربها زهرخودرا برجمیع
اهل جهنم بریزد ازبرای هلاك همه کافی است ودرحدیث دیگر منقولست که درکات جهنم هفت
مرتبه است (اول) جحیم است که اهل آن مرتبه را برسنگهای تافته میدارند که دماغ ایشان
مانند دیك میجوشد (ومرتبه دوم) لظی است که حقتعالی دروصف آن میفرماید که بسیار کشنده

امام زین العابدین علی بن حسین پر ابوبکرؓ و عمرؓ کی تکفیر کرنے کا الزام

- إفترا الكذب على علي بن الحسين رضي الله عنه لإفتائه على ابى بكر رضي الله عنه وعمر رضي الله عنه بكفرهما

AN ALLEGATION OF DISOWNING ABU BAKR AND UMER BY IMAM ZAIN UL ABEDIN.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی — طبع (قدیم ایران)

( ) حق الیقین (۵۲۲)

بکش میان خود و میان اهل عالم هر که مخالف تو باشد در ولایت و امامت اهلبیت زندیق
است هرچند از نسل محمد ﷺ وعلی و فاطمه ؑ باشد وبسند حسن کالصحیح دیگر
فرمود که هر که مخالفت شما کند وازریسمان ولایت بدررود ازاوبیزاری بجوئید هرچند
ازنسل علی وفاطمه ؑ باشد ودرعقاب الاعمال ازآنحضرت روایتکرده است که حقتعالی
علی ؑ را نشانهٔ میان خود وخلقش قرار داده است وبغیراونشانی نیست هر که متابعت او
کند مؤمنست وهر که انکاراو کندکافراست وهر که شك دراو کند مشرکست وایضاً ازآن
حضرت منقولست اگر انکار حضرت امیر ؑ کنند جمیع هر که در زمین است خدا همه
راعذاب کند وداخل جهنم کند وایضاً درا کمال الدین از حضرت کاظم ؑ مرویست که هر
که شك کند درمعرفت امام هرزمان بشخص او و نعمت اوکافرشده است بجمیع آنچه خدا
فرستاده است ودر کتاب اختصاص ازحضرت صادق ؑ منقولستکه ائمه بعدازپیغمبرما دوازده
نجیبند که ملك بااینشان سخن میگوید هر کهیکی ازایشانرا کم کند یازیاد کند از دین خدا
بدرمیرود وبهرهای ازولایت ماندارد و درتقریب المعارف روایتکرده که آزاد کردهٔ حضرت
علی بن الحسین ؑ ازآنحضرت پرسید که مرابرتوحق خدمتی هست مرا خبرده ازحال ابوبکر
وعمر حضرت فرمود هردوکافر بودند و هر که ایشانرا دوست دارد کافراست.
وایضاً روایتکرده استکه ابوحمزه ثمالی ازآنحضرت از حال ابوبکر و عمرسؤال
کرد فرمود که کافرند وهر که ولایت ایشانرا داشته باشدکافراست ودراین باب احادیث بسیار
است ودر کتب متفرق است واکثردر بحار الانوارمذکوراست واما اصحاب کبائرازشیعه امامیه
که گناهان کبیره کرده باشندوبی توبه مرده باشد خلافی نیست میان علمای امامیه که ایشان
مخلد درجهنم نخواهندبود و شفاعت رسولخدا ﷺ وائمه البته باکثرایشان ملحق خواهد
شد چنانکه گذشت واماآنکه آیا بعضی از ایشان ممکن است داخل جهنم شوند و شفاعت
بایشان ملحق نگردد یا آنکه بفضل خدا هیچیك داخل جهنم نمیشوند و عقاب ایشان یا
در دنیااست یادروقت مردن یادرقبر یادرمحشر واحادیث دراینباب اختلاف وابهام بسیار دارد
و گویا سبب اختلاف وابهام آنستکه شیعه جرأت برارتکاب کبایر و معاصی ننمایند و معتزله
واهل سنت را اعتقاد آنستکه اصحاب کبایردرجهنم خواهند بود واحادیث و اخباردرنفی این
قول بسیار است چنانکه ابن بابویه بسند حسن کالصحیح ازحضرت کاظم ؑ روایتکرده است
که مخلددرجهنم نخواهد بوداحدی مگراهل کفروانکارواهل ضلال واضلال وشرك و کسی
که اجتناب از گناهان کبیره کرده باشد ازمؤمنان اورا از گناهان صغیره سؤال نمیکنندحق

فرعون و ہامان سے مراد ابوبکرؓ عمرؓ ہیں

المراد من فرعون وهامان هما ابوبكر وعمر رضى الله عنهم

ABU BAKR AND UMAR ARE THE HAAMAN AND PHAROS OF THIS UMMAH.

حق الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

(۳۶۴) حق الیقین ( )

اویا رد گفتۂ اومینمودند میگفتند کاهن است و ساحر است و دیوانه است و بخواهش خود سخن میگوید و هر که با او جنگ کرده باشند همه را بجزای خود میرساند و همچنین برمیگرداند یکیك از ائمه را تا صاحب الامر ع، و هر که یاری ایشان کرده تا خوشحال شوند و هر که از ایشان دوری کرده تا آنکه پیش از آخرت بعذاب و خواری دنیا مبتلا گردند و در آنوقت ظاهر میشود تأویل آیۂ کریمه که ترجمه‌اش گذشت و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض تا آخر آیه.

مفضل پرسید که مراد از فرعون و هامان در این آیه چیست حضرت فرمود که مراد ابوبکر و عمر است مفضل پرسید که حضرت رسولخدا ﷺ و امیر المؤمنین با حضرت صاحب الامر ع، خواهند بود فرمود که بلی ناچار اسکه ایشان جمیع زمین را بگردند حتی پشت کوه قاف و آنچه در ظلمات است و جمیع دریاها را تا آنکه هیچ موضعی از زمین نماند مگر آنکه ایشان طی نمایند و دین خدا را در آنجا برپادارند پس فرمود که گویا می‌بینم ای مفضل آنروز را که ما گروه امامان نزد جد خود رسولخدا ﷺ ایستاده باشیم و با آنحضرت شکایت کنیم از آنچه برما واقعشد از امت جفاکار بعد از وفات آنحضرت و آنچه بما رسانیدند از تکذیب و رد گفته‌های ما و دشنام دادن و لعن کردن ما و ترسانیدن ما بکشتن و بدر بردن خلفای جور ما را از حرم خدا و رسول به شهرهای ملك خود و شهید کردن ما بزهر و محبوس گردانیدن ما پس حضرت رسالت پناه گریان شود و بفرماید که ای فرزندان من نازل نشده است بشما مگر آنچه بجد شما پیش از شما واقعشده بود پس ابتداء کند حضرت فاطمه ع و شکایت کند از ابوبکر و عمر که فدك را از من گرفتند و چندانکه حجتها برایشان اقامه کردم سود نداد و نامه‌ای که تو برای من نوشته بودی برای فدك عمر گرفت در حضور مهاجر و انصار و آب دهن نجس خود را بر آن انداخت و پاره کرد و من بسوی قبر تو آمدم ای پدر و شکایت کردم و ابوبکر و عمر بسوی سقیفه بنی ساعده رفتند و با منافقان اتفاق کردند و خلافت را از شوهر من امیر المؤمنین ع غصب کردند پس چون که آمدند او را به بیعت ببرند و او ابا کرد هیزم بر در خانه ما جمع کردند که اهلبیت رسالت را بسوزانند پس من صدا دردادم که ای عمر این چه جرأتست که برخدا و رسول مینمائی که نسل پیغمبر را از زمین براندازی عمر گفت بس کن ای فاطمه که محمد حاضر نیست که ملائکه بیایند و امر و نهی از آسمان بیاورند علی را بگو بیاید و بیعت کند و اگر نه آتش میاندازم در خانه و همه را میسوزانم پس من گفتم خداوندا من بتو شکایت میکنم اینکه پیغمبر تو از میان رفته و امتش همه کافر شده‌اند و حق ما

امام مہدی ابوبکرؓ و عمرؓ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے

سیخرج الامام المهدی ابا بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ من قبورهما ثم یعذبهما

IMAM MAHDI WILL ORDER, THE DIGGING OUT FROM GRAVE, THE DEAD BODIES OF SHAIKHEEN, MAKE THEM ALIVE AND WILL BE PUNISHED.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی　　　　طبع (قدیم ایران)

(۳۶۱)　　در اثبات رجعت　　( )

کرده‌اند گویند دومصاحب وهم خوابهٔ او ابوبکروعمرپس حضرت صاحب در حضور خلق
ازروی‌مصلحت پرسد که کیست ابوبکرو کیست عمرو بچه سبب ایشان را ازمیان جمیع خلایق
باجدم دفن کرده‌اند و گاه باشد که دیگری باشد که درا ینجا مدفون شده باشد پس مردم گویند
ایمهدی آل‌محمد غیرایشان کسی درا ینجا مدفون نیست ایشانرا برای همین درا ینجا دفن
کرده‌اند که خلیفهٔ رسولخدا وپدرزنان آنحضرت بودند پس فرماید آیا کسی هست کداگر
بیند ایشانرا بشناسد گویند بلی ما بصفت میشناسیم بازفرماید که آیا کسی هست که شك داشته
باشد دراینکه ایشان اینجامدفونند گویندنه پس بعد ازسه روزامر فرماید که دیواررا بشکافند
وهردورا ازقبربیرون آورند پس هردورا بابدن تازه بدر آورد بهمان صورت که داشته‌اند
پس بفرماید که کفنهارا ازایشان بدر آورند وبگشایند وایشانرا بحلق کشند بردرخت خشکی
پس برای امتحان خلق درحال آن درخت سبزشود وبرگ برآورد وشاخه هایش بلند شود
پس جمعی که ولایت ایشان داشته‌اند گویند که اینست والله شرف وبزرگی ومارستگارشدیم
بمحبت ایشان وچون این خبرمنتشرشود هر که دردل بقدر حبه‌ای ازمحبت ایشان داشته باشد
حاضرشود پس منادی ازجانب قائم ﷺ ندا کند که هر که این دو مصاحب و دو همخوابه
رسولخدا را دوست میدارد ازمیان مردم جداشود ویکطرف بایستد پس خلق دوطایفه شوند
یکی دوستدار ایشان ویکی لعنت کننده برایشان پس حضرت فرماید بردوستان ایشان که
بیزاری جوئید ازایشان واگرنه بعذاب الهی گرفتارمیشوید ایشان جواب گویند ای مهدی آل
رسولخدا ﷺ مایش ازآنکه بدانیم که ایشانرا نزدخدا قرب ومنزلتی هست ازایشان بیزاری
نکردیم چگونه امروزبیزارشویم ازایشان وحال آنکه کرامت بسیار ازایشان برما ظاهر شد
ودانستیم که مقربان درگاه حقند بلکه ازتوبیزاریم وازهر که بتوایمان آورده است و از
هر که ایمان بایشان نیاورده است وازهر که ایشانرا باین خواری بدر آورده وبردار کشیده
است پس حضرت مهدی امر فرماید باد سیاهیرا که بایشان وزد وایشانرا بهلاکت رساند
پس فرماید که آندوملعونرا ازیر آورند وایشانرا بقدرت الهی زنده گردانند وامر فرماید خلایق
را که جمع شوند پس هرظلمی وکفری که ازاول عالم تا آخرشده گناهش را برایشان لازم آورد
وزدن سلمان فارسی را وآتش افروختن بدرخانه امیرالمؤمنین ﷺ وفاطمه وحسن وحسین (ع)
برای سوختن ایشان وزهردادن امام حسن وکشتن امام حسین واطفال ایشان و پسرعمان
ایشان ویاران اووامیر کردن ذریهٔ رسول وریختن خون آل‌محمد درهرزمانی وهرخونی که
بناحق ریخته شده وهرفرجی که بحرام جماع شده وهرسودی و حرامی که خورده شده و

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمد للہ کہ دریں اوان بابرکت اقتران کتاب مستطاب ہمنامے حق و ایمان

تحقیق المبین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبےٰ حسین صاحب مرحوم جائسی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible]
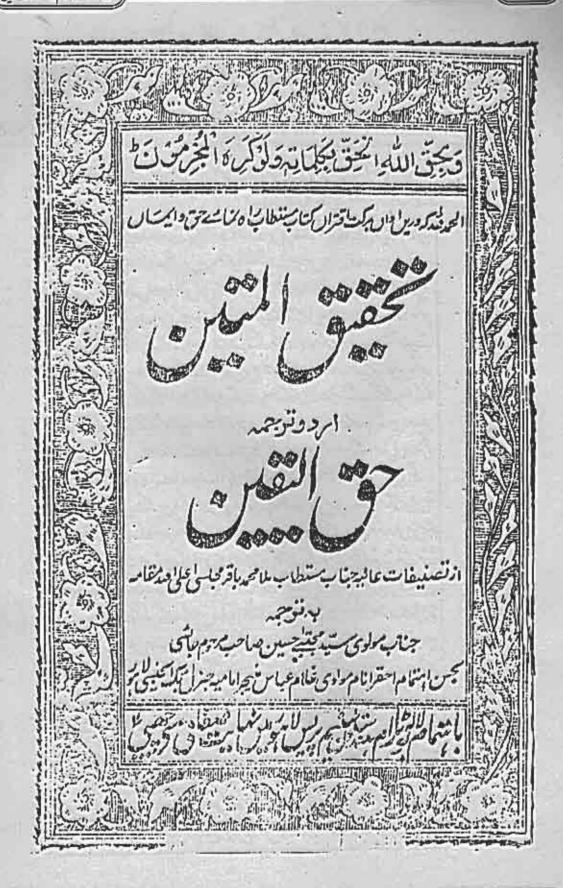
خلفائے ثلثہ پر خلفائے ظالم ہونے کا الزام

كان الخلفاء الثلاثة خلفاء ظالمين :

FIRST THREE CALIPHS WERE TYRANT (AN ALLEGATION)

تحقیق الیقین اردو ترجمہ حق الیقین از باقر مجلسی طبع غلام عباس منیجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

۶۸ہم — باب ۵، مقصد ۹۔ حدیث مفضل در باب رجعت

ابن ابی طالب باہر آئینگے اور اون کے لئے نجف اشرف میں ایک قبہ نصب کرینگے جس کا ایک رکن نجف اشرف میں اور دوسرا بحرین میں اور تیسرا [illegible] یمن میں اور چوتھا مدینہ میں ہوگا۔ گویا میں اوسکی قندیلوں اور چراغوں کو دیکھ رہا ہوں کہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ زمین و آسمان کو روشن کررہے ہیں۔ بعد اس کے سید اکبر یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئیں گے اور آنحضرت کے ہمراہ وہ تمام لوگ ہونگے جو کہ مہاجر و انصار وغیرہ سے آنحضرت پر ایمان لائے ہیں اور نیز وہ لوگ جو کہ لڑائیوں میں حضرت کے ہمراہ رکاب شہید ہوئے ہیں۔ پھر اوس گروہ کو زندہ کرینگے جو کہ حضرت کی تکذیب کرتے یا حضرت کی حقیقت میں شک رکھتے یا حضرت کا قول رد کرتے اور کہتے تھے کہ یہ کاہن و ساحر و دیوانہ ہیں اور اپنی خواہش سے کلام کرتے ہیں اور نیز اون لوگوں کو جنہوں نے حضرت سے جنگ و نزاع کی تھی۔ پھر اون کو اون کے اعمال کی جزا دینگے اور اسی طرح ائمہ طاہرین سے ایک ایک امام کو حضرت صاحب الامر تک دنیا میں پھیرلائینگے۔ اور اوسکو بھی جس نے کہ ان بزرگواروں کی مدد کی ہے تاکہ خوشحال ہوں۔ اور اوسکو بھی جس نے کہ ان بزرگواروں سے دوری اختیار کی تھی تاکہ آخرت سے پہلے دنیا کے عذاب و خواری میں مبتلا ہوں۔ اوس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی جس کا ترجمہ مذکور ہو چکا یعنی وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ تا آخر آیت۔ مفضل نے پوچھا کہ اس آیت میں فرعون و ہامان سے کون لوگ مراد ہیں فرمایا ابوبکر و عمر۔ مفضل نے پوچھا کہ حضرت رسول اور حضرت امیر المومنین حضرت صاحب الامر کے ساتھ رہیں گے۔ فرمایا کہ ہاں اور بیشک ضرور ہے کہ یہ بزرگوار تمام زمین کی سیر کریں تا اینکہ کوہ قاف کے پیچھے اور جو کچھ کہ تاریکیوں میں ہے اور تمام دریاؤں کی بھی سیر کریں یہاں تک کہ زمین کا کوئی مقام باقی نہ رہے جسکو یہ بزرگوار طے نہ کریں اور دین خدا کو وہاں قایم و برپا نہ فرمائیں۔ بعد اس کے فرمایا اے مفضل گویا میں [illegible] دیکھ رہا ہوں کہ ہم اماموں کا گروہ اپنے جد بزرگوار حضرت رسول خدا [illegible] ہم سب آنحضرت سے اون ظلموں کی شکایت کرینگے جو بعد آنحضرت کی وفات [illegible] ہم پر واقع ہوئے۔ اور جو جو سلوک کہ اوس گروہ نے ہمارے ساتھ [illegible] تکذیب۔ ہمارا قول رد کرنا۔ ہمکو دشنام دینا۔ ہم پر لعن کرنا۔ ہم کو قتل کرنے [illegible]

کتاب

حق الیقین

از تألیفات

مرحوم علامہ مجلسی قدّہ

بسرمایه

آقای حاج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیّه اسلامیه طهران

خیابان ناصر خسرو

تلفن ۲۳۳۰۰

چاپخانه حیدری

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و معاویہؓ بت ہیں یہ تمام لوگ خلق خدا سے بدترین ہیں

ابوبکر و عمر وعثمان ومعاویہ رضی اللہ عنہم اصنام
ونعتقد ایضا بأن هؤلاء كلهم أسوأ الخلق

ABU BAKR ﷺ, UMER ﷺ, USMAN ﷺ AND MUAVIA ﷺ ARE LIKE IDOLS. THEY ARE WORST OF ALL THE CREATURES OF GOD.

حق الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

(۵۱۹) — جماعتی که داخل جهنم میشوند — (   )

وانکار کند یکی ازامامان بعد ازاورا بمنزله کسی استکه ایمان بیاورد بجمیع پیغمبران و انکار کند پیغمبری محمدرا وحضرت صادق ﷺ فرمود که منکر آخرما مثل منکر اول ما است وحضرت رسول ﷺ فرمود که امامان بعدازمن دوازده نفرند اول ایشان حضرت امیر است وآخر ایشان حضرت قائم است اطاعت ایشان اطاعت من است هر که انکار کند یکی از ایشانرا انکار من کرده است وحضرت صادق ﷺ فرمود که هر که شك کند در کفر دشمنان ما وستم کنند گان بر ما کافر است واعتقاد ما در آنها که باعلی جنگ کرده اند مثل فرمودهٔ پیغمبر است هر که باعلی قتال کند بامن قتال کرده است وهر که باعلی جنگ کند بامن جنگ کرده است وهر که با من جنگ کند با خدا جنگ کرده است وسخن آنحضرت درحق علی وفاطمه وحسنین که من جنگم با هر که باایشان جنگ کند و صلحم باهر که باایشان صلح کند و اعتقاد ما دربرائت آنستکه بیزاری جویند ازبتهای چهارگانه یعنی ابوبکر وعمروعثمان ومعویه وزنان چهار گانه یعنی عایشه وحفصه وهند وام الحکم وازجمیع اشیاع واتباع ایشان وآنکه ایشان بدترین خلق خدایند وآنکه تمام نمیشود اقرار بخدا ورسول وائمه مگر به بیزاری ازدشمنان ایشان .

وشیخ مفید در کتاب المسائل گفته است که اتفاق کرده اند امامیه بر آنکه هر که انکار کند امامت احدی ازائمه را وانکار کند چیزیرا که خدا براو واجب گردانیده است ازفرض اطاعت ایشان پس او کافر و گمراه است ومستحق خلود درجهنم است ودرموضع دیگر فرموده است که اتفاق کرده اند امامیه بر آنکه اصحاب بدعتها همه کافرند وبر امام لازم است که ایشانرا توبه بفرماید دروقتی که متمکن باشد بعد از آنکه ایشانرا بدین حق بخواند و حجتها رابرایشان تمام کند اگر توبه کنند از بدعتهای خود و براه راست بیایند قبول کند والا ایشانرا بکشد ازبرای آنکه مرتدند ازایمان وهر که ازایشان بمیرد بر آن مذهب او ازاهل جهنم است وسید مرتضی درشافی وشیخ طوسی در تلخیص گفته اند که نزد ما امامیه ثابت است که هر که جنگ کند باحضرت امیر او کافر است ودلیل بر این اجماع فرقه محقه امامیه است بر این واجماع ایشان حجت است وایضاً میدانیم هر که با آنحضرت جنگ کند منکر امامت او خواهد بود وانکار امامت او کفر است همچنانکه انکار نبوت کفر است زیرا که جهل بهر دو دراین باب یکنحو است پس استدلال کرده اند باحدیث بسیار دراین باب وشیخ زین الدین دررساله حقایق الایمان نیز سخن بسیار دراین باب گفته است ومعلوم میشود که کفر واقعی ایشان را اجماعی میداند و آنچه ازاخبار در این باب ظاهر میشود آنستکه غیرمستضعفین از مخالفان دراحکام آخرت

حق الیقین

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہما پر منافقت کا الزام

افتراء النفاق علی الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم

AN ALLEGATION OF HYPOCRISY ON CALIPHS

۵۲۸ در بیان جهنم و عقوبات آن

می‌کنند و حوریان و غلامان و کنیزان و پسران و دختران در خدمت ایشان ایستاده‌اند و بر دور ایشان میگردند و بانواع خدمات ایشان قیام می‌نمایند و ملائکه خداوند جلیل می‌آیند بسوی ایشان از جانب پروردگار ایشان بانواع عطاها وکرامتها و تحف و هدایا و میگویند سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پس میگویند آنمومنان که مشرف گردیده‌اند بر کافران و منافقان که ای ابوبکر وای عمر و ای عثمان تا آنکه همه را بنامهای ایشان ندا میکنند چرا در مواقف خزی و خواری خود مانده‌اید بیائید بسوی ما تا درهای بهشت را برای شما بگشائیم تا خلاص شوید از عذاب خود و ملحق شوید بما در نعیم بهشت. منافقان گویند وای بر ما کی ما را این امت میسر می‌شود مومنان گویند نظر کنید بسوی این درها چون نظر کنند و درهای بهشت را گشاده بینند گمان کنند که آن درها بسوی جهنم گشوده است ومی توانند به آن درها رسید پس شروع کنند به شنا کردن در دریای حمیم جهنم و از پیش روی زبانیه روند و گریزند و آنها از پی ایشان روند و بایشان رسند و عمودها و گرزها و تازیانه‌ها بر ایشان زنند و پیوسته باین نحو روند و انواع این عقوبات را کشند تا وقتی که گمان کنند که به آن درها رسیده‌اند به بینند که درها بر روی ایشان بسته است و زبانیه عمودهائی بر ایشان زنند و آنها را سرنگون میان جهنم افکنند و مومنان بر فرشها و مجالس خود بر ایشان خندند و استهزاء و سخریه بایشان کنند و اشاره باین است **الله یستهزیء بهم** و ایضاً فرموده است **فالیوم الذین امنو امن الکفار یضحکون علی الارائك ینظرون** یعنی پس در آن روز آنها که ایمان آورده‌اند از احوال کافران می‌خندند و بر کرسی‌ها نشسته بسوی ایشان نظر می کنند و حقتعالی فرموده است **واذا النفوس زوجت** حضرت باقر (ع) فرموده است: و اما اهل بهشت پس ایشان را جفت میکنند با خیرات حسان و اما اهل جهنم را هر یك ازایشان راجفت میکنند با شیطانی که او را گمراه کرده است و حقتعالی فرموده است **فانذرتکم نارا تلظی لایصلیها الا الاشقی الذی کذب وتولی** یعنی پس ترسانیدم شما را ازآتشی که پیوسته افروخته است و زبانه میکشد ملازم آن آتش نیست مگر شقی ترین مردم آنکس که تکذیب کرد پیغمبرانرا و پشت گردانید بر حق و از علی بن ابراهیم از حضرت صادق (ع) مروی است در تفسیر این آیات که درجهنم وادئی هست و در آن وادی آتشی هست که نمیسوزد به آن آتش و ملازم آن نمیباشد مگر شقی ترین مردم که عمر است که تکذیب کرد رسولخدارا در ولایت علی (ع) و پشت گردانید از ولایت او و قبول نکرده بعد ازآن فرمود که آتشها بعضی از بعضی پست تر است و آتش این وادی مخصوص

حق الیقین

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

نویسش : محمد حسن علی

حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھیوں پر قیامت تک لعنت

اللعنة الی یوم القیامة علی الشیخین و اصحابهما . رضی الله عنهم

A CURSE TO SHAIKHEEN (RA) AND THEIR COMPANIONS TILL QIYAMAH.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی در طعن بر غاصبین خلافت طبع (تقدم ایران) ۱۵۹

بیعت طلحه و زبیر بعمر رفت آن رخنهٔ عظیم در خلافت آنحضرت کردند و عایشه را بعراق بردند و فتنهٔ جنگ جمل
برپا شد و جنگ جمل مقدمه تمهیدی بود از برای جنگ صفین زیرا که اگر جنگ جمره نبود معویه جرأت بر
مخالفت نمیکرد و بوهم اهل شام انداخت که علی فاسق شد بمحاربهٔ عایشه و مسلمانان و آنکه طلحه و زبیر را
کشت و ایشان از اهل بهشت بودند و هرکه مؤمنی از اهل بهشت را بکشد او از اهل جهنم است پس معلوم
شد که فساد صفین از فساد جمل متولد شد و فرع آن بود و از فساد صفین و گمراه شدن معویه ناشی شد
هر فسادی و قبیحی که جاری شد در ایام بنی امیه و فتنهٔ عبدالله بن زبیر نیز فرعی از فروع قتل عثمان لعین
بود زیرا که عبدالله دعوی کرد که چون عثمان یقین بقتل خود بهمرسانید نص خلافت از برای من کرد و مروان
ابن الحکم و جمع دیگر بر این گواهند پس نمی بینی که سلسلهٔ این امور چگونه بیکدیگر پیوسته است و هر
فرعی متفرع بر اصلی است و هر شاخی بدرختی پیوسته است و از هر آتشی شعلهٔ افروخته است و همه منتهی
میشود به شجرهٔ خبیثهٔ شوری که عمر در زمین فتنه و ضلالت غرس نمود و گفت عجیب تر از این آن بود که
عمر گفتند که سعید بن عاص و معویه را اکثر منافقین که داخل مؤلفة قلوبهم بودند و اسیر شده های جنگ و
فرزندان ایشان که بجبر ایمان را اظهار میکردند حاکم و والی کردی و علی و عباس و زبیر و طلحه را
مطلقا ولایتی و حکومتی ندادی در جواب گفت که اما علی تکبرش زیاده از آنست که از جانب من قبول
حکومت بکند و اما این جماعت دیگر از قریش میترسم که منتشر شوند در شهرها و فساد بسیار بکنند پس
کسی که از حکومت ایشان خائف باشد که فساد کنند و هریک دعوای خلافت از برای خود کنند چگونه ترسید
از وقتیکه شش نفر را در مرتبهٔ خلافت مساوی قرار داد از آنکه فساد بکنند پس معلوم شد که جمیع فتنهای
اسلام متفرع بر شوری و سقیفه و سایر بدعتهای ابوبکر و عمر شد علیهما و علی اعوانهما لعنة الله و لعنة
اللاعنین الی یوم الدین ششم آنکه مثل سلمان و ابوذر و مقداد و عمار را که باخبار و اتفاق نابهٔ صحیفة
متفق علیهما از جملهٔ اهل بیت و راست گو ترین اهل زمین و ملازم حق و باس الهی محبوب حضرت رسالت
و شیعیان حضرت امیر ﷺ بودند و عباس عم حضرت را در شوری داخل نکرد و جمعی را که بانفراد خودش
منقلب بهمهٔ عیوب بودند و معدن نفاق و شقاق بودند صاحب اختیار مرجع این کار کرد هفتم آنکه در قضیهٔ
فدک که امر جزئی بود متعلق بدعوی و شهادت چهار معصوم را که جناب احدیت و حضرت رسالت
شهادت بعصمت و طهارت و صدق و حقیت ایشان داده اند بتهمت جر نفع رد کرد و در باب امامت که ریاست
تمام امت در جمیع امور و احکام دین و دنیا و آخرتست رجوع بجمعی نمود که همرا شریک در آن امر کرده
بود و تهمت جر نفع اصلا مانع نشد هشتم آنکه اگرچه بحسب ظاهر حضرت امیر ﷺ را داخل شوری
کرد اما تقسیم آنرا بوجهی نمود و حیله کرد که البته خلافت از جانب آنحضرت بگردد و بغض او ظاهر
شود که دلیل واضح است بر کفر او چه در نهایت ظهور بود که طلحه با وجود آن بغض نسبت بحضرت
رسالت باعتراف عمر و عداوت حضرت امیر ﷺ باعتبار ربط او با ابابکر و مصاهرهٔ حضرت با او در خلافت
او و همچنین عبدالرحمن باخویشی عثمان و سایر نسبتها میان ایشان جانب عثمان را نمیگذاشت و همچنین سعد که از
جملهٔ بنی زهره و بنی امیه بود جانب عبدالرحمن و عثمان را نمیگذاشت و ایشان با وجود او بخلافت حضرت راضی
نمیشدند و زبیر که باقرار عمر گاهی انسان و گاهی شیطان بود اگر با ایشان میبود آنحضرت تنها میماند و
اگر در خدمت آنحضرت اقامت مینمود دو کس میبودند و بر تقدیری که سعد هم با ایشان موافقت میکرد و سه نفر
میشدند عبدالرحمن و طلحه البته موافقت نمیکردند پس در هیچ یک از این سه صورت خلافت بآنحضرت نمیرسید
و ابن ابی الحدید گفته است که شعبی در کتاب شوری و جوهری در کتاب سقیفه روایت کرده اند که سهل بن سعد
انصاری گفت چون حضرت امیر ﷺ و عباس از مجلس عمر برخاستند در روزی که بنای شوری گذاشت من
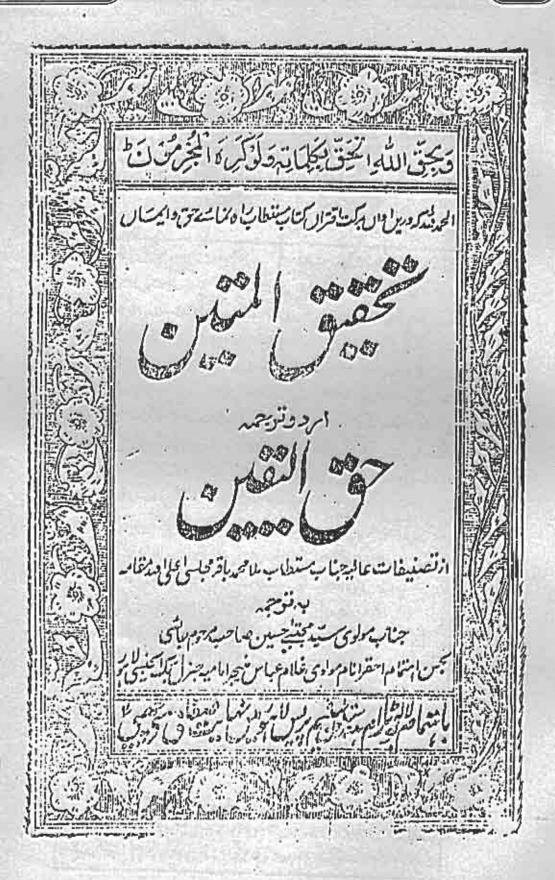
وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمد للہ کہ دریں اوان برکت اقتران کتاب مستطاب راہ نمائے حق و ایمان

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم بہائی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو روضہ رسولؐ سے نکال کر کوڑے مارے جاویں گے

یخرج ابوبکر و عمر من قبورهما ثم یجلدان .

HAZRAT ABU BAKR (RA) AND HAZRAT UMER (RA) WILL BE SCOURGE WITH STRIPES.

تحقیق الیقین اردو ترجمہ حق الیقین از باقر مجلسی طبع غلام عباس منیجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

۴۶۴

مریمؑ نے حضرت عیسٰیؑ کو ولادت کے وقت غسل دیا تھا اور جو حضرت [illegible]

وہ تمام مقاموں سے بہتر ہے کہ حضرت رسولؐ نے وہیں [illegible] کے لئے عروج [illegible]

قائمؑ کے ظاہر ہونے تک ہمارے شیعوں کے لئے وہاں خیر و برکت ہے [illegible]

مفضل نے پوچھا کہ اے میرے سرور و مولا حضرت صاحب الامر علیہ السلام اور کہاں تشریف

لیجائینگے فرمایا میرے جد بزرگوار یعنی حضرت رسول خدا کے مدینہ کی طرف۔ اور جب [illegible]

ایک امر عجیب و غریب اون سے ظاہر ہوگا جو مومنوں کے سرور و شادی اور کافروں کی ذلت و

خواری کا باعث ہوگا۔ مفضل نے پوچھا وہ امر کیا ہے۔ فرمایا کہ جب آنحضرتؑ اپنے جد بزرگوار کی

قبر کے پاس پہونچیں گے پوچھیں گے کہ اے گروہ خلایق یہ میرے جد بزرگوار کی قبر ہے۔ جواب دینگے

کہ ہاں اے مہدی آل محمدؐ۔ پھر آنحضرتؑ پوچھیں گے کہ یہ لوگ کون ہیں جن کو حضرت رسولؐ کے ساتھ

دفن کیا ہے۔ جواب دیں گے کہ آنحضرتؐ کے دو مصاحب اور دو [illegible] ابوبکر و عمر [illegible]

صاحب الامرؑ خلایق کے سامنے از روئے مصلحت پوچھیں گے کہ ابوبکر کون ہے اور عمر کون ہے کس طرح

تمام خلایق کے درمیان سے ان دونوں کو میرے جد بزرگوار کے ساتھ دفن کیا [illegible]

کوئی دوسرا شخص ہو جو کہ یہاں دفن ہوا ہو۔ تمام لوگ کہینگے کہ اے مہدی آل محمدؐ [illegible]

سوا اور کوئی دفن نہیں ہوا ہے [illegible]

کے خلیفہ اور آنحضرتؐ کے ازواج کے باپ [illegible] فرمائینگے [illegible]

دیکھے پہچانے۔ جواب دینگے کہ ہاں ہم لوگ [illegible]

ایسا شخص ہے جو کہ ان دونوں کے یہاں دفن [illegible]

نہیں۔ پھر تین دن کے بعد [illegible]

نکالیں۔ پس ان دونوں کو باہر نکالیں گے [illegible]

وہی ہونگی جو رکھتے تھے [illegible]

اونکو ایک درخت خشک سے لٹکا دیں۔ پس خلایق کے امتحان کے لئے وہ درخت اوسی وقت

سبز و شاداب ہو اور اسکی شاخیں بلند ہو جائینگی [illegible] جو کہ ان دونوں کی دلایت

اور محبت رکھتے ہیں کہینگے کہ [illegible] محبت کے سبب [illegible]

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

امام مہدی ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔

یعاقب الامام المہدی ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد احیائہما من القبر (عقیدہ الاثنا عشریۃ)

IMAM MAHDI WILL DIG OUT SHIEKHEN FROM THEIR GRAVES AND WILL PUNISH THEM.

حق الیقین ۳۷۵

کردہ‌اند گویند دو مصاحب و هم‌خوابه او ابوبکر و عمر پس حضرت صاحب درحضور خلق از روی مصلحت پرسد که کیست ابوبکر و کیست عمر وبچه سبب ایشان را از میان جمیع خلایق با جدم دفن کرده‌اند و کاه باشد که دیگری باشد که در اینجامدفون شده باشد پس مردم گویند ای مهدی آل محمد غیر ایشان کسی در اینجا مدفون نیست ایشان را برای همین در اینجا دفن کرده‌اند که خلیفه رسولخدا و پدرزنان انحضرت بوده‌اند پس فرماید آیا کسی هست که اگر بیند ایشانرا بشناسد گویند بلی ما بصفت میشناسیم باز فرماید که آیا کسی هست که شك داشته باشد در اینکه ایشان اینجا مدفونند گویند نه پس بعد از سه روز امر فرماید که دیواررا بشکافند وهردورا ازقبر بیرون آورند پس هردورا با بدن تازه بدرآورد بهمان صورت که داشته‌اند پس بفرماید که کفنها را از ایشان بدر آورند و بگشایند و ایشان را بحلق کشند بسر درخت خشکی پس برای امتحان خلق در حال آن درخت سبز شود و برگ برآورد و شاخه‌هایش بلند شود پس جمعی که ولایت ایشان داشته‌اند گویند که اینست والله شرف و بزرگی و مارستگار شدیم بمحبت ایشان وچون این خبر منتشر شود هرکه در دل بقدر حبهٔ از محبت ایشان داشته باشد حاضر شود پس منادی از جانب قائم ﷺ ندا کند که هرکه این دو مصاحب و دو همخوابه رسولخدا را دوست میدارد از میان مردم جدا شود و بیکطرف بایستد پس خلق دو طایفه شوند یکی دوستدار ایشان و یکی لعنت کننده بر ایشان پس حضرت فرماید بر دوستان ایشان که بیزاری جوئید از ایشان و اگرنه بعذاب الهی گرفتار میشوید ایشان جواب گویند ای مهدی آل رسول (ص) ما پیش از آنکه بدانیم که ایشان را نزد خدا قرب و منزلتی هست از ایشان بیزاری نکردیم چگونه امروز بیزار شویم از ایشان و حال آنکه کرامت بسیار از ایشان برما ظاهر شد و دانستیم که مقربان درگاه حقند بلکه از تو بیزاریم و از هرکه بتو ایمان آورده است و از هرکه ایمان بایشان نیاورده است و از هرکه ایشانرا باین ... بدر آورده و بر دار کشیده است پس حضرت مهدی امر فرماید باد سیاهی‌را که بایشان وزد و ایشان را به هلاکت رساند پس فرماید که آن دو ملعون را بزیر آورند و ایشان را بقدرت الهی زنده گرداند و امر فرماید خلایق‌را که جمع شوند پس هر ظلمی و کفری که از اول عالم تا آخر شده گناهش‌را بر ایشان لازم آورد وزدن سلمان فارسی را و آتش افروختن بدرخانه امیرالمؤمنین (ع) و فاطمه وحسن وحسین (ع) برای سوختن ایشان و زهردادن امام حسن و کشتن امام حسین و اطفال ایشان و پسر عمان ایشان و یاران او و اسیرکردن ذریه رسول و ریختن خون آل‌محمد درهرزمانی و هرخونی ک

حضرت ابوبکر کو فرعون سے اور عمر کو ہامان سے تشبیہ دی ہے

شبہ ابوبکر بفرعون عمر بہامان (العیاذ باللہ)

TO ASSIMILATE HAZRAT ALI BAHR (RA) AND HAZRAT UMAR (RA) BY PHAROAH AND HAMMAN.

-٨٩-　　نور ملی کیفیۃ رجعۃ ع　　ج ٢

ورجعة بيضاء ؛ ثم يخرج الصديق الأكبر اميرالمؤمنين وتنصب له القبّة البيضاء على النجف وتقام أركانها ؛ ركن بالنجف وركن فى هجر وركن بصنعاء اليمن وركن بأرض طيبة وركن بأرض البحرين ، كأنّى أنظر الى مصابيحها تشرق فى السماء والأرض كأضوء من الشمس والقمر . فعندها تبلى السرائر وتذهل كلّ مرضعة عمّا أرضعت وترى الناس سكارى وماهم بسكارى ولكنّ عذاب الله شديد ، ثمّ يظهر السيّد الأجلّ محمد رسول الله ﷺ فى أنصاره والمهاجرين اليه ويحضر مكذّبوه ويحضر الشاكّون فيه ؛ ويحضر الكافرون القائلون انّه ساحر وكاهن ومجنون ومعلّم وشاعر وناطق عن الهوى ومن حاربه وقاتله حتّى يقتصّ منهم ، ويجازون بأفعالهم منذوقت ظهر الى ظهور المهدى إماماً إماماً ووقتاً ووقتاً ويحق تأويل هذه الآية وتريدان نمنّ على الذين استضعفوا فى الأرض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين الآية

قال المفضّل ما المراد بفرعون وهامان فى الآية ؟ فقال أبوبكر وعمر قال المفضّل قلت يا سيّدى ورسول الله وامير المؤمنين يكونان مع المهدى ؟ فقال لابدّ أن يطأا الأرض أى والله حتّى ماوراء جبل قاف ومافى الظلمات وجميع البحور ، ويقيم دين الله فى جميع الأماكن وكأنّى ارى يامفضّل انّنا (معاشرظ) أيّها (اى خ ل) الأئمة واقفون عند جدّنا رسول الله ﷺ نشكو اليه ماصنع بنا هذه الأمّة من بعده ، من تكذيبنا وسبّنا وإخافتنا بالقتل والإخراج من حرم الله ورسوله وقتلنا وحبسنا ، فيبكى النبىّ ﷺ ويقول قد فعلوا بكم ما فعلوا بجدّكم فاوّل من يشكو اليه فاطمة من ابى بكر وعمر فتقول لهانّهما اخذا فدك منّى بعد ماأقمت البراهين عليهما فلم ينفع والكتاب الّذى كتبته لى على فدك أخذه منّى عمر بحضور المهاجرين والأنصار وتفل فيه ومزّقه فأتيت الى قبرك شاكية وابوبكر وعمر بسقيفة بنى ساعدة مضوا الى المنافقين وتواطئوا معهم وغصبوا خلافة زوجى فأتوا اليه اوبايعوهم فأبى فجمعوا حطبا ووضعوه على باب البيت ليحرقوا اهل البيت فصحت وقلت ما هذه الجرأة على الله وعلى رسوله ياعمر تريدان تقطع نسل الأنبياء فقال عمر أسكتى ليس محمد موجودا حتّى ينزل عليه الملئكة بالأمر والنهى قولى لعلىّ يبايع

نمرود، فرعون، ھامان کے ساتھ ابو بکر، عمر، عثمانؓ جہنم میں ہوں گے

یحشرون ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنھم فی جھنم مع نمرود، و ھامان، (العیاذ باللہ)

SHIEKHEEN WILL BE THE COMPANIONS OF NIMRAH PHAROAH, AND HAMAN IN THE HELL.

در بیان جهنم و عقوبات آن   ۵۲۴

ایشانرا در گردن غل کرده‌اند و بر بدن‌های ایشان پیراهن‌ها از مس گداخته پوشانیده‌اند و جبه‌ها از آتش برای ایشان بریده‌اند و برایشان بسته‌اند و در میان عذابی گرفتارند که گرمیش بنهایت رسیده و درهای جهنم را بر روی ایشان بسته‌اند پس هرگز آن درها را نمی‌گشایند و هرگز نسیمی برایشان داخل نمی‌شود و هرگز غمی از ایشان بر طرف نمی‌شود و عذاب ایشان پیوسته شدید است و عقاب ایشان همیشه تازه است نه خانه ایشان فانی می‌شود و نه عمر ایشان بسر می‌آید بمالك استغاثه كنند كه از پروردگار بطلب كه ما را بمیراند جواب گوید كه همیشه در این عذاب خواهید بود و بسند معتبر از حضرت صادق (ع) منقولست که در جهنم چاهی است که اهل جهنم از آن استغاثه مینمایند و آن جای هر متکبر جبار معاند است و هر شیطان متمرد و هرمتکبری که ایمان بروز قیامت نداشته باشد و هر که عداوت محمد و آل محمد (ع) را داشته باشد و فرمود که در جهنم کسی که عذابش از دیگران سبکتر باشد کمتر کسی است که در دریای از آتش باشد و دو نعل از آتش در پای او باشد و بندنعلینش از آتش باشد که از شدت حرارت مغز دماغش مانند دیگ درجوش باشد و گمان کند که ازجمیع اهل جهنم عذابش سخت تر است و حال آنکه عذاب او از همه سهلتر باشد و در حدیث دیگر وارد شده که فلق چاهی است در جهنم که اهل جهنم از شدت حرارت ان استغاثه مینمایند از خدا طلب نمود که نفس بکشد چون نفس کشید جهنم را سوزاند و در انجاه صندوقی است از آتش که اهل آنجاه از گرمی و حرارت آن صندوق استغاثه مینمایند و ان تابوتی است که در آن شش کس از پیشینیان جا دارند و شش کس از این امت اما شش نفر (اول) پسر آدم است که برادر خود را کشت و (نمرود) که ابراهیم را در آتش انداخت و (فرعون) و (سامری) که گوساله‌پرستی را دین خود کرد و (آنکسی که یهود را بعد از پیغمبرشان گمراه کرد) واما شش کس آخر (ابوبکر) و (عمر) و (عثمان) و (معویه) و (سر کرده خوارج نهروان) و (ابن‌ملجم) است و از حضرت رسول ﷺ منقول است که فرمود اگر در این مسجد صد هزار نفر یا زیاده باشند و یکی از اهل جهنم نفس بکشد و اثر آن بایشان برسد هر آینه مسجد و هر که در آنست بسوزاند و فرمود که در جهنم ماری هست بکلفتی گردن شتران که یکی از آنها که میگزد کسی را چهل قرن یا چهل سال در آن میماند و عقربها هست بدرشتی استر که از گزیدن آنها نیز اینقدراز مدت میماند و از عبدالله بن عباس منقول است که جهنم را هفت در است و بر هر دری هفتاد هزار کوه است و در هر کوهی هفتاد هزار دره است و در هر دره هفتاد هزار

حق الیقین
از تالیفات
عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

ناصبی وہ ہے جو ابوبکرؓ و عمرؓ کو علیؓ پر مقدم رکھے

الناصبی هو الذی یجعل ابا بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ مقدمًا علی علی رضی اللہ عنہ

HE WHO PREFER ABU BAKR ﷺ AND UMER ﷺ THAN ALI ﷺ IS NASABI (SUNNI).

حق الیقین جلد اول' دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

(۵۲۱) جماعتی که داخل جهنم میشوند ( )

بخدمت امام علی النقی ﷺ وسؤال کردند که آیا محتاج هستیم در دانستن ناصبی بر زیاده از
این که ابوبکر وعمررا تقدیم کند بر امیرالمؤمنین ﷺ و اعتقاد بر امامت آنها داشته باشد
حضرت درجواب نوشت هر که این اعتقاد داشته باشد او ناصبی است وابن بابویه از حضرت
صادق ﷺ روایتکرده است که رسولخدا فرمود که درشب معراج چون مرا بآسمان بردند
حقتعالی بمن وحی کرد درباب محمد ﷺ وعلی وفاطمه وحسنین ﷺ و گفت ای محمد
اگر بندهٔ مرا عبادت کند بقدر آنکه مانند مشک پوسیده بشود و بیاید بنزد من وانکار وجوب
ولایت وامامت ایشان بکند ایشانرا دربهشت خود ساکن نگردانم ودرزیر عرش خود جای
ندهم ودر تفسیر امام حسن عسکری فرموده است در تفسیر این آیه بلی من کسب سیئة واحاطت
به خطیئته فاولئك اصحاب النارهم فیها خالدون یعنی بلی هر که کسب کند گناهی را
واحاطه کند باو خطای او پس ایشان اصحاب جهنم اند و همیشه در آن خواهند بود حضرت
فرمود که گناهی که احاطه باو کند آنستکه اورا بیرون کند از دین خدا و نزع کند اورا از
ولایت و دوستی ما وایمن گرداند اورا از غضب خدا و آن شرك بخداست و کفر بنبوت و کفر
بولایت علی و خلفای او وهریك از اینها سیئه ایست که باو احاطه کرده است یعنی احاطه
باعمال او کرده است وهمه را باطل ومحو کرده است وعمل کنند گان باین سیئه احاطه کننده
اصحاب نارند وهمیشه درجهنم خواهند بود

وکلینی بسند معتبر ازحضرت باقر ﷺ روایتکرده است در تفسیر این آیه کریمه هر که
انکار کند امامت امیرالمؤمنین را از اصحاب آتش است وهمیشه درجهنم خواهد بود وعیاشی
ازحضرت صادق ﷺ روایتکرده است که دشمنان علی درجهنم خواهند بود ابدالاباد و هرگز
بیرون نخواهند آمد ودر تفسیر فرات بن ابراهیم از حضرت باقر ﷺ روایتکرده استکه
حضرت امیر فرمود که چون روز قیامت شود منادی ندا کند از آسمان که کجا است
علی برخیزم بمن گویند توئی علی گویم منم پسرعم پیغمبر و وصی او و وارث او پس
بمن گویند راست گفتی داخل بهشت شو آمرزید خدا تورا و شیعه تورا و امان بخشید
تورا و ایشانرا از فزع اکبر قیامت داخل بهشت شوید ایشان ترسی برشما نیست امروز
اندوهناك نخواهید شد هرگز ودر علل از حضرت امام موسی ﷺ روایتکرده است که در
وقت هرنماز که این خلق میکنند خدا ایشانرا لعنتی میکند گفتند چرا فرمود برای
آنکه انکار حق ما و تکذیب ما میکنند در امامت و در معانی الاخبار بسند معتبر
منقولست که حضرت صادق ﷺ بحمران گفت که ریسمان دین حق و ولایت اهلبیت را
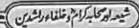
تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد اول

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل

مطبوعہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون

جملہ صحابہؓ کرام پر کفر و ارتداد کا فتویٰ

تکفیر جمیع الصحابة (رضوان الله علیه اجمعین)

VERDICT (FATWA) ABOUT KUFR (INFIDELITY) AND IRTIDAD (APOSTACY) ON SAHABAS.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم | ۹۱۶ | ستاونواں باب۔ مہاجرین و انصار وغیرہ کی فضیلت

دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ (آیت ۲۰ سورۃ توبہ پ ۱۰) یعنی جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا خدا کے نزدیک اُن کے درجے بہت بلند ہیں۔" پھر فرمایا ہے کہ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً (آیت ۹۵-۹۶ سورۃ النساء پ ۵) یعنی خدا نے جہاد کرنے والوں کو اُن لوگوں پر جو گھروں میں بیٹھ رہے اجر عظیم کے ساتھ فضیلت دی ہے اور اُن کے لیے خدا کی طرف سے درجے اور بڑی بخششیں اور عظیم رحمتیں ہیں۔" پھر فرمایا ہے کہ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا (آیت ۱۰ سورۃ حدید پ ۲۷) یعنی وہ تم میں سے جس نے راہِ خدا میں فتح مکہ سے قبل اپنے مال صرف کیے اور جہاد کیا اور وہ جس نے بعد میں کیا درجہ میں برابر نہیں ہیں۔ وہ لوگ درجہ میں اُن لوگوں سے بلند ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد راہِ خدا میں مال صرف کیا اور جہاد کیا۔"

شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک انصار دشمنوں کے دفع کرنے میں میری سپر ہیں۔ لہٰذا اُن سے غلطیاں ہو جائیں تو اُن کو معاف کر دو اور درگزر کرو، اور اُن کے نیک لوگوں کی مدد کرو۔

ابن بابویہ نے بسندِ معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب لوگ جوق در جوق رسولِ خدا کے دین میں داخل ہو رہے تھے کہ ازد کے قبیلہ والے آئے جن کے دل نازک اور زبان شیریں تھی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے دلوں کی نزاکت کو تو سمجھ لیا، لیکن اُن کی زبان کیوں شیریں ہے؟ فرمایا اس لیے کہ زمانۂ جاہلیت میں مسواک کرتے تھے۔

اور شیخ طوسی نے بسندِ معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کی تلواریں نیاموں سے باہر نہیں نکلیں اور ان کی صفیں نماز اور جہاد میں نہیں قائم ہوئیں اور اذان بلند آواز سے نہیں کہی گئی، اور قرآن میں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ نازل نہیں ہوئی قبل اس کے کہ قبیلۂ اوس و خزرج کے لوگ مسلمان ہوں جو کہ انصار ہیں۔[1]

ابن بابویہ نے بسندِ معتبر روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ نے ایک قریشی کو ایک مردِ شیعہ

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ صحابہ و مہاجرین اور انصار کے لیے ان آیتوں اور حدیثوں میں جو مدح اور فضیلتیں وارد ہوئی ہیں وہ اُن کے لیے ہیں جو دین سے خارج نہیں ہوتے اور نہ منافق ہوتے اور نہ امیر المومنین کے سوا کسی غیر حق خلیفہ کی متابعت کی ہے اور جو صحابہ کافر اور مرتد ہو گئے اور انہوں نے امیر المومنین کی مخالفت کی اور اُن کے دشمنوں کی مدد کی ہے وہ کافروں سے بھی بدتر ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے بہت سے اصحاب روزِ قیامت حوضِ کوثر سے دُور کر دیے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں تو خداوندِ عالم فرمائے گا کہ اے محمدؐ تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد ان لوگوں نے کیا کیا۔ یہ تمہارے بعد دین سے ایڑیوں کے بل پھر گئے اور مرتد ہو گئے تھے۔ اس کے بعد خاصہ و عامہ کے طریقہ سے بہت سی حدیثیں اس بارے میں انشاء اللہ لکھی جائیں گی۔ ۱۲

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

جس میں

پیغمبر آخر الزمان کے تمام وکمال حالات، خلقت نور، ولادت، معجزات ارضی وسماوی، غزوات وسرایا، معراج، مباہلہ، علمائے نجران کا آپس میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوت اسلام، نیز دیگر واقعات تا وفات آنحضرتؐ وفضائل ومناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۶ — لاہور ۸

تین صحابہ کرامؓ کے سوا سب کافر تھے

کان الصحابہ کفرۃ ما عدا ثلاثۃ (نعوذ باللہ من ذالک)

ALL THE SAHABAS WERE INFIDEL EXCEPT THREE

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مولف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم — ۹۲۳ — اٹھارواں باب۔ بعض اکابر صحابہ کے فضائل

چار اشخاص کی مشتاق ہے۔ میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ حضرتؐ سے دریافت فرمایئے کہ وُہ کون لوگ ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اُن سے پُوچھوں گا۔ میں اگر اُن چار شخصوں میں ہوا تو خدا کا شکر کروں گا اور اگر اُن میں میرا شمار نہ ہوا تو خدا سے سوال کروں گا کہ مجھے اُن میں سے قرار دے اور میں اُن کو دوست رکھوں گا۔ غرض حضرتؑ روانہ ہوئے اور میں بھی آپؑ کے ساتھ چلا۔ جب ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ حضورؐ کا سرِ اقدس دحیہؓ کلبی کی گود میں ہے۔ جب دحیہ کلبیؓ نے امیرالمؤمنینؑ کو دیکھا تعظیم کے لیے اُٹھے اور اُن کو سلام کیا اور کہا لو اپنے پسرِ عم کے سر کو اے امیرالمؤمنین کہ تم مجھ سے زیادہ سزاوار ہو۔ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیدار ہوئے اور اپنا سر علیؑ کی گود میں دیکھا تو فرمایا کہ اے علیؑ شاید تم کسی حاجت کے لیے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسُولؐ اللہ جب میں یہاں آیا تو دیکھا کہ آپ کا سرِ مُبارک دحیہ کلبیؓ کی گود میں تھا۔ تو وُہ اُٹھے اور مجھے سلام کر کے لو لے کر اپنے پسرِ عم کے سر کو گود میں لو۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے پہچانا کہ وُہ کون تھے عرض کی دحیہ کلبیؓ تھے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وُہ جبرئیلؑ تھے جنہوں نے تم کو امیرالمؤمنین کہا۔ جناب امیرؑ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسُولؐ اللہ انسؓ نے مجھے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ بہشت میری اُمّت میں سے چار شخصوں کی مشتاق ہے لہٰذا فرمایئے کہ وُہ کون کون ہیں۔ حضرتؐ نے جناب امیرؑ کی طرف اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ خدا کی قسم تم اُن میں سے پہلے ہو۔ پھر جناب امیرؑ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسولؐ اللہ اور وُہ تین اشخاص کون ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وُہ مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذرؓ ہیں۔

ابن ادریس نے بسندِ معتبر مفضل سے روایت کی ہے۔ وُہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ سے ایک جماعت کے بارے میں دریافت کیا جو آنحضرتؐ کے بعد مرتد ہو گئی تھی۔ میں ہر ایک کا نام لے رہا تھا۔ حضرتؑ فرماتے جاتے تھے کہ دُور ہو میرے پاس سے یہاں تک کہ میں نے حذیفہؓ بن مسعود کا نام لیا۔ حضرتؑ نے ہر ایک کے بارے میں یُوں ہی فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اگر ان لوگوں کو معلوم کرنا چاہتے ہو جن کے دلوں میں مطلق شک داخل نہیں ہوا تو وُہ ابوذر، مقداد اور سلمان تھے۔

عیاشی نے بسندِ معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دُنیا سے رحلت فرمائی چار اشخاص علی بن ابی طالبؑ، مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذرؓ کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ راوی نے پُوچھا عمارؓ کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا اگر ان کو پُوچھتے ہو جن کے دلوں میں مطلق شک داخل نہ ہوا ہو تو وُہ یہی تین اشخاص تھے۔

امام حسن عسکریؑ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ ایک روز صبح کو آنحضرتؐ مسجد میں تشریف فرما تھے اور مسجد صحابہ سے بھری ہوئی تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کس شخص نے آج اپنے برادرِ مومن کی ایسی شان کے شایان مدد کی؟ امیرالمؤمنینؑ نے فرمایا کہ میں نے۔ حضرتؐ نے پُوچھا کیا مدد کی؟ جناب امیرؑ نے عرض کی کہ میں گذرا عمارؓ یاسر کی طرف ہوا ایک یہودی اُن سے لپٹا ہوا تھا جس کا تیس درہم عمارؓ کے ذمہ قرض تھا جب عمارؓ نے مجھ کو دیکھا تو کہا اے برادرِ رسُولؐ اللہ یہ یہودی مجھ سے لڑ رہا ہے اور مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

کتاب مستطاب بدیع و ارتیاب از روح بخش مردہ دلاں و نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلاصۂ موجودات صاحب المقام المحمود سیدنا و نبینا خاتم المرسلین و رحمۃ للعالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی الائمۃ الطاہرین من عترتہ

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین التابعین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بحسن انطباع تحلی یافت

حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ پر زنا کا الزام

اتهام الزنا على عثمان رضى الله تعالى عنه

BLAME OF ADULTRY ON HAZRAT USMAN

رفت که گوشش پاره شد و خون از پایش روان شد پس بچهار دست و پا راه رفت تا آنکه زانوهایش
مجروح شد و مانده شد و بناچار در زیر درخت خاری قرار گرفت پس وحی بر رسول خدا نازل شد که آن
منافق در فلان موضع است و حضرت رسول حضرت امیرالمؤمنین را طلبید و فرمود تو و عمار و دیگری
بروید و مغیره را در زیر فلان درخت بکشید و بروایت دیگر حضرت زید و زبیر را فرستاد پس چون بآن
موضع رسیدند بروایت اول حضرت امیرالمؤمنین او را بقتل رسانید و بروایت ثانی زید بن حارثه
بازبیر گفت بگذار که من او را بکشم که او دعوی میکرد که برادر مرا کشته است و مرادش از برادر جناب حمزه
بود زیرا که حضرت رسول زید و حمزه را با یکدیگر برادر کرده بود چون عثمان منافق خبر قتل او را شنید بنزد
دختر حضرت رسول خدا آمد و گفت تو پدر خود را خبر کردی که مغیره در خانه من است تا او کشته شد آن
مظلومه قسم و سوگند یاد کرد بخدا که من خبر برای حضرت نفرستادم و آن منافق تصدیق او نکرد و چوب
جهاز شتر را گرفت و بسیار بر او زد و او را خسته و مجروح گردانید پس آن مظلومه بخدمت پدر خود فرستاد
و از عثمان شکایت کرد و حال خود را بآنحضرت عرض کرد حضرت در جواب او فرستاد که حیای خود را
نگاه دار که بسیار قبیح است که زنی که صاحب حسب و دین باشد هر روز شکایت از شوهر خود نماید پس چند مرتبه
دیگر فرستاد و بخدمت آنحضرت شکایت کرد و در هر مرتبه حضرت چنین جواب فرمود تا آنکه در مرتبه چهارم
فرستاد که این منافق مرا کشت در این مرتبه آنحضرت علی بن ابی طالب را طلبید و فرمود که شمشیر خود را
بردار و برو بخانه دختر عم خود و او را بنزد من بیاور و اگر آن منافق مانع شود و نگذارد او را بشمشیر خود بکش
و حضرت بیتابانه از عقب او روانه شد و از شدت اندوه گویا حیران گردیده بود چون حضرت رسول
بدر خانه عثمان رسید حضرت امیرالمؤمنین آن شهیده مظلومه را بیرون آورده بود چون نظرش بآنحضرت
افتاد صدا بگریه بلند کرد و حضرت نیز از مشاهده حال او بسیار گریست و او را با خود بخانه آورد و چون
داخل شد پشت خود را گشود و به پدر بزرگوار خود نمود حضرت دید که پشتش تمام سیاه و مجروح گردیده است
پس حضرت سه مرتبه فرمود که چرا او را کشت خدا او را بکشد و این در روز یکشنبه بود و چون شب شد
آن منافق در پهلوی جاریه دختر رسول خوابید و با او زنا کرد پس روز دوشنبه و سه شنبه آن مظلومه
در بستر درد و الم خوابید و در روز چهارشنبه باعلای درجات شهیدان ملحق گردید پس مردم برای
نماز آن شهیده حاضر شدند و حضرت رسول با جنازه او بیرون آمد و حضرت فاطمه زهرا صلوات الله
علیها را امر نمود که با زنان مؤمنان همراه جنازه او بیایند و آن بیحیای منافق نیز همراه جنازه بیرون
آمده بود چون نظر مبارک حضرت بر او افتاد فرمود که هر که دیشب در پهلوی جاریه خوابیده است

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

کتاب مستطاب فیض ینبوع وار تیاب روح بخش مردہ دلاں و نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلاصۂ موجودات صاحب المقام المحمود سیدنا و نبینا خاتم المرسلین و رحمۃ للعالمین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی الائمۃ الطاہرین

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین المتالہین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام و المسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طالب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کار کنان مطبع

در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بحسن انطباع و نفاست

حضرۃ عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے

من يشك في كفر سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه فهو كافر

HE WHO MAKE DOUBT IN THE INFIDELITY OF HAZRAT UMER (RA) IS INFIDEL

حیاة القلوب جلد دوم ۸۴۲ باب شصت و سوم در وصیت حضرت رسول

برسم پس حضرت رسول فرمود که روانه کنید لشکر اسامه را و بیرون برید لشکر اسامه را خدا لعنت کند کسی
که تخلف نماید از لشکر اسامه سه مرتبه این سخن را اعاده فرمود و مدهوش شد از تعب و خلق مسجد و برخاستند
و از حزن و اندوهی که عارض شد آنحضرت را بسبب آنچه مشاهده نمود از اطوار ناپسندیده منافقان و دو
از نیتهای فاسد ایشان پس مسلمانان بسیار گریستند و صدای گریه و نوحه از زنان و فرزندان آنحضرت
بلند شد و شیون از زنان و مردان مسلمانان برخاست پس حضرت چشم مبارک گشود و بسوی ایشان
نظر کرد و فرمود که بیاورید از برای من دواتی و کتف گوسفندی تا بنویسم از برای شما نامه که گمراه نشوید هرگز
پس یکی از صحابه برخاست که دوات و کتف را بیاورد عمر گفت که برگرد که این مرد هذیان میگوید و بیماری
بر او غالب شده است و ما را کتاب خدا بس است پس اختلاف کردند آنها که در آن خانه بودند بعضی گفتند که
قول قول عمر است و بعضی گفتند که قول قول رسول خداست و گفتند در چنین حالی چگونه مخالفت حضرت
رسول روا باشد پس بار دیگر پرسیدند که آیا بیاوریم آنچه طلب کردی یا رسول الله فرمود که بعد از این
سخنان که از شما شنیدم مرا حاجتی بآن نیست ولیکن وصیت میکنم شما را که با اهلبیت من نیکو سلوک کنید
و رو از ایشان نگردانید و ایشان برخاستند مؤلف گوید که این حدیث دوات و قلم در صحیح بخاری
و مسلم و سایر کتب معتبر اهل سنت مذکور است بطرق متعدده و چنین روایت کرده اند ایشان از ابن
عباس که او گریست آنقدر که آب دیده اش سنگریزه مسجد را تر کرد و میگفت که روز پنجشنبه و چه روز
پنجشنبه روزی که درد رسول خدا شدید شد و گفت بیاورید دواتی و کتفی تا بنویسم از برای شما کتابی
که گمراه نشوید بعد از آن هرگز پس نزاع کردند در این و سزاوار نبود که نزاع کنند در حضور پیغمبر
پس عمر گفت که رسول خدا هذیان میگوید و بروایت دیگر گفت که درد بر او غالب شده است و نزد شما
قرآن هست پس بس است ما را کتاب خدا پس اختلاف کردند اهل آن خانه و با یکدیگر مخاصمه کردند بعضی گفتند
بیاورید تا بنویسد رسول خدا برای شما کتابی که بعد از آن گمراه نشوید و بعضی گفتند که قول قول عمر است
چون آوازها بلند شد و اختلاف بسیار شد نزد آن حضرت آنحضرت دلتنگ شد و فرمود که برخیزید
از پیش من پس ابن عباس میگفت که بدترین مصیبت و بدترین مصیبتها آن بود که مانع شدند میان
رسول خدا و میان آنکه آن کتاب را از برای ایشان بنویسد بسبب اختلافی که نمودند و آوازها که بلند
کردند ای عزیز آیا بعد از این حدیث که همه عامه روایت کرده اند هیچ عاقل را احتمال آن هست
که شک کند در کفر عمر و کفر کسی که عمر را مسلمان داند اگر بقالی یا علافی خواهد که وصیت کند و کسی مانع
وصیت او شود و مردم بر او طعنها کنند هرگاه رسول خدا خواهد که وصیتی کند که صلاح امت در آن باشد

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم اٰیاته ویزکیهم

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

جس میں

پیغمبر آخر الزمان کے تمام وکمال حالات، خلقت نورؐ، ولادت، معجزات ارضی وسماوی، غزوات وسرایا، معراج، مباہلہ، علمائے نجران کا آپس میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوت اسلام، نیز دیگر واقعات تا وفات آنحضرتؐ و فضائل ومناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۴۲ —— لاہور ۲

حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرنے والے منافق تھے

البایعون علی ید ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کانوا منافقین

THOSE WHO SWORE ALLEGIANCE TO HAZRAT ABU BAKR (RA) WERE HYPOCRITES

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ۱۰۲۷ چودھواں باب آنحضرتؐ کی وفات اور تجہیز و تکفین وغیرہ

لے لی۔ اور اُس وقت فارغ ہوئے جب آنحضرتؐ دفن کر دیئے گئے۔ جب صبح ہوئی جناب فاطمہؑ نے فریاد کی کیسی بد صبح ہوئی ہے کہ تیرا دن بہت ہی منحوس ہوگا۔ ابو بکر نے جب یہ سُنا تو کہا تمہارا دن بدترین ایام ہے۔ پھر وُہ فرصت کو غنیمت سمجھ کر کہ امیر المومنین آنحضرتؐ کے دفن و کفن میں مشغول ہیں اور بنی ہاشم حضرتؐ کے غم میں گرفتار ہیں سقیفہ میں چلے گئے اور آپس میں اتفاق کیا کہ ابو بکرؓ کو خلیفہ قرار دیں جیسا کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں ایسی ہی سازش کی گئی تھی اور انصار میں سے لوگوں نے چاہا کہ سعد بن عبادہ کو خلافت کے لئے منتخب کریں۔ لیکن وُہ مہاجرین کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اس سبب سے مغلوب ہو گئے۔ جب ابو بکرؓ کی بیعت تمام ہو لی تو ایک شخص امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وُہ حضرتؑ بیلچہ ہاتھ میں لیئے ہوئے حضرتؐ کی قبر مطہر درست کر رہے تھے اور کہا منافقوں نے ابو بکرؓ سے بیعت کر لی اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ آپ فارغ ہو جائیں گے تو آپ کا حق غصب نہ کر سکیں گے۔ جناب امیرؑ نے یہ سُن کر بیلچہ ہاتھ سے رکھ دیا اور یہ آیتیں پڑھیں:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ (آیت ۱ تا ۴ سورۃ عنکبوت پ۲۰) الٓمّٓ۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وُہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جائے گا حالانکہ اُن سے قبل جو لوگ تھے سب امتحان میں مبتلا کیے جا چکے ہیں تو خدا تو یقیناً سچے اور جھوٹے لوگوں کو جانتا ہے۔ یا ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے جو بُرے اعمال بجا لاتے ہیں کہ ہماری گرفت سے نکل جائیں گے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا غلط خیال کیئے ہوئے ہیں؟ اس کا قصہ مفصل طور پر اس کے بعد دوسری جلد میں انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

شیخ طوسی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ لوگوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ کیا امیر المومنین نے جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل میت دینے کے بعد خود بھی غسل مسِ میت کیا تھا یا نہیں۔ حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ جناب رسُولِ خدا طاہر و مطہر تھے لیکن امیر المومنین نے غسل کیا تھا۔ اور یہ سنت جاری ہوئی کہ ہر میت کو قبل غسل میت اگر مس کریں تو غسل کریں۔

شیخ طوسی، شیخ طبرسی اور تمام محدثین خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ روز شوریٰ جبکہ امیر المومنین نے اہل شوریٰ پر حجتیں تمام کیں تو فرمایا کہ کیا تم میں کوئی میرے علاوہ ہے جس نے رسُولِ خدا کو غسل دیا ہو اُن فرشتوں کے ساتھ جو بہشت کی خوشبوئیں اور پھول لے کر نازل ہوئے تھے۔ وُہ آنحضرتؐ کے جسم اقدس کو پھیرتے جاتے تھے اور میں اُن کی آوازیں سُنتا تھا۔ وُہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ کی شرمگاہ کو پوشیدہ رکھو تاکہ تم کو خدا پوشیدہ رکھے۔ سب نے کہا کوئی نہیں۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا کیا میرے سوا تمہارے درمیان کوئی ہے جس نے آنحضرتؐ کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنایا ہو اور دفن کیا ہو۔ سب نے کہا نہیں۔ پھر فرمایا کیا تم میں کوئی میرے سوا ہے جس کی طرف خدا نے تعزیت بھیجی ہو۔ جبکہ جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی تھی اور فاطمہ زہراؑ آنحضرتؐ پر گریہ کر رہی تھیں ناگاہ میں نے گھر کے ایک گوشہ سے کسی کو جس کو میں نہیں دیکھ رہا تھا یہ کہتے ہوئے سُنا

عین الحیوۃ

تالیف

علامہ مولی محمد باقر مجلسی رہ

از انتشارات کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان ۱۵ خرداد تلفن ۵۱۸۱۹۶
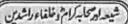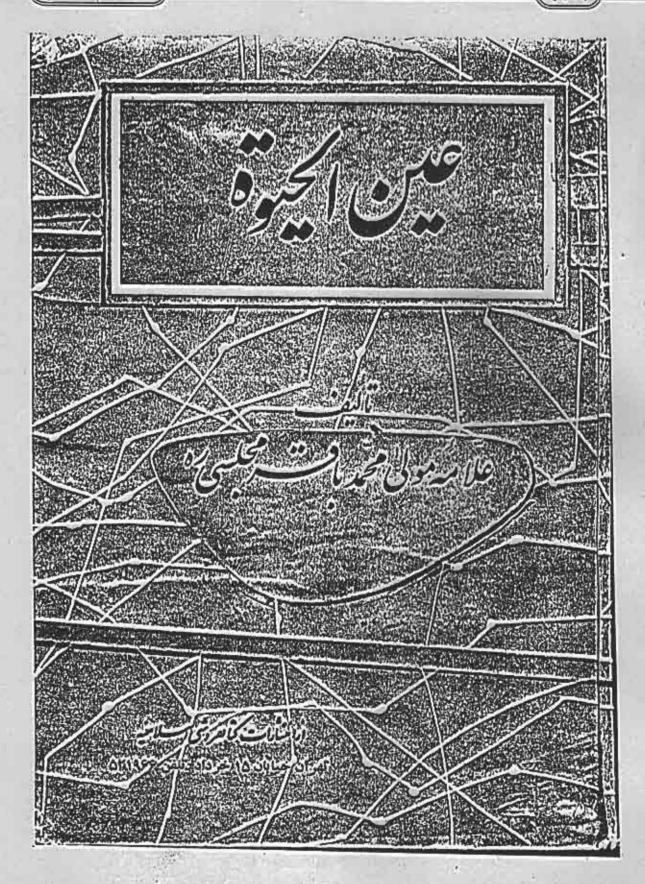
نماز میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و معاویہؓ و عائشہؓ و حفصہؓ ، ھندہؓ ام الحکمؓ پر لعنت ضروری ہے

یجب اللعنة علی ابی بکر، و عمر، و عثمان، و معاویة، و عائشة، و حفصة، و الھنداً، و ام الحکم، فی الصلوة .

TO ACCURSE SHAIKHEEN ﷺ AIYSHA ﷺ HINDA ﷺ AND UMMUL HAKM ﷺ DURING PRAYER IS OBLIGATORY.

عین الحیوة | عین الحیٰوۃ تالیف علامہ مولوی محمد باقر مجلسی طبع ایران) | -۵۹۹-

صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید و موافق احادیث معتبرہ میباید بعد از ہر نماز بگوید (اللھم صل علی محمد وآل محمد واعذنا من النار و ارزقنا الجنة و زوجنا من الحور العین) و بسند معتبر منقول استکہ حضرت امام جعفر صادق ؑ از جای نماز خود بر امیخاستند تا چھار ملعون وچھار ملعونہ را لعنت نمیکردند پس باید بعد از ہر نماز بگوید « اللھم العن ابابکر و عمر وعثمان و معاویة و عایشة وحفصة وھنداً وام الحکم » و بعضی از تعقیبات در باب فضایل سور وآیات قرآنی گذشت و در باب صلوات نیز بعضی مذکورشد و دراین کتاب چون بترتیب مذکور میشود بھمین اکتفا مینمائیم .

فصل سیم در تعقیب مخصوص نماز ظہر

بسند معتبر از حضرت امیرالمؤمنین ؑ منقول استکہ حضرت رسول ﷺ بعد از ظہر این دعا میخواندند لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش الکریم و الحمد للہ رب العالمین اللھم انی اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمة من کل خیر والسلامة من کل اثم اللھم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ و لا سقما الا شفیتہ ولا عیبا الا سترتہ و لا رزقا الا بسطتہ ولا خوفا الا امنتہ ولا سوءاً الا صرفتہ ولا حاجة ھی لک رضا ولی فیھا صلاح الا قضیتھا یا ارحم الراحمین آمین رب العالمین .

فصل چھارم در تعقیبات نماز عصر

و بسند معتبر از حضرت امام جعفر صادق ؑ منقول است ہرکہ بعد از نماز عصر ھفتاد مرتبہ استغفار بکند حقتعالی ھفتصد گناہ او را بیامرزد و اگر او ھفتصد گناہ نداشتہ باشد باقی را از گناھان پدرش بیامرزد اگر پدرش ھم آنقدر گناہ نداشتہ باشد از مادرش واگر نہ از گناھان برادرش و اگر نہ از گناھان خواھرش وھمچنین باقی خویشان ہرکہ باو نزدیکتر باشد . و در حدیث دیگر ھفتاد و ھفت مرتبہ استغفار وارد شدہ است و ثواب عظیم برای دہ مرتبہ سورۂ « انا انزلناہ فی لیلة القدر » بعد از نماز خواندن گذشت . و بسند معتبر از حضرت رسول ﷺ منقول است ہرکہ ہر روز بعد از نماز عصر یکمرتبہ بگوید استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم الرحمن الرحیم ذوالجلال والاکرام واسئلہ ان یتوب علی توبة عبد ذلیل خاضع فقیر بائس مسکین مستجیر لا یملک لنفسہ نفعا ولا ضراً ولا موتا ولا حیاة ولا نشوراً حق تعالی امر فرماید کہ صحیفۂ گناھان اورا بدرند ہرچند گناہ او بسیار باشد .

تذکرۃ الائمہ ؑ
یا
ائمہ معصومین علیہم السلام
تالیف:
عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی "رض"
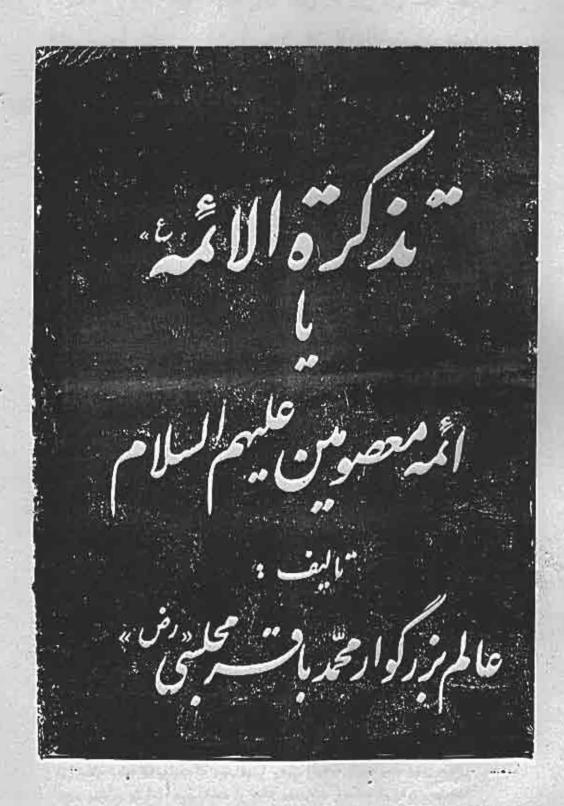
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ سمیت چودہ آدمی منافقین میں سے تھے

كان اربعة عشر (١٤) رجلا من المنافقين من ضمنهم سيدنا ابوبكر وعمر وعثمان رضوان تعالى عليه اجمعين

ABU BAKR, UMAR, USMAN & MANY SAHABA'S WERE HYPOCRITES.

ملا محمد باقر مجلسی　　تذکرۃ الائمہ جلسوم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران　　٣١

برادری که فوت شد زن اوبدون نکاح مال برادر دیگر بود و چند کس را در عوض یک کس میکشتند و بعضی از ایشان عبادت ملئکه و بعضی عبادت ستارهٔ شعرا میکردند و دختر خواهر و جمع بین الاختین و شراب و زنا را حلال میدانستندو زنان بظهار حرام میدانستند و نکاح شغا در مذهب ایشان جایز بود و اعتقاد به معاد و قیامت وحشر و نشر و بعضی آن انبیا و دوزخ نداشتند و آنحضرت چنین دین را بر طرف کرد.

دشمنان آنحضرت درایام نبوت که امر او بر عناد و تکذیب داشتند عتبه بود و شیبه و ابوسفیان بن صخر بن حرب و ابوالحکم و ابوجهل و ولید بن مغیره بن ابی العاص بن و ابل سهمی و ولیدبن عتبه بن ربیعه خال معاویه و هندبنت عتبه زوجه ابی سفیان و ابی لهب عم آنحضرت و حمالة الحطب زوجه او وعاص بن سعیدبن العاص بن امیه وطعمه بن عدی بن نوفل اینجماعت ازرؤس اهل ضلالت بودند و از شیاطین قریش نوفل بن خویلد بود و زمعه بن اسود وحرث بن زمعه و نصربن حارث بن کلده بن عبدالدار واین ملعون این بود که میفرستاد بولایت عجم وحکایت ملوک کیان و پهلوانان گبران را مینوشتند و برای اومیفرستادند و آن میگفت محمد قصه و حکایات یاران گذشته را نقل میکند و انا احدث بحدیث رستم و اسفندیار و اینرا بر اعراب می خواند و مردم را متصرف میکرد واینقسم جماعت بسیارند که ذکر ایشان باعث طول کلام میشود.

دیگر از جمله معاندین و دشمنان اصحاب دین اصحاب عقبه اند که در قصد کشتن آن حضرت و خرابی دین اومیکوشیدند و ایشان چهارده نفر بودند از منافقین مکه و مدینه ابوبکر و عمر و عثمان و طلحه بن عبدالله و عبدالرحمن بن عوف و سعید بن ابی وقاص و ابوعبیده بن جراح و معویة بن ابی سفیان و عمرو بن عاص وغیر قریش پنجنفر بودند. ابو موسی اشعری و مغیره بن شعبه و اوس بن الحدثان و ابوطلحه انصاری لعنة الله علیهم من الاولین و الاخرین دیگر از جمله دشمنان آنحضرت جماعتی بودند که در ایام حیات آنحضرت و بعد از دعوت نبوت کردند از آنجمله مسلمه کذاب است که عرب او را رحمن الیمامه ناحیه ایست میان حجاز و یمن و بهترین ولایات عرب است از جمله محصولات و مسلمه در زمان رسول خدا مدعی نبوت بود و خلق بسیار برو گرویدند و ازو معجزه طلبیدند و قاروره سرتنگ
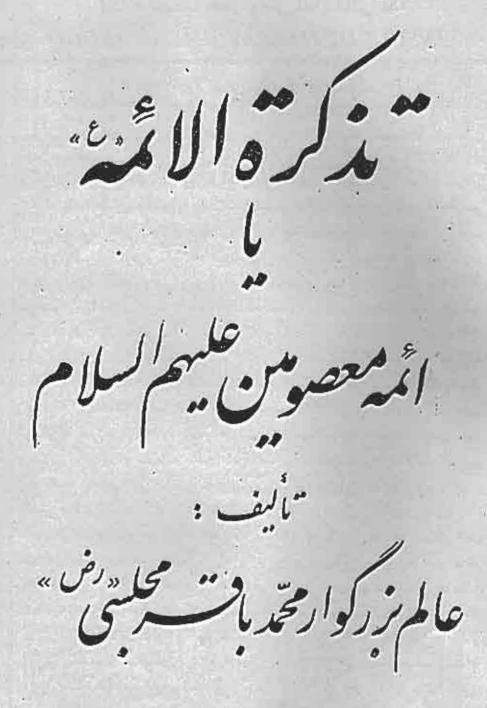
تذکرۃ الائمہؑ
یا
أئمہ معصومین علیہم السلام
تألیف:
عالم بزرگوار محمّد باقر مجلسی «رض»

حضرۃ عمرؓ فاروق کی توہین

اهانة سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه

INSULT OF HAZRAT UMER FAROOQ رضی اللہ عنہ

تذکرۃ الائمہ جلد سوم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران

۳۶

گوساله سامری را پرستیدند الا دوازده هزار نفر از سبط لاوی و سامری از اهل کرمان بود واز جمله خوبان بود به اعتبار حسبجاه و فرمان روائی باغوای شیطان گوساله را ساخت و خلایق را بضلالت افکند و عزازیل که مراد ابلیس باشد نیز از خوبان وصالحان بندگان خدا بود از راه حسد بر جاه و منزلت آدم بسلطنت درانید واستکبار کرد و بخداوند عالمیان وکافر شد بخداو سجده بر آدم نکردو بلعم باعورا را او نیزاز خوبان بودو از طمع بجهنم رفت و جمع کثیر متابعت او نمودند و برصیصای عابد از دین برگشـو موسی بن ظفر که قارون باشد او نیز بندادن زکوة کافر شد غرض آنستکه طمع وحسد وحب جاه و ریاستو استکبار وغافل شدن ازخدا و رسول عرب بخدا کافر شدندو امت حضرت رسالت هفتاد وسه گروه شدند همچنانکه قوم موسی هفتاد ویک استو امت عیسی هفتاد و دو فرقه شدند وهر فرقه از مذاهب مبدعه این امت چند شعبه شدند و علت خرابی این دین آن بود که عمر بن الخطاب مصدر خلافت شدو غصب خلافت امیرالمؤمنین نمود و خلایق باغوای او بگوساله سامری این امت بیعت نمودند و فرقه ناجیه از این امت طایفه جلیله اثنی عشریه‌اند وایشان را شیعه و امامی میگویند و مخالف و رافضی و باقی شیعیان که هالکاند یازده فرقداند زیدیه و کیسانیه و جارودیه و ناووسیه‌واسماعلیه و دیصانیه و مطروسیه و واقفی و غلات و سبائیه و دیگر اهل سنت در اصول دومذهب شدند معتزله و اشاعره و معتزله نیز دوازده فرقه‌شدند و اصلیه و مدلبیه و جاحظیه و حناطیه و بشریه و معمریه و مردافیه و ثمامیه و هشتاشیه وحباطیه وجبائیه که بهشیمه نیز میگویند و از مشهور فضلای ایشان جاحظ استو ابوالهزیل علاف و ابراهیم النظام و واصل بن عطا و احمد بن جاحظ و بشربن المعتمر و معتمربن عباد السلمی و ابو موسی بن عیسی ملقب بمرداد که آنراراهب معتزله میدانند و ثمامه بن اشرس و هشام بن عمر الفرطی وابوالحسن العمر و الخیاط استاد ابوالحسن الاشعری و پسر جود ابوهاشم و ابوالحسین بصری قاضی الجبار و رمانی نحوی وابوعلی فارسی واقضی القضاة ماوردی شافعی و مذهب معتزله در بعض مسائل با فرقه امامیه موافقت دارند و اشاعره معتزله راملعون می‌دانند و غالب معتزله‌ملعونند و حنفی اند در فروع و شافعیه اشعری‌اند و بیشتر مالکیه قدریه‌اند و بیشتر حنابله مشبه‌اند واز شیاطین معتزله و مروج این مذهب

تذکرۃ الائمہ «ع»
یا
ائمہ معصومین علیہم السلام
تألیف:
عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی «رض»
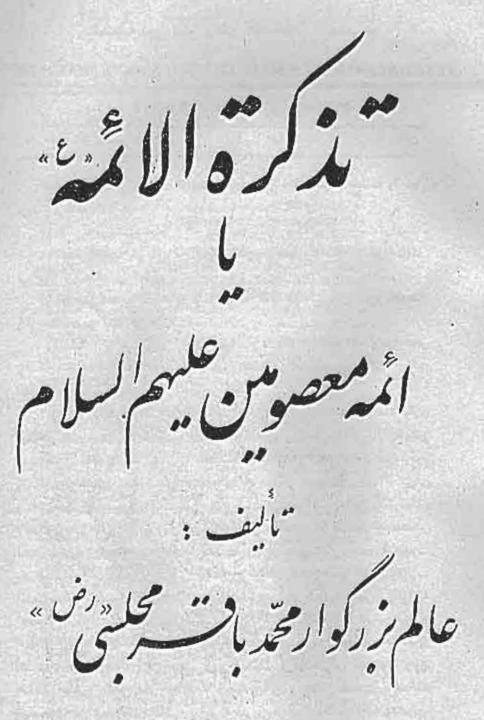
حضرت ابوبکرؓ کی سامری سے تشبیہ

تشبیه ابی بکر رضی الله عنه بالسامری

RESEMBLENCE OF ABU BAKR WITH SAMRY (MAGICIAN)

تذکرۃ الائمہ جلد سوم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران

ملا محمد باقر مجلسی ۳۳

خالد بن ولید درخلافت گوساله سامری یعنی ابــــابــکـر مسیلمه را بجاویه نزد او فرستاد.

دیگرازمدعی نبوت سجاج نام زنی بود اسود و کذاب و از سخنان‌اوست:
یاضفدع یاضفدع بقی بقی‌بکم بیقین لا الشارب یمنعین ولا الملائکة دین اعلاک فی الماء و اسفک فی الطین

وجون بنی اسد بر اهل عامه غلبه کردند گفت حقتعالی این سوره رافرستاد و از عذاب بنی اسد درگذشت

والذنب الاطحم و اللیل الاظلم و اجرع الاظلم فاهکفت اسد و در عوض *والسماء ذات البروج* گفت *والارض ذات المروج و الخیل ذات السروج و النساء ذات الفروج نحن علیها یموج بین اللوی و الفلوج.*

معجزات آنحضرت بسیاراست ازآنجمله قرآن است و دیگر بی سواد ودیگری بیسواد بودن و در نزدیک کسی چیزی نخوانده بود و خط نداشت اما خطوط و کتب انبیای سلف ولغات ایشان را میدانست بنحویکه از آسمان نزول نموده بود و دیگر برگردانیدن آفتاب است وشق نمودن ماه است و سخن گفتن بزغاله بریان وبگفتار نمودن آیات نوح و آیات ابراهیم و آیات موسی‌و آیات عیسی را ازطوفان وعصا ومرده زنده کردن و دیگر آب در رحم و در میان دو انگشت او جوشیدن است وسخن گفتن سنگ ریزه است در دست‌آنحضرت رحم شدن به‌سوی آنحضرت بهر طرف که حرکت مینمود و سایه‌اش نداشتن و ازعقب دیدن است گفتن احوالات آینده است و آنچه براهل بیت‌نازل شد وارتداد بعضی از صحابه و خروج بنی‌امیه لعنهم الله وخلافت بنی عباس وخروج نمودن ناکثین و قاسطین و مارقین بود و آنچه از اوبشیعیان رسیده ومیرسد تا روز قیامت علمای زمان آنحضرت جمع‌کثیراز امت طلب معرفت ومسایل وحل معانی قرآن و مشکلات‌و غوامض آن مینمودند چون عبدالله عباس و حذیفه بن الیمان و ابوسعید خدری و سهل ساعدی و عبدالله بن مسعود وابن زبیروجابر انصاری و ابی کعب بن قرظی وزید بن ارقم وجابربن ثمره وبراء عابرب اسدی‌و تبعی و مجاهد وانس بن مالک‌و سعید بن جبیره وعمار یاسر و خزیمه بن‌ثابت و ام سلمه و عـایشه و جماعت‌بسیار بودند بعضی‌از ایشان مؤمنند و بعضی منافق بدین چند نفر اکتفا نموده.

خلفائے راشدینؓ کی تکفیر

تکفیر الخلفاء الراشدین .

AN INSULT OF FIRST THREE CALIPHS.

بحار الانوار جلد ہشتم از علامہ سید البشر الافضل محمد باقر مجلسی (گیارھویں صدی)

ترجمه جلد سیزدهم

از کتاب

(((بحـــار الانوار)))

از تالیفات

علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه

رحمة الله علیه

بسرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران - خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶-۵۳۵۴۴۸

حق چاپ و عکسبرداری از این نسخه محفوظ است

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ افست اسلامیه

حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کو قبر سے نکالا جائے گا

سوف یخرج ابوبکر و عمر من قبورهما .

HAZRAT ABU BAKR (RA) AND HAZRAT UMER (RA) WILL BE DRAWN OUT OF THE GRAVES.

بحار الانوار نیز جلد دہم — علامات ظہور — تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران ۔۶۳۵۔

میدانی اول کاریکه قائم بآن ابتدا میکند چیست عرض کردم نمیدانم فرمود ایندو نفر را یعنی ابوبکر وعمر را در حالتیکه ترو تازه اند ازقبر بیرون میآورد و میسوزاند و خاکسترشانرا بباد میدهد ومسجد رسولخدا ﷺ را برهم میزند بعد از آن فرمود که رسولخدا فرموده که این مسجد عریشی است مانند عریش موسی علیه السلام وآنجا دربست از چوب علف ساخته میشود واز آن بالاچپق تعیر میکنند سید علی بن عبدالحمید ذکر نموده که دیوار مسجد رسول خدا ﷺ از سمت پیشرو از گل بوده و ازسایر اطراف ازشاخهای درخت خرما وباسناد خود او اسحق بن عماد او از صادق علیه السلام روایتکرده که آنحضرت فرمود چون قائم علیه السلام قیام میکند بر میخیزد برای اینکه خراب کند دیواری را که در بالای قبر رسول خدا است ناگاه خدای تعالی باد تندی وصاعقهها ورعدها برمیانگیزاند حتی خلایق گویند که اینحادثه برای خراب نمودن ایندیوار است پس ازمعجزه آنحضرت از سرش متفرق وپراکنده میشوند حتی احدی از ایشان در خدمتش نمیماند پس آن حضرت خود کلنك بدست گیرد واول کسی میباشد که کلنك باندیوار میزند بعد از آن اصحابش چون می بینند که آنحضرت خود کلنك بدست گرفته میزند بخدمتش برمیگردند پس در آنروز فضیلت وزیادتی بعضی ازایشان بربعضی دیگر بقدر سبقت وپیشی نمودن ایشان میشود دربرگشتن بخدمت او یعنی هرکه بیشتر بخدمتش مراجعت کند افضل است از آنکه بعد از او مراجعت مینماید پس آندیوار را خراب میکنند بعد از آن آنحضرت ایشان را یعنی ابوبکر وعمررا با بدنهای تروتازه از قبر بیرون میاورد وبایشان لعنت میکند و ازایشان تبری مینماید و ایشان را بدار میکشد بعد از آن از دار پائین میآورد ومیسوزاند خاکسترشانرا بباد میدهد و باسناد خود ازصادق علیه السلام روایت نموده که آنحضرت فرمود قایم علیه السلام هفت سال خلافت میکند آن هفت سال هفتاد سال است از این سالهای شما و ازآنحضرت روایت نموده که آنحضرت فرمود گویا قائم علیه السلام واصحاب اورا درنجف کوفه می بینم گویا درسرهایشان مرغ ایستاده یعنی بآرام ووقار هستند توشه و ذخیره شان تمام شده ولباسهایشان کهنه گردیده وکثرت سجود درپیشانیهایشان جاکرده ایشان در شبها مانند راهبانان گویا دلهایشان پارهای آهنست بهر مرد از ایشان قوت چهل مرد داده میشود وهیچ یکرا ازایشان بقتل نمیرساند مگر کافر یا منافق وایشان را خدای تعالی در کتاب عزیز خود با توسم یعنی بافهم وادراك و ذكاوت متصف گردانیده چنانچه فرمود « ان فی ذلك لایات للمتوسمین » وباسناد خود تابکتاب فضل بن شاذان اورفع حدیث تابعبدالله ابن سنان کرده اوازصادق علیه السلام روایتکرده که آنحضرت فرمود قائم علیه السلام ازخلایق پارهٔ را بقتل میرساند تا اینکه بیاز او میرسد و درآنحال مردی از اولاد پدرش بخدمتش عرض میکند که تو

ابوبکرؓ و عمرؓ گوسالہ اور سامری سے بدتر ہیں (نعوذ باللہ)

ابوبکر و عمر أسوآه من العجل والسامری !!

ABU BAKR (رضی اللہ عنہ) WAS THE CALF OF BANI ASRAEL AND UMAR "SAMIRIRY"

بحار الانوار تالیفات علامہ باقر مجلسی ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران طبع ۱۳۲۰ء

علامات للهور قائم (ع) ‎ -۶۲۹۰-

محمد بن سنان او از صادق ؑ او ازپدرش باقر ؑ حدیث لوح روایتکرده که م ح م د درآخر زمان خروج میکند درحالیکه درسرش عمامهٔ سفیدی میباشد که آفتاب براو سایه میاندازد و با زبان فصیح ندائی میرسد بنحویکه همه جن وانس واهل مشرق ومغرب آنرا میشنوند که اینمرد مهدی آل محمد ؑ است زمین را پراز عدل میگرداند چنانچه پر ازجور گردیده. شیخ صدوق در کتاب کمال الدین وعیون اخبار رضا ؑ و امالی از عطار او ازپدرش اوازابن عبدالجبار اواز محمدبن زیاد ازدی او از ابان بن عثمان اواز ثمالی او ازعلی بن حسین اوازپدرش او از جدش (ع) روایتکرده که رسولخدا فرمود که ائمه که بعد از منند دوازده نفرند اول ایشان یا علی توئی و آخرایشان قائمی استکه خدایتعالی بلاد مشرق و مغرب زمین را با او فتح خواهد کرد شیخ صدوق درکتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا ؑ از طالقانی اواز محمد بن همام اوازاحمدبن مابند او از احمد بن هلال اوازابن ابی عمیراواز مفضل او ازصادق ؑ اواز پدرش ؑ ایشان ازرسولخدا ﷺ روایتکرده اندکه آنحضرت فرمود که دروقتیکه خدایتعالی مرابآسمان برد بمن وحی فرمود حدیثرا ذکر نمود تا اینجاکه آنحضرت فرمود که سراز سجده برداشتم ناگاه انوار مقدسه علی وفاطمه وحسن وحسین وعلی بن الحسین و محمد بن علی وجعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی وحجة بن حسن قائم (ع) را دیدم ونور حجة بن حسن را درمیان ایشان دیدم گویاکه اومانند ستاره دُرّی بود عرضکردم که ای پروردگار من ایشان کیانند فرمود امامانند بعد از تو واین قائم ؑ کسی استکه حلال مرا حلال وحرام مرا حرام میگرداند و با او از دشمنان خود انتقام میکشم واین باعث وسبب استراحت دوستان من میباشد و اوست کسیکه بدلهای شیعیان که از ظلم ظالمان و منکران و کافران مجروح شده شفا میبخشد و لات و عزی را یعنی ابوبکر وعمر را با بدن تروتازه ازقبر بیرون میآورد و میسوزاند پس در آنوقت خلایق بسبب ایشان فتنه برپا میکنند که ازفتنه گوساله وسامری شدیدتر میباشد۔ محمد بن ابراهیم در کتاب الغیبه با اسناد گذشته درباب نص بردوازده امام از امیرالمؤمنین او از رسول خدا ﷺ روایتکرده که آنحضرت فرمود که نام آخرین ائمه نام منست خروج میکند وزمین راپراز عدل میگرداند چنانچه پراز ظلم وجور گردیده ومال را نزد او مانند خرمن بسیار میباشد هر مردی که بخدمتش میآید ومیگوید یامهدی بمن عطابفرما میفرماید که بگیر پس هرچه که میخواهد آنحضرت میدهد. شیخ محمد بن علی خزاز در کتاب کفایه باسناد سابق درباب مذکور ازابن عباس اواز رسولخدا روایت نموده که آنحضرت فرمود پسر نهمین از اولاد حسین ؑ که قائم اهل بیت من و مهدی امت منست در شمایل و افعالش شبیه ترین خلایق است بمن هر آنچه بعد از

حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کو لات وعزیٰ سے تشبیہ

تشبية ابی بکر و عمر رضی الله عنهما باللات والعزی .

TO ASSIMILATE HAZRAT UMAR (RA) AND HAZRAT ABU BAKR (RA) WITH LAT AND IZZA.

بحار الانوار سیزدہ جلد دہم — علامات ظهور قائم (ع) تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران ۔۱۳۹۰ھ

محمد بن سنان او از صادق علیه السلام او از پدرش باقر علیه السلام حدیث لوح روایتکرده که م ح م د در آخر زمان خروج میکند درحالتیکه درسرش عمامهٔ سفیدی میباشد که آفتاب براو سایه میاندازد و با زبان فصیح ندائی میرسد بنوعیکه همه جن وانس واهل مشرق ومغرب آنرا میشوند که اینمرد مهدی آل محمد علیهم السلام است زمین را براز عدل میگرداند چنانچه پر از جور گردیده شیخ صدوق در کتاب کمال الدین وعیون اخبار رضا علیه السلام و امالی از عطار او از پدرش اواز ابن عبدالجبار اواز محمد بن زیاد ازدی او از ابان بن عثمان اواز ثمالی او ازعلی بن حسین اواز پدرش او از جدش (ع) روایتکرده که رسولخدا فرمود که ائمه که بعد از منند دوازده نفرند اول ایشان یا علی توئی و آخرایشان قائمی استکه خدایتعالی بلاد مشرق و مغرب زمین را با او فتح خواهد کرد شیخ صدوق در کتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا علیه السلام از طالقانی اواز محمد بن همام اواز احمد بن مابند او از احمد بن هلال اواز ابن ابی عمیر اواز مفضل او ازصادق علیه السلام اواز پدرش علیهم السلام ایشان از رسولخدا صلی الله علیه وآله روایتکرده اند که آنحضرت فرمود که دروقتیکه خدایتعالی مرا بآسمان برد بمن وحی فرمود حدیثرا ذکر نمود تا اینجاکه آنحضرت فرمود که سراز سجده برداشتم ناگاه انوار مقدسه علی وفاطمه وحسن وحسین وعلی بن الحسین و محمد بن علی وجعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی وحجة بن حسن قائم (ع) را دیدم ونور حجة بن حسن را درمیان ایشان دیدم گویاکه اومانند ستاره دُري بود عرضکردم که ای پروردگار من ایشان کیانند فرمود امامانند بعد از تو واین قائم علیه السلام کسی استکه حلال مرا حلال وحرام مرا حرام میگرداند و با او از دشمنان خود انتقام میکشم و این باعث وسبب استراحت دوستان من میباشد و اوست کسیکه بدلهای شیعیان که از ظلم ظالمان و منکران و کافران مجروح شده شفا میبخشد و لات و عزی را یعنی ابوبکر وعمر را با بدن تروتازه ازقبر بیرون میآورد و میسوزاند پس در آنوقت خلایق بسبب ایشان فتنه برپا میکنند که ازفتنه گوساله وسامری شدید تر میباشد۔ محمد بن ابراهیم در کتاب الغیبه با اسناد گذشته درباب نص بردوازده امام از امیرالمؤمنین او از رسول خدا صلی الله علیه وآله روایتکرده که آنحضرت فرمود که نام آخرین ائمه نام منست خروج میکند وزمین را براز عدل میگرداند چنانچه براز ظلم وجور گردیده ومال در نزد او مانند خرمن بسیار میباشد هر مردی که بخدمتش میآید ومیگوید یامهدی بمن عطا بفرما میفرماید که بگیر پس هرچه که میخواهد آنحضرت میدهد شیخ محمد بن علی خزاز در کتاب کفایه باسناد سابق درباب مذکور از ابن عباس اواز رسولخدا روایت نموده که آنحضرت فرمود پسر نهمین از اولاد حسین علیه السلام که قائم اهل بیت من و مهدی امت منست در شمایل و افعالش شبیه ترین خلایق است بمن هر آینه بعد از

باسمہ سبحانہ

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُونَ

کل آدمیوں کے لیے یہ کھلی دلیلیں ہیں اور ان لوگوں کے لیے
جو یقین رکھتے ہیں ہدایت اور رحمت ہے

منتخب

بصائر الدرجات

ترجمہ و تالیف

الفاضل الجلیل محمد بشیر بن شیر محمد الساسولوی الکستانی

الناشر

مکتبۃ الساجد شمس آباد کالونی ملتان

شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کی لاشوں کو پرانے درخت پر لٹکانے کا حکم دیں گے

یامر المهدی بتصلیب جثث الشیخین علی شجرة قدیمة .

SHIA IMAM MEHDI WILL ORDER TO HANG THE DEAD BODIES OF HAZRAT ABU BAKAR (RA) AND HAZRAT UMAR (RA).

بحار الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولی الپاکستانی

۱۵

بالنقيب احفروا عنهما وانبشوهما فينبشون
بأيديهم حتى يصلوا إليهما فيخرجان
غضين طريين كصورتهما فيكشف
عنهما أكفانهما ويأمر برفعهما على
دوحة يابسة نخرة فيصلبهما
عليها فتحيى الشجرة وتورق وتونع
ويطول فرعها فيقول المرتابون
من أهل ولايتهما هذا والله الشرف
حقا ولقد فزنا بحبهما وولايتهما
ويخبر من أخفى ما في نفسه ولو مقياس
حبة من محبتهما وولايتهما فيحضرونهما
ويرونهما ويفتنون
بهما وينادي منادي المهدي عليه
السلام كل من أحب صاحبي رسول
الله وضجيعيه فلينفرد جانبا فيتجزى
الخلق حزبين أحدهما موال والآخر
متبرئ منهما فيعرض المهدي عليه
السلام على أوليائهما البراءة منهما
فيقولون يا مهدي آل رسول الله
نحن ما نتبرأ منهما وما كنا نعلم
أن لهما عند الله وعندك هذه المنزلة
وهذا الذي بدا لنا من فضلهما
أنتبرأ الساعة منهما وقد رأينا

کرتی اور ہے، کہیں گے ایسا نہیں قبروں
کی طرف دیواریں کھولی جائیں گی نقب لے
فرمائیں گے کھودو دونوں کو نکالو اپنے ہاتھوں
سے کھودیں گے سجد تک پہنچ جائیں گے
تر و تازہ نکالے جائیں گے اصلی حالت میں
ہوں گے، کفن اتار دیے جائیں گے، بہت
پرانے بوسیدہ درخت پر لٹکا دینے کا
حکم دیں گے، لٹکانے کے بعد درخت ہرا
ہو جائے گا، اور پھل دے گا، شاخیں بلند ہو
جائیں گی، ان کے ماننے والے کہیں گے خدا کی
قسم یہ شرف حق ہے ہم ان محبت اور ولایت
کامیاب ہوگئے، ماننے کے برابر بھی جس کے
دل میں ان کی محبت ہوگی وہ، کر انکی زیارت
کریں گے، مہدی علیہ السلام کی طرف سے اعلان ہوگا
جو شخص رسول اللہ صلعم کے ساتھیوں کو دوست
رکھتا ہے وہ ایک طرف ہو جائے مخلوق دو
حصوں میں بٹ جائے گی، ایک ماننے والے
دوسرے نہ ماننے والے، مہدی علیہ السلام
ان کے دوستوں سے کہیں گے کہ ان سے بیزاری کرو
وہ کہیں گے ہم بیزاری نہیں کرتے ہم ان
کی حق میں کچھ نہیں جانتے، وہ اللہ کے یہاں
ہیں آپ کے نزدیک ان کی یہ قدر ہے
ہم پر ان کی فضیلت ظاہر ہو چکی ہے

خلفائے ثلثہ کی توہین

اهانة الخلفاء الثلاثة .

INSULT OF FIRST THREE CALIPHS.

بصار الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الباکستانی

۴۷ .

اَلَسْتَ كَانَ يَرْتِيَا هَا فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُوْنَنِيْ فَقَالَ كُلُّنَا نَعْرِفُهُ فَرَفَعَ لَهُمْ سِتْرًا كَانَ عَلٰى بَابِ بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ انْظُرُوْا فِي الْبَيْتِ فَنَظَرْنَا فَاِذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (ع) فَقُلْنَا هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (ع) وَنَشْهَدُ اِنَّكَ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ حَقًّا وَاِنَّكَ وَلَدُهٗ

آپ کو جانتے ہو عرض کیا ہم سب جانتے ہیں۔ حضرت نے پردہ اٹھایا گھر کے دروازہ پر حضرت علی تشریف فرما تھے۔ فرمایا گھر میں دیکھو ہم نے امیرالمومنین علیہ السلام کو بیٹھا ہوا دیکھا عرض کیا واقعی یہ امیرالمومنینؑ ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالے کے سچے خلیفہ ہیں اور آپ امیرالمومنین کے فرزند ہیں۔

(۱۱) رَوَى اَبُو الصَّخْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اِنَّهٗ كَانَ مَعَ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِنًى وَهُوَ يَرْمِي الْجِمَارَ فَرَمٰى وَبَقِيَ فِيْ يَدِهٖ خَمْسُ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِاثْنَتَيْنِ فِيْ نَاحِيَةٍ مِنَ الْجَمْرَةِ وَبِثَلَاثٍ فِيْ نَاحِيَةٍ مِنْهَا فَقَالَ لَهٗ جَدِّيْ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ لَقَدْ رَاَيْتُكَ بِحَصَيَاتِكَ فِي الْعَقَبَاتِ ثُمَّ رَمَيْتَ بِخَمْسٍ بَعْدَ ذٰلِكَ يَمْنَةً وَيَسْرَةً فَقَالَ نَعَمْ يَا ابْنَ الْعَمِّ اِذَا كَانَ فِيْ كُلِّ مَوْسِمٍ يُخْرِجُ اللّٰهُ الْفَاسِقَيْنِ النَّاكِثَيْنِ غَاصِبَيْنِ طَرِيَّيْنِ فَيُصْلَبَا هٰهُنَا لَا يَرَاهُمَا اَحَدٌ اِلَّا الْاِمَامُ فَرَمَيْتُ الْاَوَّلَ بِاثْنَتَيْنِ وَالثَّانِيْ ثَلَاثٌ لِاَنَّهٗ اَكْفَرُ وَاَظْهَرُ لِعَدَاوَتِنَا وَالْاَوَّلُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

ابوالصخر اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا آپ کنکر مار رہے تھے آپ کے ہاتھ میں پانچ سنگریزے بچ گئے' دو جمرہ کے ایک کونے میں پھینکے تین دوسرے کونے میں اس پر میرے دادا نے عرض کیا میں قربان جاؤں آپ نے وہ کام کیا جو کسی نے نہیں کیا، آپ نے عقبات میں پتھر مارے پھر آپ نے دائیں بائیں پانچ پتھر مارے فرمایا ہاں اے ابن عم ایسا کیا ہے' حج کے زمانے میں دو فاسق بیعت توڑنے والے . . . . لٹکائے جاتے ہیں' انہیں جہاں لٹکایا جاتا ہے' امام کے سوا اور کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ میں نے اول کو دو اور ثانی کو تین پتھر مارے کیونکہ یہ کفر اور ہماری دشمنی میں بڑھا ہوا تھا۔ اول چالاک اور چالباز تھا۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حمید بن عبدالرحمن خثعمی امام

شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کی لاشیں ان کی قبر سے باہر نکالے گا

المهدی المنتظر عند الشیعة یخرج جثث ابی بکرؓ و عمرؓ من قبور هما

IMAM MAHDI WILL EXHUME THE BODIES OF HAZRAT ABU BAKAR (RA) & HAZRAT UMAR(RA).

بحار الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف ... بن شیر محمد شاہ رسولوی الپاکستانی

مَقَامٌ عَجِيبٌ يَظْهَرُ فِيهِ سُرُورٌ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَخِزْيٌ لِلْكَافِرِينَ
قَالَ الْمُفَضَّلُ يَا سَيِّدِي مَا هُوَ
ذَالِكَ قَالَ يَرِدُ مَعْشَرُ الْخَلَائِقِ هَذَا قَبْرُ
جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ص) فَيَقُوْلُوْنَ
نَعَمْ يَا مَهْدِيَّ آلِ مُحَمَّدٍ فَيَقُوْلُ وَمَنْ
مَعَهُ فِي الْقَبْرِ يَقُوْلُوْنَ صَاحِبَاهُ وَضَجِيعَاهُ
وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمَا وَالْخَلَائِقُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا
يَسْمَعُوْنَ مَنْ . و . وَكَيْفَ دُفِنَا
مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ مَعَ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَسَى الْمَدْفُوْنُوْنَ
غَيْرُهُمَا فَيَقُوْلُ النَّاسُ يَا مَهْدِيَّ آلِ مُحَمَّدٍ
مَا هُنَا غَيْرُهُمَا إِنَّهُمَا دُفِنَا مَعَهُ لِأَنَّهُمَا
خَلِيْفَتَا رَسُوْلِ اللّٰهِ (ص) وَأَبَوَا زَوْجَتَيْهِ
فَيَقُوْلُ لِلْخَلْقِ بَعْدَ ثَلَاثٍ أَخْرِجُوْهُمَا
مِنْ قَبْرِهِمَا فَيُخْرَجَانِ غَضَّيْنِ طَرِيَّيْنِ
لَمْ يَتَغَيَّرْ خَلْقُهُمَا وَلَمْ يَشْحُبْ لَوْنُهُمَا
بِالْعِفَّةِ وَلَيْسَ ضَجِيعِيْ جَدِّكَ غَيْرُهُمَا۔
فَيَقُوْلُ هَلْ فِيْكُمْ أَحَدٌ يَقُوْلُ غَيْرَ
هَذَا أَوْ يَشُكُّ فِيْهِمَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا
فَيُؤَخِّرُ إِخْرَاجَهُمَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ
يَنْتَشِرُ الْخَبَرُ فِي النَّاسِ وَيُظْهِرُ الْمَهْدِيُّ
وَيَكْشِفُ الْجُدْرَانَ عَنِ الْقَبْرَيْنِ وَيَقُوْلُ

وہاں مومنین کے لئے خوشی ہوگی۔ اور
کافروں کے لئے شرمساری۔
مفضلؒ۔ آقا وہ کیا چیز ہوگی؟
امامؑ۔ مہدی علیہ السلام اپنے دادا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر تشریف
لائیں گے۔ لوگوں سے فرمائیں گے یہ قبر ہے
نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
لوگ کہیں گے اے مہدی آل محمد ایسا ہی ہے
پوچھیں گے قبر میں کون کون دفن ہیں کہیں گے
اور۔ آنحضرتؐ کے ساتھی ہیں آپ اس بات کو
جانتے ہوئے فرمائیں گے تمام مخلوق سن رہی ہوگی
کہ تمام مخلوق کے ہوتے ہوئے میرے نانا کی قبر میں
کیسے دفن ہو گئے۔ دفن ہونے والے یہ نہیں ہونگے
اور ہوں گے لوگ جواب دیں گے مہدی آل محمد یہاں
کوئی اور دفن نہیں ہے۔ وہی ہیں کیونکہ دونوں
آنحضرتؐ کے خلیفہ اور آپ کی دو بیویوں کے باپ
یہ بات تین مرتبہ کہنے کے بعد لوگوں سے کہیں گے
ان قبر سے نکالو جب قبر سے نکلیں گے تو ان
کی لاشیں تر و تازہ ہوں گی۔ رنگ و بیت بالکل
درست ہوگا فرمائیں گے کوئی ہے جو ان کو جانتا ہو
کہیں گے ہم جانتے ہیں آپ کے نانا کی قبر میں
ان دونوں کے سوا کوئی دفن نہیں ہے۔ فرمائیں گے
کوئی ایسا شخص ہے جو یہ کہے کہ وہ دونوں نہیں ہیں

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہل البیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و
مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ
بحسن اہتمام و سعی بلا کلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی
و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ: افتخار بکڈپو دھرم چند بلڈنگ دلشن سٹریٹ کرشن نگر لاہور

خلفائے ثلثہ ظلمات کا مصداق تھے

كان الخلفاء الثلاثة مصداق الظلمات (والعياذ بالله)

SHAIKHEEN WERE TYRANTS.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

قد افلح ۱۸ | ۷۰۷ | النور ۲۴

الظَّمْاٰنُ مَآءً حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ

اسکو پانی خیال کر لیتا ہے یہاں تک کہ جب اسکے پاس پہنچتا ہے تو اسکو کوئی چیز نہیں پاتا

عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۗ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوْ

اور اللہ کو اپنے پاس پائیگا پھر وہ اسکا پورا پورا حساب کر دیگا اور اللہ سب سے تیز حساب کرنیوالا

كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ

ہے یا ان کافروں کے اعمال ایسی اندھیریوں کے مانند ہیں جو گہرے سمندر میں ہوں کہ اسکو

مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۗ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۗ اِذَآ

موج نے ڈھانپ رکھا ہو اور اس موج پر ایک اور موج ہو اور اس موج پر ایک بادل ہو۔

اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا

اسطرح اندھیریاں ایک کے اوپر ایک ہوں کہ جب کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسکو بھی نہ دیکھ سکے

فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى

اور جس کے لئے خدا کوئی روشنی قرار نہ دے اسکے لئے کوئی روشنی ہو ہی نہیں سکتی کیا تم نے نہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۗ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ

دیکھا کہ جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں اور پر پھیلائے ہوئے اڑنے والے پرندے اللہ ہی کی

وَتَسْبِيْحَهٗ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

تسبیح کرتے رہتے ہیں ہر ایک ان میں سے اپنی اپنی نماز اور اپنی اپنی تسبیح کو خوب جانتا ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

اور جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس سے خوب واقف ہے اور آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

منزل ۴

له أو كظلمت في بحر لجي الخ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ أو كظلمت سے مراد ہیں فلاں و فلاں (اول و ثانی) في بحر لجي يغشه موج اس سے مراد ہیں نعثل (ثالث) من فوقه موج اس سے مراد ہیں طلحہ و زبیر۔ من فوقه سحاب ظلمت بعضها فوق بعض اس سے مراد معاویہ، یزید اور بنی امیہ کے فتنے ہیں۔ إذا أخرج يده لم يكد يراها مذکورہ بالا اشخاص کے زمانہ میں جو اندھیرا تھا اسکی شکایت ہے۔ ومن لم يجعل الله له نورا اس سے مطلب ہے کہ جسکے لئے اولاد فاطمہ میں سے کوئی امام نہ ہوگا فما له من نور تو قیامت میں بھی اسکا کوئی امام نہ ہوگا جسکی روشنی میں وہ چل پھر سکے جیسا کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے۔ يسعى نورهم بين أيديهم وبأيمانهم انکا نور انکے آگے آگے اور دائیں بائیں چلتا ہوگا۔ (فرد) قیامت کے دن یہ مومنوں کی حالت ہوگی جبکہ وہ جنت میں چلے جائیں ۱۲ سے يسبح له من في السموت والأرض۔ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ خشکی اور تری میں سے پرندہ ہو یا درندہ یا چوپایہ، اسوقت تک شکار نہیں ہوتا جبتک کہ تسبیح خدا سے غافل نہ ہو جائے ۱۲ سے والطير صفت كل قد علم صلاته وتسبيحه تفسیر قمی میں ہے کہ جناب امیر المومنین سے منقول ہے کہ خدا تعالے کا ایک مرغ ہے جس کی صورت سبز ہے اور پنجے ساتویں زمین پر ہیں اور چوٹی اور تاج عرش کے نیچے اور اسکے دو بازو ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں۔ جو بازو مشرق میں ہے وہ برف کا ہے اور جو بازو مغرب میں ہے وہ آگ کا ہے۔ جب نماز کا وقت آتا ہے تو وہ اپنے پنجوں کے بل کھڑا ہوتا ہے اور سر کو عرش کے نیچے بلند کرتا ہے اور ایک بازو کو دوسرے کی طرف جھکاتا ہے اور دونوں کو اس طرح پھٹ پھٹاتا ہے جیسے کہ خود تمہارے گھروں میں مرغ پھڑ پھڑایا کرتے ہیں مگر نہ برف آگ کو بجھاتی ہے اور نہ آگ برف کو پگھلاتی ہے پھر بلند آواز سے یہ ندا کرتا ہے أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وخاتم

ابوبکرؓ اور عمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے

كان ابوبكر و عمر عميلا الشيطان . (نعوذ بالله من ذالك)

HAZRAT ABU BAKR ﷺ AND HAZRAT UMAR ﷺ WERE THE FOLLOWERS OF SATAN.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول و مولوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

اقترب ۱۷ | ۶۷۴ | الحج ۲۲

اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ

جنکو علم دیا گیا ہے وہ یہ جان لیں کہ حق تمہارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے پس وہ اس

فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ

پر ایمان لے آئیں پس اُنکے دل اُسکے لئے نرم ہو جائیں اور ضرور اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے

اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ

ہیں صراط مستقیم تک پہنچا دینے والا ہے اور جو لوگ کافر ہو چکے وہ تو برابر

كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

اُسکی طرف سے شک میں رہینگے یہانتک کہ قیامت اُن کو یکایک آ لے گی

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

یا انوکھے دن کا عذاب اُن پر آ جائے گا

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ

اختیار اُس دن خدا ہی کو ہوگا وہی اُنکے مابین فیصلہ کریگا اب جو ایمان لائے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾

اور جنہوں نے نیک عمل کئے وہ تو نعمت والی جنتوں میں ہوں گے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس اُنہی کے لئے

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ

ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا اور جنہوں نے راہ خدا میں ہجرت

منزل ۴

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۷۳ ۔ کچھ کھانا ہے؟ اُس نے عرض کی یا رسول اللہ ہے۔ الغرض ایک بکری ذبح کی اور اسکے گوشت کو مشوی کیا (یعنی بھونا) خالی تھے اُس پر بھون لئے جب آنحضرت کے سامنے رکھا تو آنحضرت کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میرے ساتھ اسوقت علی و فاطمہ و حسن و حسین بھی ہوتے مگر اتفاق ہو گئے اسوقت ابوبکر و عمر پھر ان دونو کے بعد علی مرتضے پہنچے اور خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ وَّلَا مُحَدَّثٍ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۔ مطلب یہ ہے کہ یہ تمہارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ تم سے پہلے بھی جو رسول اور نبی و محدث گزرے ہیں اُن میں سے کسی نے کوئی آرزو کی تو شیطان نے اُنکی آرزو میں کوئی نہ کوئی اڑنگا لگا ہی دیا۔ جیسے یہاں آپ نے اپنے دونو نواسوں کی جگہ ابوبکر و عمر بھیج دئے ۱۲ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ مطلب یہ ہے کہ شیطان جو اڑنگا لگا دیتا ہے خدا تعالیٰ اُسکو منسوخ فرما دیتا ہے جیسا اُن دونوں کے بعد علی مرتضے آ گئے ۱۲ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنی آیت کو اسی طرح مضبوط کرتا رہتا ہے جیسے جناب امیر المومنین کی نصرت فرمائی ۱۲۔

WITNESS

فحشا سے ابو بکرؓ، منکر سے عمرؓ اور البغی سے مراد عثمانؓ ہیں

المراد بالفحشاء ابو بکرؓ و بالمنکر عمرؓ و بالبغی عثمانؓ

IN HOLY QURAN فحشا REFERS TO HAZRAT ABU BAKR (رضی اللہ عنہ) المنکر REFERS TO HAZRAT UMER (رضی اللہ عنہ) AND البغی REFERS TO HAZRAT USMAN (رضی اللہ عنہ)

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵۱ - نیز یا موجودہ زمانہ کے اہل القرآن یا ہمارے حسبنا کتاب اللہ کہنے والے جو بتدلیس اسوقت تک عداوت اہلبیت رسولِ خدا کے متعرف رہے اور اب بھی ہیں ۱۲ سے بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں جو حدیثیں اس آیت کی تفسیر میں منقول ہیں اُن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ بالعدل سے مراد ہے کلمہ شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور الْاِحْسَانِ سے مراد ہیں جناب امیر المومنین اور اِيْتَاۗئِ ذِي الْقُرْبٰى سے مراد ہے اہلبیت رسول اللہ کی حق شناسی اور ہر ایک کو انکے درجے پر رکھنا اور انسے مودت و محبت کرنا اور الفحشاء سے مراد ہیں جناب اول اور المنکر سے مراد ہیں حضرت ثانی اور البغی سے مراد ہیں حضرت ثالث۔ روایت ہیں وارد ہے کہ یہ آیت جناب امام جعفر صادقؑ کے سامنے پڑھی گئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اس طرح پڑھو جس طرح میں کہتا ہوں اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۗئِ ذِي الْقُرْبٰى حقہ عرض کیا گیا کہ زید ابن ثابت کی قرأت میں تو ہم یوں نہیں پڑھتے فرمایا لیکن علی ابن ابیطالب کی قرأت میں تو ہم یونہی پڑھتے ہیں ۱۲

رکوع ۱۴ — ۵۵۱ — النحل ۱۶

وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ

انکے پختہ کر دینے کے بعد نہ توڑو جس حال میں کہ تم اللہ کو

عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا

ضامن دے چکے ہو بیشک جو کچھ تم کرو گے اللہ اس سے خوب واقف ہے اور تم

تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ

اس عورت کے مانند نہ ہو جانا جو اپنے کاتے ہوئے کو مضبوط ہو جانے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے

تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ

کر دیا کرتی تھی کہ تم (بھی) اپنی قسموں کو باہمی مکر و حیلہ کا سبب بناؤ (اس خیال سے) کہ ایک

اُمَّةٌ هِىَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ

گروہ دوسرے سے بڑھا چڑھا ہے سوائے اسکے نہیں ہے کہ اللہ اسکے ذریعہ سے تمہاری

وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

آزمائش کرتا ہے اور جو کچھ تم کیا کرتے تھے اس سب کو ضرور تمہارے لئے قیامت کے دن صاف

وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ

صاف کھول دیگا اور اگر اللہ چاہتا تو تمکو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جس سے چاہتا

مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا

ہے توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت زیادہ دیتا ہے اور تم جو کچھ کیا کرتے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا

رہتے ہو اسکی بابت تمسے ضرور ضرور باز پرس کیجائیگی اور تم اپنی قسموں کو باہمی مکر و حیلہ کا

منزل ۳

حاشیہ صفحہ ۵۵۱

لے لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا کافی اور تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حکم ولایت علی ابن ابی طالب نازل ہوا اور جناب رسول خدا نے سب فرمایا کہ اسوقت سے سب علیؑ کو امیر المومنین کہکر سلام کیا کریں تو اسکی تاکید اسی دن خدا تعالیٰ نے نے فرمائی کہ جناب رسول خدا نے اُن دو کو حکم دیا کہ تم دونو بھی اٹھو اور علیؑ کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ کہکر سلام کرو تو دونوں نے عرض کی کہ آیا یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا رسول اللہ کی طرف سے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ خدا کی طرف سے بھی ہے اور رسول خدا کی طرف سے بھی۔ اسی پر خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ - ۲ے نَقَضَتْ غَزْلَهَا تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اَلَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا

یا فتاح — یا ناصر

ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمدللہ کہ ترجمہ بامحاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم
مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ
بحسن اہتمام و سعی بالاکلام حاجی آغا شاہ احمد صاحب کربلائی
و مشہدی دہلوی۔

افتخار بکڈپو ... کرشن نگر لاہور

حضرت مقدادؓ حضرت سلمانؓ حضرت ابوذرؓ کے سوا تمام صحابہ مرتد ہوگئے تھے

ارتدا الصحابۃ کلھم ما عدا المقداد رضی اللہ عنہم و ابی ذر سلمان (العیاذ باللہ)

SAHABA TURNED APOSTATES EXCEPT HAZRAT MAQDAD (RA) HAZRAT SULMAN FARSI(RA) AND HAZRAT ABU ZAR (RA).

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار ہفتم استقلال پریس لاہور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۲ ... اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ...

لن تنالوا ۴ — ۱۳۴ — اٰل عمران ۳

الشّٰكِرِيْنَ ۞ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ

کو جزا دے گا۔ اور کوئی متنفس بغیر خدا کے حکم کے جو لکھا ہوا اور

اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ

مقرر کیا ہوا ہے نہیں مرسکتا اور جو شخص دنیا کا بدلہ چاہیگا ہم اس کو ہیں

مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ

دیں گے اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے گا اس کو وہیں دیں گے

وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۞ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ

اور عنقریب ہم شکر گزار لوگوں کو جزا دیں گے اور نبیوں میں سے بہت ایسے ہیں جن کی

رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

معیت میں اکثر اللہ والے لڑے پھر خدا کی راہ میں جو مصیبت ان پر پڑی اس سے انہوں نے ہمت

وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۞

پست کی نہ بودا پن ہی ظاہر کیا اور نہ دشمن کے آگے گڑگڑائے اور اللہ (ایسے ہی) صبر کرنے والوں کو

وَمَا كَانَ قَوْلَھُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

دوست رکھتا ہے اور ان کا قول بجز اس کے اور کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو

وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

اور معاملات میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ان کافر

عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۞ فَاٰتٰىھُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ

لوگوں کے برخلاف ہماری مدد کر پھر اللہ نے ان کو دنیا کا بھی

منزل ۱

... کہ جو ہم نے اپر لکھی ہے ... حضرت کو موت سے ... تمام صحابہ ... سوا ... سلمان، ابوذر، مقداد ...

تألیف مجاہد کبیر مشوای بزرگ شیعیان الامام روح اللہ الموسوی الخمینی

عمر کفر اور زندقیت کی اصل ہے (نعوذباللہ)

عمر رضی الله عنه ، اصل الكفر والزندقة (نعوذ بالله)

HAZRAT UMER (RA) WAS CHARGED OF INFIDELITY AND HY POCRISY

کشف اسرار تالیف مجلد کبیر الامام روح اللہ الخمینی (طبع ایران)

«۱۱۹»

مخالفتهای اینها با گفته های پیغمبر اسلام محتاج یك کتابست هر کس بخواهد مجملی از آنرا ببیند بکتاب فصول المهمه تألیف علامهٔ بزرگوار السید شرف الدین العاملی رجوع کند

٤. در آنموقع که پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله در حال احتضار و مرض موت بود جمع کثیری در محضر مبارکش حاضر بودند پیغمبر فرمود بیائید برای شما یك چیزی بنویسم که هرگز بضلالت نیفتید عمر بن الخطاب گفت (هجر رسول الله) واین روایت را مورخین واصحاب حدیث ازقبیل بخاری ومسلم واحمد بااختلافی در لفظ نقل کردند وجملهٔ کلام آنکه این کلام یاوه ازابن خطاب یاوه سرا صادر شده است و تاقیامت برای مسلم غیور کفایت میکند الحق خوب قدردانی کردند ازپیغمبر خدا که برای ارشاد وهدایت آنها آنهمه خون دل خورد وزحمت کشید انسان باشرف دیندار غیور میداند روح مقدس این نورپاك باچه حالی پس ازشنیدن این کلام ازابن خطاب ازاین دنیا رفت واین کلام یاوه که ازاصل کفر وزندقه ظاهر شده مخالف است باآیاتی ازقرآن کریم - سورهٔ نجم (آیهٔ ۳) و ما ينطق عن الهوى إن هو إلا وحي يوحى علمه شديد القوى - پیغمبر نطق نمیکند ازروی هوای نفس کلام او نیست مگر وحی خدائی که جبرئیل یاخدا باو تعلیم میکند ومخالف است باآیهٔ اطیعوا الله واطیعوا الرسول وباآیهٔ وما آتیکم الرسول فخذوه وآیهٔ وما صاحبکم بمجنون و غیرآن ازآیات دیگر

(نتیجه سخن ما دراین باره)

ازمجموع این مادهها معلوم شد مخالفت کردن شیخین ازقرآن درحضور مسلمانان یك امرخیلی مهمی نبوده ومسلمانان نیز یا داخل درحزب خود آنها بوده ودرمقصود باآنها همراه بودند یا اگر همراه نبودند جرئت حرف زدن درمقابل آنها که باپیغمبر خدا ودختر او اینطور سلوك میکردند نداشتند یا اگر گاهی یکی ازآنها یك حرفی میزد بسخن او ارجی نمیگذاشتند وجملهٔ کلام آنکه اگر درقرآن هم این امر باصراحت لهجه ذکر میشد ازآنها دست ازمقصود خود برنمیداشتند و

قُل لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

اَلْقُرْآنُ مَعَ عَلِیٍّ وَ عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْآنِ

من مات علیٰ حب آلِ محمد مات شہیدا

چراغ مصطفوی

اور

شرار بولہبی

من مات علیٰ بغض آلِ محمد مات کافرا

حصہ اول

اشتیاق کاظمی
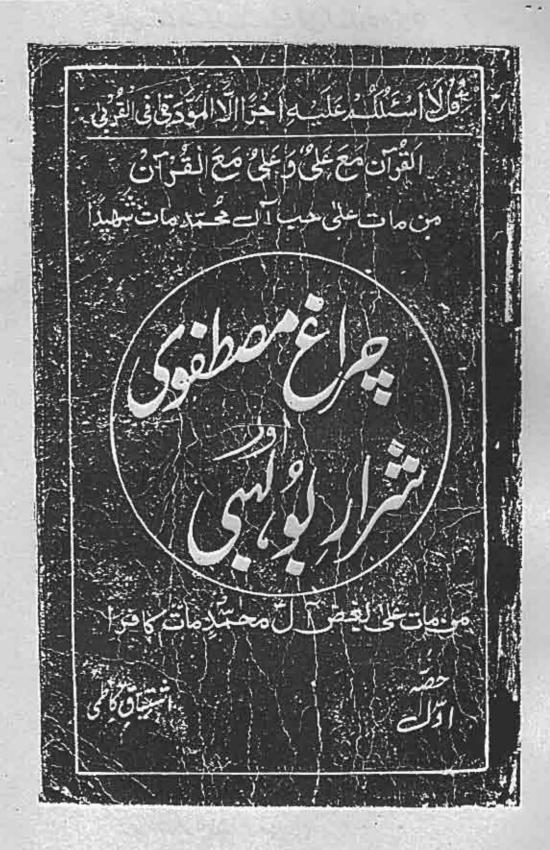
شیطان کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابوبکرؓ تھا

اول من آمن بدين الشيطان هو ابوبكر (نعوذ بالله من ذالك)

HAZRAT ABU BAKR ﷺ WAS THE FIRST PERSON WHO EMBRACED SATAN'S RELIGION.

چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی حصہ اول از اشتیاق کاظمی

۱۸

کو گمراہ کر رکھا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے اضل فرعون وما هدی۔ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی کی طرف دھکیل دیا۔ سیدھے راستے پر سے ہٹا لیا۔ دیکھئے یہاں تو خدا فرما رہا ہے کہ شیطان گمراہ کرتا ہے اور فرعون جیسے شیطان کے پیروکار گمراہ کرتے ہیں لیکن امام ابوحنیفہ کی فقہ شیطان اور فرعون جیسے ملعونوں کو بری الذمہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ پر گمراہی کا الزام ٹھونس رہی ہے۔ شاید اس لئے کہ ہر کوئی اپنے بڑے امام یا پیروکار کو پاک منزہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی لئے تو فقہ حنفیہ یہی کہہ رہی ہے کہ اللہ گمراہ کرتا ہے کیونکہ شیطان تو ان کے مذہب کا پہلا امام ہوا اغویتنی ..... کہنے والا سب سے پہلے یہی ملعون تھا جس کا مذہب آج تک چلا آ رہا ہے اور چلتا رہے گا۔

شیطان کی پیروکار دوسری ہستی

شیطان کے بعد اس کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا جیتی اول جناب حضرت ابوبکر ہیں۔ جب حضرت ابوبکر کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ ایک اللہ کی پیروی کرو۔ اللہ نے جس کی مدد نہیں کی وہ ناکام رہا اور جسے اللہ نے ہدایت دی وہ ہدایت یاب ہوا اور جسے اللہ نے گمراہ کیا وہ گمراہ ہو گیا۔ اہلسنت کی کتاب سیرت صدیق اکبر اردو ترجمہ مولوی محمد عادل قدوسی صفحہ ۲۰۴

RESEMBLENCE OF HAZRAT ABU BAKR ﷺ WITH ANIMAL PRINTED ON THE TITLE OF SHIA BOOK (PUBLISHED BY SHIA AUTHOR).

(سرورق! اس عہد کے عام انسان کی حالت زار)

حضرت ابوبکر صدیقؓ پر منافقت کا الزام

اتهام النفاق على سيدنا ابى بكر رضى الله عنه .

AN ACCUSATION OF HYPOCRICY ON HAZRAT ABU BAKR رضی اللہ عنہ

شیخ سقیفہ از علی اکبر شاہ کراچی

(۸)

ہے کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ لاکھوں کی بھیڑ جو کہ مختلف حالات و کیفیات کے تحت اسلام لائی تھی رسول کی ایک جھلک دیکھتے ہی تمام انسانی کمزوریوں سے دُور ہو گئی ہو۔ اس صورتِ حال کا ایک پہلو قرآن پیش کر رہا ہے۔

بدوؤں نے کہا، ہم ایمان لائے (اے رسول) کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم (یہ) کہو (کہ) ہم اسلام لائے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ (الحجرات، آیت ۱۴)

بعض صحابی تو رسول اللہ کے بہت قریب تھے مگر ان قریب رکھنے والوں میں بھی بڑا فرق تھا، کچھ تو ایسے تھے کہ جنہوں نے رسول اللہ کے ہر حکم پر سرِ تسلیم خم کیا، کبھی رسول کی آواز پر آواز نہیں بلند کی، میدانِ جہاد میں کبھی پیٹھ نہیں پھیری، رسول سے جو کچھ سُنا اُسے گرہ میں باندھ لیا اور ہمیشہ اس پر عمل کیا۔ ان کے پیشِ نظر صرف اطاعتِ رسول تھی۔ ان حضرات میں سرِ فہرست سلمان، ابوذر، عمار یاسر اور مقداد تھے۔

رسول اللہ کے قریب رہنے والوں کا ایک اور گروہ بھی تھا جس کے اپنے منصوبے تھے اپنی مصلحتیں تھیں لیکن بظاہر شمعِ رسالت کے پروانہ بنے ہوئے تھے۔ اس کے سرخیل حضرت ابوبکر اور عمر بن خطاب تھے حضرت عمر کے بارے میں ہماری ایک کتاب "مقامِ عمر" شائع ہو چکی ہے اور اب ابوبکر کے بارے میں "شیخ سقیفہ" پیشِ خدمت ہے۔

اس کتاب میں ہم نے حضرت ابوبکر کے بارے میں بے لاگ گفتگو کی ہے۔ اس گفتگو سے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں، اور دل آزاری کی کوئی بات بھی نہیں ہے کہ ہم صحابہ کی حقیقت بتا چکے ہیں، چنانچہ ابوبکر کی کوئی دینی حیثیت نہیں تھی کہ ان پر تحقیق اور بے لاگ گفتگو کرنا جُرم ہو یا اس سے دین میں نقص پیدا ہوتا ہو۔

تاریخ کسی کو معاف نہیں کرتی اور معاف بھی کیوں کرے اس کا تو کام ہی یہ ہے کہ ماضی کی سچائیوں کو پیش کرے تاکہ حال اور مستقبل سنور سکے، تاریخ نے ہر علاقہ اور ہر دور کی جہاں تک ممکن ہو سکی سچائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاریخ کے ہر پہلو پر تحقیق ہوتی رہی ہے ہر شخصیت زیرِ بحث آتی رہی ہے اور آتی رہے گی، لہٰذا جناب ابوبکر کی ذاتِ گرامی پر بھی تحقیق

حضرت ابو بکرؓ کو ہلاکو اور چنگیز سے تشبیہ

تشبیه ابی بکر بهلاکو و جنکیز خان (نعوذ بالله من ذالك)

TO ASSIMILATE HAZRAT ABU BAKR ﷺ WITH GHANGES KHAN AND HILAKU KHAN.

شیخ سقیفہ از علی اکبر شاہ کراچی

(۱۰)

بوڑھے باپ کو قید خانہ میں ڈلوا دیتا ہے، بڑے بھائی سے خونریز جنگ لڑتا ہے اور چھوٹے بھائی کو مہمان بلاتا ہے اور دھوکے سے گرفتار کروا تا ہے، پھر آنکھوں میں لوہے کی گرم سلائی پھروا کر اندھا کر دیتا ہے اور اسے قید تنہائی میں ایڑیاں رگڑنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے ابوبکر نے صرف تخت ہی حاصل کرنے کے لئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر عمل نہیں کیا بلکہ آپ کے عمومی رویہ حکمرانی میں بھی مطلق العنان بادشاہوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ بعض موقعوں پر تو آپ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے فیصلے والے لگتے ہیں۔

ہم نے اس کتاب "شیخ سقیفہ" میں مستند حوالوں اور مضبوط دلیلوں کے ساتھ جناب ابوبکر کے اسی رُخ کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے ہمیں امید ہے کہ ہم اس حد تک تو کامیاب ہوئے ہیں کہ انصاف پسند اور روشن خیال قاری حضرت ابوبکر کو کائنات کی سب سے بڑی شخصیت (بعد از انبیاء) سمجھنے کی حماقت نہیں کرے گا اور انہیں کوئی دینی حیثیت دینے میں بھی ہچکچائے گا، اگر بات سیاسی حوالے سے ہوگی تو انہیں مطلق العنان بادشاہوں کی صف میں کھڑا کر کے ان کے مقام کا تعین کیا جائے گا۔

علی اکبر شاہ

جولائی ۱۹۸۹ء

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں خود ساختہ سخن طرازی

افتراات واتهامات مخترعة على سيدنا الصديق الاكبر رضی اللہ عنہ

A FALSE SELF CREATED CHARGES AGAINST HAZRAT ABU BAKR (RA)

شیخ سقیفہ از علی اکبر شاہ کراچی

(۱۴۷)

حضرت ابوبکرؓ کی اخلاقی حالت

ایک ایسے شخص کے بارے میں کہ جسے مسلمان رسول اللہ کے بعد کائنات کا افضل ترین انسان سمجھتے ہیں کہ اخلاق کے بارے میں یقیناً بہترین توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں مگر تاریخ کچھ اور کہتی ہے۔ یہ باتیں یقیناً ایک مسلمان قاری کے لئے استعجاب اور پریشانی کا باعث ہوں گی، مگر کیا کیا جائے مجبوری ہے!

گالیاں بکنا | استقبت عقیل بن ابی طالب وابوبکر قال وکان ابوبکر سبابا

یعنی عقیل بن ابی طالب اور ابوبکر میں گالم گلوچ شروع ہوئی اور ابوبکر بڑی گالیاں دینے والے تھے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۷ مطبوعہ در مطبع محمدی لاہور)

حدیبیہ کے موقع پر کفار مکہ کی طرف سے ایک شخص عروہ بن مسعود رسول اللہ صلعم سے گفتگو کے لئے آیا۔ اس نے اپنی گفتگو کے دوران کہا۔

(میں تمہارے ساتھ ایسے لوگ اور ایسے مختلف آدمی دیکھ رہا ہوں جو بھاگ چلنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ پس تو وہ تمہیں میدانِ جنگ میں اکیلا چھوڑ دیں گے۔ حضرت ابوبکر نے سن کر عروہ سے کہا کہ امصص بظر اللات، "لات" یعنی بت "بظر" یعنی عورت کی شرم گاہ کا حصہ گوشت (بظر کے معنی علامہ ابنِ حجر نے یہ لکھے ہیں کہ ختنہ کرنے کے بعد عورت کی شرم گاہ میں جو حصہ رہ جاتا ہے اس کو بظر کہتے ہیں) امصص یعنی چوس، اور یہ جملہ بہت بڑی گالی کے طور پر کہا جاتا ہے (صحیح بخاری جلد دوم پ ۱۱ صفحہ ۳۱ مکتبہ تعمیرِ انسانیت لاہور)

امصص ببظر اللات کا بامحاورہ ترجمہ اس طرح ہوگا۔ "ابے جا "لات" کا ... چوس"۔

جناب ابوبکر کے پاس ایک شخص نے آکر تقدیر کے بارے میں ایک مسئلہ دریافت کیا ملاحظہ ہو۔ عن ابن عمر قال جاء رجل الی ابی بکر وقال أرأیت الزنا بقدر، قال نعم،

حضرت عمرؓ پر ظلم کا الزام

اتہام الظلم والجور علی سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ .

HAZRAT UMER (RA) WAS TYRANT. (AN ALLEGATION.)

شیخ سیفہ از علی اکبر شاہ کراچی

(۱۵۹)

مکہ میں خالد بن عبداللہ القسری ـــــ خداوند تری دُنیا ظلم سے بھر گئی ہے' اب لوگوں کو راحت دے۔" (خلافت و ملوکیت از مودودی ص۱۸۴، ابن اثیر جلد ۴ ص۱۳۲)

یہ تو خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ کی حالت تھی، مگر اور دوسرے خلفائے آل مروان بھی کچھ کم سفاک نہیں تھے ان سب کے مظالم قلمبند کیے جائیں تو ایک کتاب تیار ہو جائے حضرت ابوبکرؓ اور ان کے نامزد کردہ خلیفہ عمرؓ کے دورِ حکومت میں ظلم کی اتنی نظیریں موجود تھیں کہ ان کے بعد آنے والا ہر ظالم و غاصب حکمران بڑے اطمینان کے ساتھ ظلم و جور کا بازار گرم رکھتا ـــــ اور یہ سارے سفاک ابوبکرؓ اور عمرؓ کے لائے ہوئے انوکھے سامراج کے ورثہ دار تھے اور ان کے پاس ہر نوعیت کے ظلم کا ایک ہی جواب تھا کہ یہ سب کچھ تو ابوبکرؓ و عمرؓ جیسے یارانِ رسول کر چکے ہیں۔

☆(کتاب)☆

مصائب النواصب

(در رد نواقض الروافض)

(تالیف)

قاضی سید نوراللہ شوشتری

شهید سنه ۱۰۱۹ قمری هجری

« ترجمه »

آقا میرزا محمد علی مدرس رشتی چهار دهی نجفی

متوفی سنه ۱۳۳٤ قمری هجری

(نگارش وحواشی)

(آقای مرتضی مدرسی چهاردهی)

بسرمایهٔ :

آقای حاج سید احمد کتابچی مدیر

کتابفروشی وچاپخانهٔ اسلامیه

(تهران ـ خیابان بوذرجمهری)

تلفن ٦٩٦٦٩

چاپخانهٔ اسلامیه

حضرت عمرؓ پر لعنت اور فتویٰ کفر

الا فتاء باللعنة والتیکفیر علی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

TABARRA (CURSE) ON HAZRAT UMER AND VIRDICT OF INFIDELITY.

مصائب النواصب در رد نواقض الروافض از قاضی نور اللہ شوشتری 1019 ہجری (طبع ایران)
-۲۴۳-

(لعن)

مولف نواقض نوشت که ازرسم وعادت شیعیان لعن برصحابه وزنهای حضرت محمد ص میباشد که آنرا بجای نماز واجب قرار دادند تا آنجا که شاه طهماسب صفوی که بسن شصت وپنج سالگی رسیده بود درتمام مدت عمرش یك رکعت نماز نخوانده فقط در روز های عاشورا نماز میخواند وازترس طعن مسلمانان بهانه می آورده ومیگفت چون وسواس دارم نماز من مشکل است وهر گاه نماز بخوانم امر سلطنت مشکل ومختل میگردد وشاید ثواب لعن داعی شد که ترك نماز کند ونمیدانید که امور سلطنت شهریار صفوی چگونه بود.

مترجم گوید ثواب لعن درنزد شیعه بیشتر ازآنست که در اینجا نقل شود بااین وصف لعن را مستحب دانند وبواسطه لعن گفتن دیگر ترك واجب ننمایند وآنرا بدن واجب هم ندانند لعن الله الكاذبين وشاه طهماسب صفوی فسق بود چه دخلی به عقاید شیعه داشت وفاسق وکافر درجهان بسیارند که نباید درحساب دین گذاشت.

مولف مصائب نوشت در نوشته نواقض اطلاقاتی است که همه ممنوع می باشد یکی برهمه صحابه وزنان حضرت رسول ص لعن نکنند مگر به بعضی از آنان ودیگری لعن بجای عبادت واجب نیست بلکه دربعضی ازاوقات مکروهه مشغول بآن ذکر شوند و سوم نسبت ترك صلوة به شاه طهماسب صفوی دروغ و افتراء است چه شهریاری باکدامن ورستگار بود!!

مولف نواقض نوشت یکی از عادات ایشان است که گویند با لعن فاروق هرگونه بیماری شفا یابد

«حکایت» پسر ابن افضل ترك قاضی عسکر وفات کرده بود بهتعزیت اوشتافتم دیدم گروهی ازرافضیان دوآنجا حضور داشتند که ملاجان پسرمحمد متخلص بصدق یکذوب استر آبادی هم بود وشخصی ازمردم شیراز بر خاست و از فقر وفاقه خود در نزد قاضی شکایت میکرد وشکوه را بدرازا کشانید ملاجان برای اینکه دل مرا بشکند به بینوا گفت هفتاد مرتبه لعن عمرنما نابیچارگی تو تبدیل به غنا گردد وخود تجربه نموده ودرنزد هر شیعه هم تجربه شد آن تیره بخت بیچاره ناامید ازمجلس بیرون رفت وبعد ازساعتی ملاجان داد سخن داد کنایهٔ بمن زده و گفت دراین دولت صفوی اهل سنت وجماعت ازبزرگان وثروتمندند وشیعیان در بیچارگی وبینوائی بسرمیبرند وشروع کرد بسوگند خوردن که با زن وبچه خود ازبیپولی هفتهٔ دوسه دفعه بیشتر گوشت نمیخورند گفتم سبحان الله مگر تونبودی که میگفتی ازخواص لعن برعمر ثروت

۱۴۰۳ ہجری قمری

لیکن شیعہ مذہب میں مشہور ہے کہ ۹ ربیع الاول کو حضرت عمرؓ ملعون اسفل جہنم جا پہنچے تھے
شیعوں کو چاہیے کہ اس دن شکرانے کا روزہ رکھیں

ولکن المشهور بین الشیعة انه وصل الی اسفل جهنم

فی من ۹ الربیع الاول فلیصم الشیعة هنا الیوم کصوم الشکر

SHIA SHOULD KEEP FAST OF THANKS TO CELEBRATE THE DAY OF HAZRAT UMER رضی اللہ عنہ DEATH ON EVERY 9th RABI UL AWWAL.

---

۴۰۴ زاد المعاد تالیف علامہ آعمال ماہ ربیع الاول محمد باقر مجلسی طبع ایران ۸۰ ۴۱۳)

الاول است مستحب است کہ برای شکر این نعم عظیمہ روزہ بدارند وهر
چند علما در این روز زیارت ذکر نکردہ اند اما زیارت حضرت رسول
وحضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہما درین روز مناسبت بہما
کہ مذکور شد وشیخ طوسیؒ در مصباح گفتہ است کہ در روز اول
اینماہ حضرت امام حسن عسکریؑ بعالم بقا رحلت نمود وحضرت صاحب
الامرؑ بمنصب جلیل امامت فائض گردید پس زیارت آن دو امام عالی
مقام در این روز نیز مناسبت اما شیخؒ در تہذیب وکلینی ومحمد
بن جریر طبری وابن الخشاب وشیخ مفید رحمۃ اللہ علیہم وغیر ایشان
گفتہ اند کہ وفات حضرت امام حسن عسکری صلوات اللہ علیہ در
روز ہشتم اینماہ بود پس در آن روز زیارت آن دو امام علیہما السلام
انسب است وتا روز نہم اینماہ بدانکہ میان علمای خاصہ وعامہ در تاریخ
قتل عمر بن الخطاب علیہ اللعنۃ والعذاب خلاف است ومشہور میان
فریقین آنست کہ قتل آن ملعون در روز بیست وششم ماہ ذی الحجہ
واقع شد چنانچہ سابقاً اشارہ بآن شد وبعضی بیست وہفتم نیز گفتہ
اند ومستند این دو قول نقل مورخان است واز کتب معتبرہ چنان معلوم
میشود کہ چنانچہ الحال میان عوام شیعہ مشہور است کہ قتل او در
نہم ماہ ربیع الاول واقع شدہ است وسابقاً میان جمعی از محدثین
شیعہ نیز چنین مشہور بودہ است وسید بزرگوار علی بن طاوس در
کتاب اقبال اشارہ نمودہ است بآنکہ ابن بابویہؒ روایتی از حضرت
امام جعفر صادقؑ روایت کردہ است کہ آن ملعون در روز نہم ماہ
ربیع الاول بدرک اسفل جحیم متوجہ شدہ است واز نقل وچنان معلوم
ومفہوم میشود کہ شیخ صدوق چنین اعتقاد داشتہ است ہرچند
سید خود آن حدیث را تاویلات نمودہ است وایضاً سید ذکر کردہ
است کہ جماعتی از شیعیان عجم پیوستہ این روز را باین سبب تعظیم و
تکریم مینمودہ اند وخلف بزرگوار سید علی بن طاوس در کتاب زوائد
الفوائد این مذہب را تقویت کردہ است وروایتی معتبری در این

WITNESS

زاد المعاد

تألیف

علامہ مجلسی قدس

کتاب فروشی اسلامیہ

تہران - خیابان بوذرجمہری تلفن ۵۲۱۹۶۶

حضرت عمرؓ، حضرت عائشہؓ پر لعنت حضرت معاویہؓ بائیس رجب کو واصل جہنم ہوئے تھے
شیعوں کو چاہئے کہ اس دن شکرانے کا روزہ رکھیں

اللعنة على عمر و عائشة . وانتقل معاوية فى ٢٢ / من شهر رجب ، الى جهنم ،

TO INVOKE CURSE ON UMER (رضی اللہ عنہ) . AYESHA. (رضی اللہ عنہا)
(رضی اللہ عنہ) DIED ON 22ND RAJAB. ALL SHIA'S MUST KEEP FAST TO CELEBRATE THAT DAY.

زاد المعاد تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع (ایران ۷۸ ۱۳ھ)

۳۴ اعمال ماہ رجب

محرام وهذا ان بیندازد جهنم باشد فصل پنجم در بیان فضایل و اعمال
نصف آخر ماه رجب است و شیخ طوسی و دیگران گفته اند که در روز
پنجم این ماه ابرهیم پسر رسول خدا صلی الله علیه و آله از دنیا رفت پس
حزن داندوه و لعن بر آنها کرده در این مصیبت شماتت کردند مناسبت
خصوصاً عایشه علیها اللعنه و ابن عیاش که یکی از محققان شیعه است گفته
است که حضرت فاطمه زهرا صلوات الله علیها در روز بیست و یکم ماه رجب
بعالم قدس ارتحال نموده اگرچه خلاف مشهور است اما لعن بر غاصبان و ظالمان
آن جگر گوشه حضرت رسالت پناه که عمده آنها عمر بن الخطاب علیه اللعنه و
العذاب است بدانست و زیارت آنحضرت در اینها مناسبت بنحوی که مذکور
خواهد شد انشاء الله تعالی و شیخ مفید ره گفته است که در روز بیست و دوم
اینماه معویه علیه اللعنه بجهنم واصل شد است مستحب است که این روز را
روزه بدارند بشکرانه این نعمت و در روز بیست و سیم اینماه خار جیان
خنجر زهر آلود بر ران مبارک حضرت امام حسن مجتبی صلوات الله علیه
زدند و زیارت آنحضرت و لعن بر ظالمان و قاتلان آنحضرت مناسبت و در
روز بیست و چهارم این ماه فتح خیبر بر دست معجز نمای اسد الله الغالب علی
بن ابی طالب جاری شد و مرحب یهودی بر دست آنحضرت کشته شد گفته
اند روزه آن روز بشکرانه این نعمت و زیارت آنحضرت مستحب است و شیخ ره
ذکر کرده است که شهادت حضرت امام موسی کاظم علیه السلام در روز بیست
و پنجم ماه رجب واقع شد اما احادیث بسیار در فضیلت این روز و ثواب
روزه اش وارد شده است و روایتی نقل کرده اند از ابن بابویه و غیر او
که حضرت رسول ص در روز بیست و هفتم ماه رجب مبعوث برسالت شد و این
خلاف مشهور است و احادیث بسیار است که بعد از این مذکور خواهد شد
اما در فضیلت روزه اش شکی نیست چنانچه از حضرت امیر المؤمنین صلوات
الله علیه منقول است که روزه اش کفاره دویست سال گناهست و بسند
بسیار معتبر از حضرت امام رضا علیه السلام منقولست که هر که روز بیست
و هفتم را روزه دارد حق تعالی روزه او را کفاره هفتاد سال گناه گرداند

یہ کتاب مکابرہ منقولی خاص تہذیب شیعہ کیلیے لکھی ہے

حضرات اہل سنت والجماعة ملاحظہ فرمائیں!!

کتاب

دہقوا شیعہ — شیعہ مکابرہ

کا

حصہ دوم موسوم بہ

تنزیہ الانساب فی تشریح الاصحاب

مولفہ و مترجمہ و مضاعفہ

قدوة السالکین زبدة العارفین شہسوار عرصہ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت محبوب ملت محمد دینی

عالم جلیل فاضل نبیل مولانا و مقتدانا جناب مولوی محمد ماہ عالم صاحب قبلہ و کعبہ

مصطفوی چشتی رضی اللہ عنہ

جسکو

۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں مؤلف کے بھائی مرزا احمد سلطان صاحب مصطفوی چشتی ساکن دہلی نے

مطبع نور المطابع لکھنؤ میں باہتمام منشی سید نورالحسن صاحب مالک مطبع چھپوا کر بار دوم مکرر شائع کیا

حضرت عمر فاروقؓ اپنی بہن کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں ان کے والد نے اپنی بیٹی سے منہ کالا کیا تھا

ولد عمر من بطن اخته وقد زنى ابوه باخته (نعوذ بالله)

HAZRAT UMER (RA) WAS BORN BY COMMITING FORNICATION (RINA) WITH REAL DAUGTER.

تنزیہ الانساب فی قبائل الاعراب شیعوں کی الاصحاب از محمد ماہ عالم چشتی ۱۹۲۹ء نور المطابع لکھنؤ

۲۳

کا بدل کر سکتے ہیں اور نہ دنیا میں گالی کا جواب گالی ہے بلکہ ....

لیکن ہم اونکے مطاعن انساب کا ماحصل لیکر اور اہل علم شیعہ کا باقی اخیر جائج کر منقول بہ منقول سے دیتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ فرقہ شیعہ کو گالی گلوچ کے سوا مناظرہ کا سلیقہ نہیں کیا منے کہ کسی مذہب کے اہل مذہب پر اعتراض اوسکے مذہبی اصول اور اوسی کے مسلمات پر ہونا چاہیے لیکن حضرات شیعہ کے جملہ اعتراضات وہمی خیالی بلکہ واہی ولا وبالی ہوا کرتے ہیں چنانچہ جوابات کے ملاحظہ سے روشن ہوگا ملاحظہ ہو۔

فصل اوّل در مطاعن نسب فاروق منجانب شیعہ

برق لامع منظوم مصنفہ مرزا فصیح دہلوی کے آخری حصہ میں بجواب مخاطب اہلسنت لکھا ہے جن اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ ضہاک ہاشم بن عبد مناف کے گھر کی حبشیہ باندی چرمی لنگوٹی باندھ کر اونٹ چرانے جایا کرتی تھی وہاں نفیل بن عبد العزی اسپر قادر ہوا جس سے خطاب پیدا ہوا اور پھر نفیل کے بعد خطاب جوان ہوگیا تھا تو خطاب نے ضہاک سے حنتمہ کو جنوایا لیکن حنتمہ کے پیدا ہوتے ہی گھر سے باہر ڈلوا دیا گیا اتفاقاً ابو جہل خال فاروق کا باپ ہشام بن مغیرہ اسے گھر لے گیا اور اوسکی پرورش کی جب حنتمہ جوان ہوگئی تو خطاب کا اوس سے نکاح ہو گیا جس سے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پس اس رشتہ کی مثال میں یہ پہیلی صادق آتی ہے ؎ بھائی بھتیجا بہ نسبت سوت کا جایا یہ جن بیجایا وہ میں جائی ؛ اسکا باپ میرا بھائی ؛ یہ شاعر تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں ہوے ہیں اور ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بغدادی معروف بابن الحجاج بڑے ادیب و شاعر و کاتب تھے جنکا انتقال بغداد میں ۱۳۹۱ھ ہجری میں ہوا انھوں نے حضرت فاروق کے نسب کی نسبت یہ لکھا ہے وہ شخص کہ جسکا دادا ماموں بھی ہو اور اوسکا باپ بھی اور اوسکی من جده خاله ووالده ؛ واُمه اخته وعمته ؛ ماں اوسکی بہن بھی ہو اور اوسکی پھوپھی اجدر ان یبغض الوصی وان ینکر یوم الغدیر بیعته بھی ؛ وہ زیادہ سزاوار ہے کہ وصی رسول سے بغض کرے اور اوسکی یوم غدیر کی بیعت کا انکار کرے انتہٰی احسنہ شاہ نعمت اللہ

یہ کتاب

خاص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی ہے

حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ نہ فرمائیں!!

کتاب

ردّ ہفوات الشیعہ

مکابرات الشنیعہ

کا

حصہ اوّل، دوم

موسوم بہ،

تنزیہ الانساب

قبائل الاعراب فی شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مترجمہ و مصنفہ عُفی

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت مجدد ملت ماحی بدعت

عالم جلیل فاضل نبیل لاثانی مقتدانا جناب مولوی محمد ماہ عالم صاحب قبلہ وکعبہ مصطفوی چشتی

رضی اللہ عنہ

حضرت عثمانؓ کا باپ نامرد اور ماں فاحشہ تھی

کان والد عثمان رضی اللہ عنہ عنینا و امه بغیا (والعیاذ باللہ)

THE FATHER OF HAZRAT USMAN (رضی اللہ عنہ) WAS IMPOTENT AND MOTHER WAS PROSTITUTE

تنزیہ الانساب فی قبائل الاعراب شیعہ خ الاصحاب از محمد ماہ عالم چشتی ۱۲۹۹ نور المطابع لکھنؤ

بدو بہوات سیہ ۔۔۔ ۶۶ ۔۔۔ بہا برات سنیہ

کیا معنی کہ لفظ عثمان کا مادہ عثم ہے ہے اور تاج العروس شرح قاموس جلد آٹھ صفحہ ۳۱۸ میں استخوان شکستہ کے جوڑ پر بغیر برابر ٹھیک جڑے رہنے کو عثم کہتے ہیں اور الف و نون نسبت کا ہے چونکہ باپ نامرد تھا اور ماں فاحشہ پس نہیں معلوم ہو سکتا کہ حضرت عثمان اروی بنت کریز کی گود میں کیونکر ہو بیٹھے اور ابن عفان کیونکر بن گئے اسی وجہ سے ماں باپ نے نام بھی ایسا چھانٹ کر رکھا کہ نام عثمان سنتے ہی انسان انکا بے جوڑ نسب سمجھ لے اور جو لفظ عثم سے قطع نظر کیجائے تو لفظ عثمان بھی شرافت نسب پر دال نہیں کیونکہ مجموعہ لغات عربی ترجمہ قاموس میں عثمان کے چند معانی ہیں سانپ کا بچہ اور اژدہا کا بچہ اور سرخاب کا بچہ۔ غرض ان تینوں معانی سے آدمیت نہیں پائی جاتی اور چونکہ قاتلان مومنین اور موذیان بانی اسلام کی سفارشیں کر کر کے اونکی جانوں کی معافیاں دلوانا انکا شعار خاص تھا اسوجہ سے معانی اول و دوم پوری منطبق ہو گئے بلکہ اگر غور کیا جائے تو انکے سلسلہ نسب مشہورہ کی دو چار پشت کے نام تک بھی ذلیل تھے مثلاً باپ کا نام عفان یعنی عفونت بھرا اور دادا کا نام عاص یعنی گنہگار اور پردادا کا امیہ یعنی ذلیل باندی اور سکڑدادا کا نام عبد شمس یعنی سورج کا بندہ یا سورج کا غلام الغرض جیسے حضرت ابوبکر و عمر شریف تھے کہ اول صاحب چھ یار زادے اور ثانی صاحب چہ ولبے زادے یا لگر بار زادے تھے ویسے ہی آپکے والد ماجد قاتی اور مخنث پیشہ شریف تر تھے اور رجلہ مجہول و معیوب الانساب میں آپکو یہ شرف خاص ہے کہ باپ کے مجہول ہونیکے علاوہ انکی اماجان بھی مجہول الاسم تھیں انتہی۔

خرابی نسب حضرت عثمان کے یہ کھوکے سکے حضرات شیعہ کے کینہ مطاعن میں ہیں جو بالکل سلیٹ ہیں جسمیں کوئی بھی کھرا نہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ اس کتاب کا موضوع تنزیہ نسب پدری ہے مادری نہیں اس مجبوری کے سبب موضوع کتاب کے مطابق ہفوات شیعہ کا رد لکھتے ہیں اور باقی مطاعن کے جوابات کو قلم انداز کرتے ہیں واللہ المستعان

شیعانِ علی زندہ باد
دشمنانِ علی مُردہ باد
یا علی مدد
تحفہ حنفیہ
در جواب
تحفہ جعفریہ
اس رسالہ میں تمام علمائے اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنّی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،
نوٹس :۔ اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں
از قلم حقیقت رقم
خادمِ مذہب شیعہ وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

حضرت عثمان پر من گھڑت الزام۔ (نعوذ باللہ)

افتراء المخترعة على عثمان رضی تعالی عنه

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT USMAN (RA).

۴۳۲

جماع میت کے جرم میں دور ہٹ گئے اور خود نبی کریم کا اور حضرت علی کا اس لڑکی کو دفن نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور اس کے باپ نہ تھے۔ عثمان کے گدی نشین معاویہ کبیر نے بنوامیہ کی حکومت چمکانے کی خاطر عثمان کی بیوی کو بنت نبی مشہور کر دیا اور حدیثوں کے راوی اس چکر میں پھنس گئے۔

جناب عثمان نے اپنی بیوی ام کلثوم کو قتل کیا

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ج ۲ ص ۱۴۴ فصل ۶ میں لکھا ہے۔ کہ اسمعیل بن علی فرماتے ہیں کہ میں انس بن جناب سے علم حدیث لینے آیا۔ انہوں نے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے میں نے کہا کہ بصرہ سے۔ اس نے کہا کہ بصرۃ تو وہ شہر ہے کہ جس کے رہنے والے قاتل بنت نبی جناب عثمان سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر عثمان نے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا تو حضور نے دوسری کیوں دی

ارباب انصاف۔ ایک مرتبہ مذکورہ واقعہ میں نے میر صاحب کو سنا دیا انہوں نے فرمایا کہ عثمان نے پہلی بیوی رقیہ کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا اور پھر خلیفہ ولید کی طرح اس کے مردہ سے ہمبستری کرتا رہا۔ اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم و حیا بالائے طاق رکھ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہے اور نبی کریم کو اذیت دینے والا رحمت خدا کا حق دار نہیں ہے۔

پس شیعوں کے امام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ جس نے نبی کریم کو اذیت دی ہے اسے خدا تو اس پر لعنت بھیج۔ میں نے کہا میر صاحب شیعوں کی کتاب

مختلف کتابوں سے خود ساختہ رائے جناب عمرؓ علت المشائخ میں مبتلا تھے

کان عمر رضی اللہ عنہ مبتلی بعلة اللواط (والعیاذ باللہ)

ACCORDING TO DIFFERENT SHIA BOOKS, HAZRAT UMER (RA) WAS SODOMIST.

سم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۴۳۴

نساب بسنن نسائی ص ۳۶ باب التقبیل فی الکفن -

۶۶ - جناب عمر کی سیرت پر چلنے سے جناب امیر نے انکار کیا تھا (چونکہ وہ سیرت غیر شرعی تھی)
مسند امام احمد بن حنبل ص ۷۵ عقد الفرید ص ۲۱۳/۲ تاریخ الخلفاء ص ۱۵۴

۶۷ - جناب عمر نے چار تکبیر والی نماز جنازہ جاری کی (یہ سنت عمر ہے نہ کہ سنت نبوی) تاریخ الخلفاء ص ۱۳۷

۶۸ - جناب عمر اللہ کے حضور میں غیر معصوم کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے تھے (اور اس میں وہابی مذہب کی بربادی ہے) بخاری شریف ص ۲۷/۲ کتاب الصلوٰۃ

۶۹ - جناب عمر کے نسب پر اعتراضات - حوالے اسی کتاب میں مذکور ہیں -

۷۰ - جناب عمر کے علت المشائخ میں مبتلا ہونے کا ثبوت - بحث اسی کتاب میں مذکور ہے -

۷۱ - جناب عمر نے ام کلثوم بنت ابی بکر پانچ سالہ شہزادی سے اپنے بڑھاپے میں شادی کی -
حوالے اسی کتاب میں مذکور ہیں

۷۲ - جناب عمر کافروں کے گھر پیدا ہوئے اور کافی عرصہ تک خود بھی کافر رہے - تاریخ الخلفاء ذکر اسلام عمر

۷۳ - جناب عمر روضہ نبی میں دفن ہو کر بی بی عائشہ کے لئے مصیبت بن گئے کیونکہ بی بی عائشہ کو عمر کے مردہ جسم سے پردہ کرنا پڑتا تھا - مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۴

۷۴ - جناب عمر اپنی غلط کاریوں کے حساب سے قبر میں بارہ سال کے بعد فارغ ہوئے -
تاریخ الخلفاء ص ۱۵۴

WITNESS

۷۵ - جناب عمر نے اپنے جگری یار مغیرہ بن شعبہ کو زنا کی سزا سے بچانے کی خاطر ایک گواہ کو غلط پٹی پڑھائی اور باقی تین گواہوں پر حد تہمت جاری کی
فیض الباری شرح بخاری ص ۳۹۶/۳ مطبوعہ مصر - تاریخ یعقوبی ص ۱۳۶/۲

۷۶ - جناب عمر نے لشکر اسامہ کے ہمراہ جانے سے گریز کیا تھا اور گریز کرنے والوں پر نبی کریم نے نفرین کی تھی - مدارج النبوۃ ص ۴۹/۲ ذکر وقائع سنہ ۱۱ھ

۷۷ - جناب عمر نے اسامہ کو دوبارہ امیر بنانے میں ابوبکر کی مخالفت کی تھی اور ابوبکر نے عمر کی داڑھی پکڑ کر کھینچی تھی - تاریخ کامل ابن اثیر ص ۱۶۱/۲ ذکر انفاذ جیش -

جناب عمرؓ نبی کے گستاخ تھے

کان عمر یسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (والعیاذ باللہ)

HAZRAT UMER (RA) WAS IMPUDENT TO THE HOLY PROPHET (SAW)

سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
۲۴۵۔۲۴۴

۷۸۔ جناب عمر بیعت ابوبکر کو ایک فتنہ اور فلتہ جانتے تھے۔ (پس نصوص خلافت ابوبکر باطل ہو گئی) سیرت حلبیہ صفحہ ۳۹۲ ج ۳ تاریخ کامل صفحہ ۱۵۶ ج ۲

۷۹۔ جناب عمر نے سیدہ فاطمہ زہراؑ کا وثیقہ فدک چاک کر کے بی بی کو ناراض کیا تھا۔
سیرت حلبیہ صفحہ ۳۹۲ ج ۳ ذکر وفات نبی

۸۰۔ جناب عمر نے سعد بن عبادہ صحابی رسولؐ کے بے گناہ قتل کا حکم دیا تھا
سیرت حلبیہ صفحہ ۳۹۲ ج ۳ تاریخ یعقوبی صفحہ ۱۱۴ ج ۲ صحیح بخاری صفحہ ۱۰ باب رجم الحبلی

۸۱۔ جناب عمر خازیوں کی صفوں پر درّے برساتا تھا۔ الامامت والسیاست صفحہ ۲۰

۸۲۔ جناب عمر نے نبیؐ کی بیٹی سیدہ فاطمہ زہرا کو ناراض کیا تھا اور بی بی نے فرمایا تھا کہ میں اپنے باپ رسول اللہ سے عمر کی شکایت کروں گی۔ الامامت والسیاست صفحہ ۱۴ ج ۱

۸۳۔ جناب عمر نے خلیفہ سازی کے لیے شوریٰ والی بدعت جاری کی۔ تاریخ طبری ذکر شوریٰ

۸۴۔ جناب عمر نے حق مہر کی مقدار معین کی اور یہ مخالفت قرآن ہے۔ تحفہ اثنا عشریہ ذکر مطاعن عمر۔

۸۵۔ جناب عمر کو اپنی جان نبی کریم سے زیادہ پیاری تھی۔ صحیح بخاری صفحہ ۱۲۹ کتاب الایمان والنذور

۸۶۔ جناب عمر کی تمام اولاد زنیہ فراز تھی (اور یہ ان کی تربیت کا اثر تھا) صحیح بخاری صفحہ ۱۰ کتاب الفتن

۸۷۔ جناب عمر کا اقرار کہ ابوبکر کو نبی کریم نے خلیفہ نہیں بنایا تھا (پس نصوص خلافت ابوبکر جھوٹی ہیں)
صحیح بخاری صفحہ ۸ کتاب الاحکام باب الاستخلاف

۸۸۔ جناب عمر کا اقرار کہ حضرت علیؓ اور عباسؓ نے ابوبکر کی خلافت کی مخالفت کی تھی۔ (پس حق علیؓ کے ساتھ ہے) صحیح بخاری صفحہ ۱۲۹ کتاب المحاربین باب رجم الحبلی

۸۹۔ جناب عمر نے نبی کی شان میں گستاخی کی تھی اور نبی کریم نے ناراض ہو کر عمر کو دربار رسالت سے نکال دیا تھا۔ صحیح بخاری صفحہ ۱۲ کتاب العلم باب قول المریض قوموا عنی

۹۰۔ نبی کریم کی بیٹی سیدہ زہراؑ نے وصیت کی تھی کہ عمر کو میرے جنازے میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ شرح ابن ابی الحدید صفحہ ۳ ج ۲ ط بیروت

۹۲۔ جناب عمر نبی کریم سے اپنے باپ کا نام پوچھنے سے گھبرا گیا تھا (پس دال میں کالا کالا ہے)

جناب عمرؓ بے وضو نماز پڑھا لیا کرتے تھے

كان عمر يؤم الناس على غير وضوء (والعياذ بالله)

HAZRAT UMER (RA) OFFERED HIS PRAYERS WITHOUT ABLUTION (WADOO.)

۴۳۶

صحیح بخاری ص۲۶ کتاب العلم

۹۲۔ جناب عمر نے شجرہ بیعت الرضوان کو کاٹ دیا تھا (یعنی صحابہ کی بیعت رضوان کو برباد کر دیا)

عمدۃ القاری شرح بخاری ص۲۸۴ مطبوعہ مصر

۹۳۔ جناب عمر کو نبی کریم نے حضرت علی کے سوراخ کے برابر بھی مسجد کی طرف سوراخ رکھنے سے روک دیا تھا۔ محارب القلوب ص۱۳۵

۹۴۔ جناب عمر حالت جنابت میں بھی نماز پڑھا دیا کرتے تھے۔ کنز العمال ص۲۴۳ کتاب الصلوٰۃ

۹۵۔ جناب عمر نے حالت روزہ میں ایک کنیز سے ہمبستری کر کے روزہ توڑ دیا تھا۔

کنز العمال ص۳۲۱ کتاب الصوم

۹۶۔ جناب عمر سورج ڈوبنے سے پہلے ہی روزہ افطار کر لیتے تھے۔ کنز العمال ص۳۲۴ کتاب الصوم

۹۷۔ جناب عمر بغیر بسم اللہ پڑھے نماز پڑھتے تھے۔ تاریخ بغداد ص۳۹ ذکر عبداللہ بن محمد البزاز

۹۸۔ جناب عمر کو نبی کریم کی بیٹی سیدہ فاطمہؑ نے فرمایا تھا کہ میرے گھر سے نکل جاؤ ورنہ میں سر کے بال کھول کر تمہارے لئے بددعا کروں گی۔ تاریخ یعقوبی ص۱۲۶ خبر سقیفہ

۹۹۔ جناب عمر نے اقرار کیا تھا کہ لوگ مجھ سے زیادہ فقیہ ہیں ذکر حرف لو کا

۱۰۰۔ جناب عمر کو امام حسینؑ نے فرمایا تھا کہ انزل عن منبر ابی میرے باپ کے منبر سے اتر آؤ۔

صواعق محرقہ ص

۱۰۱۔ جناب عمر نے ابوبکر کی غیر قانونی حکومت منوانے کے لئے حضرت علی کو قتل کی دھمکی دی تھی۔

(الامامت والسیاست ذکر بیعت ابی بکر)

نوٹ۔ تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

جناب عمر کے بارے میں قرطاس ابیض میں ذکر کئے گئے اعتراضات کے ثبوت میں جن کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں وہ تمام کتابیں اہلسنت و دستوری کی ہیں اور مذکورہ اعتراضات بطور نمونہ کے ہیں ورنہ خامیاں اور عیب تو حضرت عمر میں بہت زیادہ ہیں جو بڑی کتابوں میں مذکور ہیں۔ مذکورہ خامیوں اور عیبوں کی وجہ سے جناب عمر کو ہم تو انسانیت سے اور نہ ہی صحابیت

WITNESS

خود ساختہ الزامات ہی الزامات

افتراءات مختلقة متلاحقة .

A PLENTY OF SELF CREATED ALLEGATIONS.

سم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

صحیح مسلم ص ۲۲۲ مسند امام احمد حنبل ص ۲۹ مسند ابن عباس

۵۰۔ جناب عمر نے اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کی بدعت کو جاری کیا۔
نیل الاوطار ص ۳۳ باب صلوٰۃ الاذان

۵۱۔ جناب عمر نے نماز تراویح کی بدعت جاری کی۔ صحیح بخاری ص ۳۲ کتاب الصوم

۵۲۔ جناب عمر کو نبی کریمﷺ نے نماز کی امامت کرنے سے روکا تھا۔ سیرۃ ابن ہشام ص ۶۵۲ ذکر وفات النبی۔

۵۳۔ جناب عمر کی بدخلقی کی شکایت اصحاب نبی نے ابوبکر سے کی تھی۔
اسد الغابہ ص ۱۳۸ بخاری شریف ص ۱۱ باب مناقب عمر

۵۴۔ جناب عمر کا علم غیب جاننے کا دعویٰ (قصہ ساریۃ الجبل)
(علم غیب جاننے والا بیٹی سے مسئلہ نہیں پوچھتا) صواعق محرقہ ص ۳۰ ذکر عمر ریاض النضرۃ ص ۲۴

۵۵۔ جناب عمر کا ایک جن سے کشتی کرنے کا ڈھکوسلہ (کیونکہ یہ رستم عرب بچپن میں خالد بن ولید سے کشتی لڑا تھا اور ٹانگ تڑوا بیٹھا تھا۔ ریاض النضرۃ ص ۲۴ فصل ۲)

۵۶۔ جناب عمر نے اپنی بیٹی حفصہ کی طلاق کے وقت غم سے اپنے سر میں خاک ڈالی تھی (اور یہ بدعت عمر ہے) حلیۃ الاولیاء ص ۴۱ معارج النبوۃ رکن چہارم باب ۵

۵۷۔ جناب عمر نے سیاہ لباس پہنا تھا (جو کہ بقول اہلسنت دوزخیوں کا لباس ہے) ریاض النضرۃ ص ۱۵۹

۵۸۔ جناب عمر نے عبدالرحمٰن صحابی کو گالیاں دی تھیں کہ یہ فرعون امت ہے۔ الامامت والسیاست ص ۲۳

۵۹۔ جناب عمر کے کلام کی نبی کی نظر میں کوئی وقعت نہ تھی۔ صحیح مسلم ص ۸۳ غزوہ بدر

۶۰۔ جناب عمر ضدی تھا۔ ابوبکر کی ایک تحریر پر تھوکا اور مٹا دیا۔ کتاب الاموال ص ۱۷۱ باب الاقطاع

۶۱۔ جناب عمر نے اپنے بخیل ہونے کا اقرار کیا تھا۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹ تاریخ خمیس ص ۲۴۱

۶۲۔ جناب عمر بیت المال سے قرض لے کر نال شول کرتا تھا۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹

۶۳۔ جناب عمر ماتم بھی کرتا تھا جیسا کہ نعمان بن مقرن پر کیا تھا عقد الفرید ص ۴

۶۴۔ جناب عمر نے ایک وقت میں تین طلاقوں کو نافذ کیا اور پھر فوراً ہی نکاح ثانی کے لئے حلالہ کی غیر شرعی (بدعت عمر ہے اور زنا ہے) صحیح مسلم ص ۵۵ باب طلاق الثلاث

۶۵۔ جناب عمر کی ایک سرکشی نبی کریمﷺ کے حضور میں کہ اس میت کا جنازہ مت پڑھو

اہل تشیع کی طرف سے کذب و افترا پر مبنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے قرطاس ابیض

حضرت عمرؓ بیہودہ کلام کرتے تھے

كان عمر يتكلم بالكلام الفحش (نعوذ بالله من ذالك)

HAZRAT UMER (RA) USED INDECENT AND VULGAR LANGUAGE.

سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
۴۲۸

اچھے لوگ تھے. تو جناب امیر نے بخاری شریف گواہ ہے کہ ابوبکر کی چھ ماہ تک بیعت کیوں نہیں کی تھی اور جو شخص چھ ماہ تک مجبور رہا ہے وہ بعد میں تا وفات سچا خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا.

جناب عمر کے متعلق قرطاس ابیض

(جناب عمر کی وہ خامیاں کہ جن کی وجہ سے وہ ملت مسلمہ میں احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے)

۱۔ جناب عمر نے نبی کی وفات کے وقت حضور کے حکم کو بیہودہ کلام سے تعبیر کیا۔
(اور یہ عمر صاحب کی نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی ہے)
ثبوت۔ صحیح بخاری کتاب العلم ص۲۲ ۔ صحیح مسلم باب ترک الوصیۃ ص۴۳ ج۲

۲۔ جناب عمر نے ابوبکر کی غیر قانونی حکومت منوانے کے لیے بنت نبیؐ فاطمہ کو ان کا گھر جلانے کی دھمکی دی تھی (اور یہ آل نبی پر ظلم ہے) تاریخ طبری ص۱۸۱۸ ج۳

۳۔ جناب عمر نے ابوبکر کی غیر قانونی خلافت منوانے کی خاطر نبی کی بیٹی فاطمہ کو مارا تھا جس سے بی بی کے شکم کا بچہ شہید ہو گیا۔ الملل والنحل ص۳۸ ذکر النظامیہ

۴۔ جناب عمر ابوبکر کو الیکشن میں کامیاب کرانے کی خاطر ان کے پولنگ سٹیشن پر کنٹرول کی خاطر نبی پاک کے جنازہ کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ کنز العمال ص۱۴۰ ج۳ کتاب الخلافۃ مع الامارۃ

۵۔ جناب عمر نے سیاسی غرض کی وجہ سے وفات نبی کا انکار کیا تھا (اور یہ حکم قرآن کی مخالفت ہے)
بخاری شریف ص۵۱۷ باب فضل ابی بکر ص۱۴۳ ج۲

۶۔ جناب عمر کو خدا اور رسول نے خلیفہ نہیں بنایا تھا بلکہ ابوبکر کی بوقت موت بے ہوشی میں عثمان نے عمر کو نامزد کر دیا تھا۔ (اور یہ عدل و انصاف نہیں بلکہ دین حق سے بغاوت ہے)
الطبقات الکبریٰ ص۴۲ ج۳ ذکر وفات ابی بکر۔ تاریخ خمیس ص۲۴۱ ج۲

جناب عمرؓ کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا

لم يكن عمر يؤمن بالقرآن الموجودبين ايدى الناس .

HAZRAT UMAR (رضی اللہ عنہ) HAD NO FAITH ON PRESENT QURAN.

سم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۲۹

۷۔ جناب عمر نے اس لفافہ پر جس میں خلافت کی خاطر انہیں کا نام تھا لوگوں سے جبراً بیعت لی۔ (اور یہ ایک بدعت ہے اور قرآن و سنت کے مخالف ہے) الامامۃ والسیاسۃ ص۱۹

WITNESS

۸۔ جناب عمر کو لقب فاروق یہودیوں نے عطا کیا تھا (اور یہ عطیہ عمر کے لئے کوئی فضیلت نہیں بلکہ بدعت ہے) اسد الغابہ ص۱۵۱ ج۴ تاریخ طبری ص۱۵ ج۵ مطبوعہ مصر

WITNESS

۹۔ جناب عمر کو لقب امیر المومنین لبید بن ربیعہ یا مغیرہ بن شعبہ نے خوشامد کے لئے دیا تھا۔ (پس اس لقب میں عمر کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک بدعت ہے) اسد الغابہ ص۱۵۱ ج۴ ذکر عمر۔ ادب المفرد للامام بخاری باب امیر المومنین کو سلام ص۳۵۲

۱۰۔ جناب عمر کو اپنی خلافت میں شک تھا۔ تاریخ الخلفاء ص۳۷

۱۱۔ جناب عمر کا اقرار کہ حضرت علیؑ مجھ کو اور ابوبکر کو جھوٹا۔ گناہگار۔ دھوکے باز اور خیانت کار سمجھتے تھے۔ صحیح مسلم ص۹۱ ج۲ باب حکم الفئ صحیح بخاری ص۹۹ ج۴ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ

۱۲۔ جناب عمر کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا کیونکہ ان کے عقیدہ میں اصلی قرآن کے دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں اور موجودہ قرآن میں حروف کی یہ تعداد نہیں ہے۔ تفسیر اتقان ص۸۸

۱۳۔ جناب عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت نبی پاک کی صلح پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ یہ کیا کمینگی ہے۔ صحیح بخاری ص۱۹۲ ج۲ کتاب الشہادات باب شروط الجہاد

۱۴۔ جناب عمر اسلام لانے کے بعد کفار سے ڈر کر گھر میں چھپ کر بیٹھ گئے (اور یہ انکی بزدلی ہے) بخاری شریف ص۲۹ باب اسلام عمر

۱۵۔ جناب عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت اقرار کیا تھا کہ مجھے نبوت پر شک گزرتا ہے (اور ایسا شک ایمان کی بربادی ہے) تاریخ خمیس ص۲ ج۲ سنہ تفسیر خازن ص۱۴۳

۱۶۔ جناب عمر جنگ احد میں نبیؐ کو دشمن کے نرغے میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور یہ بھی بے وفائی ہے) تفسیر در منثور ص۸۸ ج۲ آل عمران۔ بخاری شریف ص۳۶ ج۲ کتاب التفسیر۔ ازالۃ الخفا ص۲۲ ج۲ مطبوعہ کراچی۔

جناب عمرؓ نبی کی بیویوں پر آوازیں کسا کرتے تھے

کان عمر یطیل اللسان علی ازواج النبی (والعیاذ باللہ)

HAZRAT UMAR USED TO DECRY THE WIVES OF RASUL ALLAH ﷺ.

* سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۴۳۰

۱۷- جناب عمر جنگ خیبر میں کفار کے مقابلے سے بھاگ آئے تھے اور لشکر نے ان کی بزدلی کی شکایت کی تھی۔ المستدرک للحاکم ص۳۷ کتاب المغازی ازالۃ الخفاء ص۱۲۶

۱۸- جناب عمر جنگ حنین سے بھی بھاگ گئے تھے (اور اسلام کے لئے رسوائی کا باعث بنے) بخاری ص۹۲ کتاب الجہاد

۱۹- جناب عمر نے جنگ خندق میں نبی کے اس حکم کی کہ "جاؤ کفار کی خبر لاؤ" نافرمانی کی تھی تفسیر در منثور ص۱۸۵ س الاحزاب

۲۰- جناب عمر نبی کی بیویوں پر آوازے کستا تھا جبکہ وہ رات کے وقت رفع حاجت کے لئے مدینے سے باہر جاتی تھیں۔ صحیح بخاری ص۳۷ کتاب الوضوء

۲۱- جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے المستطرف فی کل فن ص۲ مستطرف باب تحریم خمر

۲۲- جناب عمر کو شراب کے حرام ہونے کا یقین نہ آتا تھا اور کلام خدا پر اعتبار نہ آتا تھا۔ مسند امام احمد حنبل ص۳۱ مسند عمر سنن نسائی ص۲۹ باب تحریم خمر

۲۳- جناب عمر کی دنیا سے جاتے وقت آخری غذا شراب تھی۔ ریاض النضرۃ ص۲ ذکر وفات عمر

۲۴- جناب عمر کا ایمان پر مرنا مشکوک ہے۔ شرح فقہ اکبر ص۱۰۸ مطبوعہ مصر

۲۵- جناب عمر کو گالیاں دینا کفر نہیں ہے شرح فقہ اکبر ص۴۲ مطبوعہ مصر

۲۶- جناب عمر کا نام ابن مسعود نے خلافت کی خاطر نبی پاک کے سامنے پیش کیا تھا لیکن نبی کریم نے اسے ناپسند فرما کر ٹھکرا دیا فتاویٰ عبدالحی ص۱۲۱

۲۷- جناب عمر کا آرزو کرنا کہ کاش میں پاخانہ ہوتا (یہ آرزو کرنا ناشکری اور کفر ہے) نور الابصار ص۵۹ ذکر عمر

۲۸- جناب عمر جہنم کا تالا ہے (اللہ بہتر تو یہ تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا)

جناب عمرؓ اپنی بیویوں سے غیر فطری فعل کرتا تھا

کان عمر رضی اللہ عنہ یاتی ازواجه فی ادبارهن (العیاذ باللہ)

HAZRAT UMAR (RA) USED TO HAVE UNNATURAL SEXUAL INTERCOURSE WITH HIS WIVES.

۴۳۲

صحیح بخاری صفحہ ۹۵ ریاض النضرة صفحہ ۲۷

۴۰۔ جناب عمر دربار نبیؐ میں شور وغل کرتا تھا (جو کہ دربار رسالت کی توہین ہے)
صحیح بخاری صفحہ ۹۱ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

۴۱۔ جناب عمرؓ نے اپنی بیٹی حفصہ سے وہ بات پوچھی جو بیوی سے پوچھی جاتی ہے کہ عورت کتنی مدت کے بعد شوہر کے لئے بیقرار ہوتی ہے۔ ازالۃ الخفا صفحہ ۱۹ قصل ۹ تاریخ الخلفا صفحہ ۱۲

۴۲۔ جناب عمر رات کے وقت لوگوں کے گھروں میں جھانک کر ان کے عیب تلاش کرتا تھا (جو کہ حکم قرآن کی مخالفت ہے) ازالۃ الخفا صفحہ ۲۹

۴۳۔ جناب عمر اپنی بیوی سے غیر فطری طریقے پر ہمبستری کرتا تھا۔ (اس چیز نے ان کی خلافت کو چار چاند لگا دیئے) ترمذی شریف باب التفسیر پارہ ۲ مسند امام احمد حنبل صفحہ ۲۹۷ مسند ابن عباس۔

۴۴۔ جناب عمر نے بقول معاویہ امت رسول میں اختلاف کا بیج بویا ہے (اور اس چیز نے امت کو گمراہ کیا ہے) عقد الفرید صفحہ ۲۳۲ ذکر وفات عمر

۴۵۔ جناب عمر وقت وفات بنو ہاشم کی حق تلفی کے باعث بے چین تھے۔ (اور یہ ظلم کا اقرار ہے) صحیح بخاری صفحہ ۱۳ باب مناقب عمر

۴۶۔ جناب عمر نے حضرت علی کو اپنے کسی کار خلافت میں شریک نہیں کیا تھا (اور یہ ان کے بغض کا منہ بولتا ثبوت ہے) مروج الذہب صفحہ ۲ ذکر معاویہ

۴۷۔ جناب عمر نے نبی کریم کو بجائے قرآن مجید کے تورات سنا کر اذیت دی تھی۔
مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ازالۃ الخفا صفحہ ۱۹۶

۴۸۔ جناب عمر کے وقت وفات جنگ اسلامی کا چھیاسی ہزار روپیہ ان کے ذمہ واجب الادا تھا (اور یہ مسلمانوں کے مال میں دھاندلی ہے) اسد الغابہ صفحہ ۱۹

۴۹۔ جناب عمر نے متعۃ النساء کو حرام کیا تھا (حالانکہ قانون سازی کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۴)

چودہ ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مورخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی قبلہ دام ظلہ

ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

حضرت عثمانؓ کی توہین اور عقیدہ الاثناء عشری

اہانة عثمان رضی اللہ عنہ وعقیدة الاثنا عشریة

AN INSULT OF HAZRAT USMAN .(RA) AND SHI'ITE DOCTRINE.

جلاء العیون، ارشاد مفید، اعلام الوریٰ، جامع عباسی، صواعق محرقہ، مطالب السؤل، شواہد النبوت ارجح المطالب، بحار الانوار، مناقب وغیرہ۔

حدیثِ نعثل اور امام عصرؑ

نعثل ایک یہودی تھا، جس سے حضرت عائشہؓ حضرت عثمانؓ کو تشبیہہ دیا کرتی تھیں، اور رسولِ اسلام علیہ السلام کے بعد فرمایا کرتی تھیں :- اس نعثل اسلامی عثمان کو قتل کردو۔ (ملاحظہ ہو، نہایۃ اللغۃ علامہ ابن اثیر جزری ص۳۲۱) یہی نعثل ایک دن حضور رسولِ کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض پرداز ہوا مجھے اپنے خدا، اپنے دین، اپنے خلفاء کا تعارف کرائیے، اگر میں آپ کے جواب سے مطمئن ہوگیا، تو مسلمان ہوجاؤں گا۔ حضرت نے نہایت بلیغ اور بہترین انداز میں خالقِ عالم کا تعارف کرایا، اس کے بعد دینِ اسلام کی وضاحت کی "قال صدقت" نعثل نے کہا آپ نے بالکل درست فرمایا پھر اس نے عرض کی مجھے اپنے وصی سے آگاہ کیجئے اور بتایئے کہ وہ کون ہے یعنی جس طرح ہمارے نبی حضرت موسیٰ کے وصی یوشع بن نون ہیں اس طرح آپ کے وصی کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میرے وصی علی بن ابی طالب اور ان کے فرزند حسن وحسین پھر حسین کے صلب سے نو بیٹے قیامت تک ہوں گے۔ اس نے کہا سب کے نام بتایئے آپؐ نے بارہ اماموں کے نام بتائے، ناموں کو سننے کے بعد وہ مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ میں نے کتبِ آسمانی میں ان بارہ۱۲ ناموں کو اسی زبان کے الفاظ میں دیکھا ہے۔ پھر اس نے ہر وصی کے حالات بیان کئے، کربلا کا ہونے والا واقعہ بتایا۔ امام مہدی کی غیبت کی خبر دی اور کہا کہ ہمارے بارہ اسباط میں سے لادی بن برخیا غائب ہوگئے تھے۔ پھر مدتوں کے بعد ظاہر ہوئے اور از سرِ نو دین کی بنیادیں استوار کیں۔ حضرت نے فرمایا اسی طرح ہمارا بارہواں جانشین امام مہدی محمد بن حسن طویل مدت تک غائب رہ کر ظہور کرے گا۔ اور دُنیا کو عدل و انصاف سے بھردے گا۔ (غایتنا المقصود ص۱۳۲ بحوالہ فرائد السمطین حموینی)۔

علاماتِ ظہورِ مہدی علیہ السلام کے متعلق اربابِ عصمت کے ارشادات

امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے بیشمار علامات ظاہر ہوں گے، پھر آخر میں آپ کا ظہور ہوگا۔ مغرب و مشرق پر آپ کی حکومت ہوگی۔ زمین خود بخود تمام دفائن اگل دے گی، دُنیا کی کوئی ایسی زمین نہ باقی رہے گی جس کو آپ آباد نہ کردیں۔ علاماتِ ظہور میں چند یہ ہیں۔

(۱) عورتیں مردوں کے مشابہ ہوں گی۔ (۲) مرد عورتوں جیسے ہوں گے (۳) عورتیں زین جیسی چیزوں گھوڑے سائیکلوں پر سواری کرنے لگیں گی۔ (۴) نماز جان بوجھ کر قضا کی جانے لگے گی۔ (۵) لوگ خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرنے لگیں گے (۶) قتل کرنا معمولی چیز سمجھا جائے گا (۷) سُود

مختصر ترجمہ و تعارف

فصل الخطاب

فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب

للعلامۃ المرزا حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی الشیعی الامامی

محمد الفاروقی النعمانی ـــــــ رفیق دار المؤلفین کراتشی

ناشر مرکزیہ حزب الاسلام لاہور

صحابہ کرامؓ کو جرائم پیشہ اور منافقین تحریر کیا گیا ہے

ذکر الصحابة بارتکاب الجرائم النفاق

THE HOLY COMPANIONS (SAHABA) ARE MENTIONED AS CRIMINAL AND HYPOCRITE.

۱۲۱

قریش کے ستر آدمیوں کے نام میٹ دیئے گئے

قرآن میں ابولہب کا نام کیوں باقی رکھا گیا ہے

ملا حسین نوری لکھتا ہے

محی منہ سبعون من قریش باسمائهم واسماء آبائهم وما ترك ابولهب الا للازراء علیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم لانه عمه

موجودہ قرآن میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے آباء کے نام میٹ دیئے گئے ہیں۔ مگر ابولہب کا نام صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے کے لئے نہیں میٹا گیا کیونکہ وہ آپ کا چچا تھا۔

(فصل الخطاب ص ۱۲۵/۲۲۸ باب اول مقدمہ ثالثہ)

بڑے بڑے جرائم پیشہ منافقوں کے نام قرآن میں کنایۃً ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں ہے

شیعوں کے پہلے امام جناب علیؓ کا پہلا ارشاد

ان الكناية عن اسماء اصحاب الجرائر العظيمة من المنافقين في القرآن ليست من فعله تعالیٰ وانما من فعل المغيرين المبدلين الذين جعلوا القرآن عضين واعتاضوا الدنيا من الدين .... انهم اثبتوا في الكتاب ما لم يقله الله ليلبسوا على الخليقة۔

بڑے بڑے جرائم پیشہ منافقوں کے نام قرآن میں کنایۃً ذکر کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں یہ کام منافقوں کا ہے۔ جنہوں نے قرآن میں تغیر تبدل کر کے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ اور دنیا کے عوض دین کو بیچ ڈالا
انہوں نے قرآن میں وہ باتیں درج کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائی تھیں تاکہ حق و باطل کی آمیزش سے مخلوق کو دھوکہ دیں

(فصل الخطاب ص ۱۳۰ باب اول مقدمہ ثالثہ)

حقیقت فقہ حنفیہ
در جواب
حقیقت فقہ جعفریہ
از قلم حقیقت رقم
وکیل آل محمد حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق
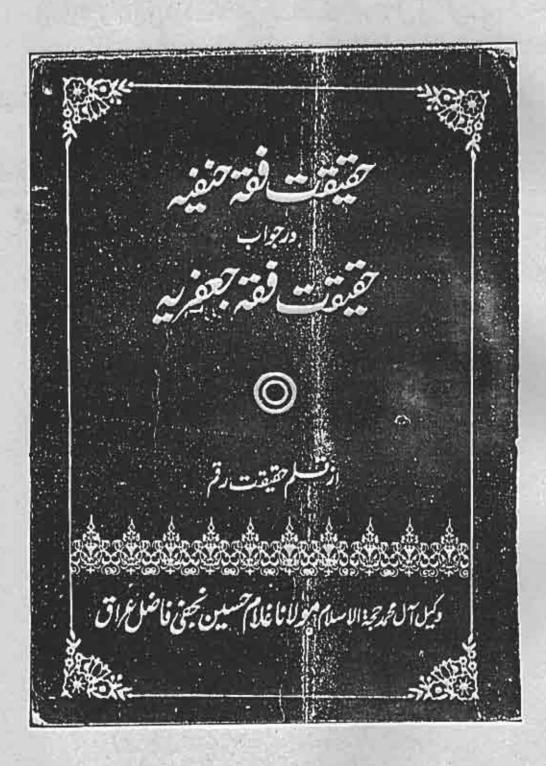
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کا عقیدہ گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے کیونکہ جیسی خلافت ویسا عقیدہ چاہئے

عقيدة خلافة أبى بكر و عمر مثل ذكر الحمار !! (نعوذ بالله من ذالك) لانه لابدوأن تكون العقيدة مثل الخلافة .

ASSIMILATION OF SHAIKHEEN'S CALIPHATE WITH PENIS OF AN ASS.

حقیقت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۸۲

تناسل بڑھے تو بڑھتا چلا جاتا ہے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔

انما ضمانات بمیہ حیثیۃ

نوٹ۔ سنی فقہ بنے بنے۔ سنی علماء کی زبانی یہ ہے بیچارے سنیوں کے عقیدے کی شان۔ بات بھی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کے لئے ویسا ہی عقیدہ چاہیئے۔

یہ حوالہ کتابچہ "اکابرین کے جواہر پارے" مؤلف شاہد رضوی پیش کردہ جمعیت خدام رضا ص۵ سے منقول ہے

مذہب اہلسنت میں نشان تقیہ[1]

نمبر۵ سنی فقہ میں ہے قال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ حسن بصری کہتا ہے کہ تقیہ کرنا قیامت تک جائز ہے

بخاری شریف ص۱۰۲۹ کتاب الاکراہ

نوٹ۔ سنیوں کے نزدیک تقیہ نام ہے جھوٹ بولنے کا اور حق کو چھپانے کا۔ پس سنیوں کو مبارک ہو کہ ان کی فقہ میں تاقیامت حق کا چھپانا اور

---

[1] یعنی حق کو چھپانا

کائنات کا بدترین گستاخ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نوٹ لکھتا ہے کہ اگر خصیتین پر ثلثہؓ (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کا نام لکھ کر ہمبستری کیجائے تو انزال نہ ہوگا (نعوذ باللہ)

احقد الناس على الصحابة . كتب الملاحظة أنه من كتب على خصيتية أسماء الخلفاء الثلاثة عند الجماع لاينزل فلا ينزل

A WORST IMPUDENT OF SAHABA WRITES THAT BY WRITING THE NAMES OF SHAIKHEEN ON TESTIS, EJACULATION CANNOT TAKE PLACE.

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ ۔ ۲۵ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

دیوبندی شریعت میں کنوارپن لوٹانے کی ہدایات

الرحمۃ صہ ۱۳۶ میں لکھا ہے کہ جو دیوبندن بیل کا پتا نے کر اکے مس روئی بھگو کر شرمگاہ میں رکھے گی اگر اسکا پردہ بکارت زائل ہو چکا ہے تو غوث پاک کی برکت سے دوبارہ لوٹ آئے گا مجرب! شاتم علام کا اپنے گھروں میں یہ تجربہ شدہ نسخہ ہے نوٹ علماء دیوبند کے تجربات اور ہدایات پر اسلام کو بڑا فخر ہے۔

حمل گرانے کے لیے فقہ دیوبند کی خصوصی ہدایات

کتاب الرحمۃ صہ ۱۴۳ میں لکھا ہے کہ جو دیوبندن اور وہابن تھوڑا سا کیتا کا دودھ اور کچھ شہد ملا کر چاٹے نے اسکا حمل گر جائے گا۔

دیوبندی احتلام روکنے کے لیے الرتناسل کے اردگرد ماں باپ کا نام لکھیں

کتاب الرحمۃ صہ ۱۲۷ شب میں لکھا یکتب علی فخذہ الایمن آدم وعلی الایسر حوا فلا یحتلم کہ جو دیوبندی اپنی دائیں ران پر آدم اور بائیں پر حوا کا نام لکھے گا اسکو احتلام نہ ہوگا نوٹ اور اگر خصیتین پر ثلثہ کا نام لکھ کر ہمبستری کی جائے تو انزال نہ ہوگا۔

مولانا محمد علی بلال گنجی شیخ الحدیث کو دعوت فکر

اعلیٰ حضرت اپکی فقہ عائشہ اور عثمان میں پیشاب پینا اور منی کھانا بلکہ پاخانہ کھانا جائز ہے اور ہر قسم کے حیوانات کے الرتناسل ہر محاذ

تاریخ اسلام
مؤلفہ علامہ محمد بشیر انصاری
ناشر: شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس میلوے روڈ۔ لاہور

حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ اور زبیرؓ منافقوں میں سے ہیں

كان أبوبكر و عمر و عثمان و طلحة و الزبير من المنافقين .

HAZRAT ABU BAKR (RA), HAZRAT UMAR (RA) HAZRAT USMAN (RA), HAZRAT TALHA (RA) HAZRAT ZUBAIR (RA) WERE AMONG APOSTATES.

تاریخ اسلام از علامہ محمد بشیر انصاری — انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور

۳۹۷

وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا، یعنی آج میں نے تمہارا دین تمہیں کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمہیں پر تمام کر دی اور تمہارے دین کے طور پر اسلام کو پسند کر لیا۔ اس کے بعد حضرتؐ نے غدیر کا جلسہ برخاست کیا اور مدینہ تشریف لے آئے۔

فصل بیست و سوم

ابو عُبیدہ جراح کو امین کیوں کہا جاتا ہے

غدیر خم کے اجتماع میں صحابہ کرام نے علیؑ کو مولا اور امیرالمؤمنین مان کر بیعت تو کر لی مگر اکثر حضرات کے دل میں حسد کی آگ جلتی رہی اور وہ بدستور نفاق کے مرض میں مبتلا رہے۔ جب یہ حضرات مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکر کے گھر اکٹھے ہوئے اور ایک صحیفہ تحریر کیا، اور اس پر دستخط کر کے ابو عبیدہ جراح کے سپرد کیا اور اسے اس صحیفہ کا امین قرار دیا گروہ منافقین میں ابو عبیدہ اسی دن سے امین کے نام سے پکارے جانے لگا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ غدیر سے مدینہ آتے ہوئے جب سرکار دو عالمؐ عقبہ سے صحیح سالم گزر گئے تو جناب حذیفہ کے غلام سالم نے دیکھا کہ جناب ابوبکر، عمر اور ابو عبیدہ جراح باہم سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ سالم نے کہا، کیا حضورؐ نے ایسی سرگوشیوں سے منع نہیں فرمایا؟ ان تینوں نے کہا کہ اگر تم حضورؐ کے پاس ہماری شکایت نہ کرو تو آؤ تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ چنانچہ سالم بھی اُن کے ساتھ گھل مل گیا۔ اور انہوں نے سارا راز اس پر فاش کر دیا۔ کہ ہم لوگ علیؑ کی امامت و امارت کو ہرگز پسند نہیں کریں گے اور اُن کی بیعت کو توڑ دیں گے اور حضورؐ کی رحلت کے بعد خلافت پر قابض ہو جائیں گے۔

غرض مدینہ میں پہنچے تو ابوبکر کے گھر منافقوں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا۔ جن میں چودہ تو وہی اصحاب عقبہ تھے جنہوں نے حضورؐ کے ناقہ کو بھڑکانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ان چودہ کے نام یہ ہیں: (۱) ابوبکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) طلحہ (۵) عبدالرحمٰن بن عوف (۶) سعد بن ابی وقاص (۷) ابو عبیدہ بن جراح (۸) معاویہ بن ابی سفیان (۹) عمرو بن العاص (۱۰) ابو موسیٰ اشعری (۱۱) مغیرہ بن شعبہ (۱۲) اوس بن حدثان (۱۳) ابو ہریرہ (۱۴) ابو طلحہ انصاری ان کے علاوہ دوسرے بیس منافقوں نے بھی شرکت کی اور صحیفہ پر چونتیس منافقین نے دستخط کئے صحیفہ کے کاتب کے فرائض سعید

مناظرۂ مصر
علامہ حسین بخش جاڑا
کتبہ رضا احمد اعوان

خلفاء ثلثہؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر

تکفیر الخلفاء الثلاثة و جميع الصحابة رضوان الله عليه اجميعن

DESECRATION OF SAHABAS (HOLY COMPANION) ﷺ

مناظرہ مصراز حسین بخش جاڑا

ص ۵۰

ایمان ثلثہ

سنی مناظر جناب حاجی نور ابحث کا ایک نیا دروازہ کھولتے ہوئے کہا کہ شیعہ لوگ خلفائے ثلثہ کے ایمان کے منکر ہیں۔ حالانکہ وہ ایمان دار نہ ہوتے تو رسول اللہ ان سے رشتہ نہ کرتے:

شیعہ مناظر علوی نے جواب دیا۔ بے شک شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ لوگ (ثلاثہ) دل و جان سے مومن نہیں تھے۔ البتہ ظاہراً زبانی طور پر وہ اسلام کا اظہار کرتے تھے اور حضرت رسالتمآب کا یہ دستور تھا کہ جو لوگ کلمہ شہادتین زبان پر جاری کر لیا کرتے تھے وہ ان کا اسلام قبول کر لیتے تھے خواہ کلمہ پڑھنے والے منافق ہی کیوں نہ ہوں پس ایسے لوگوں کے ساتھ آپ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرتے تھے اسی بناء پر آپ نے ان سے رشتے بھی قبول کر لئے۔

صراط علی حق نمسکہ

مناظرہ

حسنیہ

تالیف

عالم و عارف علوم ربانی مولانا شیخ ابو الفتوح [illegible]

ترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب قبلہ کامل مرزا پوری

مترجم کتاب حیات القلوب۔ جلاء العیون وحق الیقین وغیرہ

ناشر

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی

اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی توہین اور حضرت معاویہؓ پر لعنت
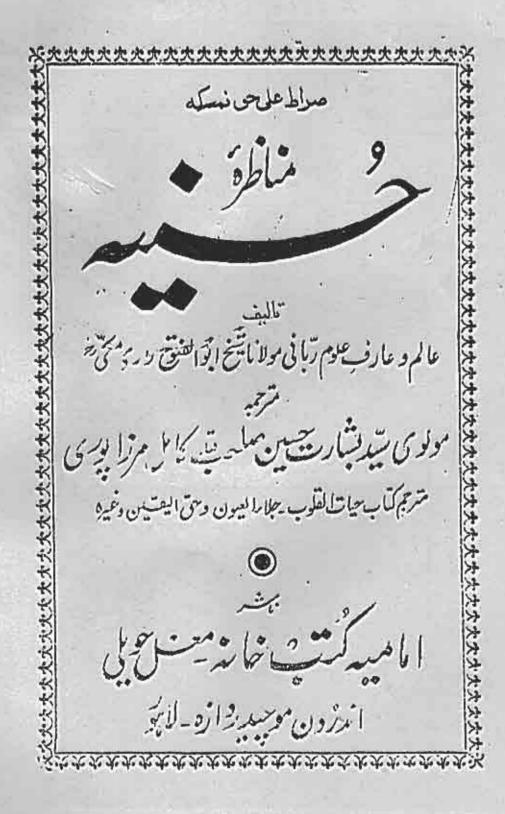
اهانة الشيخين واللعن على سيدنا معاوية . رضى الله عنهم

DESECRATION OF HAZRAT ABU BAKR (RA), HAZRAT UMER(RA), AND CURSE TO HAZRAT MUAVIYA (RA)

مناظرہ حسینہ از شیخ ابو الفتوح رازی کی ترجمہ مولوی سید بشارت حسین ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

۴۴

اور بنی خزرج کے نو ہزار لوگوں کی اور قیس بن سعد کی اور مالک ابن نویرہ اور ان کے دس ہزار ساتھیوں کی ان سے مخالفت سب پر عیاں ہے کہ ان لوگوں نے ابوبکر کی بیعت نہیں کی۔ اس لئے ابوبکر نے خالد بن ولید کو ان کے خلاف لشکر دے کر بھیجا۔ اس نے اس مومن کو مع اس کے دس ہزار اشخاص قبیلہ کے قتل کیا اور ان کے مال و اسباب سب لوٹ لئے اور اُن کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔

اے ابراہیم! بتا کس طرح خواص اُمت کا اجماع ہوا۔ خدا سے ڈرو اور اپنے اس اعتقادِ فاسد بجائے آباؤ اور خدا و رسولؐ پر ایسی جرأت نہ کرو۔ اے ابراہیم اگر اجماع اُمت کا خلافت ابوبکر میں اختیار ہو اور اجماع پر اتفاق ہوا ہو تو پھر یزید اور باقی بنی اُمیہ جو کہ قرآن دین میں بیوں امام ہوئے چونکہ ان سے اس قدر لوگوں نے بیعت کی کہ ابوبکر و عمر کی بیعت کرنے والوں سے صدہا گونہ زیادہ تھے لہذا اس صورت سے معاویہ و یزید ملعون اور باقی بنی اُمیہ سب امام ہوئے۔ اور کسی قرآن کے ماننے میں شک نہیں ہو سکتا جن کے وہ امام ہوں جنہوں نے فرزند رسولؐ کا سر کاٹا اور ان کے اہلبیتؑ کو برہنہ اونٹوں کی پشت پر سوار کر کے اسیری میں لے گئے اور مدت دراز تک اہلبیت رسولؐ کو سب و شتم کرتے اور بُرا کہتے رہے۔

اے ابراہیم! قتل عثمان پر البتہ اہل اسلام کا اجماع منعقد ہوا جو امت کے خواص و عوام کا اجماع ہے کہ اسلام کے تمام شہروں سے لوگوں نے خطوط لکھے اور لوگوں کو عثمان کے قتل کی ترغیب و تحریص کی۔ ملک مصر سے تقریباً تیس ہزار اشخاص اُس کے ظلم کی شکایت کرنے آئے۔ اور اتفاق کر کے یکبارگی اس پر حملہ کیا اور اسے بری طرح قتل کیا۔ اور چند روز تک اس کے پیروں میں رسی باندھ کر مدینہ کے گلی کوچوں میں کھینچتے رہے۔ اور مسلمان گروہ گروہ آتے تھے اور اس کے سر پر ٹھوکریں مارتے تھے اور اس کے ظلم کی شکایت کرتے تھے۔ اے ابراہیم چونکہ عمر بن الخطاب، خالد بن ولید اور بنی اُمیہ کے منافقوں کے ایک گروہ کو علیؑ سے عداوت فطری تھی اس لئے یہ تمام فسادات برپا کئے اور کتنے ہزار مومنین کو قتل کیا اور کتنے

فتوحات شیعہ
از افادات
حضرت مبلغ اعظم
مولانا محمد اسماعیل
قدس سرہٗ
مؤلف و مرتب:
مولانا الحاج
ناصر حسین نجفی
ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی

خلفائے ثلاثہؓ پر غصب خلافت کا الزام

اتهام غصب الخلافة على الخلفاء الثلاثة رضوان عليم اجمعين .

THE CALIPHATE OF SHAIKHEEN WAS BASED ON USURPTION

فتوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی R-5/22 سیٹلائٹ ٹاؤن خوشاب

۷۵

ابھی آیا ہی نہیں تھا۔ یہ تو ان کے چیلوں چانٹوں کی شورش تھی ورنہ ابوبکر کا وہاں موجود ہونا مصرح دکھلائیے۔ میرے مقابل دوست جس جلاء العیون سے آپ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ اس میں تو صاف تصریح ہے کہ شیخ مفید و شیخ طوسی و شیخ طبرسی و جمیع محدثین فریقین نے روایت کی ہے کہ جب حضرتؐ نے رحلت فرمائی تو منافقین، مہاجرین و انصار مثل عبدالرحمٰن بن عوف و ابوبکر و عمرؓ وغیرہ نے اہل بیت رسالتؐ کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور ان کی تعزیت کو نہ آئے اور نہ متوجہ تجہیز و تکفین حضرتؐ ہوئے۔ بلکہ سقیفہ بنی ساعدہ میں غصب خلافت کے لئے گئے اور اسی وجہ سے ان میں سے اکثر کو نماز جنازہ حضرتؐ نصیب نہ ہوئی۔ جناب امیرؑ نے بریدہؓ کو ان کے پاس بھیجا کہ حضرتؐ پر نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہوں مگر یہ نہ آئے۔ یہاں تک کہ ان کی بیعت اس وقت تمام ہوئی جبکہ حضرتؐ دفن ہو چکے تھے۔

اور یہی اہل السنت کی مشہور و مستند کتاب کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ میں حضرت عروہ سے روایت ہے کہ عن عروة ان ابا بكر وعمر لم يشهدا دفن النبي وكانا في الانصار فدفن قبل ان يرجعا۔ یعنی عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ جو حضرت ابوبکر کے خاص نواسے اور اسماء بنت ابوبکر کے فرزند ارجمند ہیں۔ کہ ابوبکر اور عمرؓ دونوں جنازہ اور دفن پیغمبر خدا میں حاضر نہیں ہوئے اور وہ دونوں انصار میں تھے۔ اور حضورؐ ان دونوں کے واپس از سقیفہ ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

لیجئے حضرات! یہ ہے آپ کے ثلاثہ کے جنازہ پڑھنے کی حقیقت جسے آپ سننے کے لئے مدت سے تڑپ رہے تھے۔ ذرا ان روایات کا جواب دیکر ابوبکر کا بالتصریح جنازہ پڑھنا ثابت تو کیجئے اور انعام لیجئے۔ اگر آپ کو ابوبکر کا نام کسی کتاب سے نہیں مل رہا تو دیگر علماء کی امداد حاصل کریں اور ابوبکر کا بالتصریح جنازہ پڑھنا دکھا دیں روپوں کا نام سن کر آپ کی رال تو ٹپک پڑی مگر بغیر نام دکھانے کے آپ کو کون دے۔ اب نہ سہی پھر کبھی اگر دکھا دیں تو آپ انعام کے حقدار ہیں۔

اور ہاں اردو دان حضرات جو عربی نہیں جانتے شبلی نعمانی کی الفاروق سے "ثلاثہ کا ترک دفن رسولؐ" ملاحظہ

خلفاء ثلثہؓ پر اور حضرت معاویہؓ پر بے جا الزامات

افتراءات كاذبة على الخلفاء الثلاثة و على سيدنا معاوية بن ابى سفيان

BASELESS ALLEGATIONS ON FIRST THREE CALIPHS AND HAZRAT MUAVIYA (RA)

فتوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی 5R-22 سیٹلائٹ ٹاؤن خوشاب

۶۹

ثابت ہے۔ اور باقی رہا انما الشوریٰ للمھاجرین والانصار یہ معاویہ کے اعتراض کا جواب ہے۔ اور وہ اعتراض یہ تھا۔ کہ معاویہ کہتا تھا کہ علیؑ اس لئے خلیفہ نہیں کرئیں اور اہلِ شام انتخابِ علیؑ کے وقت حاضر نہ تھے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ آپ کے مسلمات سے ہے۔ کہ شوریٰ مہاجرین اور انصار کا حق ہے اور اہلِ شام نہ مہاجر ہیں نہ انصار۔ جس کا معاویہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ بلکہ آج تک معاویہ کے مریدوں سے بھی اس کا جواب نہ بن پڑا۔ اور اس فقرہ کی تشریح اہل السنت کی مستند کتاب "عقد الفرید" جلد ۳ صفحہ ۱۰۶ اس خط کے ضمن میں موجود ہے واعلم انك من الطلقاء الذين لا تحل لهم الخلافة ولا يدخلون فى الشورىٰ کہ اے معاویہ تو تو آزاد شدہ اسیروں میں سے ہے جن کیلئے عند المہاجرین والانصار نہ تو خلافت کا حق ہے نہ شوریٰ کا۔

اور فان اجتمعوا على رجل وسموه اماما كان ذالك لله رضا یہ کیفیت شوریٰ کا بیان ہے کہ مہاجرین اور انصار کے نزدیک شوریٰ کا یہ مطلب ہے کہ اگر وہ کسی آدمی پر جمع ہو جائیں اور اس کا نام امام رکھ لیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے۔ مگر جب معاویہ نے علیؑ کو امام نہ مانا تو اپنے مسلمہ قاعدے کی بیان بھی خلاف ورزی کی فان خرج عن امرهم خارج بطعن او بدعة ردوه الى ما خرج منه فان ابى قاتلوه۔ یہ شوریٰ کمیٹی کے مرتبہ آئین کی آخری دفعہ کا بیان ہے۔ جس کی بنا پر آپ نے معاویہ اور اس کے اصحاب اور عائشہ اور اس کے حواریوں کو خارجی اور بدعتی اور واجب القتال قرار دے دیا۔

الغرض اس الزامی خط سے ثلاثہ کی خلافت اور معاویہ کی بغاوت اور عائشہ وغیرہ کے خروج کی قلعی کھل دی۔ اب اگر سنی خلافت علیؑ کو حق سمجھیں تو معاویہ اور عائشہ کو گناہ نہیں حتیٰ اگر سمجھیں تو خلافتِ ثلاثہ کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ یہ تھا جناب امیرؑ کا الزام۔ اور اس خط کو الزامی ثابت کرنے کے لئے مبلغ اعظم نے اہل السنت کی مستند کتاب "عقد الفرید جلد ۳ صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ مصر سے اس مکتوب کی ابتداء میں یہ تصریحی الفاظ دکھلائے" وكتب الى معاوية بعد وقعة الجمل سلام عليك اما بعد فان بيعتى بالمدينة لزمتك وانت بالشام۔ لانه بايعنى الذين الخ۔

خلفاء ثلٰثہؓ کی تکفیر

تکفیر الخلفاء الثلاثة رضوان الله عليهم اجمعين .

DISOWNING OF FIRST THREE CALIPHS.

فتوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی 5-R-22 سیٹلائٹ ٹاؤن خوشاب

۹۰۱

چنانچہ یہ تھی لعل حسین صاحب کے دعاوی و معقولات کی حقیقت۔ جو وقت اس بحث پر صرف ہوا وہ مبلغ اعظم کے وقت میں شامل نہ کیا گیا۔

اس کے بعد قبلہ مبلغ اعظم نے پھر تقریر شروع کی۔ کہ حضورؐ یہ وعدۂ خلافت تو ایمان والوں سے ہے۔ جن کے اعمال صالح ہوں اور ان کی خلافت کا اعلان اللہ تعالیٰ بذریعہ رسولؐ کرے جیسے پہلے خلفاء کا کر چکا ہے۔ اور اس کے واسطے سے دین محکم ثابت کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن آئے گا اور وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ شرک ہرگز نہ کریں گے۔ اور ان کی خلافت کا منکر اور مخالف فاسق ہوگا۔

اوّلاً ایمان کامل کی شرط ہے۔ مگر ایمان ثلاثہ ثابت نہیں۔ شرائط ایمان سامنے رکھئے اور اپنے خلفاء کا ایمان ثابت کیجئے۔ اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ پیش کیں:-

انما المومنون آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولئک ھم الصدقون۔ (پ۲۶ الحجرات)	یعنی سوائے اس کے نہیں۔ کہ مومن وہ ہیں جو ایمان لائے ساتھ اللہ اور رسولؐ کے۔ پھر انہوں نے شک نہ کیا اور انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا۔ وہی سچے لوگ ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ ایمان کے لئے تصدیق اور اطمینان قلب کی ضرورت ہے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ مندرجہ صفات ایمان ثلاثہ صاحبان کو نصیب نہیں۔ پھر آپ نے اہل السنت کی کتابوں سے عمرؓ کا شک فی النبوۃ پیش کیا تفسیر خازن ص۱۷۲ جلد ۹، اور درمنثور ص۷۷ جلد ۶ سے یہ عبارت پڑھی

قال عمر واللہ ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ۔ یعنی حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں جب سے ایمان لایا تھا مجھ کو کبھی شک واقع نہ ہوا مگر آج کے دن (یعنی صلح حدیبیہ کے دن) پھر اہل السنت کی مشہور کتاب فتح الملہم شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص۳۶۱ سے یہ عبارت پیش کی:-

وعلی اللہ فلیتوکل المومنون

فوقع فی صدر عمر شئی عرفہ النبی فی وجہہ فقال	پس حضرت عمرؓ کے سینے میں کوئی ایسی چیز واقع ہو گئی جس کو حضورؐ نے اس کے چہرے سے

(کتاب)

مصائب النواصب

(در رد نواقض الروافض)

(تالیف)

قاضی سید نوراللہ شوشتری

شهید سنه ۱۰۱۹ قمری هجری

« ترجمه »

آقا میرزا محمد علی مدرس رشتی چهار دهی نجفی

متوفی سنه ۱۳۳٤ قمری هجری

(نگارش وحواشی)

(آقای مرتضی مدرسی چهاردهی)

بسرمایهٔ :

آقای حاج سید احمد کتابچی مدیر

کتابفروشی وچاپخانهٔ اسلامیه

(تهران - خیابان بوذرجمهری)

تلفن ٦٩٦٦

چاپخانهٔ اسلامیه

حضرۃ ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ کی عنہ کی تکفیر اور نفاق کا الزام

اتهام التكفير والنفاق لسيدنا ابی هريره رضی اللہ عنہ

DISOWNING AND ALLEGATION OF HYPOCRISY ON HAZRAT ABU HURAIRA رضی اللہ عنہ

مصائب النواصب در رد نواقض الروافض از قاضی نور اللہ شوشتری 1019 ہجری (طبع ایران)

—۱۹—

(۱-ابو هریره)

از شگفتی های لجاجت ونفاق ایشان است که عمل به یك خبر را روادارند وهر گاه از پیشوایان ائمه اثنی عشری ع روایت شود باورندارند وگواه و دلیل میخواهند وروایت ابو هریره را باور دارند وبآن عمل می کنند باآنکه حضرت محمد صـ درباره‌اش فرمود« ان فيك لشعبة من الكفر » ودر زمان پیغمبر صـ به حضرت افترا زد و همچنین روایت کرد که پیغمبر فرمود هرکس یك رکعت نماز در آن مزرعه مکه گذارد مانند آنست که دور کعت در مکه بجای آورده. حضرت که این سخن از ابوهریره شنید از وی بیزاری جست ابو هریره عرض کرد این حدیث را جعل کردم تا قیمت آنجا زیاد گردد ووروایت شده که عمر گواهی داد که او دشمن خدا ومسلمانان است وچون والی بحرین شد خیانت نمود وحکم نمود که ده هزار دینار ازاو بستانند(۱)

صاحب کتاب طرایف گفت. همه میدانند که ابو هریره ازحضرت امیر ع و بنی هاشم دوری نموده وابراز دشمنی کردوبسوی معاویه شتافت این‌ها نیازی به روایت وحکایت نیست چه مورخین درتاریخ ها نوشته‌اند ودرنزد دانشندان ثابت شده با این وصف در کتابهای صحاح از ابو هریره روایت حدیث نموده‌اند با آنکه متهم بدروغگوئی بود ودرنزد صحابه هم متهم بود مانند اینها است خبری که حمیدی درجمع بین‌الصحیحین درحدیث بعداز صد وشصت‌وشش روایت کرد که درمسند ابی هریره اتفاق دارند که از ابی زرین که گفت ابوهریره نزدما آمدو دست بر پیشانی خود می نواخت ومیگفت بزبان من گواه‌باشید که نسبت‌دروغ به پیغمبر صـ داده‌ام ! ! !

روایت دیگر حمیدی درجمع بین‌الصحیحین درمسند عبداللہ‌بن عمر در حدیث بعداز صدو بیست‌وچهار است که اتفاق دارند که حضرت رسول‌صـ امر به کشتن سگان داد بجز سك شکاری وسك چوپان وسك پاسبان گفته شدای ابن‌عمر هریره گوید سك کشت هم می باشد ابن عمر گفت از برای ابوهریره کشت باشد!!

روایت حمیدی درجمع بین‌الصحیحین درحدیث بعداز صد وشصت است که اتفاق دارند درمسند ابوهریره که روایت نموده‌ازپیغمبر صـ که‌فرمودهر که پیرو

۱ــ به کتاب ابوهریره تالیف آقای سید عبدالحسین شرف‌الدین چاپ صیدا که دراین موضوع بهترین کتاب است مراجعه شود «مرتضی»

یہ کتاب مکابرہ منقولی خاص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی ہے

حضرات اہل سنت والجماعۃ ملاحظہ فرمائیں!!

کتاب

دفع شیعہ

مکابرات شیعہ

کا

حصہ دوم موسوم بہ

تنزیہ الانساب فی شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مرتبہ و مضاعفہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصہ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت محمد داعی ملت حق

عالم جلیل فاضل نبیل مولانا و مقتدانا جناب مولوی محمد ماہ عالم صاحب قبلہ و کعبہ

مصطفوی چشتی رضی اللہ عنہ

جسکو

۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں مؤلف کے بھائی مرزا احمد سلطان صاحب مصطفوی چشتی ساکن دہلی نے

مطبع نور المطابع لکھنؤ میں باہتمام منشی سید نورالحسن صاحب مالک مطبع چھپوا کر بار دوم مکرر شائع کیا

صحابیہؓ عورتوں کی توہین

اھانۃ الصحابیات (رضوان اللہ علیھن اجمعین) (والعیاذ باللہ)

HUMILATION OF HOLY WOMEN (SAHABIA'S)

حزبۃ الانساب فی قبائل الاعراب شیوخ الاصحاب از محمد ماہ عالم چشتی ۱۲۹۹ھ نور المطابع لکھنؤ

مروہ بخرات شیعہ — ۱۴۶ — بکابرات شنیعہ

سلیمہ المعروف بہ ام شریک کا قصہ درج ہے کہ وہ ہر وقت بنی سنوری رہا کرتی تھین ایکدن حضرت عائشہ نے جا لکا سر جھاڑ منہ پہاڑ دیکھا تو پوچھا کہ تیری کیا حالت ہے اُن بی بی نے کہا کہ مین بناؤ سنگار کس کے لیے کرون میان کو روزہ نماز سے ہی فرصت نہین پس ام المومنین نے بجہت شفقت مادری آنحضرت سے یہ قصہ عرض کیا آنحضرت بہت برہم ہوئے اور لوگون کو جمع کرکے خطبہ فرمایا کہ کیا تم لوگ مجھ سے بھی آگے بڑھ جانا چاہتے ہو مین باوجود نبی مرسل ہونے کے افطار بھی کرتا ہون اور صائم بھی رہتا ہون اور اپنی ازواج کے پاس بھی جاتا ہون پس یہ خطاب پُر عتاب سنکر بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم نے ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہے پس اسپر یہ آیت نازل لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم | ہوئی کہ تمھاری قسموں میں سے جو لغو قسمیں ہیں اُنکے توڑ ڈالنے میں اللہ تعالے تم سے مواخذہ نہ کریگا یعنی ان دونون حدیثون اور قرآن کی آیتون سے معلوم ہوا کہ جماع کو وہ شرف حاصل ہے کہ خدائے منزہ اور اسکے رسول اس فعل کے اجتناب کی قسمین زبردستی تڑوا تڑوا کر عورتوں کو آسودہ کرا دیتے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

مشہور تو یہ ہے کہ کھجور یا نمک یا پانی سے روزہ کھولنے مین زیادہ ثواب ہے لیکن بعض صحابہ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جماع سے افطار میں زیادہ ثواب ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ ابن عمر جماع

وعن ابن عمر نقلا کان یفطر بالجماع وجامع ثلثۃ جواری فی رمضان قبل العشاء۔ (مجمع بحار الانوار جلد سوم صفحہ ۳۹۵)	سے روزہ افطار فرمایا کرتے تھے اور انھون نے رمضان مین قبل عشا تین لونڈیون سے جماع کیا انتہی۔
عن عائشہ ان النبی صلعم کان یقبل وھو صائم ویمص لسانھا (سنن ابی داؤد کتاب الصوم باب الصائم یبلع الریق صفحہ ۳۶۶)	اور حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ پیغمبر خدا بحالت صوم میرے بوسے لیا کرتے اور میری زبان چوسا کرتے تھے انتہی۔

غالباً فضلا رحمہم اللہ نے جو دن رات میں دس بارہ دفعہ جماع کا حکم دیا ہے وہ ایسے ہی فضائل و محامد و کثرت ثواب کی نیت سے چنانچہ ذخیرۃ السائل کے صفحہ ۲۹ مین بحوالہ دُر مختار لکھا ہے

فقیل یقضی علیھما زوجین بالیوم مرات	کہ اُن دونون کو لازم ہے کہ چار دفعہ دن کو

شیعانِ علیؑ زندہ باد

دشمنانِ علیؑ مردہ باد

یا علیؑ مدد

تحفہ حنفیہ

در جواب

تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹس :- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت رقم

خادمِ مذہب شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

لچر اور بیہودہ تحریر

عبارة غليظة وفاحشة !! (نعوذ بالله من ذالك)

INDECENT AND VULGAR WRITING.

تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۶۸ :

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل ننگے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۹ کتاب الغسل عن عائشة.

قالت کنت اغتسل انا والنبی من اناء واحد۔

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

(نوٹ) حضرت عائشہ نے یہ رپورٹ عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفاء گھرانوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں کرتی۔ جیسی روح ویسے فرشتے

فقہ دیوبند میں بغیر غسل کے کئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۹ کتاب الغسل۔

ترجمہ :۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات میں صرف ایک گھنٹہ میں اپنی گیارہ بیویوں سے ہمبستری فرما لیتے تھے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور پاک میں اتنی قوت باقی تھی انس نے کہا الجناب میں تیس مردوں

سنی اپنے سرپرست عمرؓ کی طرح شہوت پرست تھے

كان اهل السنة متوغلين فى حب الشهوة مثل زعيمهم عمر رضی اللہ عنہ

SUNNI WERE SODOMIST LIKE HAZRAT UMER (RA).

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۲۲

فتاوی قاضی اور عالمگیری کی عبارت — ولو قبلت المصلی امراۃ ولم یشتھا لم تفسد صلوتہ اور اگر عورت کسی مرد کو حالت نماز میں چوم لے تو مرد کی نماز باطل نہیں ہے بشرطیکہ مرد کو شہوت نہ آئے۔

نوٹ: شیخ رضی الدین بن ابی بکر بن علی بن محمد الحداد البغدادی نے سراج وہاج میں اسی فتوی کو لکھا ہے کہ اگر عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور اگر مرد بغیر شہوت کے عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور قاضی محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین البخاری نے فتاوی ظہیریہ میں بھی اس فتوی کو لکھا ہے۔ اور زین الدین بن نجیم مصری نے بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں باقاعدہ بحث کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے مرد اور عورت بحالت نماز جب ایک دوسرے کو چومیں تو دونوں کی نماز باطل نہیں ہوتی۔

دیوبند کے شیوخ اسلام کو دعوت فکر

مذکورہ حوالہ جات سے چند باتیں روشن ہو گئی ایک تو یہ پتہ چل گیا کہ فقہ دیوبند میں بحالت نماز عورت مرد کا ایک دوسرے کو چومنا جائز ہے اور یہی عبادت ہے اور یہ فتوی دیوبندی دجال کے منہ پر طمانچہ ہے۔ اور یہ پتہ بھی چل گیا کہ علماء دیوبند اہل سنت عوام کی تمام ضروریات کا خاص خیال فرماتے ہیں یہ عوام اپنے سرپرست اعلی امیر عمرؓ کی طرح بہت ہی بہت پرست ہیں انجناب کا بحالت روزہ جماع کرنا کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۳۲۴ میں اور بحالت جنابت نماز پڑھنا صفحہ ۲۲۲ میں لکھا ہے پس سنی مرد مغیرہ بن شعبہ کی مانند اور سنی عورتیں ہند بن عتبہ کی طرح شہوت پرست تھے پس انہیں چاہئے ان کی دلجوئی کے لئے فتوی سازی کی ہے یہ فتوی نکالنا ہے۔

احسن الفوائد فی شرح العقائد

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرقہائے اسلام کے مقابلہ میں دلائل ناطقہ اور براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کو عقلی و نقلی دلائل سے علوم قدیمہ اور جدیدہ کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

سرکار صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمۃ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی علی رؤس المؤمنین
۲۹۶-بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ناشر: الغدیر پرنٹنگ پریس بلاک نمبر ۷ سرگودھا فون

صحابہ کرام خود جہنمی ہیں ان کی اتباع باعث رشد وہدایات کیسے ممکن ہے

الصحابة بأنفسهم اهل النار فكيف يمكن كون اتباع الصحابة موجب الرشد والهداية ؟

THE SAHABAS (HOLY COMPANIONS OF RASUL ALLAH ﷺ) ARE PERPETUAL INHABITANTS OF HELL. HOW CAN THEIR GUIDENCE LEAD US TO RIGHT PATH?

احسن الفوائد فی شرح العقائد از صدوق العلماء ابو جعفر محمد بن علی الحسن القمی ناشر بدر پریس سرگودھا

۳۵۶

السنة والجماعت بلا تاویل ولا یختلف فیہ وقال القاضی حدیثہ متواتر النقل ردا لا خلاف فی من الصحابۃ۔ خلاصہ یہ کہ احادیث حوض صحیح اور متواتر ہیں انہیں بہت سے صحابہ نے نقل کیا ہے۔ لہذا ان پر بلا تاویل ایمان لانا فرض ہے:

لمحہ فکریہ: ان احادیث سے برادران اسلامی کے بہت سے مزعومہ مسلمات کے تعمیر مسمار ہو کر رہ جاتے ہیں اور کئی ایک جعلی احادیث سے دجل و فریب اور مبنی دجل کے پردے چاک ہو جاتے ہیں جیسے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ اور الصحابۃ کلھم عدول وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جبکہ بقول رسول جب کئی صحابہ یقیناً جہنمی ہیں تو پھر یہ عمومی نظریہ کہ سب صحابہ عادل ہیں اور سب کی اتباع موجب دخول جنت اور باعث رشد و ہدایت ہے۔ کسی طرح بھی درست اور قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جو خود جہنمی اور راہ گم کردہ ہو، وہ دوسروں کو کس طرح راہ راست کی ہدایت کر کے جنت میں پہنچا سکتا ہے۔ ؎

آں خویشتن گم است کرا رہبری کنند!

ان اصحاب کی مزید نشاندہی

اگرچہ ان احادیث میں ان جہنمیوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے کہ یہ وہی اصحاب ہوں گے، جنہوں نے آں حضرت کے بعد دین اسلام میں اپنی رائے و قیاس سے تغیر و تبدل کئے ہوں گے۔ لہذا طالبان تحقیق حق آئینہ سیر و تاریخ میں بآسانی دیکھ سکتے ہیں کہ صحابہ رسول میں سے ایسے لوگ کون تھے جنہوں نے اپنے اجتہادات سے دین میں بدعات و احداث پھیلائے؟ اس سلسلہ میں تاریخ الخلفاء سیوطی کے باب اولیات فلاں و فلاں اور الفاروق شبلی وغیرہ کتب سے کافی مدد مل سکتی ہے تاہم مزید وضاحت کے لئے ہم کچھ روایتیں بھی ان کی تشخیص کے لئے پیش کئے دیتے ہیں، جن سے معلوم ہو گا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے رسول کے بعد ثقلین یعنی قرآن و عترت کے ساتھ برا سلوک کیا تھا اور ان کی حرمت و عزت کا کچھ بھی پاس و لحاظ نہیں کیا تھا۔ چنانچہ حق الیقین علامہ مجلسی میں بروایت حضرت ابوذر غفاری رضوان اللہ علیہ ایک طویل حدیث مذکور ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ آں حضرت کی خدمت میں حوض کوثر پر مختلف لوگ وارد ہوں گے اور آپ ان سے باری باری سوال کریں گے کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ مختلف حضرات جو مختلف جواب دیں گے وہ یہ ہوں گے۔ کذبنا الاکبر و مزقنا ٭ واضطھدنا الاصغر وابترزنا ٭ فقد کذبنا الاکبر و مزقناہ ٭ وقاتلنا الاصغر وقتلنا ٭۔ کذبنا الاکبر وعصینا ٭ و خذلنا الاصغر و خذلناہ۔ ہم نے ثقل اکبر کو جھٹلایا، اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور اس کی نافرمانی کی اور ثقل اصغر کو ذلیل و رد کیا۔ اس کے حق کو غصب کیا، اس سے جنگ کی اور اسے قتل کیا۔ بحکم رسول ہر گاہ ان سب گروہوں کو جہنم میں جھونک دو۔ پھر شیعیان علیؑ کا ورود ہو گا ان سے بھی سوال کیا جائے گا وہ جواب میں عرض کریں گے۔ اتبعنا الاکبر وصدقناہ ووازرنا

WITNESS

خلفاء راشدینؓ کو خدا پر جھوٹ بولنے والا ان ظالموں پر خدا کی لعنت اور آخرت کے منکر تحریر کیا ہے

الافتراء على الخلفاء الراشدين بالكذب على الله ولعنة الله على هؤلاء الظالمين (والعياذ بالله)

THE FIRST THREE CALIPHS WERE LIARS AND WERE DENIAL OF DOOMSDAY.

احسن الفوائد فی شرح العقائد از صدوق العلماء ابو جعفر محمد بن علی الحسن القمی ناشر حیدری پریس سرگودھا

۵۹۹

كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين الذين يصدون عن سبيل الله ويبغونها عوجا وهم بالآخرة هم كافرون قال ابن عباس في تفسير هذه الآية ان سبيل الله في هذا الموضع علي ابن ابي طالب والائمة في كتاب الله عز وجل

پروردگار پر جھوٹ بولا کرتے تھے۔ خبردار! ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ جنہوں نے خدا کی راہ سے بندوں کو روک کر اس میں کجی ڈالنے کی کوشش کی اور یہی لوگ آخرت کے منکر ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہاں "سبیل خداوندی" سے مراد حضرت امیرالمومنینؑ علیؑ بن ابی طالبؑ اور دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام ہیں۔ خدائے عزوجل کی کتاب میں

ہابیل کے مقابلے کے لئے قابیل، موسیٰؑ کے لئے فرعون، اور محمد مصطفٰےؐ کے خلاف ابوجہل، ابوسفیان اور مسیلمہ کذاب وغیرہ موجود ہیں۔ اسی طرح حقیقی خلافت و امامت کے خلاف مصنوعی خلافت و حکومت موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اندر جتنے خون خرابے اور فتنے فساد اس اختلاف کی وجہ سے ہوئے۔ اتنے اور کسی وجہ سے نہیں ہوئے۔ حقیقت نے ہمیشہ کذب کو ماننے سے انکار کیا۔ خواہ اس کے سر پر کتنے ہی آرے چلے۔ اور کذب نے حکومت کی آڑ میں کوئی ایسا ظلم نہیں تھا جو حق اور اہل حق پر نہ کیا ہو۔ اسی تنازعہ نے اسلام کے عقائد و احکام پر بھی بہت بڑا اثر ڈالا۔ اور یہی اختلاف تمام اختلافات اور فقہ اسلام کے احکام میں ترمیم و تنسیخ کا باعث بنا۔ جن لوگوں کو آنحضرتؐ کے انتقالِ پُرملال کے بعد اقتدار حاصل ہو گیا تھا۔ انہوں نے اسلامی امامت کو دنیاوی حکومت کے ساتھ بدل دیا۔ اور اس تبدیلی کے لئے انہیں وہ تمام نظریات جن پر حقیقی امامت مبنی تھی۔ بدلنے پڑے اور ان کے بدلنے کے ساتھ اسلام بدلا گیا۔ غرض کہ بقول صاحب ملل ونحل امامت کا اختلاف امت اسلامیہ میں سب سے بڑا اختلاف ہے اور مذہب تشیع و تسنن کا بنیادی نقطۂ اختلاف بھی یہی تنازعہ ہے (فلسفۂ اسلام)

امت اسلامیہ میں امامت کے دو سلسلے موجود ہیں۔ ایک وہ سلسلۂ جلیلہ ہے جو حضرت امیرالمومنین علیؑ بن ابی طالبؑ سے شروع ہو کر بارہویں امام مہدی دوران صاحب العصر والزمان حضرت حجۃ بن الحسنؑ تک منتہی ہوتا ہے۔ اور دوسرا سلسلہ جناب ابوبکر سے شروع ہو کر نہ معلوم مروان الحمار اموی یا معتصم عباسی یا کسی اور پر جا کر ختم ہوتا ہے! (جس کا مجھے علم ان کی خلافت کے علمبرداروں کو بھی نہیں[1] ہے

[1] تفصیلات معلوم کرنے کے شائقین ہماری کتاب اثبات الامامت صفحہ ۲۹۲ کی طرف رجوع کریں۔ (منہ عفی عنہ)

یزیدیت
بوکھلا اٹھی

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی بہن سے زنا کا الزام (العیاذ باللہ)

اتهام الزنا با الأخت على سيدنا معاوية رضى الله عنه

AN ALLEGATION ON HAZRAT MUAVIA OF COMMITING ZINA (FORNICATION) WITH HIS SISTER.

یزیدیت بکمال انمی از خضر عباس

۱۲۶

لے پیش نظر رہیں کیونکہ یزید تو اتنا بڑا بے دین ہے کہ:

"واللہ ما خرجنا على يزيد حتى خفنا ان نرمى بالحجارة من السماء ان كان رجلا ينكح الامهات والبنات والاخوات ويشرب الخمر ويدع الصلوٰة"
(صواعق محرقہ ص۲۱۹)

"ماؤں بیٹیوں، بہنوں سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔ علانیہ شراب پیتا ہے اور تارک نماز ہے"
(صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص۱۳۳ طبع مصر)

یزید! کا اپنی پھوپھی سے خواہشات نفس کا پورا کرنا

یزید کا اپنی ماں، بہنوں اور بیٹیوں سے خواہشات نفس کا پورا کرنا کوئی عجیب امر نہیں ہے۔ اس کے شب و روز کے مشاغل زندگی ہی اس قسم کے تھے کہ وہ اپنے باپ کی مدخولہ سے بھی زنا کرنے میں باز نہ رہتا تھا۔ چنانچہ صاحب مناقب فاخرہ مولوی احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں۔

"یزید اپنی پھوپھی پر عاشق ہو گیا اور اپنے عشق کو اس سے چھپائے رکھا۔ ایک دن وہ اپنی پھوپھی کو لے کر باغ میں گیا اور ایک گوشہ میں بیٹھ کر حکم دیا کہ سانڈ گھوڑا مست گھوڑی پر چھوڑا جائے۔ جب گھوڑے نے جفتی کی اور اس کی پھوپھی نے بھی دیکھا تو وہ بے تاب ہو گئی۔ یزید نے اس کی مستی کو تاڑ لیا اور پھوپھی کو وہاں سے الگ لے جا کر ایک خاص مقام پر اس سے منہ کالا کیا لیکن اس کو باکرہ نہ پایا۔ یزید نے سبب پوچھا تو معشوقہ نے کہا کہ تیرے باپ نے کسی کا کنوارہ پن چھوڑا بھی ہے؟"
(مناقب فاخرہ ص۱۲۳)

- خواجہ حسن نظامی مرحوم نے اپنے رسالہ (کافر بر رضا یزید) میں دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے کہ یزید نے اپنی ماں مرجانہ سے زنا کیا تھا اور یزید ملعون کے اوصاف خبیثہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مورخ مدارج النبوۃ رقمطراز ہے کہ اس لعین نے حرم رسولؐ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے بھی عقد کی خواستگاری کی اور گردن نے اس پر لعنت کی۔
(بحوالہ مدارج النبوۃ جلد ۲ ص۱۲۱)

WITNESS

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں

تحفۃ العوام مقبول

مستند

مطابق فتاویٰ

العلامۃ الفقیہ آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار آقا الحاج السید محمود الحسینی الشاہرودی مدظلہ تعالیٰ نجف اشرف عراق

العلامۃ الفقیہ آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار آقا الحاج السید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ تعالیٰ نجف اشرف عراق

العلامۃ الفقیہ آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار آقا الحاج السید محمد کاظم شریعتمدار مدظلہ تعالیٰ قم ایران

العلامۃ الفقیہ آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار الحاج السید محسن الحکیم اعلیٰ اللہ مقامہ نجف اشرف عراق

ناشران

شیعہ جنرل بک ایجنسی

انصاف پریس ریلوے روڈ۔ لاہور

(پاکستان)

حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ پر لعنت کی دعا

دعاء اللعنة على معاوية رضى الله عنه (نعوذ بالله من ذالك)

A PRAY OF CURSE TO HAZRAT MUAVIA.

تحفۃ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ لاہور

۳۲۷

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ

ہے اور کتنی عظیم مصیبت ہے اسلام میں اور تمام اہل آسمان اور اہل زمین میں ۔ اے اللہ مجھے اسی مقام پر ان لوگوں میں رکھ

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَمَاتِي مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

جنہیں تیری عنایتیں اور رحمتیں اور مغفرت پہنچ رہی ہے ۔ اے اللہ میری زندگی کو محمد و آل محمد کی زندگی قرار دے اور میری

صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ عَلَيْهِمْ. اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ بَنُو أُمَيَّةَ وَابْنُ

موت کو محمد و آل محمد کی موت بنا دے ۔ ان پر تیری صلوات اور سلام ۔ اے اللہ آج وہ دن ہے جسے بنو امیہ اور کلیجہ کھانے

آكِلَةِ الْأَكْبَادِ اللَّعِينُ ابْنُ اللَّعِينِ عَلَى لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

والی کے بیٹے نے برکت کا دن بنایا ۔ جو تیری زبانی اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبانی لعین ابن لعین ہے

آلِهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ وَقَفَ فِيهِ نَبِيُّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ. اللّٰهُمَّ الْعَنْ

ہر جگہ اور ہر مقام پر جہاں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے قیام فرمایا ۔ اے اللہ ابوسفیان

أَبَا سُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَيَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَآلَ مَرْوَانَ عَلَيْهِمْ

اور معاویہ ابن ابی سفیان اور یزید بن معاویہ اور آل مروان کو لعنت کر ان

مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الْآبِدِينَ. وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِيَادٍ وَآلُ مَرْوَانَ

پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تیری لعنت ہو ۔ اور آج وہ دن ہے جس میں آل زیاد اور آل مروان

عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ. اللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ

لعنت نے حسین صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو قتل کرنے کی خوشیاں منائی تھیں ۔ تو اے اللہ ان کی

عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْأَلِيمَ. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ فِي هٰذَا

لعنت دوچند کر دے اور دردناک عذاب بڑھا دے ۔ اے اللہ میں تیرا قرب ڈھونڈتا ہوں آج کے دن

الْيَوْمِ وَفِي مَوْقِفِي هٰذَا وَأَيَّامِ حَيَاتِي بِالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ

اس مقام پر کھڑے ہو کر اور اپنی زندگی بھر ان لوگوں سے تبرا کر کے اور ان پر لعنت کر کے

عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

اور تیرے نبی اور اس کی آل علیہم السلام سے دوستی رکھ کر۔

زندگانی حضرت زینب سلام اللہ علیہا
مجالس از شہید محراب آیت اللہ دستغیب

سیدنا معاویہؓ ظالم اور جابر تھے

كان معاوية ظالما و جبارا (والعياذ بالله)

SYEDNA MUAVIA ؓ WAS TYRANT AND OPPRESSOR.

زندگانی حضرت زینب (مجالس محراب آیت اللہ دستغیب) طبع ولی العصر ٹرسٹ

معاویہ کے لیے بے حساب گناہ

وائے ہے معاویہ کے لیے جس نے اپنے ظلم و جور اور برے اعمال اور گندے کاموں کے ذریعے اور پھر یزید کی جانشینی کے ذریعے اپنے لیے بے حساب گناہوں کا ذخیرہ کیا کیونکہ من سن سنته سيئة كان له وزر من عمل بها الى يوم القيمة ۔ یعنی جو شخص ظلم و ستم کے ذریعے گناہوں کی بنیاد رکھتا ہے جب تک یہ بنیاد قائم رہتی ہے اور اس کے واسطے سے گناہ جاری رہتے ہیں تو یہ تمام بوجھ اس شخص پر پڑتا ہے جس نے یہ بنیاد رکھی تھی یزید کے زمانہ میں جتنے بھی پاک لوگوں کے خون کو بہایا گیا یا اس کے بعد قتل و غارت کی گئی یا بنی امیہ کے دور میں جتنے بھی ظلم و ستم ڈھائے گئے ان سب میں معاویہ برابر کا شریک ہے جس نے ان مظالم اور گناہوں کی بنیاد رکھی تھی ۔

ظالم کا ظلم بُرے بدلہ کی تیاری ہے

یہاں جناب زینب سلام اللہ علیہا نے اشارہ فرمایا کہ اے بدبخت تیرے باپ نے تجھے اس مسند پر بٹھایا ہے جس کا نقصان اس کو بھی ہوگا اور تجھے بھی تیرے باپ معاویہ نے ہلاکت میں پھینک دیا ہے اور یہ ایک شیطانی برائی ہے کہ تجھے مسلمانوں پر مسلط کر دیا گیا مگر بہت جلد تجھے معلوم ہو جائے گا کہ ظالموں کا بہت برا انجام ہے عالیہ بی بی نے قرآن مجید سے اقتباسات فرماتے ہوئے

عمرو بن عاص ؓ جہنمی تھے

كان عمرو بن العاص من اهل النار (والعياذ بالله)

UMR BIN AAS (RA) WAS DESTINED TO HELL.

زندگانی حضرت زینب (مجالس محراب آیت اللہ دستغیب) طبع ولی العصر ٹرسٹ

۹۵ — پانچویں مجلس

عذاب میں مزید اضافہ ہو سکے۔

عمرو عاص کی حیات و موت پر نظر کیجیے

معاویہ کے بااختیار آدمی عمرو عاص پر نظر کیجیے جس زمانے میں گدھے کی کھال کھینچنے کا کاروبار تھا اور اس نے معاویہ سے بنا کے رکھی ہوئی اور حضرت علی علیہ السلام سے بگاڑ کے رکھی ہوئی تھی جس کا مال اور ریاست دن بدن ترقی میں یہاں تک کر دہ مصر کا صاحب اقتدار بادشاہ بن گیا اور اس نے بادشاہی کی وجہ سے صندوقوں کو سونے سے پُر کر کے رکھا ہوا تھا۔ لکھتے ہیں جس وقت وہ جہنم رسید ہونے لگا تو حسرت بھری نگاہوں سے اپنے مال کی طرف دیکھ کر کہتا تھا کہ کون ہے جو میری زندگی کی جمع کردہ اس پونجی کو مجھ سے لے اور سونے کے صندوق بھی لے جائے۔ جب کہ یہ تمام مسلمانوں کے بیت المال سے حق ان ہی کو غصب کر کے جمع کیا گیا تھا۔ جس کا بروز محشر حساب و کتاب ہونا تھا۔ معاویہ کو جب عمرو عاص کی آخری خواہش کا علم ہوا تو اس نے آدمیوں کو بھیجا کہ جاؤ اس کا مال و سونا لے آؤ میں اسے قبول کرتا ہوں۔ حالانکہ اس بدبخت کو یہ خبر نہیں ہے اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۵۳/۳۸ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا نفس دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ جب کہ عمرو عاص کا انجام آخرت اس کے سامنے تھا اور وہ بذات خود بھی اسی طرح اموال مسلمین کا غاصب تھا تو کیا ایسی دولت عذاب خدا کے علاوہ تھی؟

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنتہ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل حرام و حلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاویٰ سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام مجتہد العصر جناب مولانا و مقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز و پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

عاشورہ کی دعاؤں میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ پر لعنت کی دعا

دعاء اللعنة علی ابی بکر و عمر و عثمان یوم عاشورا

TO INVOKE CURSE ON FIRST THREE CALIPHS DURING PRAYERS IS AN ACT OF GREAT MERIT.

۳۲۸ تحفۃ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ لاہور

پس دو رکعت نماز زیارت پڑھیں، (اور زاد المعاد میں لکھا ہے کہ نماز کے بعد احتیاطاً دوبارہ یہی زیارت پڑھیں تو بہتر ہے) اس کے بعد سو مرتبہ کہیں۔

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاٰخِرَ تَابِعٍ لَّہٗ عَلٰی

اے اللہ لعنت کر پہلے ظالم کو جس نے محمد وآل محمد کا حق غصب کیا اور اس کے دوسرے پیرو کو جس نے

ذٰلِکَ. اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَۃَ الَّتِیْ جَاھَدَتِ الْحُسَیْنَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

اس کی پیروی کی، اے اللہ اس جماعت کو لعنت کر جس نے حسین صلوٰت اللہ علیہ سے جنگ کی اور ان کے

وَشَایَعَتْ وَبَایَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰی قَتْلِہٖ. اَللّٰھُمَّ الْعَنْھُمْ جَمِیْعًا٭

قتل کے لئے ساتھ دیا اور بیعت کی متابعت کی۔ اے اللہ ان سب کو لعنت کر۔

پھر دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ کہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَعَلَی الْاَرْوَاحِ الَّتِیْ حَلَّتْ بِفِنَائِکَ وَ

سلام آپ پر اے ابا عبد اللہ اور ان روحوں پر جو آپ کے صحن میں آ اتریں اور

اَنَاخَتْ بِرَحْلِکَ. عَلَیْکَ مِنِّیْ سَلَامُ اللّٰہِ اَبَدًا مَّا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَ

آپ کی منزل پر اقامت گزیں ہوئیں، آپ پر میری طرف سے ابد تک اللہ کا سلام، جب تک میں باقی ہوں اور رات

النَّھَارُ. وَلَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَتِکَ. اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ وَ

اور دن باقی ہیں۔ اور آپ کی زیارت کے لئے اللہ اسے آخری عہد نہ بنائے۔ سلام حسین پر اور علی ابن الحسین پر اور

عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اَوْلَادِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ٭

اولاد حسین پر اور اصحاب حسین پر

پھر دو رکعت نماز پڑھیں اور کہیں۔

اَللّٰھُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ وَابْدَأْ بِہٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِیَ ثُمَّ

اے اللہ تو پہلے ظالم کو میری طرف سے مخصوص بہ لعنت کر اور شروع میں پہلے کو لعنت کر پھر دوسرے کو پھر

صراط علی حق نمسکہ

مناظرۂ حسینیہ

تالیف

عالم و عارف علوم ربانی مولانا شیخ ابو الفتوح رازی مکی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب قبلہ کامل مرزاپوری

مترجم کتاب حیات القلوب، جلاء العیون و حق الیقین وغیرہ

ناشر

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی

اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ کے کتے تحریر کیا ہے (نعوذ باللہ)

اصحاب الرسول کلاب جهنم (والعیاذ باللہ)

SAHABA ARE MENTIONED AS DOGS OF HELL.

مناظرہ حسینہ از شیخ ابو الفتوح رازی کی ترجمہ مولوی سید بشارت حسین ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

۵۶

کہ اے خالد بیٹھ جاؤ تمہارا مقام و مرتبہ ظاہر ہُوا اور تمہاری سعی مشکور ہے۔ یہ سُنکر وُہ بیٹھ گئے پھر سلمان اُٹھے اور کہا اللہ اکبر خدا کی قسم میں نے اپنے انہی دونوں کانوں سے سُنا ہے اگر غلط کہتا ہوں تو یہ کان بہرے ہو جائیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بینما اخی وابن عمی جالس فی مسجدی مع نفر من اصحابہ یثبھم کلاب النار۔ یعنی پیغمبرؐ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ میرے بھائی علیؑ مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوں گے ایک جماعت دوزخ کے کتوں کی اُس پر حملہ کرے گی۔ اور اس کے دوستوں کے قتل کا ارادہ کرے گی۔" مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وُہ جہنمی کتے تم لوگ ہو یہ سُنکر عمرؓ اپنی تلوار کھینچ کر سلمان کے قتل کے ارادہ سے جھپٹے۔ امیرؑ المومنین یہ دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اُٹھے اور عمرؓ کا گلا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ تلوار اُن کے ہاتھ سے گر گئی اور اُن کی پگڑی زمین پر آرہی۔ اور وُہ لوگوں کے درمیان خجل و شرمندہ ہوئے۔ اُس وقت ابو بکر اور اُن کے ساتھی اُٹھے اور عمرؓ کو زمین سے اٹھا کر بٹھایا۔ امیرؑ المومنین نے فرمایا یابن الضحاك الحبشيه لولا كتاب الله سبق وعهد من رسُولؐ الله تقدم لرأيتما ايما اضعف ناصرا واقل عددا۔ اے ضحاک حبشیہ کے بیٹے اگر خدا کی کتاب مانع نہ ہوتی اور رسُولؐ کا عہد پہلے سے نہ ہوتا تو تُو دیکھتا کہ کون مددگاروں کے لحاظ سے کمزور یا تعداد میں کم ہے۔ یہ فرما کر اپنے اصحاب کے ساتھ اُٹھے اور فرمایا کہ تم پر خدا کی رحمت ہو اور مجلس سے چلے گئے۔

پھر عمرؓ لشکر گراں کے ساتھ مدینہ میں گھومنے لگے اور جن لوگوں نے خلافت ابو بکر سے انکار کیا تھا اُن میں سے ایک ایک کو پکڑ کر لاتے تھے اور قہراً و جبراً بیعت لیتے تھے۔ جس جس جگہ کچھ لوگ گھروں میں پوشیدہ ہوتے ان کو باہر نکال لاتے۔ اور اُن سے بیعت لیتے۔ بعض کو قتل کر دیتے تھے۔ تین مہینہ تک اُن کے درمیان خلافت کا یونہی شور و شر برپا تھا۔ بالآخر امیرؑ المومنین بلانے گئے اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا جو ماجرا درپیش ہوا اور دروازہ معصومہ پر عمر کا لات مارنا اور معصومہؑ کونین کو ایذا پہنچانا ہر شخص پر ظاہر ہے۔ اور سعد بن عبادہؓ

WITNESS

کتاب مستطاب

خورشید خاور ترجمہ شبہائے پشاور حصہ دوم

مصنفہ

حضرت حجۃ الاسلام سید محمد سلطان الواعظین شیرازی دام ظلہ

مترجم

جناب الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع بارہ بنکی

ناشر

کتب خانہ شاہ نجف مغل حویلی لاہور

ملنے کا پتہ

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ ۔ لاہور۔

حضرت امیر معاویہؓ (معاذ اللہ) کافر اور لعین تھے

کان معاویة کافرا ولعینا (والعیاذ باللہ)

HAZRAT MUAVIA (RA) WAS INFIDEL.

نور شید خاور ترجمہ شبہائے پشاور حصہ دوم از سید محمد سلطان شیرازی افکار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

خورشید خاور ۱۸۷ حصہ دوم

جائے، پس یہ لوگ اس شدید حکم کے ساتھ تین ہزار کا جرار و خونخوار لشکر لے کر روانہ ہوئے اور مدینہ، مکہ، یمن، طائف اور نجران نیز ان شہروں کے درمیان اس قدر مومنین و مسلمین حتی کہ عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کیا کہ ان کے اعمال سے تاریخ کے صفحات سیاہ ہو گئے افسوس کہ ان ساری انسانیت سوز حرکات کی تشریح پیش کرنے کا وقت نہیں لیکن مختصر نمونہ یہ ہے کہ جس وقت یمن میں پہنچے تو والی یمن عبید اللہ ابن عباس شہر سے باہر تھے، یہ ان کے گھر میں گھس گئے اور ان کے دو چھوٹے چھوٹے بچوں سلیمان اور داؤد کو ماں کی گود میں ذبح کر دیا۔

ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ جلد اول ص۱۲۱ سطر اول میں لکھتے ہیں کہ اس خونریزی میں جو لوگ آگ سے جلا دیئے گئے ان کے علاوہ تیس ہزار افراد قتل کیے گئے۔

کیا آپ حضرات کو اب بھی اس حقیقت میں کوئی شک و شبہ ہے کہ معاویہ پر آیات قرآنیہ کے حکم سے دنیا و آخرت میں خدا و رسولؐ کی لعنت ہے؟

امیر المومنینؑ پر سب و شتم اور آپؑ کی مذمت میں حدیثیں گھڑنے کیلئے معاویہ کا حکم

معاویہ کے کفر اور قابل لعن ہونے کے ثبوت میں بلاد دوسرے واضح دلائل کے امیر المومنینؑ پر سب و شتم اور لعنت کرنا نیز لوگوں کو نمازوں کے قنوت اور نماز جمعہ کے خطبے وغیرہ میں اس گناہ عظیم کا حکم دینا بھی ہے جس پر تمام آپ کے اور جمہور امت بلکہ آپ کے فقہاء و علماء کے مورخین کا بھی اتفاق ہے کہ یہ عمل قبیح اور بدعت کھلم کھلا حتی کہ منبروں سے اور یہاں تک رائج تھی اور ایک بڑی جماعت کو اس کے نہ کرنے کے جرم میں قتل کر دیا گیا، بالآخر عمر ابن عبد العزیز نے اپنی خلافت کے زمانے میں اس بدعت کو ختم کیا۔

قطعی چیز ہے کہ جو شخص امام المتقین، برادر رسولؐ، زوج بتولؑ، امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر آپ کی حیات میں یا بعد وفات سب و شتم اور لعن کرے یا اس کا حکم دے وہ ملعون اور کافر ہے اس لئے کہ آپ کے اکابر علماء نے اپنی معتبر کتابوں میں جیسے امام احمد نے مسند میں، امام ابو عبد الرحمن نسائی نے خصائص العلوی میں، امام ثعلبی و امام فخر الدین رازی نے تفسیر میں، ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں، محمد ابن یوسف گنجی شافعی نے کفایت الطالب میں، سبط ابن جوزی نے تذکرہ میں، سلیمان بلخی حنفی نے ینابیع المودۃ میں، میر سید علی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ میں، دیلمی نے فردوس میں، مسلم ابن حجاج، بیہقی، محمد ابن طلحہ شافعی نے مطالب السئول میں، ابن صباغ مالکی نے فصول المہمہ میں، حاکم نے مستدرک میں، نیز خوارزمی نے مناقب میں، ابراہیم حموینی نے فرائد میں، ابن مغازلی شافعی نے مناقب میں، امام الحرم نے ذخائر العقبیٰ میں اور ابن حجر نے صواعق میں غرضیکہ آپ کے سبھی بڑے بڑے علماء نے مختلف الفاظ و عبارات کے ساتھ مجمل اور مفصل طور سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:
من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ۔ یعنی جس شخص نے علیؑ کو سب و شتم کیا اس نے

تجلیات صداقت
جلد اول
آفتاب ھدایت
صادق پبلیکیشنز ۱۸ نور چیمبر گنپت روڈ لاہور
مکتبہ اصغریہ امام بارگاہ بلاک سرگودھا

مدعیان خلافت فرعون صفت تھے

كان المدعون بالخلافة فراعنة .

THE CLAIMENTS OF CALIPHATE HAD PHAROAH'S NATURE.

تجلیات صداقت بجواب آفتاب ہدایت جلد اول از شیخ محمد حسین ۱۸ نور چمبر گپت روڈ لاہور

۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریمؐ و آلہ الطاہرینؑ

تجلیات صداقت
بجواب
آفتاب ہدایت

قدیم الایام سے دشمنان دین وایمان محبان اہل بیت علیہم السلام کو بجائے "شیعہ خیر البریہ" کہنے کے "رافضی" کہہ کر اپنے دل کا بخار نکالتے رہتے ہیں اور اس سلسلہ میں فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۹ ج ۳ سے بموجب "کلمۃ حق یراد بہا الباطل" امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ آنجنابؑ نے فرمایا۔

"واللہ ماہم سموکم بل اللہ سماکم" (خدا کی قسم تمہارا یہ نام لوگوں نے نہیں رکھا بلکہ خدا نے تمہارا نام رافضی رکھا ہے۔) پھر فتنہ رفض کو فتنہ ارتداد سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیتے ہوئے یہاں تک کہا جاتا ہے کہ "آریہ عیسائی وغیرہ مخالفین اسلام کو قرآن پاک اور احادیث رسولؐ پر ناپاک حملے کرنے کا مصالحہ ہی روافض کی تصانیف سے ملا ہے" (آفتاب ہدایت صفحہ ۱)

الجواب ۔ وباللہ التوفیق لقمع کل شاک ومرتاب! ہم لفظ شیعہ کے معانی اس کی جلالت اور قدامت پر وہاں بحث کریں گے جہاں آخر میں مؤلف نے اس پر بحث کی ہے انشاء اللہ سردست صرف اس قدر لکھا جاتا ہے۔ کہ لفظ "رفض" میں فی نفسہٖ نہ کوئی اچھائی ہے اور نہ برائی بلکہ وہ جو کچھ بھی حسن یا قبح حاصل کرتا ہے وہ اضافت ونسبت سے کرتا ہے کیونکہ رفض کے لغوی معنی ہیں "ترک کرنا" "چھوڑنا" جس طرح اچھائی کا ترک کرنا برا ہے اسی طرح برائی کا ترک کرنا اچھا ہے۔ لہٰذا اگر حضرات شیعہ کو اس اعتبار سے رافضی کہا جائے کہ یہ برے لوگوں اور بری باتوں کے تارک ہیں تو اس میں ہرگز کوئی قباحت نہیں ہے اور یہی امام علیہ السلام کے مقدس فرمان کا ماحصل ہے جس کا صرف ایک جملہ اوپر استدلال میں پیش کیا گیا ہے۔ امامؑ نے فرمایا ہے کہ پہلے پہل یہ لقب فرعون اور فرعونیوں نے ان جادوگروں کو دیا تھا جو اعجاز موسویؑ دیکھ کر حلقہ بگوش توحید ہوگئے تھے۔ اور فرعون کی ربوبیت کا جوا اپنی گردنوں سے اتار پھینکا تھا اور شیعیان حیدر کرارؑ کو بھی اسی لئے رافضی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے امت محمدیہ کے بعض فرعون صفت مدعیان خلافت وامامت کی اتباع وپیروی ترک کرکے خدا کے مقرر کردہ ائمہ ہدایت خلفاء حق کو اپنا رہنما وہادی تسلیم کرلیا ہے

تقریظ: مبلغ اسلام علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین لاہور

ناشر: انجمن حیدریہ ○ نارنگ سیداں تحصیل چکوال ○ ضلع جہلم

خالد بن ولید زانی تھے

كان خالد بن الوليد زانيا (نعوذ بالله من ذالك)

HAZRAT KHALID BIN WALEED WAS AN ADULTERER

قول جلی در حل عقد بنت علی از محمد عباس پرنسپل مدرسہ باقر العلوم ضلع گجرات ناشر انجمن حیدریہ ضلع جہلم

۱۲۵

قارئین۔ ماتم کے مخالف ملاؤں کے جب بزرگ فوت ہوئے تو ان پر نوحہ اور ماتم حضرت عمر کے سامنے ہوا بلکہ گریبان بھی چاک ہوئے اور حضرت عمر جیسے سخت گیر نے انہیں منع نہ کیا اور اگر شہادت امام حسینؑ کو یاد رکھنے کے لئے ماتم کیا جائے تو ان ملاؤں کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔ اور خالد بن ولید کی تعریف اہلسنت حضرات بہت کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے حاکم اول کے خاص چیلے تھے اور برسر اقتدار پارٹی اپنے حزب مخالف اہلبیت نبوت کو ان کے مقاصد میں ناکام اور ان کے حقوق پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے اسے استعمال کرتی تھی جب دروازہ سیدہ بنت رسول مقبول کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی تو یہ خالد وہاں بھی حکومت وقت کی مدد کے لئے حاضر تھا۔ اور بیرون مدینہ بھی جو قبائل اہلبیت نبوت کی حمایت کا دم بھرتے تھے۔ مثلاً مالک بن نویرہ کا قبیلہ۔ تو ان کو کچلنے کے لئے بھی حکومت وقت نے اسی خالد بن ولید کو استعمال کیا اور اہل بیت نبوۃ کے وفاداروں کے قتل عام سے حکومت وقت اتنی خوش ہوئی کہ اس کے واجب القتل گناہ سے بھی چشم پوشی کی گئی۔ کیونکہ مالک کے قتل کے بعد خالد نے اس کی بیوی سے زنا کیا تھا اور اسی پر وزیر اعظم نے اسکو معزول کرنے کا مشورہ دیا تھا لیکن صدر گرامی نے اس کے جرم سے چشم پوشی بھی کی اور اپنے خصوصی اختیارات سے سیف اللہ کا لقب بھی عطا کیا۔ اب یہ خالد مرتا ہے اور اس کا ماتم ہو رہا ہے ساری اہلسنت کی تنظیمیں خاموش ہیں اس لئے کہ اپنی پارٹی کا آدمی ہے۔ مذمت ماتم والی یہ ساری

اس امت کے گوسالہ ابوبکرؓ فرعون عمرؓ سامری عثمانؓ ہیں

عجل هذه الأمة أبوبكر و فرعونها عمر وسامريها عثمان بن عفان رضى الله عنهم

HAZRAT ABU BAKR IS THE CALF OF BANI ISRAEL, UMAR IS PHAROH AND USMAN SAMIRIY OF THIS UMMAH.

ضمیمہ جلد منہ نمبر ۱ | ۵۸ | متعلق صفحہ ۹۹-۱۰۲

عرض کی کہ پروردگارا! بدکار تو اپنی بدی کے سبب عذاب پائیں گے۔ یہ نیکوکار کیوں عذاب دیئے جائیں گے؟ ارشاد ہوا کہ اس سبب سے کہ بدکاروں کی بدیوں سے چشم پوشی کیا کرتے تھے۔ اور میرے ناراض ہونے پر بھی اُن سے ناراض نہ ہوتے تھے۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۹۹ اُن پانچ جھنڈوں میں سے پہلا جھنڈا اِس اُمت کے گوسالہ (ابوبکر) کا ہوگا۔ اس میں آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں سے سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد اُن دو گرانقدر چیزوں کے ساتھ جو میں تم میں چھوڑ آیا تھا کیا برتاؤ کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ ثقل اکبر (یعنی کتاب خدا) میں تو ہم نے تحریف کی اور اُسے پس پشت ڈالدیا اور رہا ثقل اصغر (یعنی اہلبیتؑ رسولؐ) اُن سے ہم نے عداوت اور بغض رکھا اور ظلم کیا۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں میں اُن سے یہ کہوں گا کہ تمہارے کالے منہ ہوں تم جہنم میں ... پیاسے ... جاؤ۔ پھر دوسرا جھنڈا اس اُمت کے فرعون (عمر) کا میرے پاس آئیگا اور میں اُن سے سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے ثقل اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اُسے پھاڑ ڈالا اور اُس کی مخالفت کی۔ اب رہا ثقل اصغر اُن سے ہم نے دشمنی کی اور اُن سے لڑے تو میں اُن سے کہونگا کہ تمہارا بھی کالا منہ ہو تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد تیسرا جھنڈا اس اُمت کے سامری (عثمان) والے کا ... اُن سے بھی میں یہی سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد میرے ثقلین کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ وہ جواب دینگے ثقل اکبر کی ہم نے نافرمانی کی اور اُسے چھوڑ دیا اور ثقل اصغر کی ہم نے ہم نے ... چھوڑ دی اور ... ضائع کر دیا تو میں ان سے کہوں گا کہ تمہارا بھی منہ کالا ہو جہنم میں ... پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد چوتھا جھنڈا ذوالثدیہ کا جس کے ساتھ اول سے آخر تک کل خوارج ہونگے آئیگا میں اُن سے بھی یہ سوال کرونگا کہ میرے بعد ثقلین کے ساتھ تم نے کیا کیا؟ وہ یہ کہیں گے کہ ثقل اکبر تو ہم نے پھاڑ ڈالا اور اُس سے علیحدہ رہے اور ثقل اصغر کے ساتھ ہم لڑے اور اُن کو قتل کیا۔ میں اُن سے کہونگا جاؤ جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ پھر پانچواں جھنڈا امام المتقین سید الوصیین قائد الغر المحجلین وصی رسول رب العالمین کا میرے پاس وارد ہوگا۔ میں اُن سے دریافت کرونگا کہ تم میرے بعد ثقلین کے ساتھ کس کس طرح پیش آئے؟ وہ جواب میں عرض کرینگے کہ ثقل اکبر کی ہم نے پیروی اور اطاعت کی اور ثقل اصغر سے ہم نے محبت و موالات کی اور اُن کو یہانتک مدد دی کہ اُن کے بارے میں ہمارے خون تک بہا دئے گئے۔ پس اُن سے میں کہونگا کہ تم سیر و سیراب ہو کر سفید رو بنکر جنت میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں جو يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ سے هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۹۹ سطر ۱۱ و صفحہ ۱۰۰ سطر ۴)

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۱۰۳ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے غزوہ احد

الفحشاء سے مراد اول (ابوبکرؓ) والمنکر ثانی (عمرؓ)
اس لئے دونوں صاحب از روئے صورت و سیرت مجسم بے حیائی و بدکاری تھے

المراد بالفحشاء هو الاول (ابوبکر) و بالمنكر هو الثانی (عمر)
ولذا كانا فحشاء و منكرا مجسمين .

IN THE POPULAR SHIA TRANSLATION COMMENTARY OF THE QURAN IT IS STATED IN EXPOSITION OF THE الفحشاء والمنکر VERSE THAT الفحشاء REFERS TO ABU BAKR المنکر REFERS TO UMAR BECAUSE BOTH THESE PERSONS IN APPERANCE AND CHARACTER WERE A TRUE REPLICA OF LEWDNESS & INEQUITY.

ضمیمہ جات مقبول ترجمہ و حواشی مرتبہ مولف و ترجمہ ـ لوحِ رہائی رموز قرآنی مقبول احمد دہلوی بار دوئم

ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر ـ ۴۲۰ ـ متعلق صفحہ ۶۳۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ضمیمہ جات بابت پارۂ لبست وکیم

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۶۴۱

التوحید میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا نے اپنے بندوں پر نماز کو محافظ مقرر کیا ہے کہ جب تک آدمی نماز پڑھتا ہے گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر ان جنابؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ کافی میں ہے کہ سعد خفاف نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا۔ اے مولا! کیا قرآن بھی کلام کرتا ہے۔ یہ سن کر حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا خدا ہمارے ضعفاء شیعہ پر رحمت نازل کرے کہ وہ ہمارے مطیع ہیں۔ اے سعد! (قرآن کا تو ذکر ہی کیا ہے) نماز بھی باتیں کرتی ہے اور اس کے لئے صورت بھی ہے اور خلقت بھی۔ وہ حکم بھی دیتی ہے اور منع بھی کرتی ہے۔ سعد کہتا ہے کہ یہ سن کر تو میرا رنگ متغیر ہوگیا اور دل میں کہنے لگا کہ یہ بات تو میں کسی آدمی سے بھی بیان نہ کروں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کے سوا اور کسی میں انسانیت ہی نہیں ہے۔ جس نے نماز کو پہچانا وہ ہمارے حق کا منکر ہے۔ اے سعد! میں تم کو قرآن کا کلام سناؤں! میں نے عرض کی آپ پر خدائے تعالیٰ کا درود و سلام ہو ضرور سنائیے۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ پھر فرمایا کہ نماز کا منع کرنا یہ تو اس کا کلام ہے۔ (اور) فحشاء اور منکر سے مخصوص لوگ مراد ہیں اور ذکر خدا سے ہم اہلبیت رسالت مراد ہیں (اور) ہم ہی اکبر یعنی سب سے زیادہ بزرگ ہیں قول صاحب تفسیر صافی۔ الفحشاء والمنکر سے مراد حضرت اول اور جناب ثانی ہیں اس لئے کہ دونوں صاحب از روئے صورت و سیرت مجسم بے حیائی و بدکاری تھے اور اصل نماز وہی ہے جو ان دونوں کی محبت سے باز رکھے اور المعروف سے مراد ویسی ہی نماز ہے۔ قول مترجم۔ اس سے زیادہ بے حیائی کیا ہوگی کہ فخر مریم و حوا، صدیقہ کبریٰ، بتول عذرا جناب سیدہ فاطمہ زہرا بنت رسول خدا علیہا التحیۃ والثناء کو جن کی تعظیم کے لئے خود آنحضرت سرو قد کھڑے ہو جایا کرتے تھے معاملہ فدک میں رد و در رد جھٹلایا۔ اور اس طرح خود کو مورد لعنت بنا لیا۔ رہا منکر وہ اتفاق سے ثانی کے مشہور نام کا ہم عدد بھی ہے۔ اور قیامت کے دن اس کی دوستی اور جان پہچان کا ہر مرید بھی طرح منکر ہوگا جس طرح دنیا میں کوئی شخص کسی بدی

فرعون نمرود سامری کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ جہنم کے ایک آگ کے صندوق میں ہوں گے

یکون ابوبکر و عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم)

مع فرعون ونمرود والسامری فی صندوق ناری فی جھنم .

SHAIKHEEN WILL ACCOMPANY PHAROAH, NIMRAH AND SAMIRI IN A BOX OF FIRE IN HELL.

ضمیمہ متعلق نوٹ نمبر ۱ ۶۳۸ متعلق صفحہ ۹۶۵

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں قریش نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ استدعا کی کہ اپنے پروردگار کی صفت ہمارے لئے بیان کیجئے تاکہ ہم اس کو پہچان لیں اور اس کی عبادت کریں پس خدائے تعالےٰ نے اپنے نبیؐ پر سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ نازل فرمایا۔ اَحَدٌ کے یہ معنی ہیں کہ اسکے حصے اور اجزا نہیں ہوسکتے۔ اور نہ اس میں کوئی کیفیت پائی جاتی ہے اور نہ اس پر گنتی راست آسکتی ہے۔ اور نہ اس میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔ پھر فرمایا اَللّٰهُ الصَّمَدُ کا مطلب یہ ہے کہ سرداری اسی پر ختم ہے۔ اور کل آسمانوں کے اور زمین کے رہنے والے اپنی اپنی حاجتوں کے سبب اسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا لَمْ يَلِدْ کا یہ مطلب ہے کہ نہ تو عزیرؑ اس سے پیدا ہوئے جیساکہ ملعون یہودی کہتے ہیں اور نہ مسیحؑ اس سے پیدا ہوئے جیساکہ نصاریٰ کہتے ہیں۔ خدا ان پر غضب نازل کرے۔ اور نہ سورج، چاند اور ستارے اس کی ذات سے نکلے جیساکہ مجوسیوں کا قول ہے۔ خدا ان پر لعنت کرے۔ اور نہ فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں جیساکہ مشرکین عرب کہا کرتے تھے وَلَمْ يُولَدْ کا یہ مطلب ہے کہ نہ اس کا کوئی شبیہ ہے اور نہ نظیر اور نہ برابر والا۔ اور جو کچھ اس نے اپنے فضل سے تم کو عطا کیا ہے اس کی مخلوق میں سے کوئی بھی ویسا نہیں دے سکتا۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۹۶۵

معانی الاخبار میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا گیا تھا کہ الفلق کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ آتش جہنم میں ایک دراڑ ہے جس میں ستر ہزار میدان ہیں اور ہر میدان میں ستر ہزار مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ستر ہزار کالے ناگ ہیں۔ اور ہر ناگ کے اندر اتنا اتنا زہر ہے کہ ستر ستر ہزار مٹکے ایک ایک کے زہر سے بھر جائیں۔ اور تمام دوزخیوں کو جبراً و قہراً اس فلق پر گزرنا پڑیگا۔

تفسیر قمی میں ہے کہ فلق جہنم کی ایک گہراؤ ہے جس کی حرارت کی شدت سے اہل جہنم بھی پناہ مانگتے رہتے ہیں۔ اس فلق نے ایک دفعہ خدا تعالےٰ سے دم کشی کی اجازت مانگی تھی۔ اجازت ملنے پر جب دم کھینچا تو تمام جہنم بھڑک اٹھا۔ اور اس گہراؤ میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی حرارت سے اس گہراؤ میں رہنے والے بھی پناہ مانگتے رہتے ہیں۔ اس صندوق میں چھ پہلوں میں سے ہونگے اور چھ پچھلوں میں سے۔ اول کے چھ یہ ہیں۔ آدم کا وہ بیٹا جس نے اپنے بھائی کو سب سے پہلے قتل کیا تھا۔ نمرود جس نے ابراہیمؑ کو آگ میں ڈلوایا تھا۔ وہ فرعون جس نے موسٰیؑ سے مقابلہ کیا تھا۔ سامری جس نے سب سے پہلے گوسالہ پرستی سکھائی تھی۔ وہ شخص جس نے یہودیوں کو یہودی بنایا (یعنی ان سے عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہلوا دیا) وہ شخص جس نے نصرانیوں کو نصرانی بنا دیا (یعنی تثلیث کو ان کے عقیدہ میں داخل کر دیا اور حضرت عیسٰیؑ کو ان سے خدا کا بیٹا کہلوا دیا) اور پچھلوں میں سے چھ یہ ہونگے حضرت اول، جناب ثانی، مسٹر ثالث، جس کو نواصب نے چہارم مانا۔

WITNESS

اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور

بحمد اللہ کہ ایں کتاب لاجواب مطبوع طبائع ہر شیخ و شاب

رونق بخش زمین و آسمان

مسمّٰی بہ

نور ایمان

مصنفہ

عالیجناب خان بہادر مولٰنا مولوی سید خیرات احمد صاحب وکیل

سکرٹری انجمن امامیہ گیا

حسب فرمائش

کتب خانہ اثنا عشری لاہور موچی دروازہ

کوچہ مغل حویلی

خلفاء ثلاثہ مسلمانوں کے مذہبی راہنما نہیں تھے۔

لم يكن الخلفاء الثلاثة قادة الدين للمسلمين

FIRST THREE CALIPHS WERE NOT THE RELIGIOUS LEADERS OF THE MUSLIMS.

نور ایمان از مولوی سید خیرات احمد سیکرٹری انجمن امامیہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور

۱۹۲

اور آں حضرت صلعم کے داماد اور ابن عم حضرت علیؑ جو عمر بھر حضرت کے ساتھ رہے۔ اور ہر معرکہ میں سینہ سپر رہے۔ اور جن کو خود حضرت نے تین مہینے قبل تمام عالم کا مولیٰ قرار دیا تھا۔ ایک دم برطرف کئے گئے!!

الامان! الحفیظ!! الٰہی تیری پناہ!!!

مختصر یہ کہ اس معاملہ کو جہاں تک سوچو۔ جہاں تک غور کرو نتیجہ صرف یہی نکلتا ہے کہ خلافت محض ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اور اس کو مذہب سے کوئی واسطہ یا سروکار نہیں عجی الدین۔ واہ یہ کیا خوب کہی؟ ہم لوگ اب تو برابر دیکھتے ہیں۔ کہ فرانس اور امریکہ وغیرہ جمہوری سلطنتوں میں ایک پریذیڈنٹ کے بعد دوسرا پریذیڈنٹ لوگوں کا بنایا ہوا سارے ملک کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور سارے ملک پر حکمرانی کرتا ہے اس لئے کوئی شک نہیں کہ انتظام سلطنت میں ڈیماکریسی (DEMOCRACY) کو بہت کچھ دخل ہے۔

علی رضا۔ یہ بات تو میں نے خود کہی تھی۔ کہ مذہب سنت جماعت کوئی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ پولیٹکل پارٹی ہے۔ جس طرح فرانس و امریکہ میں سلطنت کو خدا اور رسولؐ سے کوئی تعلق نہیں ویسے ہی سنت جماعت کو خدا یا رسولؐ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

لیکن اس کو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ رسالت امامت خلافت عبادت وغیرہ مثل وراثت کے مذہبی امور ہیں۔ جن کو دین اور دنیا دونوں سے تعلق رہتا ہے ان کا حاکم اعلیٰ صرف حق تعالیٰ جلشانہ ہے جس کے احکام اور قوانین اس کی کتاب پاک میں مندرج اور منضبط ہیں۔ اور اس کے ناظم اسی حق تعالیٰ جلشانہ کے رسل و انبیاء و ائمہ کرام ہوتے ہیں۔ ان امور میں بشر کو دست اندازی کا مطلق حق نہیں ہے۔ جیسا میں کہہ چکا ہوں اور قرآن سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت موسیٰ بلا اجازت خداوند کے اپنے بھائی حضرت ہارون کو اپنا وزیر مقرر نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ ڈیماکریسی یعنی جمہور کو ایسا اختیار تھا کہ کسی شخص کو حضرت موسےٰ کا وزیر مقرر کر دیتے۔ اس لئے جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریذیڈنٹ مذہبی امور میں انہیں ملکوں کے مسلمانوں کے پیشوا نہیں ہیں۔ اسی طرح حضرات خلفائے ثلاثہ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا ہو نہیں سکتے۔ اور جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریذیڈنٹ وہاں کے بزرگان دین نہیں ہیں۔ اسی طرح خلفائے ثلاثہ ہم تم مسلمانوں کے بزرگان دین ہو نہیں سکتے جس طرح ڈیماکریسی کو یہ اختیار نہیں۔ کہ کسی لڑکے کو کسی شخص کا پسر متبنیٰ بنا دے اسی طرح اس کو یہ اختیار نہیں۔ کہ کسی شخص کو نبی یا خلیفہ یا امام بنا دے۔ یہ سب خدا کا "PREROGATIVE" یعنی حق و حصہ ہے۔

خلفائے ثلاثہؓ سے نفرت کرنے والا جنتی ہے

المبغض للخلفاء الثلاثة من اهل الجنة (نعوذ بالله من ذالك)

HE WHO HATE FIRST THREE CALIPHS WILL BE DESTINED TO PARADISE.

نور ایمان از مولوی سید خیرات احمد سیکرٹری انجمن امامیہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور

نور ایمان ۳۲۱

مذہب وہی ہے۔ جو تیرے حبیب پاک کی بیٹی سیدہ معصومہؑ کا مذہب تھا۔ اور ہم خلفائے اس لئے ناراض ہیں کہ وہ معصومہؑ ناراض رہیں۔ اس مذہب کی حقیقت ان معصومہؑ سے پوچھ لی جائے۔ جو جواب ان کا ہے۔ وہی جواب ہم لوگوں کا ہے۔ کیونکہ ان معصومہؑ نے ترتیب سیرت اصحاب ثلاثہ کو بچشم خاص ملاحظہ فرمایا تھا۔ جب ان معصومہؑ نے ان کی اچھی بری باتوں کو دیکھ کر ان کی پیروی نہ کی۔ بلکہ ناراض رہیں۔ اور اسی حالت میں انتقال فرمایا تو ہم لوگ جو بارہ سو برس کے بعد پیدا ہوئے۔ ان سے زیادہ کیا جواب دے سکتے ہیں!!! الغرض ہم لوگوں کی برأت تو اس طرح پر انشاء اللہ تعالیٰ یقینی ہے۔ کیونکہ جب باوجود نفرت رکھنے اصحاب ثلاثہ سے جناب خاتون جنت سیدۃ النساء اہل جنت ہیں جیسا بخاری شریف میں مندرج ہے۔ تو ہم لوگ کیوں اسی فعل کی وجہ سے بہشت سے نکالے جائیں گے۔ کیونکہ خداوند عالم عادل ہے۔ اور عادل کی عدالت سب پر یکساں ہوتی ہے علاوہ اس کے ان واقعات سے ایک ضروری مسئلہ اہم بھی حل ہوتا ہے۔ یعنی ایک حدیث شریف بہت مشہور یہ ہے کہ آں حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ منجملہ ان کے ایک ناجی ہے اور باقی سب ناری۔ اور اس حدیث کی بنا پر ہر فرقہ یہ کہہ رہا ہے اور زعم کر رہا ہے۔ کہ ہمارا فرقہ ناجی ہے اور بقیہ سب ناری ہیں اب یہاں پر ہیں جو غور کرتا ہوں تو یہ مسئلہ اس طرح پر حل ہو جاتا ہے۔ کہ جس فرقہ کا ایک شخص بھی بقول جملہ فرقوں کے جنتی ہوا، تو بیشک وہ فرقہ جنتی ہوگا کیونکہ جب ایک شخص باوجود اس خاص مختلف فیہ اعتقاد کے جنتی ہوا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ دوسرا شخص اسی اعتقاد والا جنتی نہ ہو باقی ہر شخص کے دیگر اعمال و افعال وہ امر دیگر ہے۔ اور وہ تو ہر فرقہ میں ہے بعد اس کے یہ بات لوناً ذہن میں آتی ہے۔ کہ ایک شخص شیعوں کا اعتقاد رکھنے والا یعنی اہلبیتؑ سے محبت رکھنے والا۔ اور خلفاء سے نفرت کرنے والا یقینی جنتی ہے۔ بلکہ اس سے جنت کی زینت ہے۔ اور اس کو جنتی نہ کہنا یا نہ سمجھنا باعتقاد جملہ فرقہائے اسلام کے کفر ہے۔ یعنی جناب فاطمہ زہرا باوجود نفرت رکھنے ساتھ اصحاب ثلاثہ کے صرف جنتی نہیں ہیں بلکہ سردار زنان جنت ہیں پس یہ بات مثل بدیہات کے ثابت ہوئی کہ اصحاب ثلاثہ سے نفرت کرنے والا فرقہ بوجہ اس اعتقاد کے ناری ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جب ایک فرد یقینی جنتی ہوا تو دوسرے افراد اسی اعتقاد والے ناری کیوں ہونے لگے۔ اس لئے نتیجہ یہی ہوا۔ کہ فرقہ شیعہ یقینی ناجی ہے باقی تو دانی خداوند۔

محی الدین۔ لیکن اس میں ایک بات کہی جا سکتی ہے کہ جناب سیدہ نے یہ ایک گناہ کیا۔ لیکن ان کی اور خوبیوں نے اس عیب کو ڈھانپ دیا اور حق تعالیٰ نے معاف کیا اور اس

WITNESS

شیعانِ علیؑ
زندہ باد

یا علی مدد

دشمنانِ علیؑ
مردہ باد

نمازمیں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت

اور

وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا ثبوت

ہمارے
شعبۂ تبلیغ کی ادبی پیشکش

اس رسالہ میں علماء اہلسنّت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ اہلسنّت کی کتابوں سے انکے خلاف پیش کیے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں، اور شیعوں کو برا بھلا کہنے پر اور وکیلِ آلِ محمدؐ پر قاتلانہ حملے کرنے پر ہی گزارہ نہ کریں

ازقلم، شیرِ پاکستان خادمِ مذہبِ علیؑ

شاہِ مردان وکیلِ آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضلِ عراق

خلفاء ثلثہؓ لالچ اور اقتدار پرست تھے

كان الخلفاء الثلاثة طماعين وراغبين فى الحكم (نعوذ بالله)

FIRST THREE CALIPHS WERE TREACHEROUS AND USURPERS.

نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت اور وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا ثبوت از غلام حسین نجفی لاہور

۲۰

ہر کوئی منتظرِ اشارہ ہے کہ خدمت بجا لائے۔ ملائکہ کو مناسب ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔ جماعت انبیاء و مرسلین علیہم السلام سلامی کے لئے تیار نظر آتی ہے۔ ہر چیز سجی ہوئی ہے۔ پوری فضا پر حسن طاری ہے۔ عرش و کرسی کو انتہائی تزک و احتشام سے مزین کر دیا گیا ہے۔ اھلاً و سھلاً کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ نعت و درود کا ورد جاری ہے۔ ہر کوئی منتظر ہے کہ احکم الحاکمین کا محبوب آنے والا ہے۔ ایسے پر سعادت مواقع پر ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی سعی کیا کرتا ہے۔ لہٰذا جملہ کارندے مصروفِ کار ہیں۔ سب جی ہی جی میں سوچ رہے ہیں کہ اگر محبوب خدا خوش ہو گیا تو پھر کسی اور کی ناراضگی کی پرواہ نہیں ہے۔ کہ محمدؐ راضی تو اللہ راضی۔ عالم بالا کے مکینوں کی مستعدی کا یہ عالم ہے کہ خوشنودیٔ رسولؐ کو خوشنودیٔ الٰہی سمجھتے ہوئے ہر کوئی دل و جان سے اپنے اپنے کام کو انتہائی خوش اسلوبی سے سر انجام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہتا ہے۔

مگر عالمِ زیریں میں اشرف المخلوقات ہونے کا دعویدار انسان حرص و ہوس و حسد کی آگ میں جلا جا رہا ہے۔ انتشار و فتنہ و فساد کی خفیہ بنیادیں کھڑی کر رہا ہے اور ہدایت کی محکم دیوار کو گرانے کے لمبے لمبے منصوبے بنا رہا ہے۔ یہ ناعاقبت اندیش گروہ اس گھڑی کا بے تابی سے انتظار کر رہا ہے کہ کب محسنِ انسانیت اس خطہ ارضی و فانی کو خیر باد کہہ کر رخصت ہو۔ ایسے مسلمانوں کی نگاہیں اسرارِ دنیا پر گڑی ہوئی ہیں اور معتدِ اعظم کی زندگی ظاہری کا ایک محو حریص جماعت کو اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے۔ ہادی عالمینؐ کے بسترِ علالت کے گرد جلد ہی یتیم ہو جانے والی قوم جمع ہے۔ کوئی مستقبل کے سہانے خواب دیکھ رہا ہے اور کوئی مقصودہ گھڑی کو قریب سے قریب تر لانے کی راہیں سوچ رہا ہے۔ قوم کی سوچ کچھ ہی کیوں نہ ہو مگر سردارِ قوم بسترِ مرگ پر بھی فلاحِ قوم کے غم میں مرا جا رہا ہے

اصحاب رسولؐ کی کہانی
قرآن و حدیث کی زبانی
ابو عرفان سید عاشق حسین النقوی
مکتبۃ العرفان واحد کالونی کراچی
ھدیہ
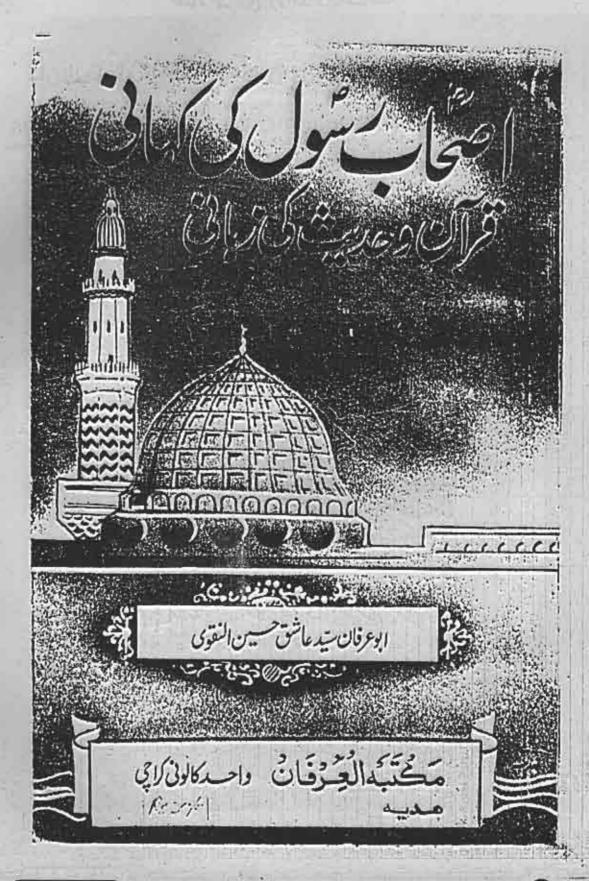
اہل تشیع کی طرف سے سیدنا عمر فاروقؓ کیلئے من گھڑت حسب و نسب (استغفراللہ)

نسب عمر بن الخطاب المختلق من قبل الشيعة (والعياذ بالله)

FALSE ANCESTRY OF SYEDNA UMAR CREATED BY SHIITE.

اصحابہ رسولؐ کی کہانی قرآن و حدیث کی زبانی از ابو عرفان سید عاشق حسین نقوی مکتبہ عرفان واحد کالونی کراچی

۵۷

حرام ہے کہ اہل قبلہ ہیں جنگ ختم ہو گئی۔ تین دن تک جناب امیرؑ نے بصرہ میں قیام کیا۔ اور حضرت عائشہ کو باعزت مدینہ روانہ کر دیا۔ جہاں پوری زندگی جنگ جمل کو یاد کر کے اپنی حالت پر تاسف کرتی رہیں۔

حضرتِ عمرؓ

حضرت کا نام عمرؓ کنیت ابو حفص اور کہا جاتا ہے کہ لقب فاروق تھا۔ حضرت عمر کو مسلمانوں کی اکثریت رسولؐ کا دوسرا خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ حضرت عمر کی ولادت اور اسلام قبول کرنے کے واقعات عجیب ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق الصابی فی نسب الصحابہ اور التنبیہ فی نسب العرب نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ایک راز کی بات کے عنوان سے رقمطراز ہیں کہ حضرت عبدالمطلب کو حبشہ سے ایک حسین کنیز جس کا نام صہاک تھا ہدیہ میں ملی تھی۔ وہ حضرت کی بکریاں چرایا کرتی تھی اور اس کو فعل بد سے محفوظ رکھنے کیلئے حضرت عبدالمطلب نے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی تھی۔ اسی طرح حضرت کے اونٹ چرانے کے لئے ایک غلام تھا۔ جس کا نام نوفل تھا دونوں کی چراگاہیں علیحدہ علیحدہ مقرر کر رکھی تھیں۔ ایک دن نوفل صہاک کی چراگاہ میں پہنچ گیا اور اس حسینہ جمیلہ کو دیکھتے ہی نوفل فریفتہ ہو گیا۔ اور اس کے ارادے بدل گئے اس نے صہاک کو کافی بہلایا پھسلایا لیکن وہ ٹالتی رہی کہ مجھ کو مالک نے اس بدفعلی سے بچنے کے لئے مجھے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی ہے اور اس کا اتارنا مشکل ہے۔ نوفل نے کہا تم راضی ہو جاؤ اس کا بندوبست میرے ذمہ رہا۔ آخر صہاک راضی ہو گئی تو نوفل نے ایک ناقہ کا دودھ نکالا اور اس کی جھاگ کو شلوار کے اوپر لگا کر نرم کر لیا اور صہاک سے کہا کہ اب تم درخت کی ٹہنی پکڑ کر کھڑی ہو جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو نوفل نے شلوار کو کھینچا۔ شلوار اتر گئی تو پھر نوفل نے صہاک سے بدفعلی کی۔ صہاک نے اس بدفعلی کے ثمر کو ایک لڑکے کی شکل میں

تقریظ: مبلغ اسلام علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین لاہور

ناشر: انجمن حیدریہ (رجسٹرڈ) نارنگ سیداں تحصیل چکوال ضلع جہلم

حضرت عمرؓ کے نسب کے بارہ میں اتہامی گفتگو

الکلام المفتری فی نسب عمر بن الخطاب (والعیاذ باللہ)

A FALSE CHARGE ON HAZRAT UMER'S ANCESTRY.

قول جلی در حل عقد بنت علی از محمد عباس پرنسپل مدرسہ باقر العلوم ضلع گجرات ناشر انجمن حیدریہ ضلع جہلم

۴۷

اور یہ رشتہ خلاف ضابطۂ قرآن ہوگا...........

قارئین کرام! تو اب آپ نے مذکورہ بالا اصولوں کی روشنی میں انصاف کے ساتھ جائزہ لیں کہ آیا حضرت عمر اور حضرت ام کلثوم بنت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا کوئی جوڑ تھا کہ اس موہوم عقد کو تسلیم کر لیا جائے........

۱۔ خاندان: حضرت ام کلثوم کے خاندان کے بارے میں تو پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ مخدرہ سلام اللہ علیہا رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی نواسی، سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا کی دختر، حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی صاحبزادی اور سید اشباب اہل الجنۃ کی بہن یعنی خاندانِ تطہیر سے تھیں.......

رہ حضرت عمر کا خاندان تو ایامِ جہالت میں ماحول نے ان کے خاندان پر ایسا اثر ڈالا تھا کہ اس خاندان میں بھی چند دیگر عرب خاندانوں کی طرح بیوہ عورتیں اپنے سوتیلے بیٹوں کے تصرف میں آتی رہیں جیسا کہ محمد حسین ہیکل مصری نے اپنی کتاب "فاروق اعظم" اردو ترجمہ ص۴۴ پر لکھا ہے کہ حضرت عمر کے دادا نفیل بن عبد العزیٰ کی بیوی جیدہ فہمیہ نفیل کے مرنے کے بعد عمرو بن نفیل (اپنے سوتیلے بیٹے) کے تصرف میں آگئی اور اس سے زید بن عمرو پیدا ہوا تو ارباب دانش اسی سے ان کی خاندانی حالت کا اندازہ لگالیں..... کہاں حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا کا خاندانِ ساجدینؑ اور کہاں حضرت عمر کا یہ خاندان!.........

۲۔ تعلیم و تربیت۔ حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا اس گھر میں پیدا ہوئیں اور پروان چڑھیں جو معدنِ رسالت، ملائکہ کی آمد و رفت کا مقام اور مہبطِ وحی تھا۔ مدینۃ العلم نانا، بابِ مدینۃ العلم والد بزرگوار اور عالمۂ محدثہ سیدہ طاہرہ ماں

اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من … الی النور

بحمد اللہ کہ ایں کتاب لاجواب مطبوع طبائع ہر شیخ و شاب

رونق بخش زمین و آسمان

مسمّٰی بہ

نور ایمان

مصنفہ

عالیجناب خان بہادر مولینا مولوی سید خیرات احمد صاحب وکیل

سکرٹری انجمن امامیہ گیا

حسب فرمائش

کتب خانہ اثنا عشری لاہور موچی دروازہ

کوچہ مغل حویلی

عمرؓ فرعون، ھامان اور قارون کا دل تھے

کان عمر قلب فرعون و ھامان و قارون (نعوذ باللہ من ذالک)

HAZRAT UMAR ﷺ WAS LIKE A PHAROH, HAMAM & QARUN.

نور ایمان از مولوی سید خیرات احمد سیکرٹری انجمن امامیہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور

۲۹۵

ہونا منظور ہو گریں۔ تو جس گروہ میں عبدالرحمان ہوں رہنے دیں اور باقی اشخاص کو قتل کر دیا جائے۔ دیکھو تاریخ اعثم کوفی صفحہ ۲۱۔

پس حضرت عمر عجیب کیرکٹر کے گذرے ہیں۔ کہ میدان جنگ سے فرار کرنا آپ کے شعار میں داخل تھا۔ لیکن بیگناہوں کے قتل میں اور لوگوں کے شکم مولی پیاز سر قلم کرنے میں حضرت کو مرتے دم تک کوئی تردد نہ ہوتا تھا۔

ان چھ اشخاص میں ایک حضرت علی بھی تھے۔ جن کے بارے میں حضرت عمر ابھی ابنی جان کی قسم سمجھتے ہیں کہ ان کو خلیفہ مقرر نہ کرنا۔ تب کوئی شک نہیں۔ کہ ان حکم قتل میں حضرت عمر کے دلی منشا الیہ حضرت علی تھے۔ اس لئے حضرت عمر اپنے دم واپسیں تک قتل علی کا خیال اپنے دل میں لئے ہوئے دنیا سے اٹھے ہیں۔ اور یوں اپنی عاقبت بخیر کر گئے ہیں! الامان !! الحفیظ!!!

اور یہ وہی حضرت علی ہیں۔ جن کے بارے میں جناب رسول مقبول صلعم نے فرمایا تھا انا و علی من نور واحد اور یہی وہ علی ہیں جن کو خود حضرت عمرؓ نے کہا تھا بخ بخ یا علی انت مولائی و مولی المومنین!!

علاوہ ان سب واقعات کے قرآن مجید سے ایک عجیب و غریب نکتہ نکلتا ہے جو تمہارے سوال کا جواب بھی ہے۔ اور نہایت دل چسپ بھی ہے۔ یعنی قرآن مجید میں حق تعالےٰ جلشانہٗ نے سورۂ مومن پارہ ۲۴ میں ایک جگہ فرعون ہامان قارون کو شمل فرمایا ہے۔ کما قال ولقد ارسلنا موسیٰ بایاتنا و سلطان مبین الی فرعون و ھامان و قارون فقالوا ساحر کذاب ۞ اور قاعدہ مشہور ہے۔ کہ ہر حرف اللفظ میں وسط کا حرف یعنی تیسرا حرف اس لفظ کا دل سمجھا جاتا ہے۔ اب تم خود دیکھ لو کہ اس قاعدے سے قرآن مجید کے رو سے فرعون ہامان قارون کا دل حضرت خلیفہ ثانی یعنی عمر ہوتے ہیں یا نہیں۔ فقط اتنا یاد رہے۔ کہ جو قرآن آنحضرت پر نازل ہوا تھا۔ اس میں اعراب نہ تھا۔

پس جو شخص قرآن مجید کی رو سے فرعون ہامان۔ قارون کا دل ثابت ہوا۔ اس سے ہم لوگوں کا دلی نفرت رکھنا ہرگز خلاف قیاس نہیں ہے۔ بلکہ عین فطرت ہے۔

محی الدین۔ اس کا تو میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور نہ اب میرے ذہن میں کوئی اعتراض باقی ہے۔

علی رضا۔ تو اب کہو۔ کہ تمہارا ایمان کیا کہتا ہے۔ اس قدر تو ظاہر اً تمہارا مقولہ ہے حضرت علی

شاہ عبدالعزیز تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۲۰ و صفحہ ۷۲ کتاب ہذا ملاحظہ فرمائیے۔

WITNESS

حبِ علی رحمۃ اللہ | دشمن ولایت علی مردہ باد | بغض علی لعنۃ اللہ

کتاب الجواب

دیوبندیت نمبر
در جواب
شیعیت نمبر

فتوی ڈائجسٹ
در جواب
اقرار ڈائجسٹ

"کیا ناصبی مسلمان ہیں؟"

— : در جواب : —

"کیا شیعہ مسلمان ہیں؟"

وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

حضرت عمرؓ فاروق علت مفعولی کے جنسی مریض تھے (العیاذ باللہ)

كان سيدنا عمر رضي الله عنه مريض الجنس يتلوط (والعياذ بالله)

HAZRAT UMAR WAS SODOMIST (NAUZOO- BILLAH)

کیا ناصبی مسلمان ہیں در جواب کیا شیعہ مسلمان ہیں از وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی ماڈل ٹاؤن لاہور

۵۱

سپاہ صحابہ کا خلفاء پر لواطہ کا فتویٰ

اہل سنت کی معتبر کتاب علاج الامراض صفحہ ۲۰۲ قلمی

وھو الشافی

دوائیکہ صاحب علت اُبنہ را نفع دھد و خلیفہ دوم اکثر ایں دوا را استعمال می فرمودند (صفت) آں گل نیلوفر خشک دو درم۔ کشنیز دو درم و نیم تخم کاسنی تخم خرفہ از ہر یک سہ درم۔ گل سرخ۔ پنج درم بزر قطونا دہ درم۔ شربتی دو درم تا سہ درم با نیم اوقیہ سرقہ باآب آمیختہ در حقنہ کردن بشراب انگوری نیز سود دارد۔ انتہیٰ بلفظہ

ترجمہ:

حکیم اجمل خان دہلوی کے والد حکیم شریف خان نے اپنی بیاض خاص علاج الامراض فصل ہفتم مقالہ چہارم دہم صفحہ ۲۰۳ قلمی میں لکھا ہے کہ وہ دوا جو اُبنہ کے (یعنی علت المشائخ کے) بیماروں کو نفع دیتی ہے اور عزت مآب خلیفہ دوم اس دوا کو زیادہ استعمال فرماتے تھے وہ دوا یہ ہے کہ مذکورہ دواؤں کو کوٹ چھان کر سرکہ میں پانی ملا کر یا شراب انگوری لے کر ان دواؤں میں اس کو ملا کر مریض اُبنہ کو حقنہ کیا جائے

نوٹ:

منظور نعمانی کو یہ نسخہ ہدیہ کیا جاتا ہے کیونکہ جس شریف قوم کی وہ وکالت فرماتے ہیں ان کو اس دوا کی سخت ضرورت ہے۔

WITNESS

ابوبکرؓ جاہل تھے بے شک وہ ظالم اور اجہل تھا (معاذ اللہ)

كان ابوبكر جاهلا وانه كان ظالما وأجهل (نعوذ بالله)

ABU BAKR ﷺ WAS ILLETERATE AND TYRANT

منہج الصادقین جلد ۷ — ۳۶۶ — متن منتہم

سے انکار کیا اور خوف زدہ ہو گئے کہ امانت کے دعوے دار بنیں اور حقدار سے اُس کو غصب کر لیں لیکن میاں اول نے جو بڑے بے وقوف اور اظلم تھے (اُن کو دیکھا دیکھی تامی) امامت جیسی امانت کو اپنے اوپر لاد لیا۔

نہج البلاغہ میں ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے مسلمانوں کو وصیتیں فرمائیں منجملہ اُن کے ایک وصیت یہ بھی تھی کہ امانت کا ادا کرنا بھی ضروری ہے اور جو شخص امانت کا اہل نہ ہو اور دعوے کرے وہ نقصان اُٹھائے گا۔ کیونکہ یہ امانت ہی وہ چیز ہے کہ جو بڑے بڑے آسمانوں اور بچھی ہوئی زمینوں اور لمبے چوڑے محکم پہاڑوں کے سامنے پیش ہوئی پس ان میں سے نہ کوئی چیز امانت سے زیادہ طولانی اور چوڑی تھی اور نہ بلند اور اعظم تھی۔ اشیائے مذکورہ کا انکار اس وجہ سے نہ تھا کہ امانت اُن سے طویل، عریض اور قوی و غالب تھی بلکہ سبب یہ تھا کہ وہ عقوبت سے ڈر گئیں اور انہوں نے اس امانت کا انجام بھی سمجھ لیا۔ یہاں تک حضرت انسان (ابوبکر) جاہل نے اور باوجود اس کے کہ انسان بہ نسبت ان چیزوں کے زیادہ ضعیف تھا مگر اس نے امانت کو اپنے سر لے لیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم اور اجہل تھا۔

العوالی میں ہے کہ جب نماز کا وقت قریب ہوتا تھا تو جناب امیر المومنین علیہ السلام مضطرب اور بے چین ہو جایا کرتے تھے اور چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ لوگ عرض کرتے تھے یا امیر المومنین! یہ آپ کی کیا حالت ہو جاتی ہے؟ حضرت فرماتے تھے کہ نماز کا وقت آ گیا۔ خدا کی امانت جسے خدا نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے اس امانت کے تحمل سے انکار کر دیا تھا اور ڈر گئے تھے۔ ادا کرنے کا یہی وقت ہے۔

تہذیب الاحکام میں ہے کہ کسی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اے مولا! ایک شخص نے دوسرے شخص کو بازار بھیجا اور یہ کہا کہ میرے واسطے ایک کپڑا خرید لا۔ وہ کپڑا بازار میں بھی ملتا ہے اور ویسا ہی اُس کے پاس بھی موجود ہے۔ آیا جائز ہے کہ وہ منگانے والے کو اپنے پاس سے کپڑا دے دے؟ حضرت نے فرمایا ہرگز وہ ایسے کام کے قریب نہ جائے اور اپنے نفس کو (ایسے معاملہ سے) آلودہ نہ کرے کیونکہ خدا فرماتا ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ الخ پھر حضرت نے فرمایا جو کپڑا بازار میں دستیاب ہو سکتا ہے اگرچہ اُس شخص کے پاس اُس سے بہتر بھی موجود ہو تب بھی اپنے پاس سے نہ دے۔

(قولِ صاحبِ تفسیرِ صافی) اس آیت کے متعلق جتنی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اُن

الحمد للہ کہ کتاب ثابت نصاب مشتمل برجوابات فاخرہ از سوالات فاجرہ حسب
خواہش مومنین موسوم بہ!
شواہد دین
از تصنیفات حکیم سید احمد شاہ تلمیذ اعلیحضرت فخر ملت سید نجم العلماء
لکھنوی مدظلہ
باہتمام وانتظام سید شہنشاہ حسین فرزند مؤلف ساکن ڈھوک رتہ امرال راولپنڈی
لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام فیروز الدین پرنٹر چھپا

سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار

انکار خلافة سیدنا ابی بکر الصدیق رضی الله عنه .

DENIAL OF HAZRAT ABU BAKR'S CALIPHATE.

شواہد الصادقین در رد الزام الکاذبین از حکیم سید احمد شاہ فرلت گھنٹو

۹۳

. . . . . تو عمر نے علی مرتضےٰ کو وہیں سو رہنے کیلئے کہا۔ پس علی مرتضےٰ نے وہیں آرام فرمایا۔ پس صبح کے وقت جب گھر سے باہر آیا۔ تو بطور تعریض علی مرتضےٰ کو کہنے لگا۔ کہ آپ فرماتے تھے کہ مومن کو مناسب نہیں ہے۔ کہ اپنے شہر میں بغیر عورت کے مجرد شب بسر کرے۔ پس فرمایا علی مرتضےٰ نے میرے مجرد رہنے کا نہیں تمہاں سے علم ہوا۔ تحقیق میں نے عورت کو تمہاری فلاں تشیرہ سے متعہ کیا۔ پس عمر کو اس واقعہ سے جو قلق و عقت حاصل ہوئی اس کو مخفی رکھا۔ اس وقت کہ اگر متعہ کی حرمت کی قدرت حاصل ہوئی پس متعہ کو عمر نے حرام فرمایا۔ اس حکایت سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اول یہ کہ یہ دور عمر خلافت ابو بکر سے پہلے کا ہے کیونکہ خلافت ابو بکر برائے نام تھی۔ درحقیقت اس وقت بھی خلافت عمر ہی تھی۔ ورنہ فوراً متعہ کو بند کر دیتا پس معلوم ہوا۔ کہ زمانہ رسول خدا کی حیات کا تھا جبکہ عمر کی ایسے امور میں دال نہ گلتی تھی۔ دویم یہ قلق بطور وراثت عمر کے مریدوں میں منتقل ہوتا رہا حتیٰ کہ مریدان عمر نے بھی بغرض مسرت عمر حضرت رسول خدا کی اس سنت اور اس کے عامل علی مرتضےٰ سے نفرت اور بغض پیدا کر لیا حتیٰ کہ اس بغض خاص کی وجہ سے بنیت حقارت علی مرتضےٰ تعضیہ نکاح ام کلثوم بنت علی با عمر تراشا گیا۔ ورنہ درحقیقت جس ام کلثوم کا عمر کے ساتھ نکاح ہوا۔ وہ ام کلثوم دختر ابو بکر تھی جیسا کہ تاریخ الخلفاء مذکور کے صفحہ ۵۵ سے پتہ چلتا ہے۔ مالک نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت ابو بکر صدیق نے ایک کھجور کا درخت حضرت عائشہ کو دیا تھا اس سے نہایت درجہ بیس وسق کھجوریں اترا کرتی تھیں۔ آپ نے مرض موت میں آپ نے فرمایا۔ کہ تم میری بیٹی ہو۔ واللہ مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ میں ہر حال میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ تمہاری خوش حالی سے مجھے راحت ہے۔ اور غربت سے رنج۔ اس درخت سے اب تک جو کچھ تم نے نفع اٹھایا ہے۔ وہ تمہارا تھا۔ لیکن میرے بعد یہ ترکہ ہو جائیگا اور بہن بھائیوں کو محروم نہ کرنا۔ اور مطابق حکم کتاب اللہ اس کو تقسیم کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا۔ حوالد بزرگوار واللہ بھلا ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن میری بہن تو صرف ایک اسماء ہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں ایک اپنی ماں کے پیٹ میں بھی ہے۔ سعد کہتے ہیں۔ کہ جن کا خیال حضرت ابو بکر صدیق نے حالت جنین میں رکھا۔ وہ ام کلثوم تھیں۔ قول کرم دین مسئلہ تقیہ کے متعلق جو تیجہ بحث میں ذکر ہے۔ اس کے متعلق کتاب اصول کافی صفحہ ۴۸۲ میں یہ عبارت درج ہے۔ قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا عمر ان تسعة اعشار الدین

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضورؐ کے بعد بدعات کیں

افتراات و اتہامات مخترعة علی سیدنا الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ

HAZRAT ABU BAKR (RA) INNOVATED NEW COMMANDMENTS.

مناظرہ معراز حسین گل جاڑا

۲۳۰

میرے قریب آنے کی کوشش کریں گے۔ تو وہاں سے ہٹائے جائیں گے پس میں کہوں گا یہ تو میرے صحابہ ہیں یہ میرے صحابہ ہیں۔ پس مجھے جواب ملے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا بدعات کیں۔ (بخاری جلد ۴ کتاب الفتن وکتاب التفسیر سورة الانبیاء) جناب رسالت مآبؐ نے جب شہدائے بدر کی قوت ایمانی کی شہادت دی تو حضرت ابوبکر نے عرض کی۔ ہم نے بھی ویسا ہی جہاد کیا جیسا کہ انہوں نے جہاد کیا اور ویسا ہی ایمان لائے جیسا کہ یہ لائے تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا معلوم کہ تم لوگ میرے بعد کیا کیا بدعات کروگے (موطا) ان تصریحات کے بعد پھر جناب رسالت مآبؐ کی طرف یہ منسوب کرنا کہ آپ نے فرمایا۔ اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اَقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ میرے تمام اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ جس کی بھی اقتداء کروگے ہدایت پاؤ گے۔ دین کے ساتھ تمسخر نہیں تو اور کیا ہے؟ حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میدان محشر میں سوار ہو کر سوائے ہمارے اور کوئی نہ جائے گا۔ اور وہ ہم چار ہوں گے۔ انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو آقا فرمائیے۔ وہ چار کون کون ہوں گے فرمایا (۱) میں براق پر سوار ہوں گا (۲) میرا بھائی حضرت صالح پیغمبر اپنی ناقہ پر سوار ہو گا (۳) میرا چچا حضرت حمزہ میری ناقہ عضباء پر سوار ہو گا (۴) میرا بھائی علیؑ جنت کی ناقہ پر سوار ہو گا اور اس کے ہاتھ میں لواء الحمد ہو گا۔ عرش کے سامنے کھڑے ہو کر توحید و رسالت کا کلمہ پڑھے گا تو تمام انسان دیکھ کر محو حیرت ہو کر کہیں گے یہ یا تو کوئی ملک مقرب ہے یا نبی مرسل اور یا حامل عرش ہے تو زیر عرش سے ایک فرشتہ جواب دیگا یہ نہ ملک مقرب ہے نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے بلکہ یہ صدیق اکبر ہے اور یہ علی بن ابی طالب ہے۔ (الروضة البہیة کتاب المناقب

تاریخی دستاویز

الباب السابع

الشّیعةُ و المسائلُ المتفرقةُ

Chapter VII

The Shias and Miscellaneous Issues.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی چھبیس (26) کتابوں کے چون (54) حوالہ جات ہیں۔

الأصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

بنفقة مصححه ونشره

الشيخ محمد الآخوندي

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرتضى آخوندي

طهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

الجزء الثاني

الطبعة الثالثة

١٣٨٨ هـ

دین % 90 فیصد جھوٹ میں ہے

إن تسعة اعشار الدين فى التقية

TAQIYYAH (FALSE HOOD) IS NINE OF TEN PARTS OF THE RELIGION.

الاصول من الکافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ - طبع ایران)

ج۲ کتاب الایمان والکفر -۲۱۷-

﴿ باب التقية ﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم وغيره عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : « اُولئك يؤتون أجرهم مرَّتين بما صبروا (قال : بما صبروا على التقيّة) ويدرؤن بالحسنة السيّئة[1] » قال : الحسنة التقيّة والسيّئة الإذاعة .

٢ ـ ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عمر الأعجمي قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : يا أبا عمر إنَّ تسعة أعشار الدين في التقيّة ولا دين لمن لا تقيّة له و التقيّة في كلِّ شيء إلّا في النبيذ و المسح على الخفّين[2] .

٣ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : التقيّة من دين الله . قلت : من دين الله ؟ قال : إي والله من دين الله ولقد قال يوسف : « أيّتها العير إنّكم لسارقون » والله ما كانوا سرقوا شيئاً ولقد قال إبراهيم : « إنّي سقيم » والله ما كان سقيماً .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن خالد ؛ والحسين بن سعيد جميعاً ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى بن عمران الحلبيِّ ، عن حسين بن أبي العلاء ، عن حبيب بن بشر قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : سمعت أبي يقول : لا والله ما على وجه الأرض شيء أحبُّ إليَّ من التقيّة ، يا حبيب إنّه من كانت له تقيّة رفعه الله ، يا حبيب من لم تكن له تقيّة وضعه الله ، يا حبيب إنَّ الناس إنّما هم في هدنة[3] فلو قد كان ذلك كان هذا[4] .

(١) القصص ، ٥٤ ، وصدر الآية « الذين آتيناهم الكتاب من قبله هم به يؤمنون وإذا يتلى عليهم قالوا آمنّا به انه الحق من ربنا انا كنا من قبله مسلمين * اولئك يؤتون ... الآية » .
(٢) ذلك لعدم مسيس الحاجة إلى التقية فيها إلا نادراً . (في) أو يكون نفي التقية فيهما باعتبار رعاية زمان هذا الخطاب ومكانه وحال المخاطب وعلمه عليه السلام بأنه لا يضطر إليهما .
(٣) الهدنة ، السكون والصلح والموادعة بين المسلمين و الكفار وبين كل متحاربين .
(٤) « فلو قد كان ذلك » أي ظهور القائم . وقوله ، « كان هذا » أي ترك التقية (آت) .

تقیہ جزو دین ہے

التقية جزء من الدين

FALSE HOOD (TAQQIYA) IS A PART OF RELIGION.

(الاصول من الکافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ - طبع ایران)

-۲۱۸- کتاب الأيمان والكفر ج۲

٥ ــ أبو عليّ الأشعريّ ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ ، عن العبّاس بن عامر عن جابر المكفوف ، عن عبد الله بن أبي يعفور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اتّقوا على دينكم فاحجبوه بالتقيّة ، فإنّه لا إيمان لمن لا تقيّة له ، إنّما أنتم في الناس كالنحل في الطير لو أنّ الطير تعلم ما في أجواف النحل ما بقي منها شيء إلّا أكلته ولو أنّ الناس علموا ما في أجوافكم أنّكم تحبّونا أهل البيت لأكلوكم بألسنتهم ولنحلوكم [1] في السرّ والعلانية ، رحم الله عبداً منكم كان على ولايتنا .

٦ ــ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « ولا تستوي الحسنة ولا السيّئة » قال: الحسنة: التقيّة والسيّئة: الإذاعة[2]، وقوله عزّ وجلّ: «ادفع بالّتي هي أحسن السيّئة[3]» قال: الّتي هي أحسن التقيّة ، « فإذا الّذي بينك وبينه عداوة كأنّه وليّ حميم [4]» .

٧ ــ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن هشام بن سالم . عن أبي عمرو الكنانيّ قال : قال أبوعبد الله عليه السلام : يا أبا عمرو أرأيتك لو حدّثتك بحديث أو أفتيتك بفتيا ثمّ جئتني بعد ذلك فسألتني عنه فأخبرتك بخلاف ما كنت أخبرتك أو أفتيتك بخلاف ذلك بأيّهما كنت تأخذ؟ قلت: بأحدثهما و أدع الآخر ، فقال : قد أصبت يا أبا عمرو أبى الله إلّا أن يعبد سرّاً [5] أما والله لئن فعلتم ذلك إنّه [ل]خير لي ولكم ، [و] أبى الله عزّ وجلّ لنا ولكم في دينه إلّا التقيّة .

٨ ــ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن درست الواسطي قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : ما بلغت تقيّة أحد تقيّة أصحاب الكهف إن كانوا ليشهدون الأعياد ويشدّون الزنانير [6] فأعطاهم الله أجرهم مرّتين .

٩ ــ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ بن فضّال ، عن حمّاد بن واقد

---

(١) نحله القول كمنعه ، نسبه إليه ، ونحل فلاناً ، سابه . وفي بعض النسخ [نحلوكم] بالجيم وفي القاموس نجل فلاناً ضربه بمقدم رجله وتناجلوا ، تنازعوا . (٢) أذاع الخبر ، أفشاه .
(٣) قوله عليه السلام ، «السيئة» بعد قوله عز وجل ، « ادفع بالتي هي أحسن » تفسير له، إذ ليس في هذا الموضع من القرآن (في) .
(٤) فصلت ، ٣٤ (٥) أي في دولة الباطل . (٦) الزنانير جمع زنار .

تقیہ (جھوٹ) اصل دین ہے

التقية الكذب اساس الدين

TAQQIYA (FALSE HOOD) IS A ORIGINAL RELIGION.

(الاصول من الکافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ - طبع ایران)

ج۲ — كتاب الإيمان والكفر — ۲۱۹

اللحّام قال: استقبلت أباعبدالله عليه السلام في طريق فأعرضت عنه بوجهي ومضيت ، فدخلت عليه بعد ذلك ، فقلت : جعلت فداك إنّي لألقاك فأصرف وجهي كراهة أن أشقّ عليك فقال لي : رحمك الله ولكن رجلاً لقيني أمس في موضع كذا و كذا فقال : عليك السلام يا أباعبدالله ، ما أحسن ولا أجمل [1] .

١٠ - عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة قال : قيل لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ الناس يروون أنّ عليّاً عليه السلام قال على منبر الكوفة : أيّها الناس إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني ، ثمّ تدعون إلى البراءة منّي فلا تبرّؤوا منّي ، فقال : ما أكثر ما يكذب الناس على عليّ عليه السلام ، ثمّ قال : إنّما قال : إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني ، ثمّ ستدعون إلى البراءة منّي وإنّي لعلى دين محمّد ؛ ولم يقل : لا تبرّؤوا منّي . فقال له السائل : أرأيت إن اختار القتل دون البراءة؟ فقال : والله ما ذلك عليه وما له إلّا ما مضى عليه عمّار بن ياسر حيث أكرهه أهل مكّة و قلبه مطمئنّ بالإيمان ، فأنزل الله عزّ وجلّ فيه « إلّا من اُكره و قلبه مطمئنّ بالإيمان » فقال له النبيّ صلى الله عليه وآله عندها : ياعمّار إن عادوا فعد فقد أنزل الله عزّ و جلّ عذرك وأمرك أن تعود إن عادوا .

١١ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن هشام الكندي قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إيّاكم أن تعملوا عملاً يعيّرونا به ، فإنّ ولد السوء يعيّر والده بعمله ، كونوا لمن انقطعتم إليه زيناً ولا تكونوا عليه شيناً صلّوا في عشائرهم [2] و عودوا مرضاهم و اشهدوا جنائزهم ولا يسبقونكم إلى شيء من الخير فأنتم أولى به منهم والله ما عُبد الله بشيء أحبّ إليه من الخبء قلت : وما الخبء [3] ؟ قال : التقيّة .

١٢ - عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن معمر بن خلّاد قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن القيام للولاة ، فقال : قال أبوجعفر عليه السلام : التقيّة من ديني ودين آبائي ولا إيمان لمن لا تقيّة له .

١٣ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن ربعي ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : التقيّة في كلّ ضرورة و صاحبها أعلم بها حين تنزل به .

(١) أي لم يفعل حسناً ولا جميلاً .
(٢) يعني عشائر المخالفين لكم في الدين .
(٣) الخبء : الاخفاء والستر .

تقدیر خداوندی کا انکار ۔ جزا اور شر اللہ کی طرف سے نہیں

انکار التقدیر

وليس الخير والشر من الله تعالى

DENIAL OF DIVINE DECREE (GOOD AND EVIL IS NOT FROM GOD).

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

أوضحت من أمرنا ماكان ملتبساً ٥ جزاك ربّك بالإحسان إحسانا

٢ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسين بن علي الوشّا ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله قال : من زعم أنّ الله يأمر بالفحشا، فقد كذب

ــ الساذجة ارتفاع تأثير الارادة في الفعل وكون الانسان مجبوراً في فعله غير مختار ، تشعب جماعة الباحثين (وهم قليل البضاعة في العلم يومئذ) على فرقتين ،

احديهما وهم المجبرة أثبتوا تعلق الارادة المتعلقة الالهية بالافعال كسائر الاشياء ، وهو القدر و قالوا بكون الانسان مجبوراً غير مختار في أفعاله و الافعال مخلوقة لله تعالى و كذا أفعال سائر الاسباب التكوينية مخلوقة له .

و ثانيتهما وهم المفوضة أثبتوا اختيارية الافعال و نفوا تعلق الارادة الالهية بالافعال الانسانية فاستنتجوا كونها مخلوقة للانسان ، ثم فرع كل من الطائفتين على قولهم فروعاً ولم يزالوا على ذلك حتى تراكمت هناك أقوال وآراء يشمئز منها العقل السليم ، كارتفاع العلية بين الاشياء وخلق المعاصي والارادة الجزافية ووجود الواسطة بين النفي و الاثبات و كون العالم غير محتاج في بقائه الى الصانع الى غير ذلك من هوساتهم .

والاصل في جميع ذلك عدم تفقههم في فهم تعلق الارادة الالهية بالافعال وغيرها و البحث فيه طويل الذيل لايسعه المقام على ضيقه ، غير أنا نوضح المطلب بمثل نضربه ونشير به إلى خطأ الفرقتين والصواب الذي غفلوا عنه فلنفرض انساناً اوتي سعة من المال و المنال و الضياع والدار والعبيد والاماء ثم اختار واحداً من عبيده وزوجه احدى جواريه واعطاه من الدار و الاثاث مايرفع حوائجه المنزلية و من المال و الضياع ما يسترزق به في حياته بالكسب و التعيش ، فان قلنا : إن هذا الاعطاء لايؤثر في تملك العبد شيئاً والمولى هو المالك وملكه بجميع ما أعطاه قبل الاعطاء وبعده على السواء كان ذلك قول المجبرة وان قلنا : ان العبد صار مالكاً وحيداً بعد الاعطاء وبطل به ملك المولى وانما الامر الى العبد يفعل مايشاء في ملكه كان ذلك قول المفوضة وان قلنا كما هو الحق ان العبد يملك ما وهب له المولى في ظرف ملك المولى وفي طوله لا في عرضه فالمولى هو المالك الاصلي والذي للعبد تملك في ملك ، كما ان الكتابة فعل اختياري منسوب الى يد الانسان والى نفس الانسان ، بحيث لايبطل احدى النسبتين الاخرى ، كان ذلك القول الحق الذي يشير عليه السلام اليه في هذا الخبر .

فقوله عليه السلام ، لو كان كذلك لبطل الثواب والعقاب الى قوله ، واعطى على القليل كثيراً اه اشارة الى نفي مذهب الجبر بمحاذير ذكرها (ع) و معناها واضح وقوله ، ولم يعص مغلوباً اه . اشارة الى نفي مذهب التفويض بمحاذيرها اللازمة فان الانسان لو كان خالقاً لفعله ، كان مخالفته لما كلفه الله من الفعل غلبة منه على الله سبحانه و قوله ، ولم يطع مكرهاً اه . نفي للجبر و مقابلة للجملة السابقة فلو كان الفعل مخلوقاً لله و هو الفاعل فقد أكره العبد على الاطاعة و قوله ، ولم يملك مفوضاً اه . بالبناء للفاعل وصيغة اسم الفاعل نفي للتفويض أي لم يملك الله ما ملكه العبد من الفعل بتفويض الامر اليه و ابطال ملك نفسه وقوله عليه السلام ، و لم يخلق السماوات والارض ـــ

الفروع
من
الكافي

تأليف
ثقة الاسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق
الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وقابله وعلق عليه

علي اكبر الغفاري

الناشر
دار الكتب الاسلامية
تهران - بازار سلطاني

١٣٩١ ق.هـ
١٣٥٠ ش

الجزء السادس

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامّة
في التصحيح
الشيخ محمد الآخوندي

شرمگاہوں کے بارہ میں شرمناک وضاحت

التعبیر المخزی المفضح عن الفروج و عورات النساء

A SHAMEFUL EXPLANATION ABOUT HIDDEN PARTS OF THE BODY.

فروغ الکافی جلد ششم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸/۳۲۰ھ (طبع ایران)

ج ٦ — کتاب الزيّ والتجمّل — ـ٥٠١ـ

٢٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عيسى ، عن إسماعيل بن يسار ، عن عثمان بن عفّان السدوسيّ ، عن بشير النبّال قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الحمّام فقال : تريد الحمّام ؟ فقلت : نعم قال : فأمر بإسخان الحمّام ثمّ دخل فاتّزر بإزار وغطّى ركبتيه وسرّته ثمّ أمر صاحب الحمّام فطلى ما كان خارجاً من الإزار ثمّ قال : اخرج عنّي ثمّ طلى هو ما تحته بيده ثمّ قال : هكذا فافعل .

٢٣ ـ سهل رفعه قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا يدخل الرَّجل مع ابنه الحمّام فينظر إلى عورته .

٢٤ ـ عليُّ بن محمّد بن بندار ، عن إبراهيم بن إسحاق ، عن يوسف بن السخت رفعه قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لاتتّك في الحمّام فإنّه يذيب شحم الكليتين ، ولاتسرَّح في الحمّام فإنّه يرقّق الشعر ، ولا تغسل رأسك بالطين فإنّه يذهب بالغيرة ، ولا تتدلّك بالخزف فإنّه يورث البرص ، ولا تمسح وجهك بالإزار فإنّه يذهب بماء الوجه .

٢٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عليِّ بن أسباط ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تغسلوا رؤوسكم بطين مصر فإنّه يذهب بالغيرة و يورث الدياثة .

٢٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أبي يحيى الواسطيّ ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن الماضي عليه السلام قال : العورة عورتان القبل و الدبر ، فأمّا الدبر مستور بالأليتين فإذا سترت القضيب والبيضتين فقد سترت العورة .
و قال في رواية أُخرى : و أمّا الدُّبر فقد سترته الأليتان و أمّا القبل فاستره بيدك .

٢٧ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن غير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : النظر إلى عورة من ليس بمسلم مثل نظرك إلى عورة الحمار [1] .

٢٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن أبان بن عثمان ،

(١) يظهر من المؤلف وابن بابويه ـ رحمهما الله ـ القول بمدلول الخبر ويظهر من الشيخ و جماعة عدم الخلاف في التحريم . (آت)

کپڑے کے بغیر شرمگاہ کی حفاظت

تحفيط العورة بغير الثوب

HIDING THE PRIVATE PARTS OF THE BODY WITHOUT CLOTH.

فروع الکافی جلد ششم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸/۳۲۹ھ (طبع ایران)

-۵۰۲- کتاب الزيّ والتجمّل ج۶

عن ابن أبي يعفور قال، سألت أبا عبدالله عليه السلام أيتجرّد الرجل عند صبّ الماء ترى عورته أو يصبّ عليه الماء أو يرى هو عورة الناس؟ فقال: كان أبي يكره ذلك من كلّ أحد[1].

۲۹ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن رفاعة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليلته الحمّام[2].

۳۰ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يرسل حليلته إلى الحمّام.

۳۱ ـ عنه، عن إسماعيل بن مهران، عن محمّد بن أبي حمزة، عن عليّ بن يقطين قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام: أقرء القرآن في الحمّام وأنكح؟ قال: لا بأس.

۳۲ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن ربعيّ بن عبدالله، عن محمّد بن مسلم قال: سألت أبا جعفر عليه السلام أكان أمير المؤمنين عليه السلام ينهى عن قراءة القرآن في الحمّام؟ قال: لا إنّما نهى أن يقرء الرجل وهو عريان فأمّا إذا كان عليه إزار فلا بأس.

۳۳ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا بأس للرجل أن يقرء القرآن في الحمّام إذا كان يريد به وجه الله ولا يريد ينظر كيف صوته.

۳۴ ـ بعض أصحابنا، عن ابن جمهور، عن محمّد بن القاسم، عن ابن أبي يعفور، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: [قال:] لا تضطجع في الحمّام فإنّه يذيب شحم الكليتين.

۳۵ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن أحمد، عن عمر بن عليّ بن عمر بن يزيد، عن عمّه محمّد بن عمر، عن بعض من حدّثه أنّ أبا جعفر عليه السلام كان يقول: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمّام إلّا بمئزر، قال: فدخل ذات يوم الحمّام فتنوّر فلمّا أن

(۱) حمل على الكراهة. (آت).

(۲) حمل على ما اذا لم تدع اليه الضرورة كما في البلاد الحارة او على ما اذا بعثه الى الحمامات للتنزه والتفرج أو على ما اذا كانت الرجال والنساء يدخلون الحمام معاً من غير تناوب (آت).

الفروع
من
الكافي
تأليف
ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق
الكليني الرازي رحمه الله
المتوفى سنة ۳۲۸/۳۲۹ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وقابله وعلق عليه

علي أكبر الغفاري

الناشر
دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطاني

تلفن ۲۰٤۱۰

الجزء الخامس

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

۱۳۹۱ ق
۱۳۵۰ ش

في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندي

گواہوں کے بغیر نکاح جائز ہے

يجوز النكاح بغير الشهود

A MARRIAGE WITHOUT WITNESSES IS LAWFUL.

الاصول من الکافی جلد پنجم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ (طبع ایران)

ج ۵ — کتاب النکاح — ۳۸۷

﴿ باب ﴾

☆(التزويج بغير بينة)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أُذينة ، عن زرارة بن أعين قال : سُئل أبو عبدالله عليه السلام عن الرَّجل يتزوَّج المرأة بغير شهود فقال : لا بأس بتزويج البتّة فيما بينه وبين الله إنّما جعل الشهود في تزويج البتّة من أجل الولد لولا ذلك لم يكن به بأس .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّما جعلت البيّنات للنّسب والمواريث ؛ وفي رواية أُخرى والحدود .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يتزوَّج بغير بيّنة قال : لا بأس .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن داود النّهديّ ، عن ابن أبي نجران عن محمّد بن الفضيل قال : قال أبو الحسن موسى عليه السلام لأبي يوسف القاضي : إنَّ الله تبارك و تعالى أمر في كتابه بالطلاق وأكّد فيه بشاهدين ولم يرض بهما إلّا عدلين[1] وأمر في كتابه بالتزويج فأهمله بلا شهود فأثبتّم شاهدين فيما أهمل و أبطلتم الشاهدين فيما أكّد .

﴿ باب ﴾

☆(ما احل للنبي صلى الله عليه و آله من النساء)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن قول الله عزّ وجلّ : «يا أيّها النبيّ إنّا أحللنا لك أزواجك[2]» ، قلت : كم أحلّ له من النّساء ؟ قال : ماشاء من شيء

(١) في بعض النسخ [لم يرض بهما إلا عدلين] .
(٢) الاحزاب : ٥٠ .

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة ابي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى ٤٦٠ هـ

الجزء السابع

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

بفيض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الاسلامية
تهران - بازار سلطاني

الطبعة الثالثة
تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة
في التصحيح
الشيخ محمد الاخوندي

غیر مسلم عورتوں سے متعہ کا جواز

جواز المتعة مع المرأة غير المسلمة

A LOGIC OF LEGALISED PROSTITUTION (MUTTA) WITH NON MUSLIM WOMEN.

تھذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

۲۵۶ في تفصيل احكام النكاح ج ۷

﴿ ۱۱۰۳ ﴾ ۲۸ — روى أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي ابن فضال عن بعض اصحابنا عن ابى عبدالله عليه السلام قال: لا بأس أن يتمتع الرجل باليهودية والنصرانية وعنده حرة .

﴿ ۱۱۰٤ ﴾ ۲۹ — وعنه عن محمد بن سنان عن ابان بن عثمان عن زرارة قال : سمعته يقول : لا بأس بان يتزوج اليهودية والنصرانية متعة وعنده امرأة .

﴿ ۱۱۰۵ ﴾ ۳۰ — وعنه عن اسماعيل بن سعد الاشعري قال : سألته عن الرجل يتمتع من اليهودية والنصرانية قال: لا ارى بذلك بأساً قال: قلت بالمجوسية؟ قال : واما المجوسية فلا .

قوله عليه السلام : واما المجوسية فلا. ورد مورد الكراهية ، وعند التمكن من غيرها ، فاما فى حال الاضطرار فليس به بأس روى ذلك :

﴿ ۱۱۰٦ ﴾ ۳۱ — أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن الرضا عليه السلام قال : سألته عن نكاح اليهودية والنصرانية ؟ فقال : لا بأس فقلت : فمجوسية ؟ فقال : لا بأس به يعني متعة .

﴿ ۱۱۰۷ ﴾ ۳۲ — وعنه عن ابى عبدالله البرقي عن ابن سنان عن منصور الصيقل عن ابى عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بالرجل ان يتمتع بالمجوسية ،

﴿ ۱۱۰۸ ﴾ ۳۳ — وعنه عن البرقي عن فضيل بن عبد ربه عن حماد بن عيسى عن بعض اصحابنا عن ابى عبد الله عليه السلام مثله ،

والتمتع بالمؤمنة افضل على كل حال روى ذلك :

﴿ ۱۱۰۹ ﴾ ۳٤ — أحمد بن محمد بن عيسى عن معاوية بن حكيم عن

* - ۱۱۰۲ - الاستبصار ج ۳ ص ۱٤٦ الكافى ج ۲ ص ٤٦ الفقيه ج ۳ ص ۲۹۳
- ۱۱۰۳-۱۱۰٤-۱۱۰۵-۱۱۰٦ ۱۱۰۷-۱۱۰۸- الاستبصار ج ۳ ص ۱٤٤

زنا کی عام اجازت

رخصة للزنا عامة

GENERAL PERMISSION OF ADULTERY.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

۲۵۸ — في تفصيل احكام النكاح — ج ۷

امرأة بغير اذنها؟ فقال: لا بأس به.

﴿ ۱۱۱۵ ﴾ ۴۰ — وعنه عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن داود ابن فرقد عن ابي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الرجل يتزوج بأمة بغير اذن مواليها؟ فقال: ان كانت لامرأة فنعم وان كانت لرجل فلا.

﴿ ۱۱۱۶ ﴾ ۴۱ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بان يتمتع الرجل بأمة المرأة، فاما أمة الرجل فلا يتمتع بها إلا بامره.

ولا بأس بان يتمتع الرجل متعة ما شاء لأنهن بمنزلة الاماء، وليس ذلك مثل نكاح الغبطة الذي لا يجوز فيه العقد على اكثر من اربع نساء.

﴿ ۱۱۱۷ ﴾ ۴۲ — روى محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن أحمد ابن اسحاق الاشعري عن بكر بن محمد الازدي قال: سألت ابا الحسن عليه السلام عن المتعة أهي من الاربع؟ قال: لا.

﴿ ۱۱۱۸ ﴾ ۴۳ — وعنه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن زرارة بن اعين قال: قلت ما يحل من المتعة؟ قال: كم شئت.

﴿ ۱۱۱۹ ﴾ ۴۴ — وعنه عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي عن حماد بن عثمان عن ابي بصير قال: سئل ابو عبد الله عليه السلام عن المتعة أهي من الاربع؟ فقال: لا ولا من السبعين.

﴿ ۱۱۲۰ ﴾ ۴۵ — وعنه عن الحسين بن محمد عن أحمد بن اسحاق عن

* – ۱۱۱۴ – ۱۱۱۵ – ۱۱۱۶ – الاستبصار ج ۳ ص ۲۱۹ واخرج الأخير الكليني في الكافي ج ۲ ص ۴۷

– ۱۱۱۷ – ۱۱۱۸ – ۱۱۱۹ – الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۷ الكافي ج ۲ ص ۴۳ واخرج الثالث الصدوق في الفقيه ج ۳ ص ۲۹۴

زنا کے اڈوں کا اجرا

اجراء مراكز الزنا

ESTABLISHMENT OF PROSTITUTION HOUSES.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ۷ | في تفصيل احكام النكاح | ۲۵۹

سعدان بن مسلم عن عبيد بن زرارة عن ابيه عن ابي عبد الله عليه السلام قال : ذكر له المتعة أهي من الاربع ؟ قال : تزوج منهن الفاً فانهن مستاجرات .

﴿ ۱۱۲۱ ﴾ ۴۶ — محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف عن القاسم بن عروة عن عبد الحميد الطائي عن محمد بن مسلم عن ابى جعفر عليه السلام في المتعة قال : ليست من الاربع لأنها لا تطلق ولا ترث ، وانما هي مستأجرة وقال: عدتها خمسة واربعون ليلة .

﴿ ۱۱۲۲ ﴾ ۴۷ — فاما الذي رواه الصفار عن معاوية بن حكيم عن علي ابن الحسن بن رباط عن عبدالله بن مسكان عن عمار الساباطي عن ابى عبدالله عليه السلام عن المتعة قال : هي احد الاربعة

﴿ ۱۱۲۳ ﴾ ۴۸ — وما رواه أحمد بن محمد بن ابي نصر عن ابى الحسن عليه السلام قال : سألته عن الرجل يكون عنده المرأة ايحل له ان يتزوج باختها متعة ؟ قال : لا قلت حكى زرارة عن ابى جعفر عليه السلام انما هي مثل الاماء يتزوج ما شاء قال : لا هي من الاربع .

فليس هذان الخبران منافيين لما قدمناه من الاخبار ، لأن هذين الخبرين انما وردا مورد الاحتياط دون الحظر ، والذي يكشف عما ذكرناه ما رواه :

﴿ ۱۱۲۴ ﴾ ۴۹ — أحمد بن محمد بن ابي نصر عن ابى الحسن الرضا عليه السلام قال : قال ابو جعفر عليه السلام : اجعلوهن من الاربع فقال له صفوان بن يحيى: على الاحتياط ؟ قال : نعم .

* - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۷ الكافي ج ۲ ص ۴۳ والثاني بدون الذيل فيه .

- ۱۱۲۲ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۷

- ۱۱۲۳ - الاستبصار ج۳ ص۱۴۸

اپنی باندی (جاریہ) کسی کو ادھار دے سکتا ہے

الرجل يحل لاخيه فرج جاريته *

A WIFE CAN BE LEND TO OTHER PERSON.

تهذيب الاحكام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ٤٦٠ھ (طبع ایران)

٢٤٤ في ضروب النكاح ج ٧

عن الحسن عن الحسين اخيه عن أبيه علي بن يقطين عن ابي الحسن الماضي عليه السلام انه سئل عن المملوك يحل له ان يطأ الأمة من غير تزويج إذا احل له مولاه؟ قال: لا يحل له.

وينبغي ان يراعى في هذا الضرب من النكاح لفظة التحليل ولا يسوغ فيه لفظة العارية ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿١٠٦٣﴾ ١٥ — محمد بن يعقوب عن علي عن أبيه عن ابن ابي عمير قال: اخبرني قاسم بن عروة عن ابي العباس البقباق قال: سأل رجل اباعبدالله عليه السلام ونحن عنده عن عارية الفرج فقال: حرام ، ثم مكث قليلا ثم قال: لكن لا بأس بأن يحل الرجل جاريته لأخيه.

ومتى جعل الرجل اخاه في حل من شيء من مملوكته مثل النظر أو الخدمة أو القبلة أو الملامسة فلا يحل له غير ما احل له ، ومتى احل له فرجها حل له ما سواه ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿١٠٦٤﴾ ١٦ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيي عن أحمد بن محمد وعلي بن ابراهيم عن أبيه جميعاً عن ابن محبوب عن جميل بن صالح عن الفضيل بن يسار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام : جعلت فداك ان بعض اصحابنا قد روى عنك انك قلت إذا أحل الرجل لأخيه جاريته فهي له حلال ؟ قال: نعم يا فضيل ، قلت له: ما تقول في رجل عنده جارية نفيسة وهي بكر أحل لأخيه ما دون فرجها أله ان يفتضها قال: لا ليس له إلا ما احل له منها ، ولو أحل له قبلة منها لم يحل له سوى ذلك قلت: أرأيت ان احل له ما دون الفرج فغلبته الشهوة فافتضها؟ قال: لا ينبغي له ذلك ، قلت: فإن فعل أيكون زانيا؟ قال: لا ولكن يكون خائنا ويغرم لصاحبها عشر قيمتها

* - ١٠٦٣ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٠ الكافي ج ٢ ص ٤٩

- ١٠٦٤ - الكافي ج ٢ ص ٤٨ التهذيب ج ٣ ص ٢٨٩

عورت کے ساتھ غیر فطری فعل سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے نہ غسل واجب ہوتا ہے

اذا اتی الرجل المراة فی الدبر وهی صائمه لم ینقض صومها ولیس غسل

AN UNATURAL SEXUAL INTERCOURSE WITH A WOMAN NEITHER HARM FAST NOR MAKES GHUSL (BATH) OBLIGATORY.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

٤٦٠ في الزيادات في فقه النكاح ج ٧

﴿ ١٨٤٠ ﴾ ٤٨ — وعنه عن أحمد بن محمد عن الحسن عن الحسين اخيه عن ابيه علي بن يقطين عن ابي الحسن الماضي عليه السلام انه سئل عن المملوك أيحل له ان يطأ الامة من غير تزويج إذا احل له مولاه ؟ قال : لا يحل له .

﴿ ١٨٤١ ﴾ ٤٩ — وعنه عن معاوية بن حكيم عن معمر بن خلاد عن الرضا عليه السلام انه قال : أي شيء يقولون في اتيان النساء في اعجازهن ؟ فقلت له : بلغني ان اهل الكتاب لا يرون بذلك بأساً فقال : ان اليهود كانت تقول : إذا أتى الرجل المرأة من خلفها خرج الولد احول فانزل الله تعالى : ﴿ نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم ﴾ قال : من قُبل ومن دبر خلافاً لقول اليهود ولم يعن في ادبارهن .

وهذا الخبر قد قدمناه وليس فيه تناف لجواز ما قدمناه في هذه المسألة ، لأنه انما تضمن ان تأويل الآية على ما ذكر ، وليس فيه ان من فعل الفعل المخصوص فقد ارتكب محظوراً والذي يكشف عن جواز ذلك ايضاً مارواه :

﴿ ١٨٤٢ ﴾ ٥٠ — محمد بن أحمد بن يحيى عن ابي اسحق عن عثمان بن عيسى عن يونس بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أو لأبي الحسن عليه السلام : اني ربما أتيت الجارية من خلفها يعني دبرها ونذرت فجعلت على نفسي ان عدت الى امرأة هكذا فعلي صدقة درهم وقد ثقل ذلك علي قال : ليس عليك شيء وذلك لك .

﴿ ١٨٤٣ ﴾ ٥١ — وعنه عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن رجل عن ابي عبد الله عليه السلام قال : إذا أتى الرجل المرأة في الدبر وهي صائمة لم ينقض صومها وليس عليها غسل .

* - ١٨٤٠ - الاستبصار ج ٣ ص ١٣٧
- (١٨٤١-١٨٤٢) - الاستبصار ج ٣ ص ٢٤٤ بتفاوت في الاول وتقدم الاول بتسلسل ١٦٦٠

گھنٹے دو گھنٹے کے لئے مرد عورت سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے

يجوز ان يتمتع الرجل من المراة ساعة اوساعتين

A MAN CAN ENJOY SEX WITH A WOMAN FOR ONE OR TWO HOURS

تهذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ويسمي من الاجل ما تراضيا عليه قليلا كان أو كثيراً ، فاذا قالت نعم فقد رضيت فهي امرأتك وانت اولى الناس بها ، قلت : فاني استحي ان اذكر شرط الايام فقال : هو أضر عليك قلت : وكيف ؟ قال : انك ان لم تشترط كان تزويج مقام لزمتك النفقة في العدة وكانت وارثا ولم تقدر على ان تطلقها إلا طلاق السنة .

واما الاجل فانه يشترط عليها ما شاء بعد ان يكون اياما معلومة أو شهوراً أو سنين ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٤٦ ﴾ ٧١ — محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن عمر بن حنظلة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: ويشارطها ما شاء من الايام .

﴿ ١١٤٧ ﴾ ٧٢ — وعنه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل عن ابي الحسن الرضا عليه السلام قال : قلت له : الرجل يتزوج متعة سنة أو اقل أو اكثر قال : إذا كان شيء معلوم الى اجل معلوم قال : قلت وتبين بغير طلاق ؟ قال : نعم .

﴿ ١١٤٨ ﴾ ٧٣ -- محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة قال : قلت له هل يجوز ان يتمتع الرجل من المرأة ساعة أو ساعتين ؟ فقال : الساعة والساعتين لا يتوقف على حدهما ولكن العود والعودين (١) واليوم واليومين والليلة واشباه ذلك .

فما تضمن هذا الخبر من مرة واحدة فانما ورد مورد الرخصة والاحوط مما

* (١) نسخة في الجمع (العرد والعردين) والعرد الذكر المنتشر المنتصب ولايرله معنى مناسب للمقام ولعله من باب الكناية عن المواقعة مرة ومرتين

- ١١٤٦ - ١١٤٧ - ١١٤٨ - الاستبصار ج ٣ ص ١٥١ الكافي ج ٢ ص ٤٥

متعہ یعنی زنا کی عام اجازت کا حکم

حکم الرخصة العامة للمتعة يعنى الزنا

GENERAL PERMISSION OF LEAGLISED PROSTITUTION (MUTTA).

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ۷ | فى تفصيل احكام النكاح | ۲۵۳

﴿ ۱۰۸۹ ﴾ ۱۴ — واما ما رواه أحمد بن محمد عن ابي الحسن عن بعض اصحابنا يرفعه الى ابي عبد الله عليه السلام قال : لا تمتع بالمؤمنة فتذلها.

فهذا حديث مقطوع الاسناد شاذ، ويحتمل ان يكون المراد به إذا كانت المرأة من اهل بيت الشرف فانه لا يجوز التمتع بها لما يلحق اهلها من العار ويلحقها هي من الذل ويكون ذلك مكروهاً دون ان يكون محظوراً.

وقد رويت رخصة في التمتع بالفاجرة إلا انه يمنعها من الفجور.

﴿ ۱۰۹۰ ﴾ ۱۵ — روى محمد بن أحمد بن يحيي عن أحمد بن محمد عن علي ابن حديد عن جميل عن زرارة قال : سأل عمار وانا عنده عن الرجل يتزوج الفاجرة متعة قال : لا بأس وان كان التزويج الآخر فليحصن بابه.

﴿ ۱۰۹۱ ﴾ ۱۶ — عنه عن سعدان عن علي بن يقطين قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام: نساء اهل المدينة قال: فواسق قلت: فأتزوج منهن ؟ قال: نعم.

ومتى اراد الرجل تزويج للمتعة فليس عليه التفتيش عنها بل يصدقها في قولها.

﴿ ۱۰۹۲ ﴾ ۱۷ — روى محمد بن أحمد بن يحيي عن علي بن السندي عن عثمان بن عيسى عن اسحاق بن عمار عن فضل مولى محمد بن راشد عن ابى عبد الله عليه السلام قال : قلت اني تزوجت امرأة متعة فوقع في نفسي أن لها زوجاً ففتشت عن ذلك فوجدت لها زوجاً قال : ولم فتشت ؟ !.

﴿ ۱۰۹۳ ﴾ ۱۸ — وعنه عن أيوب بن نوح عن مهران بن محمد عن بعض اصحابنا عن ابي عبد الله عليه السلام قال : قيل له ان فلاناً تزوج امرأة متعة فقيل له ان لها زوجاً فسألها فقال ابو عبد الله عليه السلام : ولم سألها ؟.

﴿ ۱۰۹۴ ﴾ ۱۹ — وعنه عن الهيثم بن ابي مسروق النهدي عن أحمد بن

* - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۳

زنا پر اجرت میں سہولت

سهولة على اجرة الزنا

A FACILITY IN THE WAGES OF ADULTERY.

تھذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ۷ — في تفصيل احكام النكاح — ۲۶۳

مهر معلوم الى اجل معلوم .

والاحوط ان يشترط على المرأة جميع شرائط المتعة من ارتفاع الميراث والعزل ان اراد والعدة وغير ذلك ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ۱۱۳٦ ﴾ ٦١ — محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف عن صفوان عن القاسم بن محمد عن جبير ابي سعيد المكفوف عن الأحول قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام قلت : ما ادنى ما يتزوج به الرجل المتعة ؟ قال : كف من بُر يقول لها زوجيني نفسك متعة على كتاب الله وسنة نبيه نكاحاً غير سفاح على ان لا ارثك ولا ترثيني ولا اطلب ولدك الى اجل مسمى فان بدالي زدتك وزدتني .

﴿ ۱۱۳۷ ﴾ ٦٢ — محمد بن يعقوب عن علي ابن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي نصر عن ثعلبة قال : تقول اتزوجك متعة على كتاب الله وسنة نبيه نكاحاً غير سفاح على ان لا ترثيني ولا ارثك كذا وكذا يوماً بكذا وكذا وعلى أن عليك العدة.

﴿ ۱۱۳۸ ﴾ ٦٣ — وعنه عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين وعدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن ابي بصير قال : لابد ان تقول فيه هذه الشروط اتزوجك متعة كذا وكذا يوماً بكذا وكذا نكاحاً غير سفاح على كتاب الله وسنة نبيه على ان لا ترثيني ولا ارثك وعلى ان تعتدي خمسة واربعين يوماً ، وقال بعضهم : حيضة .

وشروط النكاح تكون بعد العقد لأن ما يكون قبل العقد لا اعتبار به وانما الاعتبار بما يحصل بعده فان ثبات الشرط الذي وقع قبل العقد بعد العقد والشرط وإلا فكان ما تقدم من الشروط باطلا والعقد غير صحيح ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ۱۱۳۹ ﴾ ٦٤ — محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن محمد

* - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - الكافي ج ۲ ص ٤٤

زنا پر اجرت میں مزید سہولت

زاد سهولة على اجرة الزنا

A SPECIAL FACILITY IN THE WAGES OF ADULTERY.

تهذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ۷ — في تفصيل احكام النكاح — ۲۶۷

قدمناه ان يكون يوماً أو ليلة بحسب ما يختاره .

وقد روي إذا شرط دفعة أو دفعتين فانه يصرف بوجهه عنها عند الفراغ منها .

﴿ ١١٤٩ ﴾ ٧٤ — روى ذلك محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن فضال عن القاسم بن محمد عن رجل سماه قال: سألت اباعبدالله عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة على عود واحد قال : لا بأس ولكن إذا فرغ فليحول وجهه ولا ينظر .

ومتى تمتع بالمرأة شهراً غير معين كان العقد باطلا ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٥٠ ﴾ ٧٥ — أحمد بن محمد عن بعض رجاله عن عمر بن عبدالعزيز عن عيسى بن سليمان عن بكار بن كردم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يلقى المرأة فيقول لها : زوجيني نفسك شهراً ولا يسمي الشهر بعينه ثم يمضي فيلقاها بعد سنين قال : فقال له : شهره ان كان سماه وان لم يكن سمى فلا سبيل له عليها .

ومتى عقد عليها متعة على مرة واحدة مبهماً كان العقد دائماً ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٥١ ﴾ ٧٦ — محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن موسى ابن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن هشام بن سالم الجواليقي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أتزوج المرأة متعة مرة مبهمة قال فقال : ذلك اشد عليك ترثها وترثك ولا يجوز لك أن تطلقها إلا على طهر وشاهدين ، قلت : اصلحك الله فكيف اتزوجها ؟ قال : اياماً معدودة بشيء مسمى مقدار ما تراضيتم به فاذا مضت ايامها كان طلاقها في شرطها ولا نفقة ولا عدة لها عليك ، قلت : ما اقول لها ؟ قال : تقول لها اتزوجك

- ١١٤٩ - الاستبصار ج ٣ ص ١٥١ الكافي ج ٢ ص ٤٦
- ١١٥٠ - الكافي ج ٢ ص ٤٧ الاستبصار ج ٣ ص ٢٩٧
- ١١٥١ - الاستبصار ج ٣ ص ١٥٢

سنی کافر ہیں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں

اهل السنة كفار لا يجوز التناكح معهم

A MARRIAGE WITH SUNNI IS UNLAWFUL BECAUSE THEY ARE INFIDELS.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

۳۰۲ فيمن يحرم نكاحهن بالاسباب دون الانساب ج ۷

عدتها فان اسلمت أو اسلم قبل انقضاء عدتها فهما على نكاحهما الاول ، وان هي لم تسلم حتى تنقضي العدة فقد بانت منه .

والذي يدل على انه متى كان بشرائط الذمة لا تبين منه وان انقضت عدتها مارواه :

﴿ ١٢٥٩ ﴾ ١٧ — محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن ابي عمير عن بعض اصحابه عن محمد بن مسلم عن ابي جعفر عليه السلام قال : ان اهل الكتاب وجميع من له ذمة إذا اسلم احد الزوجين فهما على نكاحهما وليس له ان يخرجها من دار الاسلام الى غيرها ولا يبيت معها ولكنه يأتيها بالنهار ، واما المشركون مثل مشركي العرب وغيرهم فهم على نكاحهم الى انقضاء العدة فان اسلمت المراة ثم اسلم الرجل قبل انقضاء عدتها فهي امرأته ، وان لم يسلم إلا بعد انقضاء العدة فقد بانت منه ولا سبيل له عليها ، وكذلك جميع من لا ذمة له ، ولا ينبغي للمسلم ان يتزوج يهودية ولا نصرانية وهو يجد حرة أو امة .

قال الشيخ رحمه الله ولا يجوز نكاح الناصبية المظهرة لعداوة آل محمد عليهم السلام ولا بأس بنكاح المستضعفات منهن .

يدل على ذلك ما ثبت من كون هؤلاء كفاراً بادلة ليس هذا موضع شرحها ، وإذا ثبت كفرهم فلا تجوز مناكحتهم حسب ما قدمناه ، ويزيد ذلك بياناً ما رواه :

﴿ ١٢٦٠ ﴾ ١٨ — علي بن الحسن بن فضال عن الحسن بن محبوب عن جميل بن صالح عن الفضيل بن يسار عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يتزوج المؤمن بالناصبية المعروفة بذلك .

﴿ ١٢٦١ ﴾ ١٩ — الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله

* - ١٢٥٩ - الاستبصار ج ٣ ص ١٨٣ الكافي ج ٢ ص ١١
- ١٢٦٠ - ١٢٦١ - الاستبصار ج ٣ ص ١٨٣ الكافي ج ٢ ص ١١

سنی کافر ہیں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں ان کا ذبیحہ حرام ہے

اهل السنة كفار. ولاتناكحهم ولاتاكل ذبيحتهم لانه حرام

A MARRIAGE WITH SUNNI IS UNLAWFUL THEIR ALTARED ANIMAL IS FORBIDDEN TO EAT BECAUSE THEY ARE INFIDELS.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ۷   فيمن يحرم نكاحهن بالاسباب دون الانساب   ۳۰۳

ابن سنان قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الناصب الذي عرف نصبه وعداوته هل يزوجه المؤمن وهو قادر على رده وهو لا يعلم برده قال : لا يتزوج المؤمن الناصبية ولا يتزوج الناصب مؤمنة ولا يتزوج المستضعف مؤمنة .

﴿ ۱۲۶۲ ﴾ ۲۰ — محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة عن ابي جعفر عليه السلام قال : دخل رجل على علي بن الحسين عليهما السلام فقال : ان امرأتك الشيبانية خارجية تشتم علياً عليه السلام فان سرك ان أسمعك ذلك منها اسمعتك ؟ فقال : نعم قال : فاذا كان غداً حين تريد أن تخرج كما كنت تخرج فعد واكن في جانب الدار قال : فلما كان من الغد كن في جانب الدار وجاء الرجل فكلمها فتبين ذلك منها فخلى سبيلها وكانت تعجبه.

﴿ ۱۲۶۳ ﴾ ۲۱ — علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن علي عن ابي جميلة عن سندي عن الفضيل بن يسار قال : سألت ابا جعفر عليه السلام عن المرأة العارفة هل ازوجها الناصب ؟ قال : لا لأن الناصب كافر قال : فأزوجها الرجل غير الناصب ولا العارف ؟ فقال : غيره أحب إلي منه .

﴿ ۱۲۶٤ ﴾ ۲۲ — وعنه عن أحمد بن الحسن عن ابيه عن علي بن الحسن بن رباط عن ابن اذينة عن فضيل بن يسار عن ابي جعفر عليه السلام قال : ذكر الناصب فقال : لا تناكحهم ولا تأكل ذبيحتهم ولا تسكن معهم .

﴿ ۱۲٦۵ ﴾ ۲۳ — فاما الذي رواه الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام بم يكون الرجل مسلماً يحل مناكحته وموارثته وبم يحرم دمه ؟ فقال: يحرم دمه بالاسلام إذا أظهر وتحل مناكحته موارثته.

- ۱۲٦۲ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۸۳ الكافي ج ۲ ص ۱۲
- ۱۲٦۳ - ۱۲٦٤ - ۱۲٦۵ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۸٤

من لا يحضره الفقيه

تأليف

رئيس المحدثين أبي جعفر الصدوق محمد بن علي بن
الحسين بن بابويه القمي
المتوفى سنة ٣٨١

الجزء الثالث

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان
نهض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني
الطبعة الخامسة
تلفن ٢٠٤١٠
تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة
في التصحيح
الشيخ محمد الآخوندي
١٣٩٠ هـ ق

سنی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اس لئے سنی سے نکاح بھی حرام ہے

السنی لا نصیب له فی الاسلام فلهذا حرام نکاحهم

A MARRAIGE WITH SUNNI BELIEVER IS FORBIDDEN BECAUSE THEY HAVE NO PART IN ISLAM.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوم تألیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

٢٥٨ في ما أحل الله عز وجل من النكاح وما حرم منه ج ٣

١٢٢٣ ٨ — وروى الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن الرجل المسلم يتزوّج المجوسية ؟ فقال : لا ولكن إن كانت له أمة مجوسية فلا بأس أن يطأها ويعزل عنها ولا يطلب ولدها .

١٢٢٤ ٩ — وروى الحسن بن محبوب عن سليمان الحمّار عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا ينبغي للرجل المسلم منكم أن يتزوّج الناصبية ، ولا يزوّج ابنته ناصبياً ولا يطرحها عنده .

قال مصنف هذا الكتاب ـ رحمه الله ـ من نصب حرباً لآل محمد صلوات الله عليهم فلا نصيب له في الاسلام فلهذا حرم نكاحهم .

١٢٢٥ ١٠ — وقال النبي صلى الله عليه وآله : صنفان من أمتي لا نصيب لهم في الاسلام الناصب لأهل بيتي حرباً وغال في الدين مارق منه .

ومن استحل لعن أمير المؤمنين عليه السلام والخروج على المسلمين وقتلهم حرمت مناكحته لأن فيها الالقاء بالأيدي إلى التهلكة ، والجهال يتوهمون أن كل مخالف ناصب وليس كذلك .

١٢٢٦ ١١ — وروى صفوان عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تزوّجوا في الشكاك ولا تزوّجوهم لأن المرأة تأخذ من أدب زوجها ويقهرها على دينه .

١٢٢٧ ١٢ — وروى الحسن بن محبوب عن يونس بن يعقوب عن حمران بن أعين وكان بعض أهله يريد التزويج فلم يجد امرأة يرضاها فذكر ذلك لأبي عبد الله عليه السلام فقال : أين أنت من البلها واللواتي لا يعرفن شيئاً ؟ قلت إنا نقول : إن الناس على وجهين كافر ومؤمن فقال : فأين الذين خلطوا عملاً صالحاً وآخر سيئاً ؟!

ـ ١٢٢٣ ـ التهذيب ج ٢ ص ٢٠٨ الكافي ج ٢ ص ١٤ بدون الذيل .
ـ ١٢٢٦ ـ الاستبصار ج ٣ ص ١٨٤ التهذيب ج ٢ ص ٢٠٠ الكافي ج ٢ ص ١١ .
ـ ١٢٢٧ ـ الكافي ج ٢ ص [illegible]

بھتیجی، پھوپھی اور خالہ بھانجی نکاح میں ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں

یجمع فی نکاح واحد بنت الاخ والعمة والخالة وبنت الاخت

A PERSON CAN MARRY HIS BROTHER'S DAUGHTER, FATHER'S SISTER, MOTHER'S SISTER AND SISTER'S DAUGHTER SIMULTANEOUSLY.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

۲۶۰ في ما أحل الله عز وجل من النكاح وما حرّم منه ج ۳

عليه السلام عن المحرم يتزوّج ؟ قال : لا ولا يزوّج المحرم المحل

١٢٣٤ ١٩ — وفي خبر آخر : إن زوّج أو تزوّج فنكاحه باطل .

١٢٣٥ ٢٠ — وروى الحسن بن محبوب عن عبدالله بن سنان عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل تكون عنده الجارية يجرّدها وينظر إلى جسمها نظر شهوة هل تحل لأبيه ؟ وإن فعل أبوه هل تحل لابنه ؟ قال : إذا نظر اليها نظر شهوة ونظر منها إلى ما يحرم على غيره لم تحل لابنه وإن فعل ذلك الابن لم تحل للأب .

١٢٣٦ ٢١ — وروى الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن أبي عبيدة الحذاء قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا على أختها من الرضاعة ، قال وقال عليه السلام : إن علياً عليه السلام ذكر لرسول الله صلى الله عليه وآله ابنة حمزة فقال : أما علمت أنها ابنة أخي من الرضاعة ، وكان رسول الله صلى الله عليه وآله وحمزة قد رضعا من ابن امرأة .

١٢٣٧ ٢٢ — وروى الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تتزوّج المرأة على خالتها وتزوّج الخالة على ابنة أختها .

١٢٣٨ ٢٣ — وفي رواية محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا تنكح ابنة الأخ ولا ابنة الأخت على عمتها ولا على خالتها إلا باذنهما ، وتنكح العمة والخالة على ابنة الأخ وابنة الأخت بغير إذنهما .

١٢٣٩ ٢٤ — وسأل عبدالله بن سنان أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يريد أن يتزوّج المرأة أينظر إلى شعرها ؟ قال : نعم إنما يريد أن يشتريها بأغلا الثمن .

ـ ١٢٣٥ ـ الاستبصار ج ٣ ص ٢١٢ التهذيب ج ٢ ص ٢٠٨ .
ـ ١٢٣٦ ـ الاستبصار ج ٣ ص ١٧٨ التهذيب ج ٢ ص ١٩٧ الكافي ج ٢ ص ١٢٥ وفي الأول والأخير صدر الحديث فقط .
ـ ١٢٣٨ ـ الكافي ج ٢ ص ٣٥ بتفاوت يسير .
ـ ١٢٣٩ ـ التهذيب ج ٢ ص ٢٣٥ الكافي ج ٢ ص ١٦ بسند آخر .

بیوی کی حلت اور حرمت کے بارہ میں اہلسنّت سے الگ تصریحات

تصریحات غیر تصریحات اهل السنة فی حل الزوجة و حرمتها

AN EXPLANATION OF BEING LAWFUL & UNLAWFUL OF WIFE

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

٢٦٤ في ما أحل الله عز وجل من النكاح وما حرّم منه ج ٣

فتزوج أمها أو ابنتها أو أختها فدخل بها ثم علم فارق الأخيرة والأولى امرأته ولم يقرب امرأته حتى يستبرىء رحم التي فارق ، وإن زنى رجل بامرأة ابنه أو امرأة أبيه أو بجارية ابنه أو بجارية أبيه فان ذلك لا يحرمها على زوجها ولا يحرم الجارية على سيدها ، وإنما يحرم ذلك إذا كان ذلك منه بالجارية وهي حلال فلا تحل تلك الجارية أبداً لابنه ولا لأبيه ، وإذا تزوج امرأة تزويجاً حلالاً فلا تحل تلك المرأة لابنه ولا لأبيه .

١٢٥٧ ٤٢ — وروى أبو المعزا عن أبي بصير قال : سألته عن رجل فجر بامرأة ثم أراد بعد ذلك أن يتزوجها فقال : إذا تابت حلت له ، قلت : وكيف نعرف توبتها ؟ قال : يدعوها إلى ما كانت عليه من الحرام فان امتنعت فاستغفرت ربها عرف توبتها .

١٢٥٨ ٤٣ — وروى علي بن رئاب عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل تزوج امرأة بالعراق ثم خرج إلى الشام فتزوج امرأة أخرى فاذا هي أخت امرأته التي بالعراق قال : يفرق بينه وبين التي تزوجها بالشام ولا يقرب العراقية حتى تنقضي عدة الشامية ، قلت : فان تزوج امرأة ثم تزوج أمها وهو لا يعلم أنها أمها فقال : قد وضع الله عنه جهالته بذلك ثم قال : إذا علم أنها أمها فلا يقربها ولا يقرب الابنة حتى تنقضي عدة الأم منه ، فاذا انقضت عدة الأم حل له نكاح الابنة ، قلت : فان جاءت الأم بولد فقال : هو ولده يرثه ويكون ابنه وأخاً لامرأته .

١٢٥٩ ٤٤ — وروى الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن أبي عيينة عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أمر رجلاً أن يزوجه امرأة من أهل البصرة من بني تميم فزوجه

ـ ١٢٥٧ ـ الاستبصار ج ٣ ص ١٦٨ التهذيب ج ٢ ص ٢٠٧ .
ـ ١٢٥٨ ـ الاستبصار ج ٣ ص ١٦٩ التهذيب ج ٢ ص ١٩٥ الكافي ج ٢ ص ٣٧ بتفاوت
ـ ١٢٥٩ ـ التهذيب ج ٢ ص ٢١٨ .

گدھے کا گوشت حلال ہے

لحم الحمار حلال

A FLESH OF AN ASS IS LAWFUL.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ج ۳ — في الصيد والذبائح — ۲۱۳

تعرفه فانه بمنزلة الجبن فكل ولا تسأل عنه .

۷۸ — وسأل محمد بن مسلم أبا جعفر عليه السلام عن لحوم الخيل والدواب ۹۸۸ والبغال والحمير فقال : حلال ولكن الناس يعافونها .

وإنما نهى رسول الله صلى الله عليه وآله عن أكل لحوم الحمر الإنسية بخيبر لئلا تفنى ظهورها ، وكان ذلك نهي كراهة لا نهي تحريم ، ولا بأس بأكل لحوم الحمر الوحشية ولا بأس بأكل الأمص(۱) وهو اليحامير ولا بأس بألبان الأتن والشيراز المتخذ (۲) منها .

ولا يجوز أكل شيء من المسوخ وهي القردة والخنزير والكلب والفيل والذئب والفأرة والأرنب والضب والطاووس والدعامة والدعموص(۳) والجري والسرطان والسلحفاة والوطواط والعيفيفا (٤) والثعلب والدب واليربوع والقنفذ مسوخ لا يجوز أكلها .

۷۹ — وروي أن المسوخ لم تبق أكثر من ثلاثة أيام فان هذه مُثل لها فنهى ۹۸۹ الله عز وجل عن أكلها .

۸۰ — وروى الوشا عن داود الرقي قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن ۹۹۰ رجلاً من أصحاب أبي الخطاب نهاني عن البخت (٥) وعن أكل لحم الحمام المسرول(٦)

(۱) الأمص : والأميص طعام يتخذ من لحم عجل بجلده أو مرق السكباج المبرد من الدهن معرب وروي أنها اليحامير .
(۲) نسخة في الجميع (المتخذ منها) .
(۳) الدعموص : كبرغوث دويبة سوداء تغوص في الماء وتكون في الغدران .
(٤) في هامش المخطوطات والمطبوعة (العيفيفا) و(البغاء) وفسرت منه بهامش نسخة بالغراب الأبقع .
(٤) البخت : نوع من الإبل واحده بختي .
(٥) المسرول : وهو من الحمام ما وجد في رجليه ريش .
ـ ۹۸۸ ـ الاستبصار ج ٤ ص ۷٤ التهذيب ج ۲ ص ۳٤۹ الكافي ج ۲ ص ۱۰۲ بتفاوت .
ـ ۹۹۰ ـ الاستبصار ج ٤ ص ۷۹ التهذيب ج ۲ ص ۳۰۰ الكافي ج ۲ ص ۱٦۸ .

نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں کیونکہ گواہ خدا ہے

الشاهد ما يحتاج فى النكاح لا ن الشاهد هو الرب

IN THE PRESENCE OF GOD THERE IS NO NEED OF WITNESSES AT THE TIME OF MARRIAGE.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ج ۳ — في الولي والشهود والخطبة والصداق — ۲۶۱

تزوّج وكانت بكراً ، فإن كانت ثيباً فلا يجوز عليها تزويج أبيها إلا بأمرها ، وإن كان لها أب وجد فالجد عليها ولاية ما دام أبوها حياً لأنه يملك ولده وما ملك فإذا مات الأب لم يزوّجها الجد إلا بإذنها .

٥ — وروى حنان بن سدير عن مسلم بن بشير عن أبي جعفر عليه السلام قال : ١١٩٤
سألته عن رجل تزوّج امرأة ولم يُشهد فقال : اما فيما بينه وبين الله عز وجل فليس عليه شيء ، ولكن إن أخذه سلطان جائر عاقبه .

٦ — وروي عن عبدالحميد بن عواض عن عبدالخالق قال : سألت أبا عبدالله ١١٩٥ عليه السلام عن المرأة الثيب تخطب إلى نفسها قال : هي أملك بنفسها تولي أمرها من شاءت إذا كان كفواً بعد أن تكون قد نكحت زوجاً قبل ذلك .

٧ — وروي عن داود بن سرحان عن أبي عبدالله عليه السلام أنه قال في رجل ١١٩٦ يريد أن يزوّج أخته قال : يؤامرها فإن سكتت فهو إقرارها ، فإن أبت لم يزوّجها فإن قالت : زوجني فلاناً فليزوّجها ممن ترضى ، واليتيمة في حجر الرجل لا يزوّجها إلا ممن ترضى .

٨ — وروى الفضيل بن يسار ومحمد بن مسلم وزرارة وبريد بن معاوية عن ١١٩٧ أبي جعفر عليه السلام قال : المرأة التي قد ملكت نفسها غير السفيهة ولا المولّى عليها تزويجها بغير ولي جائز .

٩ — وخطب أبو طالب رحمه الله لما تزوّج النبي صلى الله عليه وآله خديجة ١١٩٨ بنت خويلد رحمها الله بعد أن خطبها إلى أبيها ، ومن الناس من يقول إلى عمها ، فأخذ بعضادتي الباب ومن شاهده من قريش حضور فقال : الحمد لله الذي جعلنا

- ١١٩٥ ـ الاستبصار ج ٣ ص ٢٣٣ التهذيب ج ٢ ص ٢٢١ الكافي ج ٢ ص ٢٥ بسند آخر فراجع .
- ١١٩٦ ـ الاستبصار ج ٣ ص ٢٣٩ التهذيب ج ٢ ص ٢٢٣ الكافي ج ٢ ص ٢٥ .
- ١١٩٧ ـ الاستبصار ج ٣ ص ٢٣٢ التهذيب ج ٢ ص ٢٢٠ الكافي ج ٢ ص ٢٥

من لا یحضرہ الفقیہ

تألیف

رئیس المحدثین أبی جعفر الصدوق محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

المتوفی سنة ٣٨١

الجزء الاول

حققه وعلق علیه سیدنا الحجة

السید حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه

الشیخ علی الآخوندی

الناشر

دار الکتب الاسلامیة

تهران - بازار سلطانی

الطبعة الخامسة

تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعنایة تامة

في التصحیح

الشیخ محمد الآخوندی

١٣٩٠ هـ ق

اہلسنّت کا جھوٹا ہر اسلام دشمن کے جھوٹے سے بھی ناپاک تر ہے۔

سور السنی اشد نجاسة من کل عدو الاسلام

THAN LEFT OVER FOOD OF SUNNI IS MORE POLLUTED THAM THE LEFT OVER FOOD OF INFIDEL.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

٨　　　　في المياه وطهرها ونجاستها　　　　ج ١

٩　٩ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله : كل شيء يجتر «١» فسؤره حلال ولعابه حلال.

١٠　١٠ — وأتى أهل البادية رسول الله صلى الله عليه وآله فقالوا يارسول الله إن حياضنا هذه تردها السباع والكلاب والبهائم فقال لهم صلى الله عليه وآله : لها ما أخذت افواهها ولكم سائر ذلك.

وإن شرب من الماء دابةٌ أو حمارٌ أو بغلٌ أو شاةٌ أو بقرةٌ أو بعيرٌ فلا بأس باستعماله والوضوء منه ، فإن وقع وزغٌ في اناء فيه ماء أهريق ذلك الماء ، وإن وقع فيه كلب أوشرب منه أهريق الماء وغسل الاناء ثلاث مرات مرة بالتراب ومرتين بالماء ثم يجفف ، واما الماء الآجن «٢» ، فيجب التنزه عنه إلا أن يكون لا يوجد غيره ، ولا بأس بالوضوء بماء يشرب منه السنور ولا بأس بشربه.

١١　١١ — وقال الصادق عليه السلام : إني لا أمتنع من طعام طعم منه السنور ولا من شراب شرب منه.

ولا يجوز الوضوء بسؤر اليهودي والنصراني وولد الزنا والمشرك وكل من خالف الاسلام، وأشد من ذلك سؤر الناصب ، وماء الحمام سبيله سبيل الماء الجاري إذا كانت له مادة.

١٢　١٢ — وقال الصادق عليه السلام : في الماء الذي تبول فيه الدواب وتلغ «٣» فيه الكلاب ويغتسل فيه الجنب انه إذا كان قدر كر لم ينجسه شيء.

«١» يجتر : جر وأجتر البعير اعاد الاكل من بطنه فمضغه ثانية ، والجرة بالكسر لذي الخف والظلف كاللقمة للانسان.

«٢» الآجن : أجن الماء أجنا وأجونا من بابي ضرب وقعد : تغير إلا انه يشرب فهو آجن.

«٣» تلغ فيه الكلاب أي بأطراف ألسنتها.

٦٠٠٠ — التهذيب ج ١ ص ٦٤.　　— ١٠ — التهذيب ج ١ ص ١١٧.

تھوک کے ساتھ استنجا جائز ہے

يجوز الاستنجاء بالريق

EVACUATION WITH SPITTLE IS LAWFUL.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ج ١　　　　فيما ينجس الثوب والجسد　　　　٤١

فلا أصيب الماء وقد أصاب يدي شيء من البول فأمسحه بالحائط وبالتراب ثم تعرق يدي فأمسح (١) وجهي أو بعض جسدي أو يصيب ثوبي ، فقال : لا بأس به .

١١ — وسأل ابراهيم بن أبي محمود الرضا عليه السلام عن الطنفسة والفراش يصيبهما البول كيف يصنع وهو ثخين كثير الحشو ؟ فقال : يغسل منه ما ظهر في وجهه . ١٥٩

١٢ — وسأل حنان بن سدير أبا عبد الله عليه السلام فقال إني ربما بلت فلا أقدر على الماء ويشتد ذلك علي ، فقال : اذا بلت وتمسحت فامسح ذكرك بريقك فإن وجدت شيئاً فقل هذا من ذاك . ١٦٠

١٣ — وسئل عليه السلام عن امرأة ليس لها إلا قميص واحد ولها مولود فيبول عليها كيف تصنع ؟ قال : تغسل القميص في اليوم مرة . ١٦١

١٤ — وقال محمد بن النعمان لأبي عبدالله عليه السلام : أخرج من الخلاء فأستنجي بالماء فيقع ثوبي في ذلك الماء الذي استنجيت به ، فقال : لا بأس به وليس عليك شيء . ١٦٢

١٥ — وقال أبوالحسن موسى بن جعفر عليهما السلام : في طين المطر أنه لا بأس به أن يصيب الثوب ثلاثة أيام إلا أن يعلم أنه قد نجسه شيء بعد المطر فإن أصابه بعد ثلاثة أيام غسله وإن كان طريقاً نظيفاً لم يغسله . ١٦٣

١٦ — وسأل أبوالأغر النخاس أبا عبدالله عليه السلام فقال إني اعالج الدواب فربما خرجت بالليل وقد بالت وراثت فتضرب إحداها يدها أو برجلها (٢) فينضح على ثوبي ، فقال : لا بأس به . ١٦٤

ولا بأس بخرء الدجاجة والحمامة لو أصاب الثوب ، ولا بأس بخرء ما طار وبوله ،

(١) نسخة في ج والمطبوعة (فأمس) .　　(٢) في المطبوعة (يديها ورجليها) .

١٥٩ — التهذيب ج ١ ص ٧١ الكافي ج ١ ص ١٧ .
١٦٠ — التهذيب ج ١ ص ١٠١ الكافي ج ١ ص ٧ .
١٦١ — التهذيب ج ١ ص ٧١ .
١٦٣ — التهذيب ج ١ ص ٧٦ الكافي ج ١ ص ٥ .　　١٦٤ — الكافي ج ١ ص ١٨ .

کالا لباس فرعون کا لباس ہے

اللباس الاسود لباس فرعون

THE BLACK DRESS IS THE DRESS OF PHARAOS.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ج ۱ فيما يصلى فيه وما لا يصلى فيه من الثياب وجميع الأنواع ۱۶۳

۱۷ — وقال أمير المؤمنين عليه السلام فيما علم أصحابه لا تلبسوا السواد فإنه لباس فرعون. ۷۶۶

۱۸ — وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يكره السواد إلا في ثلاثة العمامة والخف والكساء. ۷۶۷

۱۹ — وروي أنه هبط جبرئيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في قباء أسود ومنطقة فيها خنجر فقال صلى الله عليه وآله يا جبرئيل ما هذا الزي فقال: زي ولد عمك العباس يا محمد، ويل لولدك من ولد عمك العباس فخرج النبي صلى الله عليه وآله إلى العباس فقال: يا عم ويل لولدي من ولدك فقال يا رسول الله أفأجب نفسي قال جرى القلم بما فيه. ۷۶۸

۲۰ — وروى إسماعيل بن مسلم عن الصادق عليه السلام أنه قال: أوحى الله عز وجل إلى نبي من أنبيائه قل للمؤمنين لا يلبسوا لباس أعدائي، ولا يطعموا مطاعم أعدائي، ولا يسلكوا مسالك أعدائي فيكونوا أعدائي كما هم أعدائي. ۷۶۹

فأما لبس السواد للتقية فلا إثم فيه.

۲۱ — فقد روي عن حذيفة بن منصور أنه قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام بالحيرة (۱) فأتاه رسول أبي العباس الخليفة يدعوه فدعا بممطر (۲) أحد وجهيه أسود والآخر أبيض فلبسه، ثم قال عليه السلام أما أني ألبسه وأنا أعلم أنه لباس أهل النار. ۷۷۰

۲۲ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يصلي الرجل وفي يده خاتم حديد. ۷۷۱

(۱) الحيرة: بلد قديم على الكوفة كان يسكنه النعمان بن المنذر وهي عاصمة المناذرة.

(۲) الممطر: كثير ما يلبس في المطر يتوقى به منه.

٭ — ۷۶۷ — الكافي ج ۱ ص ۱۱۲.

— ۷۷۱ — التهذيب ج ۱ ص ۲۰۰ الكافي ج ۱ ص ۱۱۲.

مروجہ اذان صحیح ہے لعنت ہو مفوضہ پر جنہوں نے اذان میں اشهد ان علیا ولی الله کا اضافہ کیا

اذان العامة صحيح ولعن الله المفوضة حيث زادوا عليه كلمات «اشهد ان عليا ولى الله» .

THE AZAN OF THE SUNNIS IS RIGHT AND CURSE THE MUFAWAZAH WHO ADDED ASH-HADO-ANNA ALIYYAN WALI ALLA . «اشهد ان عليا ولى الله» IN AZAN

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ج ١ — في الاذان والاقامة وثواب المؤذن — ١٨

٨٩٥ ٣٣ — وسأل معاوية بن وهب أبا عبدالله عليه السلام عن التثويب (١) الذي يكون بين الاذان والاقامة فقال: ما نعرفه .

٨٩٦ ٣٤ — وكان علي عليه السلام يقول: لا بأس أن يؤذن الغلام قبل أن يحتلم ، ولا بأس أن يؤذن المؤذن وهو جنب ولا يقيم حتى يغتسل .

٨٩٧ ٣٥ — وروى أبو بكر الحضرمي وكليب الاسدي عن أبي عبدالله عليه السلام أنه حكى لهما الاذان فقال الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر ، أشهد أن لا إله إلا الله ، أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمداً رسول الله أشهد أن محمداً رسول الله ، حي على الصلاة حي على الصلاة ، حي على الفلاح حي على الفلاح ، حي على خير العمل حي على خير العمل الله أكبر الله أكبر ، لا إله إلا الله لا إله إلا الله ، والاقامة كذلك ولا بأس أن يقال في صلاة الغداة على أثر حي على خير العمل الصلاة خير من النوم مرتين للتقية .

وقال مصنف هذا الكتاب : هذا هو الاذان الصحيح لا يزاد فيه ولا ينقص منه والمفوضة (٢) لعنهم الله قد وضعوا أخباراً وزادوا في الاذان محمد وآل محمد خير البرية مرتين ، وفي بعض رواياتهم بعد اشهد أن محمدا رسول الله ، أشهد أن عليا ولي الله مرتين ومنهم من روى بدل ذلك أشهد ان عليا أمير المؤمنين حقا مرتين ، ولا شك في أن عليا ولي الله وانه أمير المؤمنين حقا وأن محمدا وآله صلوات الله عليهم

---

(١) التثويب : ثوب الداعي تثويبا ردد صوته ، والمراد به قول المؤذن في اذان الصبح « الصلاة خير من النوم » .

(٢) المفوضة : فرقة ضالة قالت بأن الله خلق محمدا (ص) وفوض اليه خلق الدنيا فهو الخلاق ، وقيل بل فوض ذلك الى علي عليه السلام ، وهم غير الذين يقولون بتفويض اعمال العباد اليهم — كالمعتزلة واضرابهم .

* — ٨٩٥ — الاستبصار ج ١ ص ٣٠٨ التهذيب ج ١ ص ١٠١ .

— ٨٩٦ — التهذيب ج ١ ص ٢١٦ .

— ٨٩٧ — الاستبصار ج ١ ص ٣٠٦ التهذيب ج ١ ص ١٠٠ .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ:

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

۱۹۹۰ء

تقیہ کی اہمیت! حسنہ (نیکی) سے مراد تقیہ ہے سیئہ (بدی) سے مراد راز افشاں کرنا یعنی تقیہ نہ کرنا

اهمية التقية عند الشيعة . قال الحسنة التقية والسيئة الاذاعة .

IMPORTANCE OF TAQIYAH (CONCEALMENT)

دوسو پچیسواں باب

تقیّہ

((بابُ التَّقِيَّة)) ۲۲۵

١ ـ عَلِيُّ بنُ إبراهيم ، عَنْ أبيهِ ، عَنِ ابنِ أبي عُمَيْر ، عَنْ هِشامِ بنِ سالِم وَغَيرِه، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ ﷺ في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» قال : بِمَا صَبَرُوا عَلَى التَّقِيَّة «وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ» قالَ : الحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الإذاعَةُ .

۱- آیا ان لوگوں کو دُہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بنا پر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر۔ اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

٢ ـ ابنُ أبي عُمَيْر ، عَنْ هِشامِ بنِ سالِم ، عَنْ أبي عُمَرَ الأعْجَمِيّ قالَ : قالَ لي أبو عَبْدِاللهِ ﷺ : يا أبا عُمَرَ إنَّ تِسْعَةَ أعْشارِ الدّينِ في التَّقِيَّةِ وَلا دينَ لِمَنْ لا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ في كُلِّ شَيْءٍ إلّا في النَّبيذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

۲- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوّے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے۔ سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح کے۔

توضیح:- نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہٰذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ خالِد ، عَنْ عُثْمانَ بنِ عيسى ، عَنْ سَماعَة ، عَنْ أبي بَصير قالَ : قالَ أبو عَبْدِاللهِ ﷺ : التَّقِيَّةُ مِنْ دينِ الله ، قُلْتُ : مِنْ دينِ اللهِ ؟ قالَ : إي وَاللهِ مِنْ دينِ اللهِ ، لَقَدْ قالَ يُوسُفُ ﷺ : «أيَّتُهَا الْعيرُ إنَّكُمْ لَسارِقُونَ» وَاللهِ ما كانُوا سَرَقُوا شَيْئاً وَلَقَدْ قالَ إبْراهيمُ ﷺ : «إنّي سَقيمٌ» وَاللهِ ما كانَ سَقيماً .

الجزء الثالث

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت
سوق شيشه گرخانه
تبريز

الحاج سيد هادي بني هاشم
سوق المسجد الجامع
ايران

مطبعة «شركت چاپ»

سنی مفتی جو بھی مسئلہ بتائے اس کے الٹ کرنا ہی شیعہ مذہب ہے

اذا اخبر مفتی اهل السنة ای مسئله فالواجب مخالفتها هو مذهب الشیعه

TO ACT OPPOS ITE AGAINST SUNNI BELIEFS IS SHIA RELIGION.

الانوار النعمانیہ جلد سوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

٥٥ نور فی تحریر معونة الظالمین ٣ج

وقوله ﷺ المجمع عليه من أصحابك الظاهر انّ المراد بهذا الاجماع الاتفاق فى نقل الرواية لا الاتّفاق فى الفتوى كما ذهب اليه جماعة من الاصحاب بقرينة ما سيأتى، ولأنّ الكلام انّما هى فى تعارض الروايات وترجيحها لافى تعارض الاقوال

وقوله ﷺ و شبهات بين ذلك الظاهر انّ المراد بالشّبهات هناما تعارض فيه الدليلان من غير إهتداء الى التّرجيح بينهما كما يقع كثيرا فى كتب الحديث، و قوله ﷺ ما خالف العامّة ففيه الرشاد ممّا لاريب فيه حتى انّه روى انّ رجلا من اهل الاهواز كتب اليه ﷺ وهو فى المدينة انّه ربّما أشكل علينا الحكم فى المسئلة التى يحتاج اليها ولا تصل الأيدى اليك فى كل وقت فماذا نصنع؟ فكتب اليه ﷺ اذا كان الحال على ما ذكرت فأت القاضى البلد وسله عن تلك المسئلة، فما قال لك فخذ بخلافه فان الخير (الحق خ) فى خلافهم

☆ فى الحقيقة عبارة عن تشخيص الموضوعات ولذا يحتاج الى ملكة و قريحة و عبقرية فذة وذكاء وحدة ذهن و سرعة فى الخاطر أكثر مما تحتاجه الفتوى واستنباط الاحكام الكلية بكثير ولو تصدى له غير الحائز لرتبة النظر والاستنباط و غير الواجد لملكة الاجتهاد مع اجتماع سائر الشرائط اللازمة فيه كما فصل فى محله كان ضرره أعظم من نفعه وخطاؤه اكثر من صوابه واما تصدى غير المجتهد العادل الذى له اهلية الفتوى فهو عند الامامية من اعظم المحرمات واكبر الكبائر الموبقة بل هو على حد الكفر بالله تعالى فان الحكومة بين الناس والتصدى لولاية القضاء بينهم عند الامامية نيابة عن صاحب الرسالة والامامة ومرتبة من الرياسة العامة وخلافة الله فى الارض قال تعالى: (يا داود انا جعلناك خليفة فى الارض فاحكم بين الناس بالعدل) قال امير المؤمنين (ع): يا شريح قد جلست مجلسا لايجلسه الانبى اووصى نبى او شقى

فكيف يدعى الاسلام من يتصدى للقضاء فى هذه المحاكم الرسمية (العدلية) وهو لم يتعلم الا نبذة يسيرة من علم الحقوق واخذ شهادة رسمية لنفسه من بعض هذه المدارس الرسمية الفاقدة للفضائل كلها من دون احراز مرتبة الاجتهاد و من غير حصول ملكة الاستنباط له بل يحكم على ما يريد و يفعل ما يشاء ولذا ضاعت الحقوق وشاع الظلم و ارتفع العدل والامة الايرانية جيارى سكارى وليس سبب ذلك الا الامة انفسهم فانهم أموات فى صورة الاحياء والى الله المشتكى

الجزء الثانی

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچى حقيقت — الحاج سيد هادي نبي هاشم

شارع تربيت — سوق المسجد الجامع

تبريز — ايران

مطبعة «شركت چاپ»

علمائے امامیہ کے اجماع کے مطابق سنی یہودی نصرانی مجوسی سے زیادہ شریر اور بیشک نجس کافر ہیں

الناصب (اهل السنة) شرمن اليهودى والنصرانى والمجوسى وانه كافر نجس باجماع علماء الامامية .

ACCORDINING TO THE UNANIMOUS CONSENT OF THE IMMAMIA SCHOLARS THE SUNNIES ARE MORE FILTHY AND MORE VICIOUS THAN JEWS, CHRISTIANS AND ZOROASTRIANS.

الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

ـ٣٠٦ـ ظلمة فى احوال الصوفية والنواصب ج ٢

لبس الخشن وأكل الجشب على من يعرف من نفسه النخوة والعجب وجماحة (١) النفس فيكون ذلك المأكل والملبس سوطا تخوفها به وتسوقها الى موافاة الأخيار ؛ واما من عرف من نفسه عكس هذا فيكون الأولى له إستعمال نعم الله عليه من الملابس والملاذ ونحوهما ؛ فانّ حالات النفس عجيبة فهى كحمار السوء إن جاع نهق وان شبع زفط ، فان أردت ان تعرفها فانظرها وقت إرادتها شهوتها فانّك لو توسّلت اليها بالأنبياء والمرسلين وعرضت عليها الجنّة والنار ، وقلت لها هذه الجنّة ان تركت هذا الذنب فهى مهيّأة لك وان فعلتها فأنت من الداخلين الى هذه النار كانت حريصة على الاتيان بذلك الذنب وترك كلّ تلك الوسائل ، ولو كانت جائعة و(عرض) عوضتها عن (على خ) تلك الوسائل رغيفا من خبز الشعير أقلعت عن ذلك الذنب و رضيت بذلك الرغيف ، فانظر كيف صار عندها رغيف الشعير أحسن من وسيلة الأنبياء و الجنّة والنار و الحور العين ، ما هذا الا عجب عجيب وأمر غريب

وأمّا الناصب وأحواله وأحكامه فهو ممّا يتم ببيان أمرين : الأوّل فى بيان معنى الناصب الذى ورد فى الأخبار أنّه نجس و أنّه شرّ من اليهودى والنصرانى والمجوسى وانّه كافر نجس باجماع علماء الإماميّة رضوان الله عليهم ؛ فالّذى ذهب اليه اكثر الأصحاب هو انّ المراد به من نصب العداوة لآل بيت محمد صلى الله عليه وآله وتظاهر ببغضهم كما هو الموجود فى الخوارج وبعض ماوراء النهر ، ورتّبوا الاحكام فى باب الطهارة والنجاسة والكفر والإيمان وجواز النكاح وعدمه على الناصبى بهذا المعنى

وقد تفطّن شيخنا الشهيد الثانى قدّس الله روحه من الاطّلاع على غرائب الاخبار فذهب الى انّ الناصبى هو الّذى نصب العداوة لشيعة اهل البيت عليهم السلام وتظاهر بالوقوع فيهم ؛ كما هو حال اكثر المخالفين لنافى هذه الأعصار فى كلّ الأمصار ، وعلى

---

(١) جمح جمحا وجماحا وجموحا الفرس : تغلب على راكبه وذهب به لاينثنى استعصى فهو جامح بلفظ واحد للمذكر وا لمؤنث جمع جوامح ومنه جمحت المراة زوجها اذا تركته وغادرت بيتها الى اهلها

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمد للہ کہ دریں اوان بہ برکت اقتران کتاب مستطاب بادہ نمائے حق و ایمان

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبےٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible] پریس [illegible] میں چھپی

اہلسنت خنزیر کے مشابہ ہے

اھل السنة مثل الخنزیر ۔

SIMILE OF BOAR TO AHLE SUNNAT.

تحقیق الیقین اردو ترجمہ حق الیقین از باقر مجلسی طبع غلام عباس مینجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

باب ۵ مقصد ۸ ۔ ذکر غیبت امام عصر علیہ السلام ۴۰۹

سکے ہے جو کہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں شہید ہوا ہو۔ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے
کہ لوگوں کے لئے وہ زمانہ بھی آئیگا کہ اون کا امام اون سے غائب ہو جائیگا۔ پس خوشا حال
اون لوگوں کا جو کہ اوس زمانہ میں ہمارے امر پر ثابت رہیں۔ اون کا کمتر ثواب یہ ہوگا کہ حق تعالےٰ
اونکو ندا دیگا کہ اے میرے بندو تم نے میرے سِر پر ایمان لایا اور میری غیبت کی تصدیق کی
پس تمکو میری جانب سے ثواب نیک و بہتر کی بشارت ہو۔ تم وہ میرے بندہ و کنیز ہو کہ میں فقط
تمہی سے عبادت کو قبول کرتا ہوں اور تمہارے گناہوں کو بخش دیتا ہوں نہ کہ تمہارے سوا اور
لوگوں کے گناہوں کو۔ میں تمکو بخش دیتا ہوں اور بس یعنی تمہاری برکت سے اپنے بندوں
کے لئے پانی برساتا ہوں اور تمہارے سبب اون سے بلاؤں کو دفع کرتا ہوں۔ اگر تم نہ ہوتے
تو میں اون پر اپنا عذاب نازل کرتا۔ راوی نے پوچھا اے فرزند رسول خدا اوس زمانے کے لوگ
جو کام کرینگے اون سب میں کونسا کام بہتر ہے۔ فرمایا اپنی زبان روکنا اور اپنے گھر میں رہنا۔
اس بارہ میں جو حدیثیں کہ وارد ہوئی ہیں وہ شمار و احصا کی حد سے زیادہ ہیں۔ علاوہ اس کے
یہ کہاں سے ثابت و معلوم ہے کہ آنحضرتؑ کا شخص ظاہر لوگوں کو نہیں پہونچتا اور حقیقت کہ
لوگ آنحضرتؑ کو پہچانتے نہیں۔ جیسا کہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ ہر سال حج کے لئے تشریف لاتے
ہیں اور لوگوں کو پہچانتے ہیں۔ مگر لوگ آنحضرتؑ کو نہیں پہچانتے۔ اور جبکہ آنحضرتؑ ظاہر ہونگے
اوس وقت اکثر لوگ کہینگے کہ ہم حضرت کو دیکھتے تھے مگر نہیں پہچانتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ
سے منقول ہے کہ اس امر کا صاحب [illegible] حضرت یوسفؑ سے [illegible] شبیہ ہے۔ یہ اہلسنت جو کہ خنزیر کے مشابہ
ہیں اس امر کا انکار کیوں کرتے ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے بھائی عاقل و دانشمند اور پیغمبروں کے
اسباط تھے یہ سب حضرت یوسفؑ کے پاس گئے اور اون سے کلام اور سودا و معاملہ کیا۔ اور
باوجودیکہ اون کے بھائی تھے اونکو نہ پہچانا تا اینکہ خود اونھوں نے جتایا کہ میں یوسفؑ ہوں۔
پس اس امت حیران کو اس امر میں کیا انکار ہے کہ حق تعالےٰ کو کسی وقت یہ منظور ہو کہ اپنی حجت
کو اون سے پوشیدہ رکھے اور وہ ان کے درمیان تردد کرے اور ان کے بازاروں میں
راہ چلے اور ان کے فرشوں پر قدم رکھے مگر یہ لوگ اوس کو نہ پہچانیں تا اینکہ حق تعالےٰ اوسکو
اجازت دے کہ وہ خود ان کو اپنے سے آگاہ کرے جیسا کہ حضرت یوسفؑ کو اجازت دی تھی کہ

WITNESS

حق الیقین
از تالیفات
عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

سنی [ناصبی] کتے سے بدتر ہے اور ولد الزنا سے بدتر ہے

الناصبی أسوأ من الکلب وأسوأ من ولدالزنا

A NASABI (SUNNI) IS WORSE THAN ILLEGITIMATE AND A DOG.

حق الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

(۵۱۴) حق الیقین ( )

این دین باشد آنرا داند مگر نادری مثل کسیکه تازه مسلمان شده باشد و هنوز نزد او ضروری نشده باشد مانند نماز وروزهٔ ماهمبارك رمضان وحج و زكوة و امثال اینها کسیکه ترك اینها کند کافر نیست و کسیکه ترك اینهارا حلال داند کافراست و مستحق قتل است و همچنین اگر فعلی از او صادر شود کهمتضمن استخفاف بدین یامحرمات الهی باشدعمداً مثل آنکه عمداً مصحف مجیدرا بسوزاند یادر قاذورات اندازد یالگدبر آن بزند یااحتمالی یاملائکه یا یکی از انبیارا دشنامدهد یاسخنی بگوید که متضمن استخفاف باشد خواه در نظم وخواه درنثر یا کعبهٔ معظمهرا خراب کند بیجهت یاعمداً درآن بول کند یاغائط و همچنین نسبت بروضات مقدسهحضرت رسول‌الله وائمه استخفافی کند بقول یابفعل یاتربت شریف حسین ﷺ را استخفافی کند قولاً یافعلاً مثل آنکه العیاذبالله بآن استنجاءنماید یانسبت بکتب حدیث شیعه استخفاف کند وبعضی کتب فقهشیعهرا نیز چنین‌میدانند یا یکی ازعبادات کهضروری دین‌است استهزاء واستخفاف نماید یابت یاغیربت را معبودخود قراردهد وآنرا بقصدعبادت سجده کند یاشعار کفاررا که متضمن اظهار کفر باشدظاهر گرداند مثل آنکه زناربندد باین قصد و یا پیشانی‌خودرا بروش‌هنود زرد کند بقصد اظهار شعار ایشان وبعضی دیگردر ضمن ضروریات دین مذکور خواهدشد انشاءالله واما غیرشیعه امامیه از زیدیه وسنیان وفطحیه وواقفیه وکیسانیه وناووسیه وسایر فرق مخالفین اگرانکار یکی از ضروریات دین‌اسلام کنند آنها نیزکافر ونجس ومخلددرجهنم‌اند مانندخوارج که بر امام‌زمان خروج کرده‌اندو ناسزا نسبت بائمهمیگویندمانندخارجیان‌عمان یاغلات که ائمهرا خدادانند یا بهتر ازپیغمبر دانند یاگویند خدا درایشان حلول کرده است یاایشانرا خالق عالم‌دانند بنابر بعضی‌ازاحادیث و نواصب کهعداوت باهمه ائمه یابعضی ازایشان داشته باشند زیرا که وجوب محبت ایشان ضروری دین اسلام است وازحضرت صادق ﷺ منقولست کهغسل مکن درجائیکه در آن جمع‌میشود غسالهٔ حمام زیرا که درآن غسالهٔ ولدزنا میباشد و غسالهٔ ناصبی میباشد و آن بدتراست ازولدزنا بدرستیکه حق‌تعالی خلقی بدتراز سگ نیافریده‌است وناصبی نزدخدا خوارتراست از سگ ومجسمه کهخدارا جسم‌میدانند ازبلوریا بصورت پسر ساده میدانند ایشان نیزکافر ومخلد درآتشند ودرغیراینها ازفرق‌مخالفان دوقسمند (اول) متعصبی‌چندند کهحجت برایشان تمام شده است وعلم بطلان مذهب خود نیز دارند و ازبرای تعصب و اغراض دنیویه انکار حق‌مینمایند یا باعتبار متابعت آباء واسلاف بدین باطل قائل‌شده‌اند و قوت تمیز میان‌حق و باطل ندارند وخودرا ازاغراض باطله‌خالی نمی کنند کهحق برایشان

شیعہ کے علاوہ تمام طبقے جہنمی ہیں

جمیع الناس اهل جهنم الا الشیعة

EXCEPT SHIA S ALL THE PEOPLE BELONGS TO HELL.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (قدیم ایران)

(۵۳۷) — معانی ایمان و اسلام و کفر و ارتداد — ( )

بر گردانیدن انگشتر از انگشت بانگشت وثمرهٔ ایمان آنها استکه ازبرای انبیاء و اوصیاء وارد شده است ازدرجات کمال وقرب نزد خداوشفاعت کبری والهامات حقتعالی و مراتبی که عقل ازادراك آنها قاصر است (چهارم) محض عقاید حقه است بدون اعمال مطلقا وثمره ای که بر آن مترتب میشود دردنیا امان یافتن است درجان ومال وعرض از کشته شدن واخذ اموال و اسیر شدن واهانت ومذلت مگر آنکه فعلی از او صادر شود که مستحق کشته شدن یا سنگسار کردن یاتعزیر گردد ودر آخرت آنکه اعمالش صحیح است فی الجمله گو بدرجه قبول نرسد واورا ازعذاب نجات دهد گو مستحق ثواب نباشد یاباشد فی الجمله امامستحق درجات عالیه نباشد ومخلد درجهنم نباشد وبنابریك قول مطلقا داخل جهنم نشود گودر برزخ وقیامت عقوبت ها براو وارد شود بنابرخلاف قولین اما البته مخلد در جهنم نباشد و مستحق عفو وشفاعت باشد در قیامت و اکثرمتکلمین امامیه ایمان را براین معنی اطلاق کرده اند یا باقرار ظاهری یا بشرط عدم انکار از روی عناد چنانچه دانستی درضمن نقل اقوال وبرهر تقدیر مشروط است بآنکه فعلی که موجب ارتداد او باشد ازاو صادر نشود چنانکه مذکور شد ودر کفری که مقابل این ایمانست داخلند جمیع فرق ارباب مذاهب باطله از کفار ومنافقین ومشرکین وسنیان و سایر فرق شیعه اززیدیه وفطحیه وواقفیه و کیسانیه وناووسیه وهر که غیر شیعه اثناعشریه است زیرا که ایشان مخلد در جهنم اند چنانچه سابقا مذکور شد (پنجم) آنستکه تکلم بشهادتین بکند وانکار امری که ضروری دین اسلام است ظاهر آنکند وفعلیکه مستلزم استخفاف بدین اسلام باشد ازاو صادر نشود واگرچه در دل اعتقاد باینها نداشته باشد وهرچند اعتقاد بهمهٔ ائمه نداشته باشد واظهار آنهم نکند و ثمرهٔ این ایمان بنابرمشهور آنستکه جان ومالش محفوظ باشد و اورا نکاح توان کرد ومستحق میراث مسلمانان باشد وسایر احکام ظاهرهٔ مسلمانان جاری باشد بنابرمشهور اما در آخرت هیچ بهره ای ندارد و هیچ عمل از اعمال او مقبول نیست و مثل سایر کفار است بلکه ازبعضی ازآنها بدتراست ومنافقان نیزدر این ایمان داخلند و باین وجه جمع میان جمیع آیات واخبار میتواند شد ودرهرمقام مناسب آن مقام بریکی ازآن معانی محمول خواهد شد.

وجه دویم آنستکه ایمان عبارت از اصل عقاید حقه باشد اما مشروط باشد باعمال و باین وجه جمع میان بعضی از آیات و اخبار میتواند شد اما بدون انضمام با وجه اول چندان فائده نمی بخشد.

وجه سیم آنستکه ایمان محض عقاید حقه باشد و آنچه در اخبار وارد شده استکه

حِلیۃُ المُتّقین

از تألیفات

عالمِ ربّانی

مرحوم ملّا محمّد باقر مجلسی

درمحاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه

با تصحیح کامل

چاپ افست

کتابفروشی اسلامیّه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن ۔ ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

سیاہ لباس اہل جہنم کا ہے

اللباس الاسود لاهل النار

BLACK DRESS IS AN INDICATION OF THOSE WHO DOOMED TO HELL

حلیۃ المتقین تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

(۸) در بیان آداب جامه پوشیدن

رفت حضرت رسول ﷺ فاطمه راطلب فرمود که شوهر خود علی را بطلب پس چون حاضر شدند حضرت امیر المؤمنین ؑ رادرجانب راست نشانید ودستش را گرفت وبر دامن خود گذاشت وحضرت فاطمه را در جانب چپ نشانید ودستش را گرفت وبر دامن خود گذاشت پس فرمود که میخواهید شمارا خبر دهم بآنچه جبرئیل مرا بآن خبر داد گفتند بلی یارسول الله فرمود که جبرئیل گفت که در قیامت من درجانب راست عرش خواهم بود وخدای تعالی دو جامه بمن پوشاند یکی سبز ودیگری سرخ برنگ گل وتو یاعلی درجانب راست عرش باشی ودو جامهٔ چنین در تو پوشانند پس راوی عرض کرد که مردم رنگ سرخ چنین را مکروه میدانند حضرت فرمود که چون خدا حضرت عیسی را بآسمان برد دو جامهٔ چنین براو پوشانید وبسند معتبر از حضرت امیر المؤمنین منقولست که شخصی از حضرت صادق ؑ پرسید که در کلاه سیاه نماز بکنم فرمود که در آن نماز مکن که لباس اهل جهنم است واز حضرت رسول منقولست که مکروه است سیاه مگر در سه چیز در موزه وعمامه وعبا .

فصل پنجم در بعضی از آداب جامه پوشیدن جامه‌های دراز پوشیدن وآستین جامه را دراز کردن وجامه را از روی تکبر بر روی خاك کشیدن مکروه و مذموم است واز حضرت امام جعفر صادق ؑ منقولست که حضرت امیر المؤمنین ؑ رفت ببازار وسه جامه برای خود خرید بیك اشرفی پیراهن را تا نزدیك بندپا ولنگ را تا نیمه ساق و ردا را از پیش تا پستان واز عقب تا پائین تر از کمر پس دست بآسمان برداشت وپیوسته حمد الهی مینمود براین نعمت تا بخانه باز گشت وحضرت صادق فرمود که جامه آنچه از غوزك پا میگذرد در آتش جهنم است واز حضرت امام موسی کاظم ؑ منقولست که حقتعالی بپیغمبرش فرمود که وثیابك وطهر که ترجمهٔ لفظش آنستکه جامه‌های خود را پس پاك گردان حضرت فرمود که جامه‌های آنحضرت پاك بود ولیکن مراد الهی آنستکه جامه را کوتاه کن که آلوده نشود وروایت دیگر یعنی بردار که بزمین کشیده نشود ودر روایت حسن از حضرت [illegible] ؑ منقولستکه حضرت رسول ﷺ شخصی را وصیت فرمود زینهار که پیراهن وازار خود را بلند میاویز که این از تکبر است وخدا تکبر را دوست نمیدارد ودر حدیث معتبر منقولستکه حضرت امیر المؤمنین چون پیراهن میپوشیدند آستین را میکشیدند آنچه از سر انگشتان میگذشت میبریدند وحضرت رسول ﷺ بابوذر فرمود که هر که از روی تکبر جامه‌اش را بزمین کشد حقتعالی در قیامت نظر رحمت باو نفرماید وازار مرد تا نصف ساق است وتا بندپا هم جایز است وزیاده در آتش است .

عورت کی فرج کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں

لا جناح تبقبیل فرج المرأة

TO KISS VIGINA IS A NORMAL PRACTICE.

حلیۃ المتقین تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

در بیان آداب زفاف ومجامعت (۷۱)

کور باشد ودر روایات دیگر از آنحضرت منقولست که باکی نیست نگاه کردن بفرج در وقت جماع ودر چندین حدیث معتبر وارد شده است که مرد وزن درحالتی که خضاب بحنا وغیر آن بسته باشند جماع نکنند واز حضرت امام موسی علیہ السلام پرسیدند که اگر درحالت جماع جامه از روی مرد وزن دور شود چیست فرمود باکی نیست باز پرسیدند اگر کسی فرج زن را ببوسد چون است فرمود باکی نیست واز حضرت صادق علیہ السلام پرسیدند که اگر کسی زن خود را عریان کند وباو نظر کند چون است فرمود که مگر لذتی از این بهتر میباشد وپرسیدند که اگر بدست وانگشت بافرج زن و کنیز خود بازی کند چون است فرمود باکی نیست اما بغیر اجزای بدن خود چیزی دیگر در آنجا نکند وپرسیدند که آیا میتواند در میان آب جماع بکند فرمود باکی نیست ودر حدیث صحیح از حضرت امام رضا علیہ السلام پرسیدند از جماع کردن در حمام فرمود باکی نیست وحضرت صادق علیہ السلام فرمود که مرد بازن و کنیز خود جماع نکند درخانه‌ای که طفل باشد که آن طفل زناکار میشود یا فرزندیکه از ایشان بهم رسد زناکار باشد و از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ منقولست که فرمود بحق آن خداوندی که جانم در قبضۂ قدرت اوست اگر شخصی بازن خود جماع کند ودر آن خانه شخصی بیدار باشد که ایشان را ببیند یا سخن ونفس ایشان را شنود فرزندی که از ایشان بهم رسد رستگار نباشد و زناکار باشد و چون حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ارادۂ مقاربت زنان مینمودند خدمتکاران را دور می کردند ودرها را می بستند پرده‌ها را می انداختند واز حضرت صادق علیہ السلام منقولست که کسی با کنیزی جماع کند وخواهد که با کنیز دیگر پیش از غسل جماع کند وضو بسازد ودر حدیث صحیح وارد شده است که باکی نیست با کنیز وطی کند ودر خانه دیگری باشد که بیند وشنود ومشهور میان علماء آنست که باکی نیست که مرد درمیان دو کنیز خود بخوابد اما مکروه است که درمیان دو زن آزاد بخوابد ودر حدیث موثق از حضرت صادق علیہ السلام منقولست که باکی نیست مرد میان دو کنیز ودو آزاد بخوابد وفرمود کراهت دارد مرد رو بقبله جماع کند و در حدیث دیگر از آنحضرت پرسید که آیا مرد عریان جماع میتواند کرد فرمودند که نه ورو بقبله وپشت بقبله جماع نکند ودر کشتی جماع نکند و حضرت امام موسی علیہ السلام فرمود دوست نمیدارم کسیکه درسفر آب نیابد برای غسل کردن جماع کند مگر آنکه خوف ضرری داشته باشد بر خود وبعضی از علماء قایل بحرمت شده اند وحضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نهی فرمود از آنکه کسیکه محتلم شده باشد پیش از آنکه غسل کند جماع کند وفرمود اگر بکند وفرزندی بهم رسد دیوانه باشد ملامت نکند مگر خود را و حضرت صادق علیہ السلام فرمود مکروه است جنب شدن در وقتیکه آفتاب طلوع

الجزء الثانی

کشف الغمة فی معرفة الائمة

تألیف:

العلامة المحقق ابی الحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الاربلی رہ

وعلق علیہ الفاضل المحقق الحاج السید ہاشم الرسولی

اہتم بطبعہ الوالد المعظم الحاج السید علی بنی ہاشمی دام ظلہ

الناشر:

مکتبة بنی ہاشمی

تبریز۔ سوق المسجد الجامع

سنة ۱۳۸۱ ھ ق

المطبعة العلمية - قم

تمام ناصبی (سنی) جہنمی ہیں

جمیع النواصب (اهل السنة) اهل النار .

ALL NASABI ARE DESTINED TO HELL.

کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد دوم تالیف ابی الحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الاربلی (طبع ایران)

ج ۳ — فی سیرة القائم ؑ — صفحہ ۴۶۵

مهدياً لانه يهدى الى أمرمضلول عنه ، وسمى بالقائم لقيامه بالحق .

و روى عبد الله بن المغيرة عن أبي عبد الله ؑ قال : اذا قام القائم من آل محمد عليهم السلام أقام خمسمأة من قريش ، فضرب أعناقهم ، ثم أقام خمسمأة أخرى حتى يفعل ذلك ست مرات ، قلت : و يبلغ عدد هؤلاء هذا ؟ قال : نعم منهم و من مواليهم .

وروى أبو بصير قال :قال أبو عبد الله ؑ : اذا قام القائم هدم المسجدالحرام حتى يرده الى أساسه ؛ وحوّل المقام الى الموضع الذى كان فيه ، وقطع أيدى بنى شيبة (١) وعلقها بالكعبة ، و كتب عليها : هؤلاء سرّاق الكعبة .

وروى عن أبى الجارود عن أبى جعفر ؑ فى حديث طويل أنه اذا قام القائم فيخرج منها بضعة عشر ألف نفس ، يدعون البترية ، عليهم السلاح فيقولون له : ارجع من حيث جئت فلا حاجة بنا الى بنى فاطمة ، فيضع عليهم السيف حتى يأتى على آخرهم ، ثم يدخل الكوفة فيقتل بها كل منافق مرتاب ، ويهدم قصورها ، و يقتل مقاتلتها حتى يرضى الله عزو جل .

وروى أبو خديجة عن أبى عبد الله ؑ أنه قال : اذا قام القائم ؑ جاء بامر جديد ، كما دعا رسول الله ﷺ فى بدو الاسلام الى أمر جديد .

وروى على بن عقبة عن أبى عبد الله ؑ قال: اذا قام القائم ؑ حكم بالعدل وارتفع فى ايامه الجور ، وامنت به السبل ، وأخرجت الارض بركاتها ورد كل حق الى أهله ؛ ولم يبق أهل دين حتى يظهروا الاسلام ويعترفوا بالايمان أما سمعت الله عزوجل يقول: « وله أسلم من فى السموات والارض طوعاً و كرها واليه يرجعون »(٢) وحكم فى الناس بحكم داود وحكم محمد صلى الله عليه ، فحينئذ تظهر الارض كنوزها وتبدى بركاتها ، فلا يجد الرجل منكم يومئذ موضعاً لصدقته ولا لبرّه ، لشمول الغنى جميع المؤمنين ، ثم قال : انّ دولتنا آخر الدول ، ولم يبق أهل بيت لهم دولة الاّ ملكوا قبلنا

---

(١) قبيلة معروفة وعندهم مفتاح الكعبة من زمن الجاهلية الى قيام الحجة (ع)

(٢) آل عمران : ٨٣ .

چاپ گراوری

چاپخانه اسلامیه

بسمه تعالی

بتأیید خداوند متعال

زاد المعاد

تالیف

علامه محمد باقر مجلسی ره

بهمت و سرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی موسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری

تلفن ۲۱۹۴۴

محرم الحرام

۱۳۷۸

(تهران)

گراورسازی زیبا

۱۴۰۳ هجری قمری

عورت کے ساتھ غیر فطری فعل جائز ہے

اباحة ایتان النساء فی اعجاز هن

UN NATURAL SEXUAL PRACTICE WITH WOMAN IS LAWFUL

زاد المعاد تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع (ایران ۱۳۷۸ھ)

(۷۰)   دربیان آداب زفاف ومجامعت

اخلاصاً لوحدانیته وصلی الله علی سید بریته والاصفیآء من عترته اما بعد فقد کان من فضل الله علی الانام ان اغناهم بالحلال عن الحرام فقال سبحانه وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقرآء یغنهم الله من فضله والله واسع علیم وسایر خطبهای طولانی در کتب مبسوطه مذکور است واین رساله گنجایش ذکر آنها را ندارد ودرباب صیغهٔ نکاح رسالهٔ جدائی تألیف کرده‌ام.

فصل چهارم، دربیان آداب زفاف ومجامعت بدانکه زفاف کردن در وقتی که ماه دربرج عقرب باشد یاتحت الشعاع باشد مکروه است وجماع کردن درفرج زن دروقتی که حایض باشد یا باخون نفاس باشد حرام است واز ما بین ناف تازانو ازایشان تمتع بردن مکروه است وبعد ازپاك شدن وپیش از غسل کردن جماع راانیز بعضی حرام میدانند واحوط اجتنابست مگر آنکه ضرورتی باشد پس امر کند زن راکه فرج را بشوید وبا او مقاربت کند وزن مستحاضه اگر غسل وسایر اعمالیکه او را میباید کرد بجا آورد بااو جماع میتوان کرد ودر وطی دبر زن خلافست بعضی حرام میدانند واکثرعلماء مکروه میدانند واحوط اجتناب است و بهتر آنست بازن خود که جماع کند وآزاد باشد منی خود را بیرون فرج نریزد وبعضی علماء حرام میدانند بیرخصت زن ودر کنیز باکی نیست واز حضرت صادق عليه السلام منقولستکه نباید مرد را دخول کردن بزن خوددرشب چهارشنبه وحضرت امام موسی عليه السلام فرمود که هر که جماع کند بازن خود درتحت الشعاع پس باخود قرار دهد افتادن فرزند را از شکم پیش از آنکه تمام شود وحضرت صادق عليه السلام فرمود که جماع مکن در اول ماه و میان ماه وآخر ماه که باعث این میشود که فرزند سقط شود ونزدیکست که اگر فرزندی بهم رسد دیوانه باشد یا صرع داشته باشد نمی بینی کسی را که صرع می گیرد اکثر آنست که یادر اول ماه یادرآخرماه میباشد وحضرت رسول (ص) فرمود که هر که جماع کند بازن خود درحیض پس فرزندیکه بهم رسد مبتلا شود بخوره یاپیسی پس ملامت نکند مگر خودرا وحضرت صادق عليه السلام فرمود که دشمن مااهلبیت نیست مگر کسیکه ولدالزنا یا مادرش در حیض باو حامله شده باشد ودر چندین حدیث معتبر از حضرت رسول صلى الله عليه وسلم منقولست که چون کسی خواهد بازن خود جماع کند بروش مرغان بنزد او نرود بلکه اول بااو دست بازی وخوشطبعی بکند وبعدازآن جماع بکند ودر حدیث صحیح ازحضرت صادق عليه السلام منقولست که دروقت جماع سخن مگوئید که بیم آنست فرزندی که بهم رسد لال باشد ودرآنوقت نظر بفرج زن مکنید که بیم آنست فرزندی که بهم رسد

الاحتجاج

تألیف
أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي
من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات
السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

شیعانِ علیؑ زندہ باد
دشمنانِ علیؑ مردہ باد
یا علیؑ مدد
تحفہ حنفیہ
در
جواب
تحفہ جعفریہ
اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے شیعہ مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،
نوٹس :- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں
از قلم حقیقت رقم
خادمِ مذہب شیعہ وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

انتہائی لچر اور بیہودہ تحریر! اہل تشیع اور تبلیغی جماعت

عبارة واهية . الشيعة وجماعة التبليغ .

INDECENT AND VULGAR BOOK "AHLE TASHI AND TABLIGHI JAMAT "WRITTEN BY SHIA AUTHOR.

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۴۶

انزال سے یعنی گیرنا بر نہیں آرہی تو اسکو اونٹ کا پیشاب پلایا جائے شفا ہوگی۔ بقول پیر صاحب اگر اونٹ کا پیشاب نہ ملے تو اپنا پلا دے

فقہ دیوبندی کی بستر بند تبلیغی جماعت کے لئے ہدایات کہ انکی

عدم موجودگی میں انکی بیوی کو کوئی دوسرا دیوبندی استعمال نہ کرسکے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ صفحہ ۱۳۱ باب ۱۳۰ مولف سیوطی

ترجمہ (۱) اگر کوئی دیوبندی تبلیغ کی خاطر سفر پر جا رہا ہے اور وہ بیوی کی شرمگاہ پر تالا لگا کر جانا چاہتا ہے تو وہ بھیڑیا کا پتا لے کر اسکو اپنے آلہ تناسل پر مل کر اپنی بیوی سے ہمبستری کرے، انشاء اللہ اسکی بیوی کی شرمگاہ پر غیبی تالا لگ جائے اگر کسی اور مرد نے اس سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو وقت ملاپ اسکا آلہ تناسل سست ہو جائے گا۔ (۲) اور اگر دیوبندی کوے کا خون یا بجو کا پتا اپنے آلہ تناسل پر مل کر بیوی کے ساتھ ہمبستری کرے گا تو اس عورت سے اور کوئی ملاپ نہ کر سکے گا (۳) اگر کوئی دیوبندی بھیڑیا کے خصیے کو اسکو خوب تیل لگائے اور پھر اس تیلے کو آلہ تناسل پر مل کر بیوی سے ہمبستری کرے تو پھر وہ دیوبندن کسی اور کے کام نہ آئے گی

دیوبندی عورتوں کو لذت جماع سے مست کرنے کی خاطر شاہی نسخہ

ترجمہ (۱) مرغ کی چربی اور شہد ملا کر آلہ تناسل پر مل کر جماع کرے (۲) اونٹ کی کوہان کی چربی سے گھی نکال کر آلہ تناسل پر مل لے (۳) عاقر قرحا چبا کر آلہ پر مل لے (۴) بھیڑیا کا پتا اور نر بھیڑ کا پتا اور تیل خالص ملا کر خصیہ اور آلہ پر مل لے (۵) جوان عورت کا دودھ آلہ تناسل پر مل لے اگر یہ ملا کر آلہ تناسل پر مل کر کسی دیوبندن سے جماع کیا جائے تو لذت

حقیقت فقہ حنفیہ
در جواب
حقیقت فقہ جعفریہ
از قلم حقیقت رقم
وکیل آل محمد حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق

شیعہ کے نزدیک موطا امام مالک، صحیح البخاری، اور صحیح مسلم جھوٹ کا پلندہ ہیں

موطأ الامام مالك و صحيح الامام البخارى و صحيح الامام مسلم مجموعات الاكاذيب عند الشعية .

SHIA DENY THE SIX AUTHENTIC BOOKS OF HADITH VIZ BUKHARI MUSLIM, TIRMIDHI, ABU DAUD, IBN MAJA AND MISAI CALLED SIAH - E - SITTA.

حقیقت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ جو الاسلام غلام حسین نجفی جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۲۶

ہوں کہ اس فعل سے دونوں کو بڑا ثواب ملیگا۔

فتاوی قاضی خاں کتاب الحظر صفحہ ۷۸۲ ج ۴

ہدایہ شریف صفحہ ۴۶۱ ج ۴ حاشیہ کتاب الکراہیتہ

نوٹ۔ بچے بچے فقہ نعمان جو شعر وہ ہے جو نتو لو یار کہتا ہے۔ حنفی فقہ نے مذکورہ مسئلے کی وضاحت تو حتی المقدور بہت کی ہے لیکن ایک کمی پھر بھی باقی رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ لفظ مس کی تشریح پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ مس منہ اور لبوں سے بھی ہو سکتا ہے اور ہاتھوں سے بھی ہو سکتا ہے پس اگر دونوں صورتیں جائز ہیں تو پھر حنفی بھائیوں کے گڑ میں رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ چاٹتا رہے اور وہ چوستی رہے اور اس عبادت کا ثواب آگو میگلی روح نعمان کو پہنچتا رہے۔

۱۲۹ سنی فقہ میں ہے کہ جنت میں خدا ایک ایسی مخلوق پیدا کرے گا کہ نصفھم الاعلیٰ کالمذکور والاسفل کالاناث جس کا اوپر والا آدھا حصہ مردوں کی طرح ہوگا اور نیچے والا حصہ عورتوں کی طرح ہوگا۔ اور اہل جنت ان سے وطی فی لدبر کریں گے۔

الدر المختار کتاب الحدود باب الوطی صفحہ ۸۵ ج ۲

نوٹ۔ فقہ نعمان تیرے قربان یہ مذہب علتہ المشائخ کا اختیار کیا ہے کہ فردوس بریں میں بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کو یہ عادت پورا کرنے کے اسباب میسر ہوں۔

THE CONSTITUTION OF THE ISLAMIC REPUBLIC OF IRAN

Islamic Propagation Organization

245

شیعہ اثنا عشری کے علاوہ کوئی سرکاری عہدہ دار نہیں بن سکتا ایرانی آئین

لایمکن لاحد أن یکون موظفاً رسمیاً غیر الشیعة اثنا عشریین

(الدستور ایرانی)

BELIEVER CAN JOIN GOVERNMENT SERVICE.

(AN IRANIAN CONSTITUTION).

life, the executive power must work toward the creation of an Islamic society. Consequently, the confinement of the executive power within any kind of complex and inhibiting system that delays or impedes the attainment of this goal is rejected by Islam. Therefore, the system of bureaucracy, the result and product of *taghuti* forms of government, will be firmly cast away, so that an executive system that functions efficiently and swiftly in the fulfilment of its administrative commitments comes into existence.

Mass-Communication Media

The mass-communication media, radio and television, must serve the diffusion of Islamic culture in pursuit of the evolutionary course of the Islamic Revolution. To this end, the media should be used as a forum for healthy encounter of different ideas, but they must strictly refrain from diffusion and propagation of destructive and anti-Islamic practices.

It is incumbent on all to adhere to the principles of this Constitution, for it regards as its highest aim the freedom and dignity of the human race and provides for the growth and development of the human being. It is also necessary that the Muslim people should participate actively in the construction of Islamic society by selecting competent and believing *(mu'min)* officials and keeping close and constant watch on their performance. They may then hope for success in building an ideal Islamic society that can be a model for all people of the world and a witness to its perfection (in accordance with the Qur'anic verse وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ... *"Thus We made you a median community, that you might be witnesses to men"* [2:143]).

Representatives

The Assembly of Experts, composed of representatives of the people, completed its task of framing the Constitution, on the basis of the draft proposed by the government as well as all the proposals received from different groups of the people, in one hundred and seventy-five articles arranged in twelve chapters, on the eve of the fifteenth century after the migration of the Holy Prophet (peace and blessings be upon him and his Family), the founder of the redeeming school of Islam, and in accordance with the aims and aspirations set out above, with the hope that this century will witness the establishment of a universal government of the *mustad'afun* and the downfall of all the *mustakbirun*.

انسائیکلو پیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ
جلد ۴
وجہ اللہ ید اللہ
مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ۔ امام بارگاہ سانڈہ کلاں لاہور

توہین کعبہ اللہ
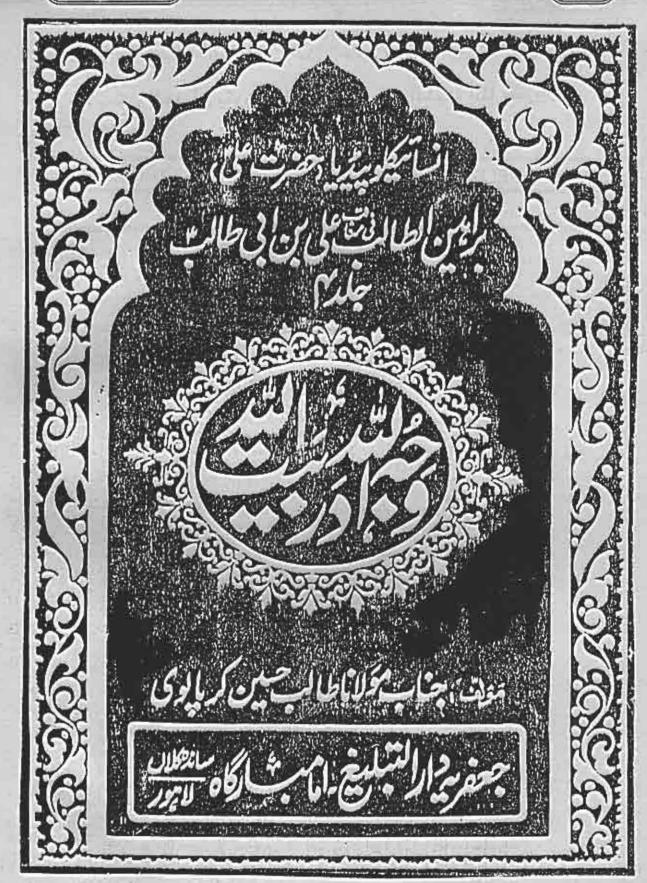
اهانة الكعبة حرسها الله .

AN INSULT OF KAABAH TULLAH.

وجہ اللہ در بیت اللہ جلد چہارم از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ امامیہ بارگاہ سادات لاہور

بت پرستی کے دن محمد مصطفیٰ نے علی مرتضیٰ کے ذریعے کعبے کو پاک کر کے اس قابل بنا دیا کہ وہ اب قبلۂ جہاں ہو جائے۔

ظہیر البشیر کی عبارت سے واضح ہوا کہ ولادت حضرت علی علیہ السلام سے کعبے کو ایک خاص شرف حاصل ہوا ہے۔

انشاء بہار بے خزاں کی عبارت سے واضح ہوا کہ ولادت حضرت علی علیہ السلام سے کعبہ قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے پرستش گاہ بن گیا۔

مصباح المقربین کے میر انیس کے قطعے سے عیاں ہوا کہ کعبہ نے قبلہ ہونے کا شرف حضرت علی علیہ السلام کے درسے پایا ہے۔

کعبے کا طواف کیوں ہوا

- مولانا لطف اللہ نیشاپوری

طواف خانہ کعبہ ازاں شد بر ہمہ واجب ❁ کہ آنجا در وجود آمد علی بن ابی طالب

یعنی کعبے کا طواف تمام مسلمانوں پر واجب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ علی بن ابی طالب کا وجود ظاہر ہوا۔

حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کی وجہ سے کعبے کا طواف واجب ہو گیا۔ یعنی اگر حضرت علی علیہ السلام کعبے میں تشریف نہ لاتے تو کعبے کا طواف واجب نہ ہوتا۔ اور اگر کعبے کا طواف نہ ہوتا تو حج نہ ہوتا۔ لہٰذا یوم اول سے لے کر یوم آخر تک کے تمام حاجیوں پر حضرت علی علیہ السلام کا احسان ہے کہ انہوں نے کعبے میں تشریف لا کر اسے طواف کے قابل بنا دیا۔

حجر اسود کا بوسہ فرض کیوں ہوا

- شاہ ظہیر احمد ظہیر البشیر ص ۱۹ سطر ۲ طبع بدایوں ۱۹۰۸ء

فرض بوسہ سنگ اسود کا ہوا اس واسطے ❁ اس کے پہلو میں علی مرتضیٰ پیدا ہوئے

حجر اسود تاریخی لحاظ سے ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اور اس کا بوسہ ارکان حج میں سے ہے لہٰذا اگر حضرت علی علیہ السلام کعبے میں تشریف نہ لاتے تو اس کا بوسہ واجب نہ ہوتا۔

۸۶

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنة اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل حرام و حلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاویٰ سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام مجتہد العصر جناب مولانا و مقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر و الزمان جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلیٰ مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز و پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

سنی العقیدہ پر نماز جنازہ میں بد دعائیں
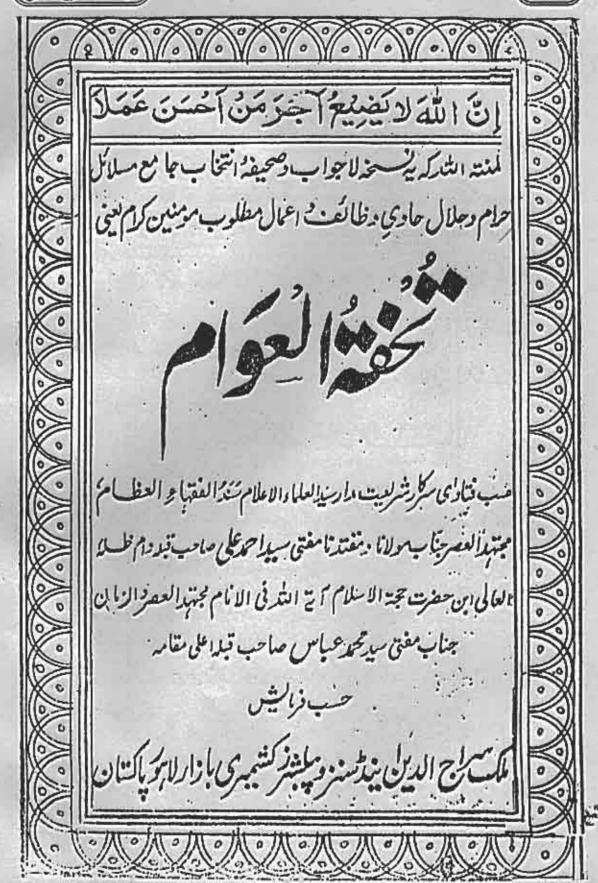
الادعیة علی اھل السنة فی صلوة الجنازة .

A CURSE TO MUSLIMS IN NAMAZ-E-JANAZA.

تحفۃ العوام مقبول مسئلہ مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ لاہور

پچیسواں بیان بیچ ابحاث غسل وکفن وغیرہ کے ۲۲۵ تحفۃ العوام حصہ اول

قبرہا اللّٰھم اجعلھا عندک فی اعلی علیین واخلف علی اھلھا فی الغابرین
وارحمھا برحمتک یا ارحم الراحمین پھر تکبیر پانچویں کہے اللّٰہ اکبر
تمام ہوئی نماز واضح ہو کہ نماز جنازہ میں لازم ہے کہ دعاؤں کو ہر مصلی
پڑھتا جائے اگرچہ پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھیں اسی واسطے پیش نماز
کو چاہیے کہ ان دعاؤں کو آواز بلند اور ٹھہر ٹھہر کے پڑھے تاکہ سب
لوگ پڑھتے جائیں اور یہ جو نماز جنازہ میں ماموین ساکت کھڑے
رہتے ہیں نماز ان لوگوں کی صحیح نہیں ہوتی مگر چاہیے کہ ماموین ان الفاظ
کو جو پیش نماز پکار کر پڑھتا ہے چپکے چپکے پڑھیں یہی حکم ہے جناب شیخ
زین العابدین علیہ الرحمۃ کا اور سنت ہے کہ بعد فراغ نماز کے کہے ربنا
آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار
اور سنت ہے کہ اسی جگہ پر ٹھہرے جب تک جنازہ اٹھا دیں خصوصاً پیش نماز
اور میت نابالغ ہو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اللّٰھم اجعلہ لابویہ ولنا
سلفا وفرطا واجرا اگر میت ضعیف العقل ہو اور تمیز درمیان مذہبوں کے
نہ رکھتا ہو یا مخالف حق ہو مگر دشمنی شیعہ سے نہ رکھتا ہو یا اعتقاد اہل بیت کے
رکھتا ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی برائت نہ کرے تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے
اللّٰھم اغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم
اور اگر میت شیعہ نہ ہو اور دشمن اہل بیت ہو اور نماز بضرورت پڑھنا پڑے
تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اللّٰھم اخز عبدک فی عبادک وبلادک اللّٰھم
اصلہ حر نارک اللّٰھم اذقہ اشد عذابک فانہ کان یوالی
اعداءک ویعادی اولیاءک ویبغض اھل بیت نبیک صلی اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم اور اگر مذہب میت کا معلوم نہ ہو تو بعد چوتھی
تکبیر کے کہے اللّٰھم ان ھذہ النفس انت احییتھا وانت
امتھا اللّٰھم ولھا ما تولت واحشرھا مع من احبت اور اگر
میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو احوط ہے کہ اس کی قبر پر
نماز پڑھیں فصل ساتویں بیان ثواب جنازہ اٹھانے اور کندھا دینے

عمر میں ایک مرتبہ متعہ (زنا) کرنے والا اہل بہشت سے ہے

من تمتع (زنا) مرة فی عمره دخل الجنة .

HE WHO PERFORM MUT'A AT LEAST ONCE WILL DESTINED TO PARADISE.

تحفۃ العوام مقبول مستند مطابق فتاوٰی فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ لاہور

تحفۃ العوام حصہ دوم ۳۰۴ باب بارھواں ثواب مباشرت و متعہ میں

باب بارھواں ثواب مباشرت و متعہ میں

منقول ہے کہ فرمایا ہرگاہ شوہر متوجہ ہو زوجہ سے اپنی ایسا ہے کہ راہ خدا میں اس نے تلوار کھینچی ہو واسطے جہاد کے جب مجامعت کرے تو گناہ اس کے گرتے ہیں مثل گرنے پتے درخت کے جب غسل کرے گناہ سے پاک ہوتا ہے فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کو متعہ کرے مگر عورت عفیفہ ہو مومنہ ہو اس سے متعہ کرے اور مدت اور مہر معین کریں لیں صیغہ کی کئی صورتیں ہیں اگر وکیل کریں تو پہلے وکیل عورت کا کہے مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي مِنْ مُوَكِّلِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ وکیل مرد کا بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ صورت دوسری اگر وکیل عورت کا ہو اور مرد خود سے صیغہ جاری کرے وکیل عورت کا کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ صورت تیسری یہ ہے کہ مرد و عورت خود صیغہ جاری کریں عورت کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ منا ثم لہ جاننا چاہیے کہ متعہ کرنا زن مسلمہ یا اہل کتاب یعنی یہودیہ اور نصرانیہ سے درست ہے اور زن بت پرست اور ناصبیہ اور خارجیہ سے درست نہیں مگر اہل کتاب کو بھی کرے اکل نجاسات اور شرب خمر وغیرہ سے اور نہ جانے

لہ متعہ میں دیا میں نے ذات موکلہ اپنی کو موکل تیرے کو بیچ مدت معلوم کے مبلغ معلوم پر ملہ قبول کیا میں نے واسطے موکل اپنے کے بیچ مدت معلومہ کے مبلغ معلوم پر ملہ متعہ میں دیا میں نے تجھ کو نفس موکلہ اپنی کو بیچ مدت معلومہ کے مہر معلوم پر ملہ قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے ذات اپنی کے بعوض مہر معلوم کے ملہ متعہ میں دیا میں نے تجھے ذات اپنی کو بیچ مدت معلومہ کے ساتھ مہر معلوم کے ملہ قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے نفس اپنے کے بیچ مدت معلوم کے اوپر مہر معلوم کے

زیر نظر، استادِ محقق آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی
تفسیرِ نمونہ
ترجمہ
سید صفدر حسین نجفی
پرنسپل جامعۃ المنتظر لاہور
از نگارش
اہل قلم کی ایک جماعت
مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور، پاکستان

محرم یعنی ماں بہن بیٹی وغیرہ کے سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی بدن دیکھ سکتے ہیں

یجوز النظر الی جمیع بدن المحرمة الوالدة والاخت والبنت ماعدا الفرج والدبر

MAHRAM CAN LOOK AT THE BODIES OF EACH OTHER EXCEPT LOWER (HIDDEN) PARTS.

تحفہ نماز جعفریہ جدید (مع اضافہ) مطابق فتاوی آیتہ اللہ العظمی آقائے الحاج ابوالقاسم الموسوی الخوئی اور سید روح اللہ خمینی الموسوی

و بُرائی کو سمجھتی ہو کے بدن کو دیکھنا یا اُن کے بالوں و زلفوں کو دیکھنا خواہ لذت کے قصد سے ہو یا بغیر لذت کے قصد کے حرام ہے اور ان کے منہ اور ہاتھوں کو لذت کے قصد سے دیکھنا بھی حرام ہے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ لذت کے قصد کے بغیر بھی ان کو نہ دیکھے اسی طرح عورت پر نامحرم مرد کا بدن دیکھنا بھی حرام ہے۔

- عیسائی اور یہودی عورتوں کے بدن کو بغیر قصد لذت دیکھنا اگر حرام میں پڑنے کا موجب نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔
- عورت کو اپنا بدن اور بال نامحرم مرد سے چھپانا چاہیئے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسے نابالغ لڑکے سے بھی جو اچھائی اور بُرائی کو سمجھتا ہے بدن اور بالوں کو چھپائے۔
- کسی دوسرے انسان کے آگے اور پیچھے کو دیکھنا بلکہ ایک ممیز بچے کے بھی جو اچھائی اور بُرائی کو سمجھتا ہے، حرام ہے۔ یہاں تک کہ شیشے کے پیچھے یا صاف پانی وغیرہ میں بھی ان کا دیکھنا حرام ہے البتہ میاں بیوی ایک دوسرے کے تمام بدن کو دیکھ سکتے ہیں۔
- وہ مرد اور عورت جو آپس میں محرم ہیں لذت کے بغیر سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی بدن دیکھ سکتے ہیں۔
- ایک مرد دوسرے کے بدن کو لذت کے قصد سے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح ایک عورت کا دوسری عورت کے بدن کو لذت کے قصد سے دیکھنا حرام ہے۔
- مرد نامحرم عورت کا فوٹو نہیں اُتار سکتا اور اگر نامحرم عورت کو پہچانتا ہو

۲۹۲

تحفہ نماز جعفریہ

جدید

(مع اضافہ)

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الموسوی الخوئی مدظلہ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخمینی الموسوی مدظلہ

مرتبہ

مولانا سید زوار الحسین ہمدانی (فاضل عراق)

افتخار بک ڈپو حسیرو اسلام پورہ لاہور

سعی ناحق سے ہو گا حاصل کیا
حق کے آگے فروغ باطل کیا

عجالۂ حسنہ

ترجمہ

رسالۂ متعہ

مؤلفہ

فاضل جلیل عالم نبیل جناب آخوند مولانا محمد باقر مجلسی اصفہانی طاب ثراہ الشریف

ترجمہ

الراجی الی رحمۃ القوی سید محمد جعفر قدسی جائسی ایدہ اللہ العزیز

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع شد

إن هذه التذكرة لأولي الأبصار

برہان المتعہ

حسب الفرمائش سید رمضان علی و سید غضنفر علی سلمہم اللہ تعالیٰ

متعہ کرنے والوں کیلئے فرشتوں کی دعا اور متعہ نہ کرنے والوں کیلئے قیامت تک فرشتوں کی لعنت

تدعو الملائكة للتمتعين و تلعن على تاركى المتعة .

A PRAY OF ANGELS FOR THOSE WHO PERFORM MUT'A AND CURSE TO THOSE WHO DENY IT TILL QAYAMAH.

برھان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

ثواب المتعہ ۱۰۰

یستغفرون لہ الی یوم القیمۃ و یلعنون مجتنبیہا الی ان تقوم
یوم الساعۃ حضرت ابو عبد اللہؑ فرمود مرد متمتع نیست کہ بعد مقاربت غسل
جنابت کند مگر آنکہ پیدا میکند خدا از ہر قطرہ کہ از بدنش از آب متقطر شدہ
ہفتاد ملک را کہ استغفار میکنند ایشان مر متمتع را تا روز قیامت و لعنت
میکنند آن ملائکہ اجتناب و ترک کنندگان متعہ را تا آنکہ قیام ساعت
قیامت میشود و شاز دہم شیخ علی بن عبد العالی در رسالہ متعہ باسناد خود
روایت کردہ و در منہج الصادقین نیز مرویست قال النبی صلعم من
تمتع مرۃ واحدۃ عتق ثلثہ من النار و من تمتع مرتین عتق
ثلثاہ من النار و من تمتع ثلث مرات عتق کلہ من النار
یعنی پیغمبر فرمود ہر کہ یکمرتبہ در عمر نکاح متعہ کند یک ثلث بدن او از نار جہنم
آزاد میشود و ہر کہ دو بار نکاح متعہ کند۔ دو ثلث بدن او از نار جہنم آزاد میشود
و ہر کہ سہ بار متعہ کند کل بدن او از نار آزاد میشود ہفدہم شیخ علی در
رسالہ متعہ و در تفسیر منہج نیز روایت کردند قال النبی صلعم من تمتع
مرۃ امن من سخط اللہ الجبار و من تمتع مرتین حشر مع الابرار
و من تمتع ثلث مرات زاحمنی فی الجنان یعنی پیغمبر فرمود ہر کہ متعہ
کند یکمرتبہ بخوف میشود از غضب خدائے جبار قہار و ہر کہ دو بار متعہ کند

شیعہ اس وقت تک کامل ایمان نہیں ہوتا جب تک متعہ نہ کرے

لایکتمل ایمان الشیعی مالم یتمتع .

A SHIA CANNOT BECOME MOMIN UNLESS HE PERFORM MUT'A.

برھان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۵ ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

ثواب متعہ ۴۵

زن دائمی و بروایت سیوطی بجنازۂ امام حسن مجتبیٰ سہ صد زن از ممتوعات
آنحضرت حاضر بودند پس ایشان ہم شہوت رانی میکردند یا نہ این تشیع است ؛
جوابنا جواب کم لعنت کرین لطعن نیست گر بر انبیا و ائمہ علیہم الصلوۃ والسلام
بروایت عمر **باب دوم** در احکام متعہ بالاجمال و لواحق
آن پس بیان آن در چند فصل و مقدمہ است **اما مقدمہ** پس بدانکہ
متعہ نزد امامیہ مستحب موکد است بل علامت ایمانست زیرا کہ اہل بدعت و
مبطلین آنرا حرام و بدعت ساختہ و بہمش از شریعت بالکل بر آوردہ بودند
پس امر شرعی کہ معاندان او را باطل و آمش محو و فعلش اکبر کبایر و اقبح قبایح
ساختہ بودند احیا و تجدید و ترویج آنرا بعد ابطال آن ثواب عظیمی تمت و تعبیر
باحیاء سنت و بعلامت ایمان میکنند اللهم اکتبنا منهم **فصل**
در ثواب متعہ بالاجمال و در آن چند حدیث است **اول** در تفسیر از قرآن
ناطق حضرت صادق علیہ السلام مرویست لیس منا من لم یؤمن بکرتنا
ولم یستحل متعتنا یعنی از ما نیست ہر کہ اعتقاد بازگشت ما در زمانہ حضرت
صاحب العصر علیہ السلام و حلیت متعہ ما ندارد **اقول** مرحیت کہ منکر رجعت
و متعہ از شیعہ ما نیست چہ مرد و چہ زنیکہ قائل متعہ باشد **دوم** در ہدایت الامت
مرویست ان المؤمن لا یکمل حتی یتمتع یعنی مومن کامل الایمان نمیشود تا آنکہ

مومن کی پہلی نشانی یہ ہے کہ عورتوں سے متعہ کرے

اول علامة المؤمن أن يتمتع بالنساء .

TO PRACTICE MUT'A WITH WOMEN IS THE FIRST SIGN OF TRUE MUSLIM (MOMIN)

برھان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

۴۷ ثواب متعہ

ودرسایل از حضرت ابوجعفر علیہ السلام مرویست قال النبیؐ لما اسری بی الی
السماء قال لحقنی جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ تعالیٰ یقول انی قد
غفرت للمتمتعین من امتک من النساء خلاصہ سرور عالم فرمودند بن
راہ در شب معراج جبرئیل بمن ملحق شد عرض کرد کہ خداوند جل و علی میفرماید اے
محمد آمرزیدم از امت تو زنہاے متعہ را اقول دین قدسی اگرچہ در مغفرت
زنان متعہ خصوصیت یافتہ برای آنکہ زنان زیادہ تر ازین امر اعراض
میکردند ولکن مردوزن در غفران مشترک اند اگر قربت و اجراء شریعت مرام
داشتہ باشند بالخصوص زنانیکہ این امر را برای رضاے الٰہی جاری سازند
ہفتم در خصال مرویست از حضرت ابوجعفر علیہ السلام یکھو المؤمن فی
ثلثۃ اشیاء التمتع بالنساء ومفاکھۃ الاخوان والصلوٰۃ باللیل
خلاصہ آنکہ مومن کسی است کہ مصروف و مشغول سہ امر باشد یکی متعہ با زنان دیگر ملاطفہ
و مطایبہ برادران ایمان و قیام بنماز شب اقول سبحان اللہ متعہ چہ درجہ
دارد و مومن چہ نشان دارد کہ نماز شب و متعہ کند و متعہ را اول و مقدم بر
نماز شب شمردہ تدبر کن ہشتم در وسایل مرویست کہ حضرت ابوعبد اللہ
اسمٰعیل جعفی را پرسید کہ امسال متعہ کردی عرض کرد بلے حضرت فرمودند
متمتع بمیشر سم بل از متعہ زن میسر ہم عرض کرد بلی با کنیزک بربریہ قال قد

متعہ عبادت واطاعت خدا ہے اور اس کا نہ کرنا معصیت ہے

المتعة عبادة و طاعة و تركها معصية .(والعياذ بالله)

MUT'A IS A KIND OF PRAY.

برھان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

۵۰　　　ثواب متعہ

می بخشد بعوض این غسل بعدد مو ہائیکہ در بدنش اند. بران آب گذشتہ سایل
عرض کرد بعدد موہاے بدن آنحضرت ع فرمود بلی بعدد موہاے چہاردہم
در تقیہ و وافی و ہدایۃ الامۃ و وسایل چند حدیث بتفاوت یسیرہ بمضمون
واحد مروی اند کہ بعض اصحاب ابو عبداللہ علیہ السلام را عرض کردہ کہ من
قسم خوردم کہ متعہ ابدا نخواہم کرد فقال علیہ السلام انک اذا لم تطع
اللہ عصیتہ یعنی آنحضرت ع فرمود اگر اطاعت خدا نکنی عاصی میشوی
یعنی نکردن متعہ گنہگار میشوی و قسم بر گناہ صحیح نیست و جواب تحجہ لعقد
القائم دراین چنین حلف برآمدہ یستحب لہ ان یطیع اللہ تعالی
بالمتعۃ لیزول عنہ الحلف فی المعصیۃ ولو مرۃ واحدۃ یعنی
مستحب یا واجبست کہ خالف اطاعت خدا کند بعقد متعہ تا کہ حلف معصیت
ازو زایل شود اگرچہ در عمر یک مرہ باشد اقول سبحان اللہ متعہ اطاعت
وعبادت خدا باشد پس نکردن آن معصیت وحلف بر ترک آن معصیت
دیگر دارد پس سبب زوال معصیت حلف وعوض کفارہ آن فعل متعہ باشد بخلاف
حلف دیگر بر امر شرعی دیگر کہ مخالفت آن کفارہ دارد پانزدہم در وسایل
مرویست قال ابو عبداللہ علیہ السلام ما من رجل تمتع ثم
اغتسل الا خلق اللہ من کل قطرۃ تقطر منہ سبعین ملکا

اہل تشیع کے نزدیک جو شخص چار مرتبہ متعہ (زنا) کرے
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے (نعوذ باللہ من ذالك)
و من تمتع اربعًا فدرجته كدرجة النبى صلى الله عليه وسلم عند الشيعة

HE WHO PERFORM MUT'A FOUR TIMES REACH TO THE STATUS OF HOLY PROPHET.

برہان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

برہان المتعہ

۵۲ ثواب متعہ

محشور با ابرار شود و ہر کہ سہ بار متعہ کند مزاحم من شود و در درجات جنت
ہجد ہم ایضا ہر دو روایت کردند قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من تمتع مرۃ درجتہ کدرجۃ الحسین ومن تمتع مرتین درجتہ
کدرجۃ الحسن ومن تمتع ثلث مرات درجتہ کدرجۃ علی
ومن تمتع اربع مرات درجتہ کدرجتی یعنی پیغمبر فرمود ہر کہ یکبار متعہ
کند درجہ او در جنت چون درجہ حسین باشد و ہر کہ دو مرتبہ متعہ کند درجہ
او چون درجہ حسن باشد و ہر کہ سہ بار متعہ کند درجہ او چون درجہ علی باشد
و ہر کہ چہار بار متعہ کند درجہ او چون درجہ من در آخرت باشد اشکال اگر گفتہ
شود کہ چون از موضوعات عند العقل باشد چہ بر مباحات و تلذذات خصوص
بر شہوت رانی ثوابے باید باشد جواب مقتضای عقلی است کہ جمیع آنچہ
از شرعیات از اوامر و نواہی باشد اگر چہ از مباحات و تلذذات باشد حقا
و عبادت و انقیاد تعالیٰ است و بر ہر طاعتے جزائے لازم است خصوص
نزد ممانعت امرے باجبار جاہلے فاسدے کہ آن بالکل متروک و مطروح
العمل و در احیان مقدوح حال آن باشد پس در احیاء و اجراء آن ثواب
جزاء لا تعد و لا تحصی باید باشد و از نیجاست من احیاها کانما احیے
الناس جمیعا ہر کہ احیاء یک امر دین نماید ثواب او کانہ ثواب احیاء جمیع ...

WITNESS

اندھیروں کے نقیب ہفت روزہ چٹان کا جواب

شمع ــــــــ ایڈیٹر ــــــــ صلاح الدین علیگ

متعہ صنفی تعلق کی جائز شکل یا جسم فروشی کاروبار ؟

المتعة شكل مشروع للعلاقة الجنسية أم هى تجارة الفروج !!

IS MU'TA A LAWFUL PATTERN OF MAN - WOMAN RELATIONSHIP OR NARCOT'S TRADE.?

متعہ ـــ اور ـــ صلاح الدین یمبی (اندھیروں کا نقیب ہفت روزہ تکبیر کا جواب) از علی اکبر شاہ کراچی

آج کے ایران میں عارضی شادی کے نام پر سرکاری سرپرستی میں فروغ پذیر شیعی رواج

متعہ: صنفی تعلق کی جائز شکل یا جسم فروشی کا کاروبار؟

LAW OF DESIRE

متعہ ۔۔ کئی دوسرے شیعی عقائد اور طریقوں کی طرح ایک عام موضوع رہا ہے، جس پر صاحب کمال تشیع خود بھی عام طور سے احتراز کرتے رہے ہیں، لیکن ایران کی موجودہ انقلابی حکومت کی طرف سے جنسی تسکین کے اس طریقے کو عام کرنے کے لئے گزشتہ کئی برس سے بھرپور مہم جاری ہے۔ حال ہی میں منظر عام پر آنے والی ایک خبر کے مطابق ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے پورے ملک کے ۲۱ برس سے زائد تمام لڑکوں اور لڑکیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے جذبات کی تسکین کے لئے عارضی ازدواجی تعلق کا یہ طریقہ اختیار کریں (جو گھنٹوں سے لے کر برسوں تک کی بھی مدت کے لئے ہو سکتا ہے اور جس کے لئے عارضی میاں بیوی کی رضامندی کے سوا کوئی دوسری شرط نہیں ہے) اور جو شیعہ مذہب کی رو سے جائز ہی نہیں بلکہ دینی لحاظ سے درجات کی بلندی اور رضائے الٰہی کے حصول کا نہایت اعلیٰ و ارفع ذریعہ ہے۔ ○ ایرانی حکومت کی اس مہم نے مغرب کے علمی حلقوں کو چونکا کر رکھ دیا ہے، کیونکہ ان کے ہاں جنسی معاملات میں جو بے محابا آزادی پائی جاتی ہے، اس کے ساتھ اخلاقی فضیلت کا کوئی تصور بہرحال وابستہ نہیں۔ شادی کے علاوہ جنسی روابط ہر شکل عام ہونے کے باوجود آج بھی وہاں اخلاقی اعتبار سے معیوب ہی سمجھے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر انہیں اپنے حکمرانوں اور سیاسی رہنماؤں کے ایسی کسی سرگرمی میں ملوث ہونے کا پتہ چلتا ہے تو عوامی سطح پر ان کا ایسا کڑا احتساب کیا جاتا ہے کہ ان کے لئے سیاست سے راہ فرار اختیار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ اس صورت میں ایرانی حکومت کی طرف سے متعہ کے نام پر جنسی روابط ۔۔ تقریباً تمام پابندیاں اٹھا لینے کی مہم ان کے لئے تحیر کا سبب بنی اور انہوں نے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لینے والی ایرانی خاتون شہلا حائری کو جو اب امریکہ یونیورسٹی میں ریسرچ کا کام کر رہی ہیں، متعہ اور اس کے فروغ کی مہم اور ایرانی معاشرے پر اس کے اثرات کے موضوع پر تحقیق کے لئے ایران بھیجنے کا اہتمام کیا۔ شہلا حائری خود ایک مرحوم ایرانی آیت اللہ کی پوتی ہیں جو انقلاب سے پہلے ۱۹۷۸ء میں بھی اس موضوع پر ایران جا کر انہوں نے تحقیق کا کام کیا تھا۔ شیعہ مذہبی گھرانے سے تعلق کی بناء پر دوسروں کی نسبت ان کے لئے اس موضوع پر کام اور اس تجربے سے گزرنے والے دونوں صنفوں کے افراد سے گفتگو آسان تھی۔

ان کی تحقیق کتابی شکل میں آئی۔ بی۔ ٹارس اینڈ کمپنی لمیٹڈ لندن نے ۱۹۸۹ء میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے مختلف اجزاء اس سے پہلے بعض تحقیقی جرائد میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ ۲۵۰ سے زائد صفحات پر مشتمل اس اہم تحقیقی کاوش میں موضوع کے تمام متعلقہ پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ شیعہ مذہب میں عورتوں کے مقام کا شعور حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مکمل مطالعہ نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے، تاہم ہمارے لئے ان صفحات میں اس کتاب کی صرف ایک جھلک ہی پیش کرنا ممکن ہے۔ پوری کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں شیعہ عقائد کے مطابق نکاح اور متعہ دونوں کا تعین کر کے باہمی فرق واضح کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں متعہ کے نام سے رائج متعہ کی مختلف اقسام کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ تیسرے حصے میں ان عورتوں اور مردوں کے منتخب انٹرویو دیئے گئے ہیں، جو خود اس تجربے سے گزرے ہیں۔ صفحہ ۶۰ پر ایک گوشوارے کی شکل میں نکاح یعنی مستقل شادی اور متعہ یعنی عارضی شادی کے باہمی فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ گوشوارہ اس تحریر کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے

رسالۂ نوین

۱

عبادت و خود سازی

حاوی فتاوای حضرت آیت اللہ العظمیٰ

امام خمینی

همراه با اصول اعتقادی، تاریخچۂ فقه و اجتهاد،
محتوای عبادات، توضیحات و تازه‌ترین استفتاءات

نگارش و ترجمه و توضیح از:
عبدالکریم بی‌آزار شیرازی

خانہ کعبہ میں شیعہ کو تقیہ کرکے اہل سنت والی نماز پڑھنی چاہیے

لیصل الشیعة فی الحرم المکی الشریف صلوة اهل السنة عملا بالتقیة .

A SHIA SHOULD OFFER PRAYER IN KA'ABA
LIKE SUNNI WAY BU DOING TAQIYAH.

حج رسالہ نوین عبادت وخود سازی از امام خمینی طبع ایران ۲۶۵

تقیه مداراتی

یا پرهیز از اختلاف

امام خمینی

۱ـ اگر اول ماه ذیحجه نزد علماء اهل سنت ثابت شد وحکم کردند به اول ماه باید حجاج شیعه از آنها تبعیت کنند، وروزی را که سایرمسلمین به عرفات می روند آنها نیز بروند وحج آنها صحیح است.

۲ـ خارج شدن از مسجدالحرام یا مسجد مدینه بهنگام شروع نماز جماعت جایز نیست. وبر شیعیان واجب است که با آنان نماز جماعت بخوانند.

۳ـ برای شرکت درجماعت اهل سنت، چنانچه شخص برای تقیه مطابق آنها وضو بگیرد، و دست بسته نماز بخواند و پیشانی بر فرش بگذارد، نمازش صحیح است، و اعاده ندارد.

۴ـ در مسجدالحرام ومسجد رسول الله مهر گذاشتن و سجده کردن بر آن حرام است و نماز اشکال پیدا می کند.

۵ـ گفتن اشهد ان علیاً ولی الله جزء اذان و اقامه نیست، ودر جایی که خلاف تقیه است گفتن آن حرام است ونباید بگوید.

۲۸/شوال/۹۹

بدنبال فرمان وحدت‌بخش امام خمینی بعضی از برادران اهل سنت اظهار داشته‌اند که این فرامین در ایجاد وحدت و برادری بسیاری سودمند است اما چه فایده که از روی ترس و تقیه است. و از اینسو بعضی از برادران شیعه پرسیده‌اند: در حال حاضر که آن تعصبات شدید جاهلانه و ظلم و ستم زمامداران نسبت به شیعه ازبین رفته و دیگر ترس وتهدیدی وجود ندارد مخصوصاً با قدرت عظیمی که خداوند به انقلاب اسلامی ایران داده تقیه چه معنایی میتواند داشته باشد؟

فيه مذاهب فرق أهل الامامة
وأسماؤها وذكر أهل مستقيمها
من سقيمها واختلافها وعللها :

تأليف

ابى محمد الحسن بن موسى النوبختي

من اعلام القرن الثالث

للهجرة

صححه وعلق عليه

العلامة السيد محمد صادق آل بحر العلوم

من نشريات المكتبة المرتضوية

اصاحبها الشيخ محمد صادق الكتبي في النجف

المطبعة الحيدرية ــ في النجف
١٣٥٥ ــ ١٩٣٦

مرد کا مرد سے نکاح جائز ہے۔
اپنی حقیقی ماں بہن اور بیٹی سے بھی نکاح جائز ہے۔

— ۹۳ —

وعشرة ایام (۱) و کانت إمامته ثلاثاً أو ثلاثين سنة و سبعة اشهر (۲)

وأمه أم ولد يقال لها سوسن و قال بعضهم اسمها سمانة (۳)

وقد شذت « فرقة » من القائلين بإمامة « علي بن محمد » في حياته

فقالت بنبوة رجل يقال له « محمد بن نصير النميري (٤) » وكان

يدعي أنه نبي بعثه ابو الحسن العسكري عليه السلام وكان يقول

بالتناسخ والغلو (٥) في ابي الحسن ويقول فيه بالربوبية ويقول

بالاباحة للمحارم ويحلل نكاح الرجال بعضهم بعضاً في ادبارهم ويزعم

أن ذلك من التواضع والتذلل وأنه احدى الشهوات والطيبات وأن

الله عز وجل لم يحرم شيئاً من ذلك وكان يقوي اسباب هذا النميري

[۱] ولد عليه السلام بالمدينة يوم الثلاثاء او يوم الجمعة منتصف ذي الحجة او في السابع والعشرين منه او ثاني رجب او خامسه او الثلاث عشر خلون من رجب سنة مأتين واثنتي عشرة او سنة مأتين واربع عشرة

[۲] في الارشاد للشيخ المفيد أن مدة إمامته ثلاث وثلاثون سنة وفي كشف الغمة و اعلام الورى بزيادة اشهر

[۳] وكانت سمانة مغربية ولقبها السيدة وكنيتها ام الفضل

[٤] قال الشيخ الطوسي في كتاب الغيبة ص ۲۵۹ كان محمد بن نصير النميري من اصحاب ابي محمد الحسن بن علي عليه السلام فلما توفي ابو محمد ادعى مقام ابي جعفر محمد بن عثمان أنه صاحب إمام الزمان وادعى له البابية و فضحه الله تعالى بما ظهر منه من الالحاد والجهل ولعن ابي جعفر محمد بن عثمان له وتبريه منه واحتجابه منه راجع بقية مقالاته في الفرق بين الفرق وفي احتجاج الطبرسي و في كتاب الغيبة للشيخ الطوسي ص ۲۵۹ — ۲۶۰ وفي رجال الكشي ص ۳۲۳ وفي غيرها من كتب الرجال

[٥] و يقال — غال —

لمحہ فکریہ

قارئین کرام سے خصوصی گذارش ہے کہ تاریخی دستاویز کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوچکا ہے کہ شیعہ کے عقائد کے مطابق کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہ اور عقیدہ امامت میں امت مسلمہ کے عقائد سے یکسر انحراف کر کے من گھڑت اور خودساختہ نئی شریعت اور نئے دین کی ترویج کی گئی ہے۔

ان عقائد کا محمدی شریعت اور اسلامی عقائد سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ سپاہ صحابہ کی طرف سے شیعہ کے کفر کے اعلان کو محض تعصب اور تنگ نظری پر محمول کرنا حقائق سے انحراف ہے۔ ——— شیعہ کے مذکورہ عقائد کے بعد اگر ایرانی حکومت یا دنیا بھر کا شیعہ اپنے اسلام کے دعویٰ میں اگر اسی طرح اصرار کرتا رہے گا تو شرعی ذمہ داری کے مطابق ان کے کفر کا اعلان بھی اسی قوت اور جرأت کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دیکر دولت کے بل بوتے پر عام کیا جائے تو اس پر مسامحت یا چشم پوشی یا خاموشی اختیار کی جائے۔

شیعہ عقائد کی تکفیر پوری امت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ جس طرح قادیانیت کی تکفیر کے لئے پوری امت کا اتحاد عمل میں آیا تھا اسی طرح وقت آچکا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان شیعہ عقائد کے واضح ہوجانے اور کفریہ عقائد کے منظر عام پر آجانے کے بعد کسی قسم کی چشم پوشی کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ کفر کو اسلام سے علیحدہ کر کے اسلامی فریضے پر عمل کریں گے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ